

مزاہیات
لطائف و
ظرائف
ڈپریشن کا
بہترین
علالج

لَطَائِفٍ ظَرَائِفٍ

مع مزاہیہ حکایات

حَكِيمُ الْأَرْضِ مُحَمَّدُ الْمِلِكُ
حَضْرَةُ مَوْلَانَا مُحَمَّدُ اشْرَفُ عَلَى تَحَالُوٰي نُورُ اللَّهِ مَرْقُودٌ
وَدِيكَارَا كَابِرَ كَيْلَفْ بَاتِسْ

پسند فرمودہ

عَلَفَ لِلَّهِ حَفِيرَتْ مَوْلَانَا شَاهْ حَكِيمُ مُحَمَّدُ بَاتِسْ سَلَامُهُ صَلَّى جَبَّرُهُ عَلَيْهِ

علمی ادبی رموز و لطائف
جن کا مطالعہ طبیعت میں
سکون و نشاط پیدا کرنے
کیسا تھا اکابر مشائخ کے
ذوق کو بھی اجاگر کرتا ہے
کہ اللہ والوں کے خُسْنِ
مزاج میں بھی کسی قدر
نورانیت ہے

ادارہ تالیفات اشرفیہ
چوک فوارہ نگران پاکستان
(0322-6180738, 061-4519240)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَطَائِفٌ
لَطَائِفٌ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ
الْأَمِينِ وَعَلَى الْأَئِمَّةِ وَسَلِّمْ

هدیہ محبّت

بنیت جناب

نوٹ:- دوست احباب کو ہدیہ کر کے اپنے لئے صدقہ جاریہ بنائیے

مزاحیات لطائف و ظرائف پریشان کا بہترین علاج

لَطَائِفُ ظَرَائِفُ

مع مزاحیہ حکایات

حَكَمَ الْأَنْجَوْدِيُّ الْمُكْتَبِ

علمی ادبی رموز و لطائف

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ ترقہ

جن کا مطالعہ طبیعت میں

و دیگر کامیک لطف باشیں

سکون و نشاط پیدا کرنے

پسند فرمودہ

کیسا تھا اکابر مشائخ کے

عارف بالبغض حضرت شوالم شاہ حکیم مسٹر احمد خیر صاحب علیہ السلام

ذوق کو بھی اجاگر کرتا ہے

صوفی محمد راشد صاحب

کہ اللہ والوں کے حسن

(دیباںکل ناک)

مزاج میں بھی کسی قدر

جمع و ترتیب

نورانیت ہے

محمد سعیڈ ملتانی

دریاہ نامہ "عماں اسلام" ملتان

ادارہ تالیفات اشرفیہ

چوک فوارہ نکت ان پاکستان

۹۱۳۲۲۲-۱۸۶۱۳۵۵۱۸۷۴۰

لَطَافٌ لَطَافٌ

تاریخ اشاعت ربیع الاول ۱۴۳۸ھ
ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ مان
طباعت سلامت اقبال پرنس مان

انتباہ

اس کتاب کی کاپی راست کے جملہ حقوق محفوظ ہیں

قانون و مشیو
محمد اکبر ساجد
(ایم دی کیٹ ایم کورٹ مان)

قانون سے کذاوشن

ادارہ کی حقیقی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ پروفیسیونل معاشری ہو۔
المددہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔
پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے ہم ریاضی مطلع فرمائ کر منون فرمائیں
تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاکم اللہ

ادارہ تالیفات اشرفیہ چاک فارہ مان
مکتبہ سید احمد شہید لارڈ بازار لارڈ دارالاشاعت لارڈ بازار گرانی
مکتبہ علییہ اکروڈ خلک پٹاور مکتبہ رشیدی سرکی روڈ کوسک
اسلامی کتاب گر خیابان سرید دارالپندتی مکتبہ اسلام قصہ خوانی بازار پٹاور
ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K. 119-121-HALLIWELL ROAD
(ISLAMIC BOOKS CENTER) BOLTON BL1 3NE. (U.K.)

مفت
کیتے
پتے

پہلے مجھے پڑھئے!

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والمنة لخاتم الرسالة

طاافت انسانی فطرت ہے لطیف و پاکیزہ مزاج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج میں کوئی بات خلاف واقعہ یا مخاطب کی دل آزاری کا باعث نہ ہوتی تھی ...

مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ ماں گنے والے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں اونٹی کا بچہ سواری کے لئے دے سکتا ہوں وہ صاحب حیران ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی کہ حیران کی حیرانی دور فرمادی کہ ہر اونٹ اونٹی کا بچہ ہوتا ہے ...

ہمارے دور کے مجدد وقت حکیم الامم حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ ایک جامع کمالات ہستی تھی ... آپ اپنی مبارک مجلس میں علمی حلقائی، فقہی مباحثت اور تصوف کے نکات عجیبہ کے علاوہ اتباع سنت اور حاضرین کی نشاط طبع کے لئے کوئی لطیفہ یا مناسبت لفظی کا حامل کوئی ایسا ذر و معنی جملہ بھی کبھی کبھی ارشاد فرمادیا کرتے جس سے پوری محفل زعفران زار بن جاتی ... ان جملوں میں مزاج کے ساتھ ادب کی چاشنی بھی ہوتی ... اس سے معلوم ہوا کہ ظرافت شان درویشی یا علم و فضل کے منافق نہیں ... بلکہ متین و لطیف ظرافت خوش مزاجی اور شگفتہ دلی کی علامت ہے ...

لطیف و پاکیزہ مزاج سے آپس میں محبت بڑھتی ہے اور چھوٹوں کو اپنے بڑوں سے بات کرنے کا حوصلہ بلکہ سلیقہ حاصل ہوتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج فرمانے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ اس سے لوگوں کو مانوس بنانا مقصود تھا... ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رعب سے لوگ کھل کر دل کی بات نہ کہہ سکتے... حکیم الامت حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ کی لطیفہ گولی یا بذله بھی اور لطافت و ظرافت بھی اسی طرح کے فوائد پر مشتمل ہوتی تھی ...

آپ کی مجلس کے یہ لطائف و ظرافت جہاں پڑ مردہ چہروں کو پر رونق بناتے ہیں
وہاں مردہ دلوں کو زندگی بھی بخشنے ہیں... بقول رمزی اثماری

تری حاضر جوابی سے ہر اک سرور ہوتا تھا
تر ا سادہ ساقرہ مصرعہ منثور ہوتا تھا

چنانچہ احقر کی ایک عرصہ سے خواہش تھی کہ حضرت والا کے مواعظ و ملعوظات سے علمی لطائف و ظرافت منتخب کر کے سیکھا شائع کر دیئے جائیں تاکہ اہل علم کے علاوہ عام لوگ بھی ان سے مستفید ہو سکیں ...

یہ عرض کردوں کہ عرصہ ہوا کہ محترم جناب صوفی محمد اقبال قریشی صاحب مدظلہ نے بھی ”اشرف المطائف“ کے نام سے ایک چھوٹا سا کتاب پر شائع کیا تھا اور احقر نے بھی ”حکیم الامت کے حیرت انگیز واقعات“ کے نام سے ایک کتاب ترتیب دی تھی اس میں بھی ایک باب اشرف المطائف کے نام سے دیا تھا باب ان دونوں میں سے کافی حصہ اس میں لے لیا گیا ہے ...

آخر اس نعمت عظیمی کا اظہار بھی کردوں کہ اس کتاب کا مسودہ کا کافی حصہ کپیوٹر کتاب ہو چکا تھا کہ بتوفیقت تعالیٰ حرمین شریفین کے سفر کی سعادت نصیب ہوئی تو یہ ضروری سمجھا کر اپنے شیخ و مرتبی امام اللہ فیوضہ کے گوش گزار کر دوں یا ملاحظہ اقدس سے گزار دوں میری مراد عارف باللہ سیدی و مرشدی حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ مہاجر مدینی

ادام اللہ فیوضہ (جو کچھ عرصہ سے مدینہ منورہ زاد اللہ شرفاً و عزتاً بھرت فرمائے ہیں)
خدمت القدس میں پیش کیا۔

حضرت والا نے انتہائی احسان فرمایا کہ مکمل مسودہ ملاحظہ فرمایا اور اس کی
اشاعت کے ارادہ پر اظہار مسرت فرمایا اور دعا دی۔

چونکہ یہ مجموعہ حضرت حکیم الامت تھانوی کے علوم و معارف سے مقتبس ہے۔۔۔
اس لئے اس کے بارے میں لب کشائی یا مدح سرائی کی مطلق ضرورت نہیں
البتہ احتقر مراتب علم سے بالکل نابلد ہے، نہ جانے انتہائی کوشش کے باوجود ترتیب اور
تحقیق میں کس قدر اغلاط رہ گئی ہوں گی، قارئین کرام سے التماس ہے اگر وہ اطلاع فرما
دیں تو احسان عظیم ہو گا اور دعائیں دوں گا۔۔۔ بس اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں الحاج والتجاء
اور دعا ہے کہ وہ اسے شرف قبول نصیب فرمادیں اور ذریعہ نجات بنادیں۔۔۔ میرے
والدین ماجدین اور میرے مشائخ کرام سے خصوصی رحمت کا معاملہ فرمادیں آمین۔۔۔

اس نے ایڈیشن کی تصحیح کے ساتھ ساتھ جناب محترم محمد راشد صاحب

(ذیرہ اسماعیل خان) نے ایسے مزید لطائف جمع کر کے ارسال فرمائے

جو جزو کتاب بنادیئے گئے ہیں (فجزاہ اللہ خیرا الجزء)

یوں یہ ایڈیشن سابقہ ایڈیشن کے مقابلہ میں کافی جامع انداز میں پیش کیا جا رہا
ہے جس میں حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ کے لطائف۔۔۔ مزاحیہ حکایات
کے علاوہ اکابر اور مشاہیر امت کے لطائف بھی شامل کر دیئے گئے ہیں

والسلام

محمد الحق غفرلہ

ربیع الاول، ۱۴۳۸ھ

بہ طابق دسمبر ۲۰۱۶ء

لکھیں امون جو داعیا میر

تیکت کیلے سوت اور میان ملائے

جعیکوں مجھ مدد اختر

تکیم خلیل انشا

خانقاہ امدادیہ اشوفیہ

بالتقبل کتب خان مظہری و اشرفی مولانا نور مسیان مسیان

گمشن اقبال کراچی

لنوں: ۱۹۷۰ پوسٹ بکری نمبر: ۲۵۰

۱۹۷۰

دیوبی

لکھیں

لک

فہرست محتوا

۵۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج مبارک کے چند حسین نمونے
۵۸	حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام پر خوشی
۵۸	غزوہ خندق کے دن مسکراہت
۵۹	قابلِ رشک سعادت
۵۹	مجھے تم سے محبت ہے
۶۰	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حسن مزاج
۶۱	سورہ کوثر کے نزول پر مسکراہت
۶۱	مسکراہٹوں کا تبادلہ
۶۲	کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ
۶۲	خدمت میں عظمت
۶۲	رحمت خداوندی
۶۳	خدمت کی سعادت
۶۳	وفد کی آمد پر مسرت
۶۴	ازدواجی زندگی میں فرحان و شادمان
۶۴	وہی کے بعد کی فرخندہ کیفیت
۶۴	صحابی کی قبولیت توہہ پر خوشی
۶۵	مسکراہت سے تجلیات میں اضافہ

۶۵	سلامہ ضبیہ رضی اللہ عنہا کے جواب پر مسکراہت
۶۵	خُسنِ مزاج
۶۷	پڑوی کے شر سے بچنے کا نسخہ
۶۷	کہاں گئی مرودت اور احساس ذمہ داری
۶۷	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں خُسنِ مزاج کا ایک پُر لطف واقعہ
۷۰	امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی فراست
۷۲	روٹی نہ دینے والی عورت آج میرے نگاہ میں ہے
۷۲	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم امام کا جواب سن کر خوش ہوئے
۷۳	شیطان کا نماز میں خیال ڈالنا
۷۳	مہمان کیا مانگتا ہے؟
۷۴	شیطان کا تہجد کیلئے جگانا
۷۵	ایک پُر لطف واقعہ
۷۶	امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی بُردباری
۷۸	استقامت کی قیمت
۷۹	ایک دیہاتی بادشاہ کے دربار میں
۸۱	کمال کی حقیقت
۸۲	واہ ری ڈینا!
۸۳	وہ دوسری بھی لے گئی
۸۳	امام شافعی رحمہ اللہ کی فراست
۸۴	”اے اللہ! مجھے تھوڑے بندوں میں سے بنادے...“
۸۵	اسلاف اور مشاہیر امت کے لطائف و ظرائف

۸۵	لطیفہ لا
۸۵	حکیم الاسلام اور حُسنِ مزاج
۸۷	کیا مردے سنتے ہیں؟
۸۷	شیطان اور منافق
۸۷	تم نے مجھے منکوہ سمجھایا روئی؟
۸۸	اپنے کپڑوں کی طرف
۸۸	امیر شریعت کے واقعات
۸۹	لطیفہ
۹۰	خدمت کا انعام
۹۰	حدیث کیلئے اہتمام و ادب
۹۱	حضرت مدینی رحمہ اللہ کا حُسنِ مزاج
۹۳	اسلامی تاریخ..... امیر خروہ کا ایمان افرزو جواب
اشرفتی لطائف و نظرائف	
۹۵	لطائف کا مجموعہ
۹۵	خریدار... خردar
۹۵	ایمانی اور بے ایمانی
۹۶	پروا... پروا
۹۶	نافع... ناف
۹۶	فوج... میونج
۹۶	بالمعنی، بے معنی
۹۶	جلسم علم

۹۷	خود رانی، رانی
۹۷	دوث...روث
۹۷	مکنی...مکنی، مدنی...بدنی
۹۷	اصول...وصول
۹۷	شکایت...حکایت
۹۸	مفہرات...مقرہرات
۹۸	قصد...قصد
۹۸	جاہ...باہ
۹۸	خفا...خفا
۹۹	رکا...رقعہ
۹۹	حمل...حمل
۹۹	شرافت...حرارت
۹۹	کالج...فانج
۹۹	وابی...داعی
۱۰۰	فکر...ذکر
۱۰۰	دلفریب...اورنگ زیب
۱۰۰	چلتی...چل دیتی
۱۰۰	زمین دار...آسمان دار
۱۰۰	معافقة...مبالغہ
۱۰۱	توکل...نقل
۱۰۱	تعلق...تملق

۱۰۱	آنا... آنا
۱۰۱	شخزاده... شخ سے زیادہ
۱۰۱	غل... غل
۱۰۲	ضیف... سیف... حیف
۱۰۲	چھکڑا... چھکڑا
۱۰۲	مادیات... نریات
۱۰۲	راستہ... راستی
۱۰۲	توريہ... بوریہ
۱۰۳	حرکت... برکت
۱۰۳	مکمل... کم مل
۱۰۳	نظم... نظر
۱۰۳	جهل... جیل
۱۰۳	پیر... پیر
۱۰۳	صوفی... سوتی
۱۰۳	فاش... فاش
۱۰۳	دکان... دوکان
۱۰۳	مسائل... سائل
۱۰۳	گلگله... غلغلہ
۱۰۵	خادم قوم... نادم قوم
۱۰۵	ذہن... دہن
۱۰۵	دااغی... بااغی

معقول... نامعقول

۱۰۵	
۱۰۵	سبکی... سب کی
۱۰۶	مزرا... مزدی
۱۰۶	بڑھیا... بڑھیا
۱۰۶	پیسہ... پیشہ
۱۰۶	شجرہ... شمرہ
۱۰۶	تہا... تین ہا
۱۰۶	آئندہ... اشرفتی
۱۰۷	الماری... اللہماری
۱۰۷	جلال، حلال، جمال
۱۰۷	شریف... بشریفہ
۱۰۸	ہائی اسکول، ہائے اسکول
۱۰۸	غزال... غزالی
۱۰۸	ناؤوار... ناگ وار
۱۰۸	شرح... شرع
۱۰۹	باطنی... بطنی
۱۰۹	اہل سماع، اہل سما
۱۰۹	مسخرہ... مسخر
۱۰۹	مرغوب... مرعوب
۱۰۹	حاکم علی... محکوم علی
۱۱۰	مرض، مرضی

۱۱۰	خلوص، فلوس
۱۱۰	دستار بندی... دستار
۱۱۰	اخبار... اخبار
۱۱۰	غالب... مغلوب
۱۱۰	قهر... قاهرہ
۱۱۱	باطنی... بطنی
۱۱۱	تغیر جنات، تغیر جنات
۱۱۱	مرجع... مرجا
۱۱۱	کید نفس، قید نفس، صید نفس
۱۱۱	تشدید اور تشدید
۱۱۲	ہوا... جوا
۱۱۲	صاحب سماع... صاحب ارض
۱۱۲	غرق... حرق
۱۱۲	خالی الذہن... مالی الذہن
۱۱۲	حدت... شدت
۱۱۲	دولت... دولات
۱۱۳	گالی... گالا
۱۱۳	دست خط... چہرہ خط
۱۱۳	قرب وجوار... جوار
۱۱۳	اختیاری... بختیاری
۱۱۳	پڑھتے پڑھاتے، پڑتے پڑاتے

۱۱۲	دری... در
۱۱۳	شعر... شیر
۱۱۴	صدمه... صدمان
۱۱۴	چونہ... بے چوںی
۱۱۵	چھالت... جر جالت
۱۱۵	غزل نامہ... اazel نامہ
۱۱۵	اتوار... اتبار
۱۱۵	ہنسی... گل پھنسی
۱۱۶	نیکی... فیکے
۱۱۶	سودا عظیم... بیاض عظیم
۱۱۶	رأی (مصر)... رأی
۱۱۶	مصافحہ، مکافحہ
۱۱۷	عقل کل... عقل گل
۱۱۷	ضد... جد
۱۱۷	آلہ... إله
۱۱۷	طالب قدوس... طالب عروس
۱۱۷	بہشتی زیور... بہشتی عمماں
۱۱۸	عیال دار... ایال دار
۱۱۸	پسر... پسر
۱۱۸	اشرفتی... کوڑی
۱۱۸	تقریر... تکریر

۱۱۸	بپ... پاپ
۱۱۹	بڑے... بڑے
۱۱۹	رضایا... رضائی
۱۱۹	جلسہ... جلسی
۱۱۹	فرحت... راحت
۱۲۰	باریکی... تاریکی
۱۲۰	شعر... شیر
۱۲۰	اصل... وصول
۱۲۰	یکسوئی... ایک سوئی
۱۲۰	بچکی... بچلی
۱۲۱	آنا... آنہ
۱۲۱	فیل... فعل
۱۲۱	ابداں... دال
۱۲۱	کوفت... کوفتے
۱۲۱	افسردہ... افسردہ
۱۲۲	شخ... مشخ
۱۲۲	دلجوئی... دلشوئی
۱۲۲	ڈھیلا (بیانے معروف) اور ڈھیلا (بیانے مجھول)
۱۲۲	وھول... وھول
۱۲۲	اعنترے... ڈعنترے
۱۲۳	مقبول... مخزول

۱۲۳	مسکت... مسقط
۱۲۳	محروم اور مرحوم
۱۲۳	ساک... ساک
۱۲۳	امانت... امانت
۱۲۳	پان... پن چکیاں
۱۲۳	اکرام ضیف... اکرام سیف (تکوار)
۱۲۳	چھوٹی... بسوئی
۱۲۴	فاقد الاستعداد... فاسد الاستعداد
۱۲۴	تلک... طلاق
۱۲۵	نقليس... نقليس
۱۲۵	بیوی... بیوہ
۱۲۵	عالم الغیب... عالم العیب
۱۲۵	جنید بغدادی... شتر بغدادی
۱۲۵	لڑکے... لڑکے
۱۲۶	مسلمین مصلحین
۱۲۶	کمان... کمانی
۱۲۶	دوزخی زیور... بہشتی زیور
۱۲۶	علت... ذلت... قلت
۱۲۶	حدیث دانی حدیث خوانی اور حدیث رانی
۱۲۷	کمالات... مالات
۱۲۷	گوشت خوار... گوشت خوارہ

۱۲۷	شید...شید
۱۲۷	مسالہ...مصالح
۱۲۷	آرام اور حرام
۱۲۸	سلجھن...سلجھن
۱۲۸	مناشی...نوائشی
۱۲۸	جلبما...سلبما
۱۲۸	مال...مال
۱۲۸	خطره...قطره
۱۲۸	بلخ...بلخ
۱۲۹	پاپ...پاپ
۱۲۹	گیدڑ...گیدڑ
۱۲۹	مقرب...کرب
۱۲۹	فارغ (بمعنی فارغ التحصیل) فارغ (بمعنی کورا)
۱۲۹	ٹانگیں...ٹانگے
۱۳۰	شام...رات
۱۳۰	بیکاروں میں تند رست...تند رستوں میں بیکار
۱۳۰	بال...بالی
۱۳۰	عبدالحالق...فیوض الحلق
۱۳۱	چاک...پاک...چاک
۱۳۱	چندہ...خندہ
۱۳۱	خیر الامت...بشر الامت

۱۳۱	آگرہ... آگرا
۱۳۱	جمنا... بہنا
۱۳۱	بیعت... بیت... بید
۱۳۲	دروغ... داروغہ
۱۳۲	گدی... گدھے...
۱۳۲	دل دل... دل دل... دل دل
۱۳۲	بساط... بساطی
۱۳۲	صندوق... بندوق
۱۳۲	جاہی... پاہی
۱۳۳	کلیہ... کلیہا
۱۳۳	پار... دوچار
۱۳۳	چراغ علی، مشعل علی
۱۳۳	کور... کورے
۱۳۳	طبعی بالغ، حقیقی بالغ
۱۳۳	معقول... ماکول
۱۳۳	بایزید... بایزید
۱۳۳	رحم.... رحم
۱۳۳	در دزه
۱۳۳	روزہ... روضہ
۱۳۵	دگرگوں... جگرخون
۱۳۵	لاہور... لااحول

۱۳۵	مال...مکال
۱۳۵	عقل پرستی...اکل پرستی
۱۳۵	جلیل...ذلیل
۱۳۶	عقل کا ہیضہ...عقل کا تخط
۱۳۶	شاکی...حائی
۱۳۶	درستی...درستی
۱۳۶	تصرف...تشرف
۱۳۶	اشغال...اعمال
۱۳۷	مکمل...مدلل
۱۳۷	فضیحت...فضیحت
۱۳۷	پیشین گوئی...پسین گوئی
۱۳۷	یسر...عسر
۱۳۷	نمونیہ...نمونہ
۱۳۸	گدھی نشین...گھوڑی نشین
۱۳۸	مغز...کوڑ مغز
۱۳۸	قیاس گل...قیاس، گل
۱۳۸	بھگادیں...بھگادیں
۱۳۸	نجدی...وجدی
۱۳۹	اسرار...اشرار
۱۳۹	وافی...کافی...شافی
۱۳۹	ٹکشیر سواد اور ٹکشیر بیاض

۱۳۹	چندہ...خندہ
۱۴۰	حسنہ، ہستا
۱۴۰	غیب دان...عیب دان
۱۴۰	شہادت نامہ...سعادت نامہ
۱۴۰	دست غیب...دست عیب
۱۴۰	عیب گوئی...عیب جوئی
۱۴۰	حدیث النفس...خبیث النفس
۱۴۱	شام...شامیانہ
۱۴۱	بحر العلوم...نهر العلوم
۱۴۱	فلسفہ...فلس سفہ
۱۴۱	صاحب ملفوظ...حافظ ملفوظ
۱۴۲	مصافحہ...وظیفہ
۱۴۲	بد خاطری...خوش خاطری
۱۴۲	تسب...کسب
۱۴۲	بدایوں...بداء...یوں...ہی
۱۴۲	تالف تکلف
۱۴۳	مجاہدہ...معالجہ
۱۴۳	بخاری اور مسلم
۱۴۳	اغنیاء...نخبیاء
۱۴۳	فول فان...ہول ہان
۱۴۳	موجود...مفقود

۱۳۳	رائے... آگ
۱۳۳	ذوق ام... بے کام
۱۳۴	وہی... وہی
۱۳۴	موزی... ستاذی
۱۳۴	بند... پند
۱۳۴	عین زندگی... عین بندگی
۱۳۴	فقدان... وجود
۱۳۵	سیر... طیر
۱۳۵	خلوه... جلوه... خلوه
۱۳۵	شدید... مدید
۱۳۵	سکھ... سکھ
۱۳۵	مناظر احسن کے سب مناظر احسن ہیں
۱۳۶	گرجا... گر، جا
۱۳۶	جمالی... جلالی
۱۳۶	مجد و... مجدد
۱۳۶	مجد املکت... مجد دلماشیرت
۱۳۶	چھپے... چھپے
۱۳۶	مقدار... مکدر
۱۳۷	وکیل... کیل
۱۳۷	تبليغ... تعلیم ..
۱۳۷	برسمیں گے... ترسمیں گے

۱۳۷	قادیان... قاضیان
۱۳۷	مردوں... بُردوں
۱۳۷	اسمائے کھف... اعمال کھف
۱۴۸	خوض... خوض
۱۴۸	اسرار باطنی، عرائس باطنی
۱۴۸	بادام بے دام
۱۴۸	خردماغ، اسپ دماغ
۱۴۸	معاقبہ اور محاسبہ
۱۳۹	جانشنا اور مانشنا
۱۳۹	تجویز اور تقویض
۱۳۹	بدگمانی اور بدزبانی
۱۳۹	برادہ بریدہ
۱۵۰	کافربنانا، کافربنانا
۱۵۰	کلیم اللہ، سلیم اللہ
۱۵۰	بدعیٰ، وہابی
۱۵۰	صادق، کامل
۱۵۰	امداد اللہ، امداد علی
۱۵۱	جلال اور جلالیں
۱۵۱	معین فی الدین اور مانع عن الدین
۱۵۱	حجاب نورانی، حجاب ظلمانی
۱۵۱	تحصیل اور تسهیل

۱۵۱	حالی اور تماںی
۱۵۱	تحلیلیہ اور تحلیلیہ
۱۵۱	کامل العقل، ناقص العقل اور ناقد العقل
۱۵۲	جبہ اور قبہ
۱۵۲	سمجھ کر آنا اور آ کر سمجھنا
۱۵۲	جناب اور جنابت
۱۵۲	لٹھا اور لٹھا
۱۵۲	ناری اور خانی
۱۵۲	تدبر، تفکر اور تذکر
۱۵۲	فخر الحمد شین اور خراحمد شین
۱۵۲	نامسلم اور نو مسلم
۱۵۲	نابالغ اور نوبالغ
۱۵۳	ابوالحسن اور ابوالیح
۱۵۴	ماکسب اور مال کا سب
۱۵۴	شجرۃ الزقوم اور شرۃ الزقوم
۱۵۴	راجح اور واقع
۱۵۴	مقاصد اور مفاسد
۱۵۴	لائق اور نالائق
۱۵۴	امکن اور افضل
۱۵۴	لنا اور لا
۱۵۴	مکونین اور حتمیکین

۱۵۷	غلو، علو اور خلو
۱۵۷	منشیر اور منتظر
۱۵۸	طلاق اور تلاق
۱۵۸	ریش اور ریس
۱۵۸	دینِ حکمی اور دلِ حکمی
۱۵۹	جذبہ اور دفعہ
۱۵۹	دشمنِ جان اور دشمنِ ایمان
۱۵۹	عفصل اور محمل
۱۶۰	غخواہ و مخو
۱۶۰	محابی و لذت خواہی
۱۶۰	طبِ یونانی اور طبِ ایمانی
۱۶۱	مراقبہ اور مکاونہ
۱۶۱	محاسبہ اور معاقبہ
۱۶۱	تجادل اور تھاٹھل
۱۶۲	مدقوق اور مزکوم
۱۶۲	قارغِ اعلم اور قارغِ العمل
۱۶۲	کثیر الوقوع اور نادر الوقوع
۱۶۲	کچ فہم اور کم فہم
۱۶۳	پنگی اور بے غمی
۱۶۳	چیزوں کا اوزار و چیزوں کا
۱۶۳	قابل اور قول

۱۶۳	تامِ اور حکم
۱۶۳	سلف اور خلف
۱۶۳	ناز اور نیاز
۱۶۳	اہمی اور اشتمانی
۱۶۳	علو، خلو اور علو
۱۶۵	ذکر اور مذکرہ
۱۶۵	مال کلال اور فی الحال فی المال
۱۶۵	تفريح اور تشریح
۱۶۵	فرح ناز اور فرح نیاز
۱۶۶	مذہب شیعہ پر لطیفہ
۱۶۶	انسان، عبد احسان
۱۶۶	جائیداد اور فساد
۱۶۶	اصناعت وقت اور اطاعت بخت
۱۶۷	عاجل اور آجل
۱۶۷	ست اور ریاست
۱۶۷	جبری اور قدری
۱۶۸	پڑھے گی... پڑے گی
۱۶۸	فو جی... موجی
۱۶۸	آئندہ اور پیائی
۱۶۸	مولوی اور کرسی
۱۶۸	سٹم اور پیشم

۱۶۹	اعمال اور احوال
۱۶۹	ازالہ اور امالہ
۱۶۹	عقل اور فضل
۱۶۹	شکستی اور پستی
۱۷۰	خشکی اور شلختگی
۱۷۰	نگائی اور بجھائی
۱۷۰	جان، ابدان اور ایمان، ادیان
۱۷۰	مزہ اور نمذی
۱۷۱	علم غیب اور علم عیب
۱۷۱	مرض اور مریض
۱۷۱	مال اور مہاں
۱۷۱	سینہ اور باغم
۱۷۱	جمع عائب اور جمع حاضر
۱۷۲	حیدر آبادی اور تھانوی
۱۷۲	پتلی اور پتلتی
۱۷۲	گڑ بڑا اور بڑھ چڑھ
۱۷۲	پریشان اور پرے کی شان
۱۷۳	کھٹل اور جھٹل
۱۷۳	تو لیہ... تو نے... آ
۱۷۳	صحرا اور سہرا
۱۷۳	پا گل اور پابے گل

۱۷۳	مجاہین اور مجازین
۱۷۳	درایت اور روایت
۱۷۳	ہمدردی اور ہمسہ دردی
۱۷۳	تہذیب جدید اور تعزیب جدید
۱۷۳	امتحانی کے چھر ف
۱۷۵	قدح اور مدح
۱۷۵	وجوب اور وجود
۱۷۵	آنا اور آنہ
۱۷۶	لاتقنووا اور لاتظلموا
۱۷۶	معصوم اور محفوظ
۱۷۶	چنوں اور پھنے
۱۷۷	حرمان اور خسروان
۱۷۷	شارع اور شارح
۱۷۷	ہمدرد... ہمسہ درد
۱۷۷	ٹکشیر اور تکمیل
۱۷۷	فارسی پالیسی اور انگریزی پالیسی
۱۷۸	پیٹ بھرا اور نیت بھر
۱۷۸	آمین بالسر اور بالشر
۱۷۸	حلیم اور عذاب ایم
۱۷۹	تعلمون اور تلاموند
۱۷۹	جوں کا توں اور کتبہ ڈوبائیوں

۱۷۹	خودگشی اور فرزندگشی
۱۸۰	شملہ بمقدار علم اور شملہ بمقدار جہل
۱۸۰	خداؤر عقل
۱۸۰	اندیشہ جان اور اندریشہ ایمان
۱۸۰	کالریکٹلائی اور ناک کٹائی
۱۸۰	مختار محض اور مجبور محض
۱۸۱	بکری اور بکری
۱۸۱	قطبی اور بے قطب
۱۸۱	سکری، لکری اور نکری
۱۸۲	اعانت اور اہانت
۱۸۲	مکمل اور مکمل
۱۸۲	گنگارام اور جمنارام
۱۸۲	تہذیب اور تعزیب
۱۸۲	ان شاء اللہ کا الطیفہ
۱۸۳	مسجدہ اور قشقہ
۱۸۳	سگان دنیا اور سوتیلان دنیا
۱۸۳	مہذب... مرخص... مختث
۱۸۳	حدیث ضعیف پر لطیفہ
۱۸۵	معقول اور نامعقول
۱۸۵	ولائی عشق
۱۸۶	رجسٹری شدہ صوفی

۱۸۶	جوہنے نبی کا ابو جہل
۱۸۶	خشکی اور تری
۱۸۷	عبداللہ اور عبد اللہ
۱۸۷	کالے اور سائلے
۱۸۷	کبر اور کبر کا جواب
۱۸۷	گرگ زادہ گرگ شود
۱۸۸	قصائی اور نسل
۱۸۸	حلوانی اور قصائی
۱۸۸	جلب مال اور جلب جاہ
۱۸۸	سپہاء اور فقہاء
۱۸۹	افسر دہ اور پڑھ مردہ
۱۸۹	تاجی اور ناری
۱۸۹	تحصیل اور تسیل
۱۹۰	فرح شکر اور فرح بطر
۱۹۰	جنت میں حقہ
۱۹۰	بے مزگی اور خوش مزگی
۱۹۰	مقلد ہوں بڈھوں کا نہیں، ایک بڈھے کا
۱۹۱	امیر المؤمنین اور اسیر الکافرین
۱۹۱	سردار اور سردار
۱۹۱	آمادہ اور آ-مادہ
۱۹۲	مقریبین اور مکریبین

192	ہوادار اعتکاف
192	قوی المعدہ اور ضعیف المعدہ
192	فتولی اور تقویٰ
192	معنیٰ اور بامعنیٰ
193	چوڑیاں اور پُورا
193	دین شکنی اور دل شکنی
193	ہیضہ زدہ اور قحط زدہ
193	تہذیب اور تعذیب
193	علم الیقین اور عین الیقین
193	فتح حسأ اور فتح شرعا
193	دندان شکن جواب
193	کیمیا اور لیکمیا
195	تاذیب اور تعذیب
195	ٹاز اور نیاز
195	مناظر ائمہ اور مرہبیانہ
196	زراور مادہ
196	فاتر العقل لیڈر
196	فلسفہ اور نراسفہ
197	مصلحت پرستی اور خدا پرستی
197	فصولیات اور ضروریات
197	مخدوم اور مجدد

۱۹۷	پس اور مس
۱۹۷	شمشیر رانی اور شمشیر زنی
۱۹۸	عبدیت، قطبیت اور ابدالیت
۱۹۸	وَرَمْ اُورِدَرَمْ
۱۹۸	امور مکاوفہ اور امور معاملہ
۱۹۹	تاویل اور تکذیب
۱۹۹	عادت اور عبادت
۱۹۹	مفہی اور قیمتی
۱۹۹	مجد والملة اور مجد دالعاشرت
۱۹۹	قلم باریک اور روشنائی تاریک
۲۰۰	ارادی اور قہری
۲۰۰	دلیں اور بھیس
۲۰۰	اتفاقاً اور اختلافاً
۲۰۰	اہل عقل اور اہل اکل
۲۰۱	سلف اور خلف
۲۰۱	علوم آلیہ اور علوم اصلیہ
۲۰۱	گلستان اور خارستان
۲۰۲	حکیمانہ اور مجتوہ ناہ
۲۰۲	فہن اور فتن
۲۰۲	محصلب اور متعصب
۲۰۲	رفعت باطنی اور رفت ظاہری

۲۰۳	جامعیت اور جمیعت
۲۰۳	چھوٹا سا بُجھن
۲۰۳	طویل اور طول
۲۰۲	خود رائی اور خود کو رائی
۲۰۲	سُستی اور چستی
۲۰۲	تعدیل، تحصیل اور تسلیل
۲۰۲	قوی اور ضعیف
۲۰۲	گدھا اور شیطان
۲۰۵	زمین اور آسمان
۲۰۵	سلط اور مسلط
۲۰۵	رقابت اور قربابت
۲۰۵	اللہ والے اور اللہ والوں کے والے
۲۰۵	اپنے منہ میاں مشھو
۲۰۶	کھڑا ہونا اور بیٹھنا
۲۰۶	عظمت اور مضرت
۲۰۶	زن ندار دا وتن ندار
۲۰۶	کاشف الاسرار اور کاسف الاشرار
۲۰۷	انسانیت اور آدمیت
۲۰۷	قانون ساز اور قانون باز
۲۰۷	خلوت اور جلوت
۲۰۷	آسائش اور آرائش

۲۰۸	ہقص اور کامل
۲۰۸	تشابہ اور تشبہ
۲۰۸	شکنی اور دل شکنی
۲۰۸	میاں مشھوجوڑا کر حق تھے رات دن ذکر حق رٹا کرتے
۲۰۹	دین فروشی اور ملت فروشی
۲۰۹	گھر کی نعمت گھر میں
۲۰۹	کونسیاں اور علمیہ
۲۰۹	فتویٰ اور مشورہ
۲۰۹	فی الحال اور فی المال
۲۰۹	القاء اور تلقی
۲۱۰	عاصی اور معاصی
۲۱۰	فتومی اور تقویٰ
۲۱۰	مالی، جاہی اور جانی
۲۱۰	قابلی اور حوالی
۲۱۱	مٹھائی اور کڑوائی
۲۱۱	حد عذر اور حد عجز
۲۱۱	شرکت روحاںی اور شرکت جسمانی
۲۱۱	عاشق بھی بے بدل اور عارف بھی بے بدل
۲۱۲	عشاء (بکسر عین) اور عشاء (بلطف عین)
۲۱۲	بشر اور بے شر
۲۱۲	عزیز الحسن اور حسن العزیز

۲۱۳	کرم عظیم اور مکر عظیم
۲۱۳	اہل بزم اور اہل رزم
۲۱۳	عالم الکل اور عالم بعض
۲۱۳	دو توعید
۲۱۴	تعویذ، تعویذ میں، گشتی
۲۱۴	نعت باطنی اور تتمت باطنی
۲۱۵	المراد اور مراد آباد
۲۱۵	نمی دانم اور میدانم
۲۱۶	ایک باز، اور بہت سے باز
۲۱۶	سلیس اور عویص
۲۱۶	اخلاں اور احتمال
۲۱۶	دوا اور دعا
۲۱۷	لحن داؤ دی اور اخلاص داؤ دی
۲۱۷	محروم اور مرحوم
۲۱۷	بدل اور نعم البدل
۲۱۸	بزوغ المعانی اور بلوغ الامانی
۲۱۸	بوئی اور روئی
۲۱۹	سالک مجزوب اور مجزوب سالک
۲۱۹	جلب زر اور جلب مال
۲۱۹	ختہ حال اور شکستہ بال
۲۲۰	خلوٰہن اور بندھن

۲۲۰	شیخ ہند اور شیخ العالم
۲۲۱	بلبل ہند اور طوطی ہند
۲۲۱	فیل ہند اور خر ہند
۲۲۱	شہرہ آجلہ اور شہرہ عاجلہ
۲۲۱	مرحوم اور مقہور
۲۲۲	مقرب شاہی اور قرب شاہی
۲۲۲	خالی اور حالی
۲۲۲	قبض باطنی اور قبض بطنی
۲۲۳	عمامہ اور پا جامہ
۲۲۳	امیر اور اسیر
۲۲۳	دل شکنی اور دین شکنی
۲۲۴	ساختہ اور بے ساختہ
۲۲۴	تبديل الی الشرا اور تبدل الی الخیر
۲۲۵	بکاء قلب اور بکاء عین
۲۲۵	سینہ اور سفینہ
۲۲۵	مستقل بالذات اور مستقل بذات،
۲۲۵	کاملین اور ناتائین
۲۲۵	استخارہ اور استشارہ
۲۲۵	ناشافی، ناکافی اور نادافی
۲۲۶	باطن بین اور ظاہر بین
۲۲۶	رشک پر رشک

۲۲۶	گل اور گل
۲۲۶	خیر البقاع اور شر البقاع
۲۲۷	ابوالعلم اور ابن العلم
۲۲۷	ایلام قلب اور ایلام جسم
۲۲۷	مصلحین اور مدرسین
۲۲۷	ناقص العقل اور ناکس العقل
۲۲۸	چونہ اور چنا
۲۲۸	حقوق اور حظوظ
۲۲۸	کسل طبی اور طبی
۲۲۸	ایمان حالی اور خوف حالی
۲۲۸	ابن الوقت اور ابو الوقت
۲۲۹	حقائق اور لطائف
۲۲۹	ناتقابلی اور مقابلی
۲۲۹	سفوف اور حجوب
۲۳۰	طبی تفاوت اور عقلي تفاوت
۲۳۰	کورا اور کور
۲۳۱	فت بال اور و بال
۲۳۱	ڈیوڈ اور داؤد
۲۳۱	عدل اور صبر
۲۳۱	فرزند اور فرزندی
۲۳۱	معرفت علمی اور معرفت حالی

۲۲۲	انہاک دنیا اور افکار دنیا
۲۲۲	عقل پرست، مادہ پرست اور خدا پرست
۲۲۲	کفر کا ہائی کورٹ
۲۲۳	سراج الدین اور نار الدین
۲۲۳	تن آرائی اور تن پروری
۲۲۳	خیس اور نصیب
۲۲۳	عشق اور فرق
۲۲۴	مصلحت کی مصلحت
۲۲۵	قابل اشاعت اور قابل اضاعت
۲۲۵	حکمت یوتانی اور حکمت ایمانی
۲۲۵	محمد بنی اور محمد غبیبیہ
۲۲۵	کوئے اور انسان کی قسمیں
۲۲۶	ابرار الحق اسعد اللہ اور اسعد الابرار
۲۲۶	جمیل احمد اور جمیل الكلام
۲۲۶	بدگمانی اور بذریانی
۲۲۶	مشتفع اور نافع
۲۲۶	نظیف، عفیف اور ظریف
۲۲۷	خیر اور مناء للخیر
۲۲۷	اتباع اور اطلاع
۲۲۷	عقلی اور غفلی
۲۲۸	نیاز، ایاز اور پیاز

۲۳۸	رذائل اور فضائل
۲۳۸	طالب مولیٰ اور طالب لیلی
۲۳۹	مخلص اور مغلص
۲۳۹	اٹاڑی اور کباڑی
۲۴۰	برگشته اور برگشکی
۲۴۰	بال اور کھال
۲۴۰	لطیفہ اور کثیفہ
۲۴۱	بزرگی اور گرگی
۲۴۱	تحصیل اور تعطیل
۲۴۱	ایک سوئی... ایک سوئی
۲۴۲	مربی اور مربا
۲۴۲	لٹھے... سٹے
۲۴۲	تیخواہ... جان خواہ
۲۴۲	فقیر... امیر... پیر
۲۴۳	دفود... وقود
۲۴۳	سالکین مرتہا لکین۔ جمود خمود
۲۴۳	چھوٹے اور کھوٹے
پر لطف سبق آموزِ مزاجیہ حکایات	
۲۴۵	تقریظ
۲۴۵	مرزا قادیانی دجال کی حکایت
۲۴۶	قیاس مع الغارق

۲۳۷	ایک پرندہ کی حکایت
۲۳۸	سنی اور شیعہ کی حکایت
۲۳۸	ایک غیر مقلد کی کم علمی کی مزاحیہ حکایت
۲۳۹	ملا دوپیازہ کی مزاحیہ حکایت
۲۴۰	گھر میں شیخ جی آنے کی حکایت
۲۴۱	ایک خان صاحب کے شہادت حاصل کرنے کی حکایت
۲۴۱	کثرت سے وساوس آنے کی حکایت
۲۴۲	عشق مجازی سے نجات پائے جانے کی حکایت
۲۴۲	ایک بزرگ کے اخلاص کی حکایت
۲۴۳	ذہانت کی عجیب مزاحیہ حکایت
۲۴۳	دنیا سے پرہیز کرنے کی مزاحیہ حکایت
۲۴۴	بعیہ کی ذہانت کی عجیب حکایت
۲۴۴	اپنے دوست کو پیرنگ خط بھیجنے بے مردوئی ہے
۲۴۵	ایک عورت کے دو خاوند کی مزاحیہ حکایت
۲۴۵	جھوٹی کرامتوں کو مشہوری کرنے کی مذمت
۲۴۶	خانسامہ اور بخیل مالک کی مزاحیہ حکایت
۲۴۶	تیل اور پانی کی مزاحیہ حکایت
۲۴۷	کم فہم واعظ کی مزاحیہ حکایت
۲۴۸	انسان اور شیطان کی دوستی کی حکایت
۲۴۹	ایک طالب علم کی ذہانت کی مزاحیہ حکایت
۲۵۰	بوڑھے آدمی پر رحمت خداوندی

۲۶۲	حکایت چور کی ہوشیاری کی
۲۶۳	طالب علم اور ملاح کی حکایت
۲۶۴	عالیگیر اور راجہ کے بیٹے کی حکایت
۲۶۵	جالل حافظ کی حکایت
۲۶۵	ایک سوداگر اور طوٹی کی حکایت
۲۶۶	ایک مہستی نامی عورت کی حکایت
۲۶۷	گیارہویں پر غیر مستحقین کو بلانے کی حکایت
۲۶۸	ایک دیپاٹی کی حکایت
۲۶۹	اکبر بادشاہ کی حکایت
۲۶۹	ایک بے نمازی گنوار کی حکایت
۲۷۰	خواب دیکھنے کی حکایت
۲۷۰	ایک متکبر رئیس کی حکایت
۲۷۱	جالل بے علم کی حکایت
۲۷۱	ایک شاعر کی حکایت
۲۷۲	کنجوس بنئے کی حکایت
۲۷۲	ایک کیمیاگری سیکھنے والے کی حکایت
۲۷۳	لاحوال کا کلمہ سن کر دشمنی کرنیوالے کی حکایت
۲۷۳	شرط نج کھلینے والے کی حکایت
۲۷۴	حضرت معروف کرخیؑ کے مرید کی حکایت
۲۷۵	لاپچی پیر کی حکایت
۲۷۵	مسجد کو چندہ لگانے والے کی حکایت

۲۷۵	تحصیلدار کے تبادلہ کی عجیب حکایت
۲۷۶	سیاح عورت کی ہوشیاری
۲۷۷	حضرت مراضا صاحبؒ کی پچوں سے محبت کی حکایت
۲۷۸	استاد اور بھینگے شاگرد کی حکایت
۲۷۹	چار آدمی کے سفر کرنے کی حکایت
۲۸۰	حریص ملا جی اور عورت کی مزاحیہ حکایت
۲۸۱	اشعب طماع کی مزاحیہ حکایت
۲۸۱	بدعت پر عمل کرنے کی ایک نائی کی مزاحیہ حکایت
۲۸۲	جاہل گنوار کی مزاحیہ حکایت
۲۸۲	ایک اعرابی کی کتنے کیسا تحدوتی کی مزاحیہ حکایت
۲۸۳	ایک ملاح کی مزاحیہ حکایت
۲۸۴	چندہ وصول کرنے والوں کی مزاحیہ حکایت
۲۸۵	عورتوں سے پرده کرانے والے پیر کی مزاحیہ حکایت
۲۸۵	ساس کو حلال کرنیوالے مولوی کی مزاحیہ حکایت
۲۸۶	ایک دین دار شخص کی کم فہمی کی مزاحیہ حکایت
۲۸۷	آج کل کے محققین کے اجتہاد کرنے کی مزاحیہ حکایت
۲۸۸	مار کھانے میں مزہ آنے کی مزاحیہ حکایت
۲۸۹	جاہل درویش کی مزاحیہ حکایت
۲۹۰	دو جاہل ملنگوں کی مزاحیہ حکایت
۲۹۰	پادری اور گنوار کے مناظرہ کی مزاحیہ حکایت
۲۹۱	نہمان خان اور عیسائی پادری کی مزاحیہ حکایت

۲۹۲	عورت کی تصنیف کردہ کتاب پر مصنفہ کا نام نہ لکھنے جانے کی مزاحیہ حکایت
۲۹۳	گرو اور چیلہ کی مزاحیہ حکایت
۲۹۴	اکبر اور بیربل کی مزاحیہ حکایت
۲۹۵	ست اور کامل دو احادی کی مزاحیہ حکایت
۲۹۶	ایک افسونی کی مزاحیہ حکایت
۲۹۷	ہندو طبیب اور بادشاہ کے لڑکے کی مزاحیہ حکایت
۲۹۸	میلاد کرتے ہوئے پرانا کرتا پھاڑ ڈالنے کی مزاحیہ حکایت
۲۹۹	ایک بزرگ کا گدھے پر پان کی پیک ڈالنے کی مزاحیہ حکایت
۳۰۰	دیہاتی گنوار اور آزری مجسٹریٹ کی مزاحیہ حکایت
۳۰۱	عارضی اور حقیقی توضیح کرنے کی مزاحیہ حکایت
۳۰۲	جامعہ بے علم کی مزاحیہ حکایت
۳۰۳	رسومات مرگ پر کفن کا چادرہ لینے کی مزاحیہ حکایت
۳۰۴	کم عقل انسان کا خاموش رہنا ہی بہتر ہے
۳۰۵	غیر شرعی رسومات کی مزاحیہ حکایت
۳۰۶	ا...شیطان کو جوتوں کے ساتھ پٹائی کرنے کی حکایت
۳۰۷	۲...شریپچوں کی حکایت
۳۰۸	۳...یک چشم شخص کی حکایت
۳۰۹	۴...مٹی کے سونا ہو جانے کی حکایت
۳۱۰	۵...مشق مجازی میں بتلا ہونے والے کی حکایت
۳۱۱	۶...ایک لاپچی ہندو کی حکایت
۳۱۲	بہروپیا کی مزاحیہ حکایت

۳۱۰	شاہ ابوالمعائی اور شاہ بھیک کی حکایت
۳۱۱	ایک چور کا بادشاہ کی لڑکی پر عاشق ہو جانا
۳۱۲	ایک دیپھاتی کاریل میں سفر کرنا
۳۱۳	بیوقوف عالم کی حکایت
۳۱۴	علامہ تفتازانی کی حکایت
۳۱۵	ایک کم سمجھ طالب علم کی حکایت
۳۱۵	غمی کی غیر شرع رسومات کرنے والوں کی حکایت
۳۱۶	بے علم احمق انگریز کی حکایت
۳۱۶	امیر کو مفلس بنادینے کی حکایت
۳۱۷	بی بی تمیزہ کی مزاحیہ حکایت
۳۱۷	حضرت بہلوں کی حکایت
۳۱۸	شیخ چلی کی مزاحیہ حکایت
۳۱۸	ہر وقت بغل میں کتار کھنے والے احمق شخص کی حکایت
۳۱۹	اللہ والوں کو غلطی سے متتبہ کرنے کی حکایت
۳۱۹	یقین کیسا تھمل کرنے والے جاہل شخص کی حکایت
۳۲۰	ایک غیر مقلدا اور نواب صدیق حسن کی حکایت
۳۲۰	غیب کی باتیں معلوم ہو جانے والے شخص کی مزاحیہ حکایت
۳۲۱	لیلی مجنوں کی مزاحیہ حکایت
۳۲۱	دو بھائیوں کی مزاحیہ حکایت
۳۲۲	کم فہم طالب علم کی مزاحیہ حکایت
۳۲۲	معقولی طالب علم کی حکایت

۳۲۲	توکل کی حقیقت نہ سمجھنے والے بیوقوف کی حکایت
۳۲۳	عطر فروش لڑکی کی مزاجیہ حکایت
۳۲۴	بادشاہ اور بیوقوف بدوسی کی حکایت
۳۲۵	ایک جنتلمن تعلیم یافتہ کی حکایت
۳۲۵	سیاقہ سے خدمت نہ کرنے والے شخص کی حکایت
۳۲۶	امامت کیلئے دواموں کے جھگڑے نے کی مزاجیہ حکایت
۳۲۷	ایک ہوشیار باراتی کی حکایت
۳۲۷	چچکیوں کے بند ہونے کی مزاجیہ حکایت
۳۲۸	حضرت سید حسن اور ان کی اہلیہ کی حکایت
۳۲۹	ہر دلعزیز شخص کی مزاجیہ حکایت
۳۳۰	دوسرے ساتھیوں سے خدمت کرانے والے رفق کی حکایت
۳۳۰	میاں جی کی مزاجیہ حکایت
۳۳۱	ایک واعظ کی مزاجیہ حکایت
۳۳۲	ہرن کے ایک ہاتھ سے نکل جانے کی مزاجیہ حکایت
۳۳۲	ایک شاعر کے شاگرد کی حکایت
۳۳۳	فصیحت نہ ماننے والے بیوقوف امیر کی حکایت
۳۳۵	مولوی کا نفس بھی مولوی ہوتا ہے
۳۳۶	نیک دل پڑھان اور بد مزان ج شخص کی حکایت
۳۳۷	ایک قاری کے شاگرد کی مزاجیہ حکایت
۳۳۷	ایک صوفی کی واصل بحق ہو جانے کی حکایت
۳۳۸	قوم اوط اور شیطان کی چال بازی کی مزاجیہ حکایت

۳۲۰	دزگا فساد کرنے میں شیطان کی عجیب چال
۳۲۰	افیون سے توبہ کرنے والے شخص کی حکایت
۳۲۱	حضرت شیخ احمد خضرویہ کی حکایت
۳۲۲	پشت پر شیر کی تصویر بنوانے والے کی حکایت
۳۲۳	امراء اور حکام کا اثر عوام پر زیادہ ہوتا ہے
۳۲۵	موروثی پیر کی حکایت
حضرۃ مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمہ اللہ اور ان کا اندازِ مزار	
۳۲۶	اچار لاچار
۳۲۷	گونین... گونین
۳۲۷	پٹیاں... پٹی
۳۲۷	منظور... ناظر
۳۲۷	(Push) اور پش (Pull)
۳۲۸	پینڈل... سینڈل
۳۲۸	پلیٹ اور پیٹ
۳۲۸	نواب اور آب نو
۳۲۸	جانور... جنوری
۳۲۸	ڈیڈی... ریڈی
۳۲۸	پڑے ہوئے... رکھے ہوئے
۳۲۹	قلندر... بندر
۳۲۹	حسنہ... ہنسنا
۳۲۹	دوچار... چار

۳۴۹	گروہ... ول گرد
۳۵۰	ایکیڈنٹ... ڈنٹ
۳۵۰	آپا... چھاپا
۳۵۰	پی اے... پیئے
۳۵۰	قال، حال، رویال
۳۵۱	شیدی... اسٹیدی
۳۵۱	باگڑ بلا... عارف باللہ
۳۵۱	عبداللطیف... عبداللطیف
۳۵۱	کوفتہ... کوفت
۳۵۱	سادھو... سوادھو
۳۵۲	پری... پریشانی
۳۵۲	ٹائیفا سید... کوایفا سید
۳۵۲	مرغا... مرغیاں
۳۵۲	ڈیزاں... خزانے
۳۵۲	دہی بڑا... اللہ بڑا
۳۵۳	میر عذر... اندا
۳۵۳	کلے... کلے
۳۵۳	غیمت... مال غیمت
۳۵۳	کنڈم... ریفرینڈم
۳۵۳	واکف... لاکف
۳۵۳	اہل... اہلیہ

۳۵۲	بندر... قلندر
۳۵۲	مٹ... بیٹ
۳۵۲	گڑیا... بڑھیا
۳۵۵	مری... مرا
۳۵۵	مولی... بیلی
۳۵۵	لاشے... لاس
۳۵۵	میک اپ... پک اپ
۳۵۵	گڈا... بڈھا
۳۵۵	اے سی... ایسی تیسی
۳۵۶	روٹ... آخر وٹ
۳۵۶	ٹیچر... چیئر
۳۵۶	ڈاؤٹ... آؤٹ
۳۵۶	کرکٹ... کوڑا کرکٹ
۳۵۷	خوش قامت... استقامت
۳۵۷	اپکشن... نفیکشن
۳۵۷	ہوا... ہوئی
۳۵۷	حیض... حیض
۳۵۸	ٹیک... اور ٹیک
۳۵۸	ڈپریشن... آپریشن
۳۵۸	حوالہ کتب... حوالہ قطب
۳۵۸	نماشائستہ... شائستہ

۳۵۸	فینیگ... فائٹنگ
۳۵۹	بس... دس
۳۵۹	پرچار
۳۵۹	بیلنس
۳۵۹	چھاتی
۳۶۰	ہلچل کیا ہے
۳۶۰	سالا
۳۶۰	بیاہ
۳۶۰	چوکنا
۳۶۰	پراٹھا
۳۶۰	فاتحہ چہ سود
۳۶۱	پریشانی
۳۶۱	صاحبزادہ

دیگر اکابر کے لطائف

۳۶۱	حضرت ڈاکٹر مولانا عبدالمحیی عارفی رحمۃ اللہ علیہ کا مزاج
۳۶۲	حضرت مفتی رشید احمد صاحب کا مزاج
۳۶۲	مشائیر امت کے لطائف
۳۶۲	عبد الحمید عدم اور پنڈت ہری چند اختر
۳۶۲	مولانا محمد علی جوہر اور شاعری "برا در ان علی"
۳۶۲	نواب صدیق حسین خاں اور ایک مولوی
۳۶۵	مولانا محمد علی جوہر اور بلندی اور پستی کا منظر

۳۶۵	ابونواس اور اصطلاحی الفاظ
۳۶۶	شیریڈن اور ان کی معدودت
۳۶۶	قاضی مطلب بن محمد کی بستر مرگ پر حاضر جوابی
۳۶۷	شیخ سعدی اور ان کی بیوی
۳۶۷	عمر ولیث کا ایک غلام
۳۶۸	جو شمع آبادی اور بیگم جوش
۳۶۸	مصر عہد اٹھایا جائے یا شاعر
۳۶۸	امام ابو یوسف اور ان کی محفل کا ایک عجیب واقعہ
۳۶۹	افغانستان کی مشری آف ریلوے اور پاکستان کی وزارت قانون
۳۶۹	سر عبد القادر اور طرز تناول
۳۶۹	مسوئی اور اس کے احترام کا ایک واقعہ
۳۷۰	نواب راپور اور مرزاع غالب
۳۷۰	علامہ اقبال اور ان کی اصلاح سے محدودی
۳۷۰	مجید لاہوری اور رشید ندوی کیسا تھا ایک رکشدہ والے کا تجربہ
۳۷۱	شوکت تھانوی اور ملک الموت کی چلت
۳۷۱	پروفیسر پری شان خٹک اور ایک پٹھان ڈرائیور
۳۷۱	جی ایم شاہی کا الیہ
۳۷۲	ماسٹر الدین کی سائیکلوں کے نام اور بے چاری فلمی اداکارائیں
۳۷۲	خواجہ حسن نظامی اور ایک انگریز
۳۷۳	ملانصیر الدین اور برلنوں کی اولاد و اموات
۳۷۳	میکنارا کی عقلمندی

۳۷۳	سید ضمیر جعفری سے عقیق الرحمن کافن کارانہ تعارف
۳۷۴	انا طول فرانس کی نصیحت
۳۷۵	مرزا غالب اور مہاراجہ رنجیت سنگھ
۳۷۶	علامہ اقبال اور چودھری شہاب الدین
۳۷۷	امام غزالی کی حاضر جوابی
۳۷۸	جارج واشنگٹن کا کلہاڑا
۳۷۹	تاج محمد آنسو اور ایک نقاب پوش ڈاکو
۳۸۰	جو تے تیار ہیں
۳۸۱	حلال کو حلال میں ملا کر کھا رہا ہوں
۳۸۲	خون داؤ دی
۳۸۳	روزہ نہ ٹوٹنے کا نسخہ
۳۸۴	ہمارا کام تو انگریزی ملازمت چھڑانا ہے
۳۸۵	در دل گاؤ خر
۳۸۶	امام کے اوصاف
۳۸۷	شجرے اور مرد کی آمد میں فرق
۳۸۸	در دوالا دانت باقی رہ گیا
۳۸۹	ساتھیوں کو دھلاؤں گا
۳۹۰	حضرت سہارن پوری رحمہ اللہ کے ایک خادم
۳۹۱	کھٹل چور چھر بہادر
۳۹۲	تین دن میں حفظ قرآن
۳۹۳	ملا دوپیازہ کا شیعہ سے اشاروں میں مناظرہ
۳۹۴	شاہ جہاں کو شاہ جہاں سے موسم کرنے کی وجہ

۳۸۲	ملا دوازدہ کی تشریع
۳۸۳	مختلف زبانوں میں لکھنے سے سر میں درد
۳۸۴	جھوٹ کا پھاڑا
۳۸۵	غیر مسلم کیلئے ایصال ثواب کی صورت
۳۸۵	جیل کی عدت
۳۸۵	وہ نہیں بولی پھر
۳۸۶	سائنس کی ترقی
۳۸۶	چگہ لینے کے لیے کہہ رہا ہے
۳۸۷	اس میں احیاء موتی کی تاثیر بھی ہے
۳۸۷	پانی کی قیمت
۳۸۸	دیوان زم زم کے کنوئیں میں
۳۸۸	جلد کا قاضی
۳۸۹	منہ میں تھوک
۳۸۹	خُسنِ مرّاج
۳۹۰	لطیفہ
۳۹۰	ہمت افزال طیفہ
۳۹۱	مسکرائے
۳۹۲	حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ کے لطائف
۳۹۲	خلو اور غلو
۳۹۲	آرام اور حرام
۳۹۲	بُوار اور جُوار
۳۹۳	چدائغِ محرومی اور چدائغِ شام

۳۹۳	ضاد کیسے پڑھیں
۳۹۴	اس برکت کو کہیں اور منتقل کر دیں
۳۹۵	اچھی عورت
۳۹۶	جس کا باپ تو ہے، وہ شیم ہی ہے
۳۹۷	بخل
۳۹۸	لارڈ برکن ہیڈ اور ان کی وکالت
۳۹۹	خارج برناڈ شا اور چھترش
۴۰۰	ابراهیم جلیس اور عوامی عدالت کی حالت زار
۴۰۱	ترکی پر ترکی
۴۰۲	شریف اور شریفے
۴۰۳	چاپلوسی کی برکت
۴۰۴	ایک دلچسپ لطیفہ
۴۰۵	محضروں کا یقینی خاتمه
۴۰۶	ایک سبق آموز واقعہ
۴۰۷	جمهوریت پسند فیملی
۴۰۸	وفادار ساختی (لطیفہ)
۴۰۹	لطیفہ.... اولاد کی نافرمانی





رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج مبارک کے چند حسین نمونے

آپ نے ایک بڑھیا کو مخاطب کر کے فرمایا کہ...

لاتدخل الجنة عجوز... یعنی جنت میں کوئی بڑھیا داخل نہ ہوگی
بڑھیا بے چاری بہت حیران ہوئی عرض کیا یا رسول اللہ کیا واقعی بڑھیاں جنت
میں نہ جائیں گی؟ فرمایا کہ ہاں بڑھیا جنت میں داخل نہ ہوگی اور آپ مسکرار ہے ہیں
اور وہ مستحبانہ حیرانی میں فکر مند ہو رہی ہے... آخر جب اس کی حیرانی... پریشانی کی
حدود میں آنے لگی تو فرمایا: کہ تو نے قرآن میں نہیں پڑھا...

إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً ۝ فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا

یعنی ہم نے ان عورتوں کو خاص طور پر بنایا ہے اور ہم نے ایسا بنایا کہ وہ کنواریاں ہیں
یعنی جنت میں داخل ہوتے وقت وہ بڑھیاں نہیں رہیں گی بلکہ انہیں نوجوان اور
باکرہ بنادیا جاویگا (یہ اس تفسیر پر ہے کہ اس سے حوریں مراد نہ لی جاویں) ادیکھنے مذاق

ہے اور واقعات سر موجا وزہیں اور نہ ہی اس میں کوئی ادنیٰ دھوکہ یا چال ہے بلکہ خوش
طبعی کے ساتھ ایک سخیل ہے تاکہ فکر مند بنا کر ایک دم ہنسادیا جائے فکر کے بعد جو
فرحت ہوتی ہے وہ زیادہ لذیذ ہوتی ہے ساتھ ہی بڑھیا کو اور پوری امت کو اس مزاج
سے ایک حکمت و علم کا سبق بھی دیا گیا اور وہ یہ کہ بسا اوقات آدمی اپنے کسی ہنی
منصوبے سے (جس کا اسے شعور بھی نہیں ہوتا) آیت و روایت کے معنی غلط سمجھ لیتا
ہے... بوڑھیا نے لاتدخل الجنة عجوز میں ایک ہنی قید لگا رکھی تھی کہ لاتدخل الجنۃ
عجوز فی الوقت یعنی جو اس وقت بڑھیا ہے وہ جنت میں داخل نہ ہوگی

حالانکہ مراد یہ تھی کہ داخلہ جنت کے وقت وہ بڑھیا نہ ہوگی یعنی کوئی بھی بڑھیا
بھالت پیری جنت میں داخل نہ ہوگی پس اس مزاج سے حکمت کا یہ اصول ہاتھ لگا کر
نصوص شرعیہ (آیات و روایات) کی مراد سمجھنے کے لئے ذہن کو تمام خارجی قیود سے آزاد
کر لینا چاہئے ورنہ نص کا مفہوم کچھ ہو جائے گا جس سے خود اپنے لئے حیرانی اور پریشانی
بڑھ جائے گی جیسا کہ بڑھیا کا حشر ہوا پس ایسی مزاج اور خوش طبعی پر ہزار سنجید گیاں شار
ہیں جس سے فرحت نفس الگ ہو علم و حکمت الگ حاصل ہو اور قرب و ربط باہمی الگ
مسئلہ ہو پس یہ مذاق فی الحقيقة تعلیم حکمت کا ایک اعلیٰ ترین شعبہ ہے نہ کہ دل لگی ہے...

حضرت عذر بن حاتم کو جب یہ معلوم ہوا کہ رمضان میں سحری کھانے کی

آخری حد یہ ہے کہ کلوا واشربوا حتیٰ يتبعن لكم الخيط

الابيض من الخيط الاسود من الفجر... کھاؤ پیو جب تک کہ

سفید ڈر اسیاہ ڈورے سے صبح ہونے تک ممتاز نہ ہو جائے ...

تو انہوں نے ایک سفید اور ایک سیاہ ڈورا تکیہ کے نیچے رکھ لیا اور اس وقت

تک کھاتے پیتے رہتے تھے جب تک کہ یہ دونوں ڈورے کھلے طور پر ایک دوسرے

سے الگ نہ نظر آنے لگتے اس میں کافی چاند نا ہو جاتا ...

مگر ان کا خوردنوش بند نہ ہوتا اور وہ بزم خود قرآن پر عمل کر رہے تھے بنی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم کو جب معلوم ہوا تو آپ نے مزار کے لہجہ میں فرمایا... ان وسادتک لعربیض
یعنی تیرا نگیہ بڑا ہی لمبا چوڑا ہے (کہ اس کے نیچے سیاہ ڈورا یعنی لیل و نہار دونوں
آگئے) اشارہ تھا کہ سیاہ و سفید ڈورے سے سوت کا ڈورا مراد نہیں بلکہ رات کا سیاہ خط
اور صحیح صادق کا سفید خط مراد ہے جملہ مزاجی ہے مگر بھر پور ہے علم و حکمت سے جو واقعہ
کے مطابق ہے اور تعلیم و ارشاد سے دلبریز...

ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے سواری کے لئے اونٹ
دید تھے فرمایا کہ میں تھے اونٹ کے بچہ پر سوار کراؤ نگاہ اس نے حیرانی کے لہجہ میں
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلا اونٹ کا بچہ میری کیا سہار کرے گا اور میرا
بوجھ کیسے سن جائے گا؟ بس آپ تو مجھے اونٹ ہی عنایت فرمادیں یہ بچہ کا قصد چھوڑ
دیں جب زیادہ حیران ہونے لگا تب صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسے سمجھایا کہ خدا کے
بندے اونٹ بھی تو اونٹ کا بچہ ہی ہوتا ہے تب وہ خوش ہو کر مطمئن ہوا...

ایک انصاری عورت خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر تھی آپ نے اس
سے فرمایا کہ جا جلدی سے اپنے خاوند کے پاس جاؤں کی آنکھوں میں سفیدی ہے وہ
ایک دم گھبرائی بولائی ہوئی خاوند کے پاس پہنچی اس نے کہا تھے کسی مصیبت نے گھبرا جو
گھبرائی ہوئی دوڑتی آ رہی ہے؟ اس نے کہا مجھے ابھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر
دی ہے کہ تمہاری آنکھوں میں سفیدی ہے اس نے کہا تھیک ہے...

مگر سیاہی بھی تو ہے تب اسے اندازہ ہوا کہ یہ مزار تھا اور نفس کر خوش ہوئی اور
خوش محسوس کیا کہ اللہ کے رسول مجھ سے ایسے بے تکلف ہوئے کہ میرے ساتھ مذاق
فرمایا مگر سچان اللہ مذاق کیا تھا حقیقت سے لبریز تھا جس میں ایک بات بھی خلاف
واقعہ نہ تھی نفس میں نشاط آ دری مزید برآں تھی...

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسکراہیں

زندگی میں خوشی اور غم دونوں ساتھ ساتھ چلتے ہیں، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے واقعات جو خوشی و غم کی یاد دلاتے ہیں، ہمارے لئے نہایت سبق آموز ہیں ذیل میں ایسے ہی چند درخشندہ واقعات دیئے جاتے ہیں... جو ہمارے لئے بھی خوشی و غم کے لمحات میں اسوہ حسنہ ہیں اور سرمایہ تسلیم بھی...

حضرت صُہبِ رومی رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام پر خوشی

دعوت حق کا آغاز ہو چکا تھا میں کے قریب خوش نصیب دعوت حق پر بلیک کہہ چکے تھے... قریش ابتدائیں ہی اسلام کی تحریک کو کچلنے کیلئے میدان میں اتر آئے تھے... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کے مکان میں پناہ گزیں تھے ایک دن ایک سرخ رنگ میانہ قد اور گھنی داری دالے ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آتے ہی دل کی خوشی سے کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گئے... ان صاحب کے مسلمان ہونے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے حد سرگرمی حضرت صُہبِ رومی رضی اللہ عنہ تھا...

غزوہ خندق کے دن مسکراہت

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خندق کے دن اتنا فتنے کہ آپ کے دیدان مبارک ظاہر ہو گئے... حضرت عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے اس مسکراہت کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ واقعہ یہ ہوا کہ ایک کافر ڈھال لئے ہوئے تھا... حضرت سعد اگر چہ بڑے تجربہ کا تیر انداز تھے لیکن وہ کافر ڈھال کو ادھر ادھر کر کے اپنی پیٹھانی کا چھاؤ کر رہا تھا... حضرت سعد نے ایک مرتبہ

تیرنکلا اور اس کو کمان میں کھینچ کر (موقع کی تلاش میں رہے) جب اس نے ڈھال سر سے اٹھائی تو آپ نے ایسے نشانے کے ساتھ کھینچ کر تیر اس کی پیشائی پر مارا کہ تیر لگتے ہی وہ گزیا اور ایسا گرا کہ اس کی ناگل بھی اوپر کو اٹھ گئی... پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دیکھ کر نہس پڑے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے...

قابل رشک سعادت

ایک صحابی دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! گز شترات میں نے ایک حسین خواب دیکھا ہے کہ میں آپ کی پیشائی مبارک کو چوم رہا ہوں...

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس محبت صادق کی بات سن کر مسکرانے اور زبان اقدس سے ارشاد فرمایا تم اپنے خواب کی تصدیق کر سکتے ہو... جانشار صحابی یہ ارشاد سنتے ہی فرط محبت سے بے خود ہو گئے اور والہانہ انداز میں آگے بڑھے اور عقیدت و محبت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشائی مبارک کو چوم لیا...

حاضرین میں موجود تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اس صحابی کی خوش قسمتی پر رشک کرنے لگے اس صحابی کا نام حضرت خزیمه بن ثابت رضی اللہ عنہ ہے...

مجھے تم سے محبت ہے

عہد رسالت میں ایک خوبصورت نوجوان دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ارشادات بڑے انہاک سے سنتے...

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نوجوان سے بہت متاثر ہوئے اور یہاں یک اپنا ہاتھ ان کی طرف بڑھا کر محبت سے ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور فرمایا میں تم سے محبت رکھتا ہوں... یہ سن کر نوجوان فرط سرمنت سے بے خود ہوئے اور عرض کیا

میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں بھی آپ سے بہت محبت رکھتا ہوں اور آپ
محبے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا
میں تمہیں ایک دعا بتاتا ہوں نمازوں کے بعد اس کو پڑھنا۔ بھی نہ بھولنا...

رَبِّ أَعْنَىٰ عَلٰى ذُكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ
اے میرے رب! اپنا ذکر و شکر اور اپنی اچھی عبادت کرنے کیلئے میری مدد
فرمائیے... اس خوش بخت نوجوان نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں ہمیشہ خود بھی
آپ کے ارشاد پر عمل کروں گا اور دوسروں کو بھی اس پر عمل کی تلقین کروں گا...
یہ نوجوان حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تھے...

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حُسن مزان

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب گفتگو فرماتے تو دانتوں کے درمیان سے نور کی ایک
چمک نمودار ہوتی... جو بعض اوقات چمکتی ہوئی بھلی کی طرح نظر آتی تھی... اندھیری رات
میں تاریک کمرے روشن ہو جاتے... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مجرہ مبارک میں
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو گھر میں چراغ نہیں تھا... جب آپ کے
سامنے چراغ کی ضرورت بیان کی تو فرمایا اے عائشہ! کیا تم چاہتی ہو کہ تمہارے گھر
میں ایسا چراغ روشن کر دیا جائے جس میں نہ تی ہونے تیل؟

عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! یہ جواب سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لب مبارک
کھلے مسکراۓ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک کے درمیان سے ایک ایسا نور
روشن ہوا جس سے گھر کا ذرہ ذرہ چمک اٹھا۔...

یہ روشنی اتنی دیری تک رہتی کہ بعض اوقات ہمسایہ یورتیں آپ کے گھر چلی آتیں اور
اس روشنی میں سوت کاتی رہتیں اور بعض کپڑے سستی رہتیں... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
فرماتی ہیں کہ ابھی تک اس نور کی تابانی میرے مجرہ مبارک میں موجود ہے...

سورہ کوثر کے نزول پر مسکراہٹ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم
ہمارے ساتھ تشریف فرماتھے اچانک آپ پر غنودگی سی طاری ہوئی پھر آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے سر مبارک انٹھایا...
هم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کیوں مسکرا لے؟ فرمایا بھی ابھی سورہ کوثر

نازل ہوئی ہے... پھر آپ نے اس سورہ کی تلاوت فرمائی...

پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی
زیادہ جانتے ہیں... فرمایا یہ وہ نہر ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا تھا وہ
حوض کی طرح ہے... قیامت کے دن میری امت اس پر آئیگی ان کے پینے کے
برتن ستاروں کی تعداد کے بقدر ہوں گے...

مسکراہٹوں کا تبادلہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
مہاجرین والنصار میں حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی بیٹھے ہوتے اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو ان میں سے کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
سوائے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے نظر میں اٹھا کر نہ دیکھ سکتا تھا... یہ دونوں حضرات آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھتے یہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو دیکھ کر مسکراتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھ کر مسکراتے تھے...

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بھی یہی فرماتے ہیں کہ میں کسی بات کے
بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے کا ارادہ کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی
ہمیت کی وجہ سے دو دو سال تک موخر کرنا پڑتا...

کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ

کعب بن زہیر مشہور شاعر تھے... یہ ان میں سے تھے جن کا خون حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن مبارح قرار دیا تھا... یہ اس دن مکہ سے بھاگ گئے بعد میں مدینہ طیبہ حاضر ہو کر مسلمان ہوئے اور اس خوشی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک قصیدہ پڑھا... حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور مسکرا کر صحابہ سے ارشاد فرمایا دیکھو کیا کہتا ہے... پھر انعام کے طور پر اپنی چادر مبارک بھی انہیں عنایت فرمائی۔

خدمت میں عظمت

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تماز کیلئے اٹھنے تو ایک برتن میں وضو کیلئے پانی موجود تھا... وضو کے بعد آپ نے دریافت فرمایا کہ پانی کون لایا تھا؟ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میرا بھانجا عبید اللہ بن عباس... یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور چہرہ انور پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

رحمت خداوندی

حدیث شریف میں فرمایا گیا کہ میں اس پہلے شخص کو جانتا ہوں جو جنت میں داخل ہوگا اور اس شخص کو بھی جانتا ہوں جو سب سے آخر میں دعویٰ خ سے نکالا جائے گا... پھر قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس پر اس کے چھوٹے چھوٹے گناہوں کو پیش کرو اور اس کے بڑے بڑے گناہوں کو چھپاؤ... وہ اقرار کرے گا انکار نہ کرے گا اور اپنے بڑے گناہوں سے ڈر رہا ہوگا... (اللہ کی طرف سے) اس کیلئے کہا جائے گا اس شخص کو اس کی ہر برائی کے بدلہ میں جو اس نے نکلی ہے نیکی دیدو... یہ دیکھ کر وہ شخص عرض کرے گا میرے اور بھی بہت سے گناہ ہیں جنہیں ہم میں یہاں نہیں دیکھ رہا... حدیث کے راوی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ پہنچ کر ایسا نے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دارالھیں نظر آتے تھیں...)

خدمت کی سعادت

حضرور صلی اللہ علیہ وسلم جبہ الوداع سے فارغ ہوئے تو سر کے موئے مبارک
ترائشے کی ضرورت ہوئی تو آپ نے اپنے صحابی معاشر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو یاد
فرمایا... وہ خوشی خوشی خدمت القدس میں حاضر ہوئے... حضرور صلی اللہ علیہ وسلم نے
مسکراتے ہوئے اپنا سر مبارک انکے آگے کر دیا اور پھر مسکراتے ہوئے فرمایا تم کو اللہ
کے رسول نے اپنے سر پر اس حال میں قابو دیا ہے کہ تمہارے ہاتھ میں استرا ہے...
حضرت معاشر بن عبد اللہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ! میرے ماں باپ آپ پر
قربان ہوں مجھ پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے مجھ ہی سے عاجز کو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک ترائشے کی سعادت بخشی...
وقد کی آمد پر مسرت

مذینہ منورہ سے ایک خوبصورت اور وجیہ نوجوان کی قیادت میں ایک وفد حضرور
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت القدس میں حاضر ہوا... وفد کی شان و شوکت دیکھ کر حضرور
صلی اللہ علیہ وسلم بہت سرور ہوئے اور اپنی خوشی کا اظہار اس طرح سے فرمایا کہ وفد
کے قائد کی عزت افزائی کرتے ہوئے اپنی چادر مبارک بچھادی... اس کے بعد وفد
کے قائد کی خیریت دریافت فرمائی اور پھر پوچھا کیسے آتا ہوا؟ قائد نے عرض کیا
یا رسول اللہ ! ہم اسلام قبول کرنے کیلئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں... یہ کن
کر حضرور صلی اللہ علیہ وسلم کے چیرہ انور پر خوشی کے تاثرات پھیل گئے...
حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے مسلمان ہونے کے بعد

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی مجھے نہیں روکا اور جب بھی حضرور صلی اللہ
علیہ وسلم مجھے دیکھتے تو ہنستے تھے...

ازدواجی زندگی میں فرحان و شادمان

حضرت عمرہ رحمۃ اللہ علیہا کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی بیویوں کے پاس تھائی میں ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول کیا ہوتا تھا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تمہارے مردوں کی طرح ان کا معمول ہوتا تھا لیکن یہ بات ضرور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ شریف سب سے زیادہ فرم بہت ہنسنے اور مسکرانے والے تھے...

وہی کے بعد کی فرخندہ کیفیت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہی آتی یا آپ بیان فرماتے تو میں یوں محسوس کرتا کہ آپ اسکی قوم سے ڈار ہے ہیں یا اسکی قوم کا ذکر کر رہے ہیں جس پر اللہ کا عذاب آیا ہوا ہے اور جب یہ کیفیت جاتی رہتی تو میں دیکھتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سب سے زیادہ خوش اور آپ سب سے زیادہ مسکرانے والے اور آپ کا جسم مبارک سب سے زیادہ خوبصورت ہے... حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ ہنسنے والے اور سب سے عمداً طبیعت والے تھے... جامع ترمذی میں حضرت عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکرانے والا نہیں دیکھا...

صحابی کی قبولیت توبہ پر خوشی

غزہ تبوک میں تین صحابہ کرام حن میں حضرت کعب بھی شامل تھے... انہوں نے اپنی کوتائی کا اعتراف کر لیا... پچاس راتوں کی مسلسل تکلیف کے بعد ان کی توبہ پر مشتمل آیات نازل ہوئیں... حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو خوشخبری ملی تو فوراً بارگاہ رسالت میں حاضر خدمت ہوئے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب کو دیکھا تو خوشی سے مسکرانے...

مسکراہٹ سے تخلیات میں اضافہ

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ انور و شن ہو جاتا گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ چاند کا لکڑا ہے ... حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جب سے اسلام قبول کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ مجھے مسکرا کر دیکھا

سلامہ ضبیہ رضی اللہ عنہا کے جواب پر مسکراہٹ

حضرت سلامہ العبیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابتدائے اسلام میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے ... میں اپنے گھر کے جانور چوار ہی تھی ... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلامہ! تم کس چیز کی گواہی دیتی ہو؟ میں نے عرض کیا میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ... حضرت سلامہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یہ سن کر اللہ کی قسم! حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے ہوئے ہنس دیتے ...

حسن مزار

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے خوش طبعی کی کیفیت میں پوچھا تباہ تو تمہارے مامول کی بہن تمہاری کیا لگتی ہے؟ وہ صحابی سر جھکا کر سوچنے لگے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر ارشاد فرمایا ہوش کرو! کیا تمہیں اپنی ماں بھول گئی وہی تمہارے مامول کی بہن ہے ...

پڑوسی کے شر سے بچنے کا نسخہ

حدیث میں ایک واقعہ آتا ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت

میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا پڑوی مجھے اتنا ستاتا ہے کہ اس نے
میری زندگی تباخ کر دی میں نے خوشامدیں کر لیں سب کچھ کر لیا مگر ایسا موزی ہے کہ
رات دن مجھے ایذا پہنچاتا ہے یا رسول اللہ! میں کیا کروں میں تو عاجز آ گیا...
فرمایا "میں تدبیر بتلاتا ہوں... وہ یہ کہ سارا سامان گھر سے نکال کر مرٹک پر
رکھ دے اور سامان کے اوپر بیٹھ جا اور جو آ کے پوچھتے کہ بھائی گھر کے ہوتے ہوئے
مرٹک پر کیوں بیٹھے ہوئے ہو؟"

کہنا پڑوی ستاتا ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ بھائی گھر چھوڑ
دو... اس واسطے میں نے چھوڑ دیا... چنانچہ لوگ آئے پوچھا کہ بھائی! گھر کیوں چھوڑ
دیا گھر موجود ہے سامان یہاں کیوں ہے؟ اس نے کہا جی کیا کروں... پڑوی نے
ستانے میں انتہا کر دی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ بھائی گھر چھوڑ دے تو جو
سنے وہ کہے لعنت اس پڑوی کے اوپر جو آ رہا ہے...

واقعہ سن رہا ہے لعنت لعنت کرتا ہے مدینہ میں صبح سے شام تک ہزاروں لعنتیں
اس پر ہوئیں... لعنتوں کی تسبیح پڑھی جانے لگی... وہ پڑوی موزی عاجز آیا اس نے
آگے ہاتھ جوڑے اور کہا خدا کے واسطے گھر چل میری زندگی تو تباہ و برپاد ہو گئی اور
میں وعدہ کرتا ہوں کہ عمر بھرا ب کبھی نہیں ستاؤں گا بلکہ تیری خدمت کروں گا اب
انہوں نے خرے کرنے شروع کر دیئے کہ بتا پھر تو نہیں ستائے گا؟

اس نے کہا حلق اٹھاتا ہوں کبھی نہیں ستاؤں گا الغرض اسے گھر میں لایا
سارا سامان خود رکھا اور روزانہ ایذا پہنچانے کے بجائے خدمت شروع کر دی...

تو تدبیر کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تدبیر عقل سے بتلائی تھی وحی کے ذریعہ
سے نہیں تو پیغمبر نظرِ نبی اتنے ہوتے ہیں کہ انکی عقل کے سامنے دنیا کی عقل گرد ہوتی
ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ عقل اللہ سے تعلق قوی ہونے کا نام ہے اللہ سے تعلق ہو گا

تدل کا راستہ سیدھا ہو گا... عقلمندی یہی ہے کہ اخیر تک کی بات آدمی کو سیدھی نظر آجائے وہ بغیر تعلق مع اللہ کے نہیں ہوتی تعلق اللہ سے نہ رہے... پھر آدمی عقلمند بنے وہ عقل نہیں چالا کی دعیاری ہوتی ہے...

دعیاری اور چیز ہے عقلمندی اور چیز ہے چالا کی میں دھوکہ دہی ہوتی ہے دھوکہ دہی سے اپنی غرض پوری کی جاتی ہے عقل میں کسی کو دھوکہ نہیں دیا جاتا سیدھی بات تدبیر سے انجام دی جاتی ہے تو انبياء علیهم السلام کی نسبت اللہ سے کس کا تعلق زیادہ مضبوط ہو سکتا ہے؟ تو ان سے زیادہ عقل بھی کس کی کامل ہو سکتی ہے؟ (تفسیر ابن کثیر)

کھال گئی مرودت اور احساس ذمہ داری

ایک آدمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، کہنے لگا میں اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہوں... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: ”کیوں“ اس نے کہا: ”کیونکہ میں اسے پسند نہیں کرتا“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”کیا مگر میں رکھی ہر چیز آپ کی پسندیدہ ہے؟ کھال رہی مرودت اور احساس ذمہ داری“... (العادبدی)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حُسنِ مزاج کا ایک پُر لطف واقعہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف فرمائیں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چند صحابہ کو ساتھ لے کر سفر کیا... حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بھائی کسی کو امیر مقرر کرو... لوگوں نے عرض کیا کہ آپ سے زیادہ افضل ہم میں کون ہے کہ جسے امیر بناؤیں آپ افضل الصحابہ ہیں... فرمایا کہ میں اس قابل نہیں ہوں کوئی اور بن جائے... عرض کیا کہ یہ ہو یعنی نہیں سکتا ہے آخر کار سب نے مل کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یہی امیر بنادیا... حضرت نے فرمایا کہ جب میں امیر بن گیا تو اطاعت کرو گے... عرض کیا کہ لازمی طور پر کریں گے... عہد و پیمان لیا کہ

مخرف تو نہیں ہو گے عرض کیا کہ قطعاً نہیں... جب منزل پر پہنچ تو سب کے بستر کھول کر بچانے شروع کئے... لوگوں نے کہا حضرت، ہم بچائیں گے فرمایا کہ امیر کے کام میں دخل مت دو... امیر کی اطاعت واجب ہے... کسی کو بستر نہیں بچانے دیا...
کبھی جگہ صاف کر رہے ہیں کبھی کپڑے بچارہ ہے ہیں جہاں کوئی آیا کہ حضرت

میں کروں گا یہ کام فرماتے کہ میں امیر ہوں امیر واجب الاطاعت ہوتا ہے...
لوگ عاجز آگئے... کھانے پکانے کا وقت آتا تو جنگل سے لکڑیاں لا رہے ہیں
کبھی بازار میں گوشت خریدنے جا رہے ہیں... لوگوں نے عرض کیا حضرت! ہم یہ کام
کریں گے... فرمایا کہ امیر کے کام میں دخل مت دو... لوگ عاجز آگئے کہ ہم کس
مصیبت میں گرفتار ہو گئے کہ ہمارے امام مقتداؑ بڑے اور ساری خدمات انجام دے
رہے ہیں... ہمارے جو تے بھی سید ہے کر رہے ہیں... بستر بھی بچارہ ہے ہیں کھانا بھی
پکارہے ہیں اور کوئی بول بھی نہیں سکتا ہے اور جہاں کوئی بولا تو انہوں نے کہا کہ میں
امیر ہوں واجب الاطاعت ہوں اس لئے لوگ عاجز آگئے...

اس سفر میں ایک لطیفہ بھی پیش آیا وہ بھی سنادوں کو مضمون سے متعلق نہیں مگر اس
واقعہ کا جز ہے کہ ایک روز صدیق اکبر نے کھانا وغیرہ پکا دیا مگر کسی کو ہاتھ نہیں لگانے دیا
کسی کام سے باہر تشریف لے گئے ایک صحابی کو بھوک بے تحاشا لگی... انہوں نے
کھانے کے نگریاں سے کہا کہ بھائی کم از کم مجھے ایک روٹی دے دو مجھے بہت بھوک لگ
رہی ہے مجھ سے تو اٹھا بھی نہیں جاتا... نگریاں نے کہا جب تک امیر نہیں آئیں گے اور
ان کی اجازت نہیں ہو گی تو میں کھانا نہیں دوں گا... انہوں نے بہت منت سماجت کی کہ
بھائی مجھے ضعف طاری ہو رہا ہے... بھوک ستارہ ہی ہے...

ایک آدمی روٹی دے دو کچھ سہارا ہو گا... انہوں نے پھر انکار کیا اور ان کو روٹی
نہیں دی... تو صحابہ جیسے مقدس ہیں ویسے ہی طبائع کے اندر خوش طبعی بھی ہے... فرمایا
کہ اچھائیں تجھے کچھوں گانہ دے تو روٹی... اسی حال میں بھوک کے بیٹھے رہے کچھ دیر کے

بعد وہ جنگل کی طرف اٹھ کر چلے اچانک دیکھا کہ ایک دیہاتی اونٹ پر بیٹھا ہوا آ رہا ہے وہ گاؤں کا کمھیا تھا... لباس سے ہی معلوم ہو رہا تھا کہ کوئی گاؤں کا بڑا آدمی ہے اور اچھی خاصی بڑی عمدہ اونٹ پر سوار ہو کر آ رہا ہے... ان صحابی نے کہا چودھری صاحب کہاں جا رہے ہو... انہوں نے کہا کہ مجھے ایک غلام خریدنا ہے... کھتی باڑی کے کام کے لئے انہوں نے کہا کہ میرے پاس غلام موجود ہے... اور پانچ سورہم میں بیج سکتا ہوں... چودھری صاحب نے کہا کہ پانچ سورہم کوئی بڑی بات نہیں ہے اگر غلام اچھا ہے انہوں نے کہا کہ بہت سمجھدار ہے...

معاملہ طے ہو گیا اور پانچ سورہم لے کر ان کی طرف اشارہ کیا جنہوں نے روئی نہیں دی تھی وہ بیٹھا ہوا ہے اس کو جا کر پکڑ لو اور یہ بھی کہہ دیا کہ دیکھو اس کے دماغ میں تھوڑی سی سنک ہے جب کوئی پکڑنے جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں غلام کب ہوں! میں تو آزاد ہوں اس کا خیال نہ کیجیو...

یہ اس کی عادت ہے انہوں نے کہا کہ میں سمجھ گیا ہوں چودھری صاحب نے جا کر اس کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ چل میرے ساتھ اس نے کہا کہ کہاں چلوں چلوں چودھری صاحب نے کہا کہ میرے گھر... اس نے کہا کہ کیوں... کہنے لگے کہ میں نے تجھے خریدا ہے... اس نے کہا کہ واللہ میں غلام نہیں ہوں میں تو آزاد ہوں... اس نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ تیری عادت بھی ہے... اب یہ چلا رہا ہے کہ آزاد ہوں...

حر ہوں مگر چودھری صاحب نے ایک نہ سنی چودھری صاحب چونکہ طاقتور تھے اس نے زبردستی اٹھا کر اونٹ پر سوار کیا اور لے جانا شروع کیا اور اس نے ہائے دائے شروع کی کہ مجھے غلام بنادیا میں تو آزاد ہوں اس نے کہا کہ میں تیری ساری داستان سن چکا ہوں... تیری عادت ہی یہ ہے ادھر سے صد لیکن اکبر رضی اللہ عنہ چلے آ رہے تھے دیکھ کر یہ چلائے کہ امیر المؤمنین میرا تو ناطقہ بند کر دیا ہے اور مجھے غلام بنادیا ہے اور یہ چودھری مجھے لئے جا رہا ہے...

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سمجھی لوگ احترام کرتے تھے چودھری اتسواری سے اور سلام عرض کیا... حضرت نے فرمایا کہ بھائی یہ تو میرا ساتھی ہے اسے تو کہاں لئے جا رہا ہے کہنے لگا حضرت مجی میں نے اسے پانچ سو درہم میں خریدا ہے یہ غلام ہے... فرمایا کہ یہ غلام نہیں ہے یہ تو آزاد ہے یہ کس نے بیچا ہے... اشارہ کیا کہ فلاں صاحب، نے بیچا ہے میں نے رقم بھی ان کو ہی دی ہے...

انہوں نے کہا کہ غلام موجود ہے لے جاؤ... حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سمجھے گئے کہ کسی نے مذاق کیا ہے ان کے ساتھ... جب واپس آئے تو جنہیں روٹی نہیں مل تھی انہوں نے آنکھ سے اشارہ کر کے کہا کہ اب کہو کیا حال ہے تو نے مجھے روٹی سے عاجز رکھا تھا اب بتا... صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پہنچ تو فرمایا کہ کیا واقعہ ہے انہوں نے عرض کیا کہ حضرت مجھے بہت بھوک لگ رہی تھی میں نے اس کی بہت منت کی سماعت کی کہ بھائی آدمی ہی روٹی دے دو کچھ سہارا ہو جائے گا اس نے کہا کہ جب تک امیر نہیں آئیں گے میں نہیں دوں گا تو میں نے بھی ایک مذاق کیا کہ اس کو پانچ سو درہم میں ٹوٹ دیا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بہت نہیں اور پانچ سو درہم واپس کئے گئے جب اس کی گلوخلاصی ہوئی یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نایا گیا تو آپ مسکراتے اور منہ پر و مال رکھ لیا جب بھی اس واقعہ کا ذکر آتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے اور منہ پر و مال رکھ لیتے... گویا یہ عجیب لطیفہ بن گیا... (خطبات ملیب)

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی فراست

ایک مرتبہ ایک گھر میں چوری ہوئی چوراںی محلے کے تھے چوروں نے گھر والے کو پکڑا اور زبردستی حلق لیا کہ اگر تو کسی کو ہمارا پتہ بتلانے گا تو تیری بیوی پر طلاق... اس بیچارے نے مجبوراً طلاق کا حلق لے لیا... وہ چوراں کا سارا مال لے کر چلے گئے... اب وہ بہت پریشان ہوا کہ اگر میں چوروں کا پتہ بتلاتا ہوں تو مال تو مل جائے گا مگر

بیوی ہاتھ سے نکل جائے گی اور اگر پتہ نہیں بتلاتا ہوں تو بیوی تو رہے گی مگر سارا اگر خالی ہو جاتا ہے، تو مال اور بیوی میں تقابل پڑ گیا... یا تو مال رکھے یا بیوی رکھے اور کسی سے کہہ بھی نہیں سکتا تھا... کیونکہ وہ عہد کر چکا تھا... پھر امام صاحب کی مجلس میں حاضر ہوا... وہ بہت ^{غمگین} اور اداس اور پریشان تھا...

امام صاحب نے فرمایا کہ آج تم بہت اداس ہو کیا بات ہے... اس نے کہا کہ حضرت میں کہہ بھی نہیں سکتا فرمایا کہ کچھ تو کہو... اس نے کہا کہ حضرت اگر ہم نے کہا تو نہ جانے کیا ہو جائے گا... پھر فرمایا کہ اجمالاً کہو تو اس نے کہا کہ حضرت چوری ہو گئی ہے اور میں نے یہ عہد کر لیا ہے کہ اگر میں نے ان چوروں کا کسی کو پتہ بتلا�ا تو بیوی پر طلاق مجھے معلوم ہے کہ چور کون ہیں وہ تو محلے کے ہیں ...

لیکن اگر پتہ بتلاتا ہوں تو بیوی پر طلاق پڑ جائے گی... امام صاحب نے فرمایا کہ تو مطمئن رہ بیوی بھی ہاتھ سے نہیں جائے گی اور مال بھی مل جائے گا اور تو ہی پتہ بتلائے گا کوفہ میں پھر شور ہو گیا کہ ابو خفیفہ رحمہ اللہ یہ کیا کر رہے ہیں یہ تو ایک عہد ہے جب وہ پورا کریگا تو بیوی پر طلاق پڑ جائے گی... یہ امام صاحب نے کیسے کہہ دیا کہ نہ بیوی جائے گی نہ مال جائے گا... علماء فقہاء پریشان ہو گئے ...

امام صاحب نے فرمایا کہ کل ظہر کی نماز میں تمہارے محلے کی مسجد میں آ کر پڑھوں گا چنانچہ امام صاحب تشریف لے گئے وہاں نماز پڑھی اور اس کے بعد اعلان کر دیا کہ مسجد کے دروازے بند کر دیئے جائیں کوئی باہر نہ جائے... اس میں چور بھی تھے اس مسجد کا ایک دروازہ کھول دیا ایک طرف خود بیٹھ گئے... اور ایک طرف اس کو بٹھا دیا اور فرمایا کہ ایک ایک آدمی نکلے گا... جو چور نہ ہو اس کے متعلق کہتے جانا یہ چور نہیں ہے... اور جب چور نکلنے لگے تو چپ ہو کر بیٹھ جانا... چنانچہ جو چور نہیں ہوتے تھے... ان کے متعلق کہتا جاتا تھا کہ یہ بھی چور نہیں ہے یہ بھی چور نہیں اور جب چور نکلنے لگتا تو خاموش ہو کر بیٹھ جاتا... اس طرح اس نے گو بتلا�ا نہیں مگر بلا بتلائے سارے چور متعین

ہو گئے کہ یہ سب چور ہیں... چنانچہ چور بھی پکڑے گئے مال بھی مل گیا اور یہوی بھی
ہاتھ سے نہیں گئی یہ تدبیر کی بات تھی... (مجلس حکیم الاسلام)

روٹی نہ دینے والی عورت آج میرے نکاح میں ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ خود ہی فرماتے ہیں کہ النصار کو تو انہی کھتی باڑی کا کام
بھی ہو جاتا تھا اور حضرات مہاجرین کچھ انہی تجارت کا مشغله کر لیتے تھے... لیکن اپنے لئے
تو کوئی چیز بھی نہیں تھی، مگر بھی نہ تھا اور فرماتے ہیں کہ میں بھوک کی وجہ سے مسجد نبوی
شریف میں بے ہوش ہو کر گر جاتا تھا اور لوگ میری گردن پر پاؤں رکھتے تھے وہ سمجھتے تھے
کہ ان کو مرگی کا دورہ ہو گیا ہے... حالانکہ مرگی ورگی کچھ نہیں ہوتی تھی صرف بھوک تھی...
...

فرمایا کرتے تھے کہ ایک خاتون تھی مدینے میں، میں نے ان سے کہا کہ بڑی بی
تم مجھ سے کچھ کام کروالیا کرو اور مجھ کو روٹی دے دیا کرو... کہنے لگیں نہیں بھی مہنگا ہے
یعنی صرف روٹی پر بھی یہ کوئی مہنگا ہے... ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ وہی عورت آج
میرے نکاح میں ہے... (واقعات و مشاہدات از حضرت لدھیانوی رحمۃ اللہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم امام کا جواب سن کر خوش ہوئے

چار رکعت والی نماز کی پہلی التحیات میں عبده رسولہ تک تشدید پڑھا جاتا ہے
اور اس کے بعد اٹھ جاتے ہیں... اگر کوئی شخص درود شریف پڑھ لے... حالانکہ اس کو
اٹھنا تھا اور صرف اللہُمَّ صلِّ علیٰ تک ہی پڑھا تھا کہ اس کو یاد آگیا کہ مجھے تو اٹھنا تھا
اور پھر وہ اٹھ جائے تو اس پر سجدہ کہو واجب نہیں... لیکن اگر (درود شریف پڑھتے
ہوئے) مُحَمَّدٌ کہہ دیا تو سجدہ کہو واجب ہو جائے گا (یہ فتنہ کا مسئلہ ہے)

واقعہ یہ ہے کہ ایک دفعہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
خواب میں زیارت ہوئی... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نماز میں میراثام لینے

پر سجدہ سہو واجب کر دیتے ہو؟ امام صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کا نام اگر غفلت سے لیا جائے تو سجدہ سہو واجب کرتا ہوں... اس جرم میں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام غفلت سے کیوں لیا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس جواب سے بہت خوش ہوئے (مسئلہ تو پہی تھا کہ بھول کر غفلت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے رہا ہے جہاں نہیں لینا چاہئے تھا) (حوالہ بالا)

شیطان کا نماز میں خیال ڈالنا

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی خدمت میں ایک آدمی آیا... کہنے لگا حضرت! ایک بات پوچھنے کیلئے آیا ہوں... فرمایا کہ بات ہے؟
کہنے لگا کہ میں کسی جگہ اپنا روپیہ دبا کر کے بھول گیا ہوں... اب مجھے یاد نہیں رہا... بہت تلاش کیا ہے مخالف جگہیں بھی کھو دی ہیں مگر وہ نہیں مل رہا...
مجھے کوئی ایسی ترکیب بتا دیجئے کہ مجھے میرا روپیہ میل جائے...

حضرت امام رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ دور کعت نماز کی نیت باندھ لو... تمہیں وہ دبایا ہوا خزانہ یاد آجائے گا لیکن مہربانی کر کے نماز پوری کر لینا... اس نے نماز جو شروع کی شیطان نے فوراً یاد دلا دیا اور وہ نماز توڑ کر بھاگ گیا... (حوالہ بالا)

مہمان کیا مانگتا ہے؟

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک مہمان آیا... اس نے کھانا کھانے کے بعد شربت طلب کیا... حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا آپ کوون سا شربت درکار ہے.... مہمان نے جواب دیا کہ ”وہ شربت جونہ ملنے کے وقت جان سے زیادہ قیمتی اور مل جانے کے وقت نہایت کم قیمت ہوتا ہے...“ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے تو کرسے فرمایا کہ ”مہمان پانی مانگتا ہے...“ حاضرین کو آپ کی ذہانت پر حیرانی ہوئی.... (روایات)

شیطان کا تہجد کیلئے جگانا

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کو لیئے اور شیطان نے کچھ اثرات پھیلا کر قلب اور دماغ میں پہنچائے.... تہجد کے وقت آنکھ نہ کھل سکی اور تہجد چھوٹ گیا حالانکہ ترک تہجد کوئی معصیت نہیں اس لئے کہ امتی کے اوپر نہ فرض ہے نہ واجب....

مگر جو اہل اللہ تہجد کے عادی ہوتے ہیں ان کا اگر ایک تہجد بھی قضا ہو جائے تو سمجھتے ہیں کہ ساری عمر اکارت ہو گئی اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پہاڑ سر پر آپڑا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اس تہجد کے قضا ہونے پر تمام دن روئے.... استغفار کیا اور دعا میں مانگیں اور کہا کہ یہ چہلی بار قضا ہوا ہے.... غرض الگئے دن جب سوئے ہیں تو عین تہجد کے وقت ایک شخص نے انگوٹھا ہالایا کہ حضرت امیر! تہجد کا وقت ہو گیا ہے اٹھئے تہجد پڑھ لجئے

حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابھی آواز محسوس کر کے اس کا ہاتھ پکڑ لیا کہ میرے محل سرائے میں تو کون ابھی ہے جو مجھے میرے زنانہ خانہ میں تہجد کے لئے اٹھانے آیا ہے.... اس نے کہا کہ میں شیطان ہوں.... تہجد کے لئے اٹھانے آیا ہوں.... فرمایا کہ کبخت تو اور تہجد کے لئے اٹھائے اس نے کہا کہ جی ہاں! خیر خواہی کا جذبہ ابھر اور مجھے گوارانہ ہوا کہ آپ کا تہجد قضا نہ ہو.... فرمایا کہ تو اور خیر خواہی کرے.... اللہ نے فرمایا ہے ان الشیطان لكم عدو فاتح دلوہ عدو اط شیطان تمہارا دشمن ہے تم اسے دشمن ہی سمجھو.... وہ کبھی دوست نہیں بن سکتا.... اس لئے تو اور دوستی کرے....

یہ ناممکن ہے.... سچ سچ بتا کہ تو کیوں آیا ہے درنہ میں بھی صحابی ہوں اور اتنی قوت رکھتا ہوں.... تیری گردن مردؤں گا اور اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا تب وہ اصلیت کھلی.... اس نے کہا کہ اصل قصہ یہ ہے کہ کل میں نے ہی ایسی ہی حرکت کی تھی کہ آپ کی تہجد قضا ہو گئی....

میں نے کچھ ایسے دساوں اور آثار دماغ اور قلب پڑا لے کر آپ کو گہری نیند

آگئی اور وقت پر آنکھ نہ کھلی.... آپ نے سارے دن استغفار کیا اور توبہ کیا تو اتنے درجے بلند ہوئے آپ کے کہ سو برس بھی تجدید پڑھتے تو شاید اتنے درجے بلند نہ ہوتے جتنے اس توبہ سے بلند ہوئے اسی لئے میں نے آپ کو اٹھایا کہ اگر آج تجدید کی قضا ہو گئی تو پھر توبہ کریں گے اور پھر درجے بلند ہوں گے تو سورجوں کے بجائے ایک ہی درجہ بلند ہو.... یہی اچھا ہے.... کچھ تو درجات میں کمی ہو گی.... جب یہ اتنی بات اس نے سچ کہہ دی تب حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو چھوڑا (مجالس حکیم الاسلام جلد دوم)

ایک پُر لطف واقعہ

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی انی شہر کے رہنے والے تھے جس کے بارے میں مشہور تھا ”الکوفی لایو فی“ کو فی کبھی وفا نہیں کرتا) ایک دفعہ حضرت امام ابوحنیفہ مدینہ طیبہ گئے ... وہاں امام مالک رہتے تھے ... انہوں نے تعارف پوچھا کہ کہاں سے آئے ہیں ؟

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہنے لگے کوئے سے آیا ہوں ! حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا : کوئے کے لوگ تو منافق ہوتے ہیں ... کوئے منافقوں کا گڑھ ہے ... حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نہایت ادب سے کہنے لگے حالانکہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ سے عمر میں بڑے تھے لیکن اخلاق شریفہ کے ساتھ متصف تھا اور مدینے کے زائر تھے ... حاضری دینے والے تھے ... مدینے کے رہنے والے نہیں تھے

اہل مدینہ کا ادب کرتے تھے ... حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہنے لگے :

حضرت ! جبی آدمی ہوں ... ایک مسئلہ پوچھنے کے لئے آیا ہوں

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا : کہیے ! فرمایا کہ ذرا اس آیت کا مطلب پوچھنا ہے کہ
 وَمِنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَغْرَابِ مُنْفِقُونَ طَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا
 عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ طَ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ طَ (التوہہ ۱۰۱)
 ”تھمارے گروپیش میں بہت سے منافق رہتے ہیں اور مدینے میں بھی وہ لوگ

موجود ہیں جو نفاق رکھے ہوئے ہیں آپ ان کو نہیں جانتے ہم جانتے ہیں....
یہ سن کر امام مالک رحمہ اللہ کا تورنگ فتن ہو گیا.... کہنے لگے آپ کا نام کیا ہے؟
آپ کی تعریف کیا ہے؟

حضرت امام ابو حنیفہ نے فرمایا مجھے نعمان کہتے ہیں ابو حنیفہ کہتے ہیں
حضرت امام مالک کھڑے ہو گئے معاونتہ کیا اور اس گستاخی کی معافی چاہی تو
امام ابو حنیفہ بھی وہیں کے ہیں جیسا وہ مدینہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
موجود ہیں اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : اللہ مدینہ میں بعض لوگ
ایسے ہیں جو نفاق میں پکے ہیں

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی بُر دباری

ایک روز ظہر کی نماز کے بعد گھر تشریف لے گئے بالآخر نے پر آپ کا گھر تھا
جا کر آرام کرنے کے لئے بستر پر لیٹ گئے اتنے میں کسی نے دروازے پر نیچے
دستک دی آپ اندازہ کیجئے جو شخص ساری رات کا جا گا ہوا ہو اور سارا دن
مصروف رہا ہو اس وقت اس کی کیا کیفیت ہو گی

ایسے وقت کوئی آجائے تو انسان کو کتنا ناگوار ہوتا ہے کہ یہ شخص بے وقت
آگیا لیکن امام صاحب اٹھے زینے سے نیچے اترے دروازہ کھولا تو دیکھا
کہ ایک صاحب کھڑے ہیں امام صاحب نے اس سے پوچھا کہ کیسے آنا ہوا؟

اس نے کہا کہ ایک مسئلہ معلوم کرنا ہے دیکھئے اول تو امام صاحب جب
مسئلہ بتانے کے لئے بیٹھے تھے وہاں آ کر تو مسئلہ پوچھا نہیں اب بے وقت
پریشان کرنے کیلئے یہاں آگئے لیکن امام صاحب نے اس کو کچھ نہیں کہا بلکہ
فرمایا کہ اچھا بھائی کیا مسئلہ معلوم کرنا ہے؟

اس نے کہا کہ میں کیا بتاؤں جب میں آ رہا تھا تو اس وقت مجھے یاد تھا کہ کیا

مسئلہ معلوم کرنا ہے..... لیکن اب میں بھول گیا..... یاد نہیں رہا کہ کیا مسئلہ پوچھنا تھا..... امام صاحب نے فرمایا کہ اچھا جب یاد آجائے تو پھر پوچھ لینا..... آپ نے اس کو ہرا بھلانہیں کہا..... نہ اس کو ڈانٹا ڈپا..... بلکہ خاموشی سے واپس اوپر چلے گئے..... ابھی جا کر بستر پر لیٹئے ہی تھے کہ دوبارہ دروازہ پر دستک ہوئی..... آپ پھر انٹھ کر نیچے تشریف لائے اور دروازہ کھولا تو دیکھا کہ وہی شخص کھڑا ہے..... آپ نے پوچھا کیا بات ہے؟ اس نے کہا کہ حضرت! وہ مسئلہ مجھے یاد آگیا تھا..... آپ نے فرمایا پوچھلو.... اس نے کہا کہ ابھی تک تو یاد تھا مگر جب آپ آدمی سیرھی تک پہنچ تو میں وہ مسئلہ بھول گیا..... اگر ایک عام آدمی ہوتا تو اس وقت تک اس کے اشتعال کا کیا عالم ہوتا مگر امام صاحب اپنے نفس کو مٹا چکے تھے..... امام صاحب نے فرمایا اچھا بھائی جب یاد آجائے پوچھ لینا..... یہ کہہ کر آپ واپس چلے گئے..... اور جا کر بستر پر لیٹ گئے..... ابھی لیٹئے ہی تھے کہ دوبارہ پھر دروازے پر دستک ہوئی..... آپ پھر نیچے تشریف لائے..... دروازہ کھولا تو دیکھا کہ وہی شخص کھڑا ہے..... اس شخص نے کہا کہ حضرت! وہ مسئلہ یاد آگیا..... امام صاحب نے پوچھا کہ کیا مسئلہ ہے؟ اس نے کہا کہ یہ مسئلہ معلوم کرنا ہے کہ انسان کی نجاست (پاخانہ) کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے یا پیٹھا ہوتا ہے؟

(العیاذ باللہ.... یہ بھی کوئی مسئلہ ہے)

اگر کوئی دوسرا آدمی ہوتا... اور وہ اب تک ضبط بھی کر رہا ہوتا... تو اب اس سوال کے بعد تو اس کے ضبط کا پیانہ لبریز ہو جاتا..... لیکن امام صاحب نے بہتطمینان سے جواب دیا کہ اگر انسان کی نجاست تازہ ہو تو اس میں کچھ مٹھاں ہوتی ہے اور اگر سوکھ جائے تو کڑواہست پیدا ہو جاتی ہے... پھر وہ شخص کہنے لگا کہ کیا آپ نے چکھ کر دیکھا ہے؟

(العیاذ باللہ) حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہر چیز کا علم چکھ کر حاصل نہیں کیا جاتا..... بلکہ بعض چیزوں کا علم عقل سے حاصل کیا جاتا ہے..... اور عقل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تازہ نجاست پر کمھی بیٹھتی ہے خلک پر نہیں بیٹھتی.....

اس سے پتہ چلا کہ دونوں میں فرق ہے ورنہ کبھی دونوں پر بیٹھتی.....

جب امام صاحب نے یہ جواب دے دیا تو اس شخص نے کہا... امام صاحب! میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں.... مجھے معاف کیجئے گا کہ میں نے آپ کو بہت ستایا لیکن آج آپ نے مجھے ہرا دیا... امام صاحب نے فرمایا کہ میں نے کیسے ہرا دیا؟ اس شخص نے کہا کہ ایک دوست سے میری بحث ہو رہی تھی... میرا کہنا یہ تھا کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ علماء کے اندر سب سے زیادہ برو بار ہیں... اور وہ غصہ نہ کرنے والے بزرگ ہیں اور میرے دوست کا یہ کہنا تھا کہ سب سے بردبار اور غصہ نہ کرنے والے بزرگ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور ہم دونوں کے درمیان بحث ہو گئی اور اب ہم نے جانچنے کے لئے یہ طریقہ سوچا تھا کہ میں اس وقت آپ کے گھر پر آؤں جو آپ کے آرام کا وقت ہوتا ہے اور اس طرح دو تین مرتبہ آپ کو اوپر نیچے دوڑاؤں اور پھر آپ سے ایسا بے ہودہ سوال کروں اور یہ دیکھوں کہ آپ غصہ ہوتے ہیں یا نہیں؟ میں نے کہا کہ اگر غصہ ہو گئے تو میں جیت جاؤں گا اور اگر غصہ نہ ہوئے تو جیت گئے... لیکن آج آپ نے مجھے ہرا دیا... اور واقعہ یہ ہے کہ میں نے اس روئے زمین پر ایسا حلم انسان جس کو غصہ چھو کر بھی نہ گزرا ہو... آپ کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں دیکھا اس سے اندازہ لگائیے کہ آپ کا کیا مقام تھا... اس پر ملائکہ کو روشنک نہ آئے تو کس پر آئے... انہوں نے اپنے نفس کو بالکل مٹا لئی دیا تھا (اصلاحی خطبات ج ۸)

استقامت کی قیمت

ایک مرتبہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ جار ہے تھے... دو پھر کا وقت تھا... انہیں نیند آئی... وہ قیلولہ کی نیت سے ایک درخت کے نیچے سو گئے... کچھ دریلئنے کے بعد جب ان کی آنکھ کھلی تو انہیں ایک آوازنائی دی... انہوں نے غور کیا تو پتہ چلا کہ اس درخت میں سے آواز آرہی تھی جس کے نیچے وہ لیٹے ہوئے تھے... جی ہاں... جب

اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں تو ایسے واقعات رونما کر دیتے ہیں.... درخت ان سے کہہ رہا تھا
 ”یاسری! کن مثلی“ اے سری تو میرے جیسا ہو جا.... وہ یہ آوازن کر بڑے
 حیران ہوئے.... جب پتہ چلا کہ یہ آواز درخت سے آرہی ہے تو آپ نے اس درخت
 سے پوچھا.... ”کیف اکون مثلک“ اے درخت میں تیرے جیسا کیسے بن سکتا ہوں؟
 درخت نے جواب دیا ”ان الذین یرموننی بالاحجار فارمیهم بالالممار“
 اے سری! جلوگ محو پر پھر پھینکتے ہیں میں ان لوگوں کی طرف اپنے پھل لوٹاتا ہوں
 ... اس لئے تو بھی میرے جیسا بن جا.... وہ اس کی بات سن کر اور بھی زیادہ حیران ہوئے....
 مگر اللہ والوں کو فراست ملی ہوتی ہے لہذا ان کے ذہن میں فوراً خیال آیا کہ اگر
 یہ درخت اتنا ہی اچھا ہے کہ جو سے پھر مارے.... یہ اسے پھل دیتا ہے تو پھر اللہ رب
 العزت نے درخت کی لکڑی کو آگ کی غذا کیوں بنایا؟
 انہوں نے پوچھا کہ اے درخت! اگر تو اتنا ہی اچھا ہے تو ”فكيف مصيرك
 الى النار“ یہ بتا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے آگ کی غذا کیوں بنادیا؟
 اس پر درخت نے جواب دیا اے سری! میرے اندر بھی خوبی بہت بڑی ہے مگر
 اس کے ساتھ ہی ایک خامی بھی بہت بڑی ہے.... اس خامی نے میری اتنی بڑی خوبی پر
 پانی پھیر دیا.... اللہ تعالیٰ کو میری خامی اتنی ناپسند ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آگ کی غدا
 بنادیا ہے.... میری خامی یہ ہے کہ ”فاملیت بالھوا هکذا هکذا“ جدھر کی ہوا چلتی
 ہے میں اوہر کوئی ڈول جاتا ہوں.... یعنی میرے اندر استقامت نہیں ہے....

ایک دیہاتی بادشاہ کے دربار میں

ایک مرتبہ عرب میں قحط پڑا اور پانی تک بالکل خشک ہو گیا ایک بدودی تھا اول تو وہ
 یوں بھی معاش نہ رکھتا تھا پھر اس پر قحط کی وجہ سے اور بھی شنگی میں بیٹلا ہو گیا.... اس کی
 بیوی نے کہا آخر گھر میں کب تک بیٹھو گے کہیں نکلو کچھ کماو.... اس نے کہا جب مجھ کو

کوئی ہنر نہیں آتا تو کہاں جاؤں.... اور کہاں جاؤں گا..... یہوی نے کہا خلیفہ بغداد
کے پاس جاؤ اور حاجت پیش کرو.... غرض حاجت کے لئے کسی ہنر کی ضرورت نہیں....
اس نے کہا یہ میک ہے مگر خود خلیفہ کے پاس جانے کے لئے کچھ تجھے چاہئے سو تجھے
کیا لے جاؤں.... کہنے لگی یہ گاؤں میں جوتا لاب خشک ہو گیا ہے اور گڑھے میں کچھ
پانی رہ گیا ہے بس اسی کا پانی لے جاؤ بھلا ایسا پانی خلیفہ کو کہاں نصیب....
وہ یہ سمجھتی تھی کہ بغداد میں بھی ہمارے گاؤں کی طرح نہ رہا ہو گا.... سچ کہا....
واقعی خلیفہ کو ایسا سڑا ہوا پانی کیوں ملنے لگا.... غرض وہ پانی اس نے گھرے میں بھرا....
یہ سر پر کھکھ کر سیدھا بغداد خلیفہ کی طرف روانہ ہوا جب وہاں پہنچا تو خلیفہ تک پہنچایا گیا
.... سر پر سڑے ہوئے پانی کا گھر ابھی نے خوب اچھی طرح بند بھی کر دیا تھا....
رکھا ہوا خلیفہ کے سامنے پہنچا اور جاتے ہی گھر اتحت پر خلیفہ کے رکھ دیا... خلیفہ نے
پوچھا یہ کیا ہے کہنے لگا ہلدا ماء الجنۃ....

یہ جنت کا پانی ہے.... خلیفہ نے حکم دیا کہ کھولو کھولا گیا تو سارا دربار سڑا گیا مگر خلیفہ
ایسا کریم النفس تھا ناک بھوؤں بھی نہیں چڑھائی....

خلیفہ کی تہذیب کے اثر سے سارا دربار خاموش رہا.... خلیفہ نے خدمت گار کو حکم
ڈیا کہ لے جاؤ اسے ہمارے خزانہ میں رکھو اور ان کا گھر اخالی کر کے اشرفیوں سے
بھر دو.... اور ان کی خوب خاطر مدارات کرو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا....

جب رخصت کا وقت آیا حکم ہوا کہ واپسی میں انہیں درجہ کے راستے سے ان کے
گھر روانہ کرو.... اشرفیوں سے گھر ابھرا جانا "أُولَئِكَ يَبْدَلُ اللَّهُ سَيِّاتِهِمْ
حَسَنَاتٍ" کا تو مصدق تھا مگر اس نے جو درجہ دیکھا اور اس کے پانی کی لہریں اور
ٹھنڈی ہواں کا لطف نظر آیا پھر تو اس پر گھروں پانی پڑ گیا کہ جس کے قبضہ میں اتنا بڑا
دریا ہے اس کے دربار میں میں نے یہ پڑیہ پیش کیا...." (جو اہر پارے جلد دوم)

کمال کی حقیقت

حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ اپنے خطبات میں فرماتے ہیں کہ ستراط ایک بہت بڑا حکیم تھا اور گویا ایک درجہ میں طب کا موجد سمجھا جاتا ہے اور رات دن پہاڑوں میں جڑی بوٹیوں کا امتحان کرتا تھا سارا دن گھونٹے گھانتے ایک دن ایک دکان پر بیٹھا..... دن بھر کا تھا کہ ہوا تھا اس کی آنکھ لگ گئی پیر تو زمین پر رکھے ہوئے ہیں اور دکان کے تختہ پر بیٹھا ہے اور نیندا آگئی بادشاہ وقت کی سواری نفل رہی تھی نقیب و چوبدار ہٹو بچو کہتے جا رہے ہیں اور اس بیچارے کو کچھ خبر نہیں یہاں تک کہ بادشاہ کی سواری قریب آگئی تو بادشاہ کو ناگوار گزر اکہ پلک کا ایک آدمی اور پیر پھیلانے ہوئے بیٹھا ہے نہ بادشاہ کی تعظیم ہے نہ عظمت ہے بڑا بے ادب گستاخ ہے بادشاہ کو اتنا جذبہ آیا کہ سواری سے اتر کر اس کو ایک ٹھوکر ماری اب ستراط کی آنکھ کھلی اور آنکھ مل کے دیکھنے لگا بادشاہ نے کہا جانتا بھی ہے تو کہ میں کون ہوں؟

اس نے کہا جی ہاں میں تھی جانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ آپ کون ہیں اور اب تک اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ شاید آپ جنگل کے کوئی درندے معلوم ہوتے ہیں اس لئے کہ آپ نے ٹھوکر ماری ہے اور وہی ٹھوکر مار کر چلتے ہیں..... بادشاہ کو اور زیادہ ناگوار گزرا اس سے کہا کہ تو جانتا نہیں کہ میں بادشاہ وقت ہوں..... میرے ہاتھ میں اتنے خزانے ہیں....

اتھی فوجیں ہیں اتنے سپاہ ہیں اتنے قلعے ہیں اتنے شہر ہیں..... ستراط نے بڑی ممتازت سے کہا کہ بندہ خدا تو نے اپنی بڑائی کے لئے فوجوں کو... ہتھیاروں کو... خزانوں کو... روپے کو پیسے کو پیش کیا لیکن ان میں سے ایک چیز بھی تیرے اندر کی تو نہیں ہے..... سب باہر ہی باہر کی چیزیں ہیں تیرے اندر کیا کمال ہے جس کی وجہ سے تو دعویٰ کرے کہ تو بامکال ہے..... اس کا مطلب یہ ہے کہ روپے پیسے

نے تجھے چھوڑ دیا۔ بس تو ذلیل ہو گیا اب تیری عزت ختم ہو گئی تاج و تخت اتفاق سے
پاس نہ ہو تو بس تو ذلیل ہو گیا...

فوجیں اگر کہیں رہ جائیں اور تو شکار میں آگے بڑھ جائے تو ذلیل ہو جائے اس
لئے کہ فوج تو ہے ہی نہیں یہ کیا عزت ہوئی کہ اندر کچھ نہیں اور بیرونی چیزوں پر مدار کار
رکھے ہوئے ہے.... تیرے اندر کی کیا چیز ہے نہ فوجیں تیرے اندر کی ہیں نہ تاج و تخت
تیرے اندر کا ہے تو اگر اپنا کمال بتلاتا ہے اور بڑائی بتلاتا ہے تو اندر کا کمال پیش کر اگر
تیرے اندر واقعی کوئی کمال ہے.....

اب وہ بیچارہ بادشاہ بھی حیران ہوا کہ واقعی بات کجی ہے جواب دے نہ سکا حکیم
ستر اٹا نے کہا کہ اگر تجھے کمال دکھلانا ہے تو ایک لکھی باندھ اور کپڑے اتار اور میں بھی لکھی
باندھتا ہوں اور کپڑے اتار کر اس دریا میں کوڈتے ہیں اور وہاں اپنے اپنے کمالات
دکھلائیں گے.... اس وقت معلوم ہو گا کہ تو باکمال ہے یا میں باکمال ہوں تو گویا ستر اٹا
نے بتایا کہ حقیقت میں کمال جس پر آدمی فخر کرے وہ اندر وونی کمال ہے اندر تو کمال نہ
ہو اور باہر کی چیزوں پر فخر کرے جو کہ ہمیشہ جدا ہونے والی چیزیں ہیں وہ جدا ہو گئیں تو
بے کمال ہو گیا.... ذلیل ہو گیا یہ کیا کمال ہے؟ (خطبات طیب)

واہ ری دُنیا!

مرید نے پیر سے خواب بیان کیا.... دیکھتا ہوں کہ میری الگیاں پاخانہ میں بھری
ہوئی ہیں اور آپ کی الگیاں شہد میں.... پیر جی نے کہا ہاں ٹھیک تو ہے اس میں شک
ہی کیا ہے ہم ایسے ہی ہیں اور تو ایسا ہی ہے....

مرید نے کہا کہ ابھی خواب پورا نہیں ہوا یہ بھی دیکھا کہ میں تمہاری الگیاں
چاٹ رہا ہوں اور تم میری الگیاں چاٹ رہے ہو.... پیر بہت خفا ہوئے اس حکایت کا
وہی حاصل ہے کہ مرید تو پیر سے دین حاصل کرنا چاہتا ہے کہ وہ مشاہبہ شہد کے ہے اور

جیز مرید سے دنیا حاصل کرنا چاہتا ہے کہ وہ مشاہد پا فانہ کے ہے (امثال عبرت)

وہ دوسری بھی لے گئی

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم ملک یمن میں تھے دوران سفر ہم نے شام کا کھانا کھانے کیلئے اپنا دستر خوان بچایا، اور نماز مغرب کا وقت بھی ہو گیا، ہم نے سوچا کہ پہلے نماز پڑھتے ہیں پھر تسلی سے کھانا کھائیں گے...

ہم نے دستر خوان پھیلا کر وہیں چھوڑا اور نماز کیلئے انٹھ کھڑے ہوئے دستر خوان پر دو مرغیاں دھری تھیں... دوران نماز لو مرٹی آئی اور ایک مرغی اٹھا کر لے گئی...

جب نماز ختم ہوئی تو ہم نے بڑا افسوس کیا اور کہا "ہمارا کھانا حرام ہو گیا" ابھی ہم آپس میں با تین ہی کر رہے تھے کہ وہی لو مرٹی دوبارہ آئی، اس کے منہ میں مرغی جیسی کوئی چیز تھی... ہم یہ سمجھے کہ شاید یہ ہماری مرغی واپس کرنے آئی ہے... ہم اس کی طرف دوڑے اس نے مرغی ایک طرف رکھی اور گھوم کر دستر خوان پر رکھی دوسری مرغی کی طرف آئی، اسے اٹھا کر بھاگ گئی... ہم جب پہلی مرغی کی طرف پہنچ تو معلوم ہوا کہ وہ مرغی نہیں بلکہ کھجور کی چھال ہے... (الدیری)

امام شافعی رحمہ اللہ کی فراست

چہرہ شناسی ایک مستقل علم ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ اس علم کے بھی ماہر تھے خود فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ دوران سفر کسی جگہ نہ ہرا تو میں نے ایک شخص کے چہرے کو دیکھا تو چہرہ شناسی کے علم کے مطابق یہ شخص مجھے بڑا ہی بخیل اور کم ظرف معلوم ہوا۔ لیکن اس شخص کے معاملہ اور حد درجہ اکرام نے میرا علم غلط ثابت کر دیا۔

میں اس کے ہاں کچھ وقت مہمان رہا تو اس نے نہ صرف میری خدمت کی بلکہ میری سوار یعنی گھوڑے کے آرام و راحت کا بھی خوب خیال رکھا۔

جب میں وہاں سے واپس جانے لگا تو اس شخص نے جیب سے ایک پرچہ نگال کر مجھے دکھایا کہ میں نے تمہارے اکرام پر یہ یہ خرچ کیا ہے تمہارے کھانے کے اتنے پیے... رات کو قیام اور بستر کا اتنا کرایہ... گھوڑے کے دانہ کے اتنے پیے وغیرہ وغیرہ۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کا پرچہ دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی اور میں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ میرا علم اور فن صحیح ہے وہ شخص واقعی بُرا کم ظرف اور انہائی لاچی قسم کا تھا۔

”اے اللہ! مجھے تھوڑے بندوں میں سے بنادے...“

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو تہائی میں یہ دعا کرتے ہوئے سنایا: آپ کو اس عجیب دعا پر بہت تعجب ہوا... وہ دعا سے فارغ ہوا تو آپ نے اس سے پوچھا، تم یہ کیسی دعا مانگ رہے تھے ...

اس سید ہے سادے شخص نے جواب دیا کہ اللہ فرماتا ہے، میرے بندوں میں سے شکر کرنے والے تھوڑے ہیں تو میں اللہ سے دعا کر رہا تھا کہ ان تھوڑوں میں مجھے بھی بنادے...“ اس کے جواب کا آپ پر ایک خاص اثر ہوا اور آپ خاموش ہو گئے ...



أسلاف اور مشاہیر امت کے لطائف و نظرائیں

لطیفہ

مولانا منظور احمد صاحب مدظلہ (جامعہ خیر المدارس ملتان) ایک مرتبہ
امتحان لینے والے مدرسہ عربیہ تبلیغی مرکز رائے ونڈ تشریف لے گئے ...
دیکھا کہ حضرت مولانا جمیل صاحب رحمہ اللہ (رائے ونڈ)
کوئی فروٹ وغیرہ نوش جان فرمائی ہے ہیں تو مولانا منظور صاحب مدظلہ نے
از راہ مذاق فرمایا: "مولانا! آپ تو ہر وقت کھاتے ہی رہتے ہیں"
مولانا جمیل صاحب رحمہ اللہ نے پلٹ کرنی البدیل یہ جواب دیا:
"جی ہاں! ہمارا مزاج ہی جنتیوں والا ہے" ..

حکیم الاسلام اور حُسنِ مزان

حضرت مولانا عبدالرحمن اشتری رحمہ اللہ نے سنایا کہ ایک مرتبہ حکیم الاسلام رحمہ
اللہ ہمارے ہاں جامعہ اشرفیہ میں تشریف لائے تو میں نے ناشتہ میں انڈا پیش کیا... اس
پر قاری صاحب کچھ بچکچائے تو میں نے انڈے کے بہت سارے فوائد بیان کیے ...
اس پر حضرت قاری صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا اب تو دریائے روایی
چل پڑا کہ تم نے اس کے فوائد کی اتنی ساری روایتیں بیان کر دی ہیں ...

(اس میں دریائے راوی کی طرف اشارہ ہے)

حضرت قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ پاکستان تشریف لائے تو جس گاڑی پر
سوار تھے اس کا رنگ کالا تھا... آپ نے مزاح افرما یا ہم تو سیاہ کا رہیں ...

ایک مرتبہ حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ نے جامعہ خیر المدارس ملتان میں وعظ
فرمایا تو بعد میں ایک صاحب آئے جو کہ جوتا سازی کے کاریگر تھے

انہوں نے عرض کیا کہ حضرت! اگر اپنے پاؤں کا سائز دے دیں تو میں:
آپ کیلئے عمدہ جوتا بنادیتا ہوں... اس پر آپ نے حضرت مولانا خیر محمد صاحب
رحمہ اللہ کو مخاطب کر کے فرمایا مولانا! تقریر کے بد لے جوتے آ رہے ہیں ...

ایک مرتبہ آپ کا ریس بیٹھے تو سیٹ کی پچھلی طرف سکریٹ کی راکھ ڈالنے،
کیلئے ڈبیا بینی ہوئی تھی جبکہ آپ پان کے عادی تھے تو فرمایا اگر انگریز پان کھاتا
ہوتا تو پان کی پیک کے لیے بھی جگہ بناتا ...

حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ ایک مرتبہ ڈیرہ غازی خان میں مہمان ہوئے تو
کمشنر نے کھانے کی دعوت دی... کھانے کے بعد دوران گفتگو کمشنر نے عرض کیا کہ
دوسرے مسلک والے اور آپ باہم کیوں لڑتے ہیں؟

قاری صاحب نے فرمایا ہم نہیں وہ لڑتے ہیں ...

کمشنر نے عرض کیا کہ حضرت! تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے... قاری صاحب نے اپنے ایک ہاتھ کو اوپر کر کے دوسرے ہاتھ کو اس پر مارا اور فرمایا یوں بھی تو
تالی نہ سکتی ہے... آپ کے اس جواب پر کمشنر حیران و ششدر رہ گیا...

محترم عبد اللہ صدیقی بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ماجد حافظ عرفان صاحب
رحمہ اللہ (خلیفہ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ) نے ایک مرتبہ حضرت قاری
صاحب کی خدمت میں بہت عمدہ جوتا پیش کیا تو آپ نے پاؤں آگے کر دیا... تاکہ وہ
پہنا بھی دیں... جوتا پہنانے میں حافظ صاحب نے قدم بوی بھی کر لی...

حضرت قادری صاحب نے جوتے کے آرام دہ ہونے کو بیان کیا تو حافظ
صاحب نے فرمایا حضرت! یہ جوتا اب ہمیشہ آپ کی قدم بوئی کرنا رہے گا

کیا مردے سنتے ہیں؟

ایک تقریر کے دوران میں کسی نے آواز دی... شاہ جی رحمہ اللہ امردے سنتے
ہیں کہ نہیں؟ ان دنوں ساع موتی کے مسئلہ پر جھٹ چل رہی تھی اور اس نے شاہ
صاحب کو بھی اس مسئلہ میں الجھانے کی کوشش کی... شاہ صاحب رحمہ اللہ جلا اس کے
دواؤ میں کب آنے والے تھے... جب ت فرمایا بھلے ماں تمہیں مُردوں کی فکر ہے...
مجھے بیس سال ہو گئے ان زندوں کو پکار پکار کر تھک گیا مجھے تو یہ بتاؤ کہ یہ زندہ بھی سنتے
ہیں کہ نہیں؟ پہلے زندوں کے متعلق تحقیق کر لیں پھر مُردوں کی بھی باری آجائے
گی... ان الفاظ سے مجمع قہقہہ زار بن گیا اور سائل اپنا سامنہ لے کے رہ گیا...

شیطان اور منافقت

ایک مرتبہ خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: شیطان نے کتنی جرات کا ثبوت دیا
حضرت آدم علیہ السلام کو نہیں مانا اور آخر تک نہیں مانا... ابدی لعنت کو قبول کر لیا مگر
منافقت نہ کی... اگر ہم اس کو مشورہ دیتے کہ کم بخت نہیں مانتا آدم کو دل سے نہ کسی
ظاہر اتو سجدہ کر لے مقابلہ کر کے کیوں جہنمی بنتا ہے؟
وہ کیا کہتا؟ یہی تو جواب دیتا کہ جہنم منظور ہے مگر منافقت نہیں ہو سکتی مگر وہ باطل
کیلئے اتنی صلاحیت و استقامت کا ثبوت دے تو ہم حق کیلئے کیوں نہ دیں...

تم نے مجھے منکو وہ سمجھا یا روئی؟

ایک مرتبہ ضلع میانوالی میں قیام کے دوران ایک دیہاتی سفید ریش، حضرت
شاہ صاحب رحمہ اللہ کی مجلس میں آیا اور بجائے السلام علیکم کہنے کے بسم اللہ، بسم اللہ

کہہ کر پاؤں چھوٹے لگا... حضرت نے فوراً ہاتھ پکڑ کر فرمایا، میاں۔ بسم اللہ عام طور پر
دو جگہ پڑھی جاتی ہے... روٹی کھانے سے پہلے یا اپنی منکوحہ عورت کے پاس جانے
سے پہلے... تم نے مجھے کیا سمجھا؟ روٹی یا منکوحہ یہوی؟ تو واردخت نادم ہوا...
آپ نے محبت آمیز لہجہ میں اسے سمجھایا کہ مسلمان جب کسی مجلس میں آئے تو،
پہلے السلام علیکم کہے جو شریعت کا حکم اور کارثواب ہے... (یام اسلام ۹۰)

اپنے کپڑوں کی طرف

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے مسئلہ دریافت کیا کہ
جب میں نہانے کیلئے کپڑے اتار کر نہر میں گھوٹوں تو اپنا منہ قبلہ کی طرف رکھوں یا کسی
اور طرف؟ مزاہ! امام صاحب نے جواب دیا کہ افضل یہ ہے کہ تم اپنا منہ اس طرف رکھو
جس طرف تمہارے کپڑے ہیں تاکہ کوئی چور پہ کپڑے نہ لے جائے...

امیر شریعت کے واقعات

مولانا یاسین رحمہ اللہ صاحب ایک عجیب واقعہ سناتے ہیں... کہتے ہیں کہ ایک
دفعہ ہمارے علاقے میں سیلاپ آیا اور میر اسارا گھر رہہ گیا...
میں اپنے گھروں کو لے کر دور ایک اوپنی جگہ پر پناہ گزین ہو گیا... شاہ جی رحمہ
اللہ کو بھی اطلاع ٹی کہ یاسین کا گھر یا سیلاپ کی نذر ہو گیا اور اب وہ اپنے اہل و خانہ
کے ساتھ کہیں خانہ بدوسوں کی طرح مقیم ہے...

شاہ جی نے مجھے بڑا ڈھونڈا اور بہت تلاش کروایا مگر سیلاپ کے زمانے میں کسی کا
کیا پتہ چلتا ہے؟ خیر کچھ دنوں کے بعد مجھے خود شاہ جی تک پہنچنے کا موقع مل گیا...

شاہ جی سے ملاقات ہوئی، پہلے تو شاہ جی نے اپنی فکر و پریشانی کا اظہار کیا اور
ہماری تلاش کیلئے کی گئی اپنی کوششوں کا ذکر کیا پھر ایک عجیب کام کیا... وہ یہ کہ اپنے

دونوں ہاتھ اٹھا کر اپنے سر پر کھے اور کمرے کے بیچ میں کھڑے ہو گئے...
 پھر مجھ سے کہا: "یاسین! جو کچھ میری جیبوں میں ہے نکال لاؤ وہ سب تمہارا
 ہے" ... مجھے حیرت ہوئی کہ میری مدد کیلئے یہ طریقہ کیوں اختیار فرمایا ہے تو اس کی
 دفاحت کی کہ "تم میرے دوست ہو (شاہ میں اپنے شاگردوں، مریدوں اور عقیدت
 مندوں کو) دوست" ہی فرمایا کرتے تھے)
 اور مجھے شرم آتی ہے کہ سائل کی طرح تمہارے ہاتھ پر کچھ رکھ کر تم کو شرم سار
 کروں، بلکہ تم خود پورے دعوے سے میری جیب سے نکالو" ...

مقصد یہ تھا کہ میری عزت نفس کو ٹھیس نہ پہنچے اور میری مدد بھی ہو جائے... کیا
 عجیب انداز تھا اور اپنے لوگوں کو کیسے دلداری فرمایا کرتے تھے... رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ والہ

لطیفہ

حضرت علامہ یوسف بنوری رحمۃ اللہ کے ابتدائی حالات میں لکھا ہے کہ اساتذہ
 کو تشوہب دینے کے لئے رقم نہیں تھی ...

ہوش کا کھانا کھا کر اساتذہ بیمار پڑ گئے... مولانا الطف اللہ پشاوری نے درخواست
 کی کہ آمدنی کی کوئی صورت نہیں ہے گھروالوں کے لئے گندم فروخت کر کے
 اخراجات دے آؤں حضرت بنوری رحمۃ اللہ نے فرمایا مجھے تنہا چھوڑ کر مت جاؤ
 میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ اساتذہ کی تشوہب ہوں کی رقم آئی ہے...

مولانا الطف اللہ پشاوری نے (بے تکلف دوست ہوئیکی وجہ سے) مذاق
 کے طور پر کہا "میں کے خواب میں چھپڑے"

دوسرے دن مولانا بنوری رحمۃ اللہ سبق پڑھانے نے تشریف لے گئے تو ایک مخلص
 دوست نے اساتذہ کی تشوہب کے لئے کچھ رقم دی مولانا بنوری نے مولانا الطف
 اللہ کو رقم پیش کر کے کہا "چھپڑے آگئے" (بیکریہ ماہنامہ ارشید) (شمارہ ۶۵)

خدمت کا انعام

حدیث کیلئے اہتمام و ادب

حضرت علامہ شمس الحق افغانی رحمہ اللہ اپنے خطبات میں فرماتے ہیں کہ شیخ الاسلام حضرت مدینی رحمہ اللہ جب مدرسے میں درس حدیث پاک دینے تشریف لے جاتے تو روزانہ نئے دھلے ہوئے کپڑے پہننے اور خوب عطر لگاتے ...

جس راستے سے آپ گزرتے اس راستے میں خوب خوشبو چھلی ہوئی ہوتی ...
چونکہ عوام الناس بھی درس سننے آتے تھے ... تو خوشبو سے لوگ اندازہ کر لیتے کہ حضرت
مدینی رحمہ اللہ درس دینے کیلئے تشریف لے گئے ہیں تو وہ جلدی جلدی چلنے لگتے ...

ایک دن آپ درس کیلئے تیار ہو رہے تھے کہ کسی ریاست کا نواب آگیا جو آپ کو
اپنے ہاں لے جانا چاہتا تھا ... آپ نے فرمایا درس سے فارغ ہو کر چلیں گے تو دوران
تیاری جب طالب علم نے الماری سے خالص ستوری کے عطر کی شیشی نکالی اس وقت
جس کی قیمت 90 روپے تھی وہ نواب سمجھا شاید کچھ کپاس کو لگا کر کان میں رکھیں گے ...
مگر طالب علم نے حسب معمول پوری شیشی ہاتھ پر ڈال کر حضرت مدینی کے کپڑے اور
بالوں اور داڑھی مبارک کو لگا دی نواب چیراں ہوا ... اس نے کہا حضرت یہ تو اتنی قیمتی
ہے ... فرمایا ہاں بھائی جس کیلئے لگاتا ہوں وہ خود انتظام کر دیتا ہے خیر نواب بھی درس
میں شریک ہوا ... درس سے فارغ ہو کر وہ موڑ میں حضرت کو لے کر روانہ ہوا ... درس
حدیث کا اس کے دل پر کوئی ایسا اثر ہوا کہ دوران سفر کہتا ہے کہ حضرت جب تک میں
زندہ ہوں یہ عطر کی خدمت میرے ذمہ ہے ... ہر ماہ تیس شیشیاں عطر کی پیش کیا کروں
گا ... حضرت مدینی رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے نہیں کہا تھا کہ میاں اجس کیلئے لگاتا ہوں وہ
خود انتظام فرمادیتے ہیں ... آج میرے پاس یہ آخری شیشی تھی ... سبحان اللہ ...

حضرت علامہ شش الحق افغانی رحمہ اللہ ایک مرتبہ دارالعلوم حنفیہ کوڑہ خٹک تشریف لائے تو دوران تقریر حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمہ اللہ کے بارہ میں ارشاد فرمایا... ”مولانا عبدالحق صاحب ولی کامل ہیں اور یہ دارالعلوم حنفیہ مولانا کی ولایت کی ایک نئی نئی ہے اور ان کو یہ ولایت اپنے شیخ حضرت مولانا حسین احمد مدینی رحمہ اللہ کی خدمات کی وجہ سے حاصل ہوئی...“

دارالعلوم دیوبند سے بہت سے اہل علم نے استفادہ کیا لیکن سرحد میں جو کام مولانا عبدالحق صاحب نے سرانجام دیا وہ کسی اور کے حصہ میں نہیں آیا...“ مولانا افغانی رحمہ اللہ نے دوران تقریر یہ بھی فرمایا کہ یہ مدرسہ نیپہ تغیریہ مسجدیہ طلبہ یہ سب مولانا عبدالحق صاحب کی ولایت کی زندگی نہایات ہیں...“

حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے یہ ولایت اپنے شیخ مولانا حسین احمد مدینی رحمہ اللہ کی خدمت کی وجہ سے حاصل ہوئی تھی... میں روزانہ عشر کے بعد حضرت مدینی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور مہماںوں کی خدمت وغیرہ کرتا تھا اس پر کچھ حاصل دین طلبہ چپکے سے کہتے کہ وہ دیکھو چاپلوں آگیا...“

حضرت مدینی رحمہ اللہ کا حُسنِ مزاج

شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدینی رحمہ اللہ کے حالات میں ہے کہ آپ دارالعلوم کے انعامی جلسہ میں حضرات مدرسین کے زیر درس کتب پر تبصرہ فرماتے... اگر کسی کتاب میں زیادہ طلبہ ناکام ہو جاتے تو اس موقع پر کتاب پڑھانے والے استاد صاحب کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے کہ حضور! آپ کی کتاب میں اس قدر لڑ کے کیوں ناکام ہیں کیسی پڑھاتے ہیں آپ کتاب؟ حضرت مدینی رحمہ اللہ کے اس قسم کے جملوں سے تمام حاضرین جلسہ میں خوشی کی لمبڑی جاتی...“ ایک مرتبہ قاضی مبارک میں اکثر طلبہ ناکام ہو گئے یہ کتاب امام المعقولات

حضرت علامہ ابراہیم بلیاوی رحمہ اللہ کے زیر درس تھی... جو مولانا حضرت مدینی رحمہ اللہ کی زمانہ طالب علمی کے بے تکلف ساتھیوں میں سے تھے... چنانچہ جب مذکورہ کتاب کے نتائج سنائے گئے تو حضرت مدینی رحمہ اللہ نے مولانا کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا جتاب! آپ کی کتاب میں لڑکے بہت زیادہ فیل ہیں آپ امام المعقولات کیسے بن گئے؟ حضرت علامہ نے جواب دیا کہ حضور! میں امام ہوں لڑکے تو امام نہیں، پھر بھلا اس میں میری امامت کا کیا قصور؟ حضرت مدینی رحمہ اللہ یہ جواب سن کر بہت سرور ہوئے... اس واقعہ میں اہل علم اور اہل مدارس کیلئے ہمارے اکابر کی باہمی محبت و شفقت کس طرح جھلک رہی ہے... یہ عیاں ہے اور دوسری بات یہ بھی واضح ہے کہ ہمارے اکابر طلباء کی تربیت کے ساتھ ساتھ ان کی علمی کارکردگی پر گہری نظر رکھتے تھے... آج تو صرف مدارس میں علوم کا شہرہ ہے لیکن طلباء کی وہ تربیت جو ہمارے اکابر کا خاص وصف تھا خال خال ہی دیکھنے میں آتی ہے...

حضرت مدینی رحمہ اللہ طلباء سے بھی بے تکلف معاملہ فرماتے تھے ایک مرتبہ ایک طالب علم نے بڑی بے تکلفی سے دریافت کیا کہ حضرت نہ ہے کہ آپ قطب العالم ہیں؟ حضرت نے طالب علم کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے سبق کی جانب رجوع کرنے کا حکم دیا... لیکن طالب علم نے انتہائی جسارت سے اپنے سوال کو دہراتے ہوئے کہا کہ حضرت! اللہ تعالیٰ کا قول ہے... وَأَمَّا بِنُعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدَّثَ

لہذا اگر آپ قطب العالم ہیں تو اس نعمت کا بیان ہونا چاہئے... طالب علم کی بات سن کر آپ نے فرمایا اونٹیوں میں ایک اچھے نسل کی شریف اونٹی ہوتی ہے جسے پدمنی کہتے ہیں... یہ خبر ایک اونٹ کے پیچے کو ہو گئی تو اس نے اپنی ماں سے پوچھا کہ اماں! پدمنی اونٹی کے کہتے ہیں؟ تو ماں نے جواب دیا کہ وہ پدمنی اونٹی میں ہی ہوں...

حضرت کا یہ جواب سن کر طلباء مسکرانے لگئے اور سبق شروع ہو گیا...

اس واقعہ سے آپ کی طلباء پر شفقت واضح ہے اور اس واقعہ کے تناظر میں

حضرت مدینی رحمہ اللہ کا کمال تواضع بھی دیکھا جاسکتا ہے... حضرت کی شخصیت بلا
شبہ قطب العالم جیسے القاب سے بھی بلند و بالاتھی لیکن آپ نے جس قدر تواضع
اختیار کی اللہ تعالیٰ نے اتنے ہی آپ کے درجات دنیا و آخرت میں بلند فرما
دیئے... ایسے حضرات کو دیکھ کر کسی نے سچے ہی کہا تھا کہ اللہ پاک نے خیر القرون کی
چند ہستیاں اس دور میں بھی ہمیں اکابر کی شکل میں دیے ہیں ...

ہم بھی ان حضرات کے نام نیواہیں کاٹش! ہمارے اعمال بھی ایسے
ہو جائیں... واللہ ولی التوفیق

اسلامی تاریخ..... امیر خرو کا ایمان افروز جواب

امیر خرو کے شیخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیناء رحمہ اللہ باادشاہ اور امراء سے
تعلق نہ رکھتے تھے جبکہ امیر خرو سلطان کے دربار سے وابستہ تھے اور اپنے شیخ کے
معاملات میں بھی معاون تھے ...

باادشاہ کو معلوم تھا کہ امیر خرو کے شیخ سے ملاقات کی اجازت مانگی گئی تو اجازت
نہیں دیں گے... اس لئے وہ کسی دن اچانک ائمکے پاس پہنچنا چاہتا تھا... حضرت امیر
خرو نے اس بات کی اطلاع پہلے ہی حضرت نظام الدین کو کر دی... حضرت خواجہ اسی
وقت دہلی چھوڑ کر اجودھن پہنچ گئے ...

باادشاہ نے امیر خرو کو بلا کر کہا.... کہ تم نے راز فاش کر دیا... یہ اچھی بات نہیں
کیا تمہیں شاہی سزا کا خوف نہیں ہوا؟

حضرت امیر خرو نے کسی شاہانہ عتاب کی پرواہ کئے بغیر کہا میں جانتا تھا کہ اگر
حضور والا ناراض ہوں گے تو میری جان کو خطرہ ہو سکتا ہے لیکن اگر مرشد کو تکلیف پہنچ تو
ایمان کا خطرہ ہے اور میری نظر میں ایمان کے خطرہ کے مقابلہ میں جان کے خطرہ کی
کوئی اہمیت نہیں، سلطان کو امیر خرو کا یہ جواب پسند آیا (سیر الادیاء)

اشرفتی لطائف و نظرائے

یعنی

حکیم الامت مجدد الملت حضرت تھانوی رحمہ اللہ
کے خطبات و مفہومات سے سینکڑوں علمی و ادبی
رموز و لطائف کا حسین مجموعہ جس کا مطالعہ
نہ صرف غمگین دلوں کو راحت بخشا ہے
بلکہ کافیم پیدا کرنے میں بھی اکسیر ہے

لائف کا مجموعہ

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت کے لائف بھی بڑے معنی خیز اور فتح آمیز ہوتے ہیں... ایک مولوی صاحب مجھ سے فرماتے تھے کہ اگر حضرت والا کے لائف ہی کا مجموعہ جمع کر لیا جائے تو اسی میں سب کچھ ہے (ص ۲/ ۱۸۹) (الاقادات)

ایک صاحب نے کچھ لائف جمع کئے تھے... جن کا حضرت والا نے نام بھی تجویز فرمادیا تھا... الصناعات فی العبارات (اشرف المساجد ص ۲۰)

فرمایا کہ ظریف آدمی کا نش مردہ اور روح زندہ ہوتی ہے (خیر الاقادات ص ۶۸)

فرمایا ذپی علی سجاد صاحب کے والد سے منقول ہے انہوں نے میرے متعلق کہا تھا کہ نشر میں بھی شاعری کرتا ہے... (سننہ لاہور ص ۲۳۳)

خریدار... خردar

فرمایا آج کل اخباروں میں بڑی گڑ بڑی ہے... ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت آج کل تو خریدار اسی مذاق کے ہیں... اس پر فرمایا کہ واقعی اکثر خریدار از خردar بالدار ہو گئے اس عی لئے خردar بالواؤ بن گئے (ص ۲۹) (الاقادات المسمیہ)

ایمانی اور بے ایمانی

ایک تاریخوں سے جوابی آیا... اس کا پتہ لفظوں کے تقدم و تاخر سے غلط لکھا ہوا ہے... یہ پتہ حامی داؤ د صاحب کا تھا... ان کا پتہ تاریکا ایمانی ہے... حضرت والا نے مراحا فرمایا کہ تاریخوں نے بے ایمانی سے غلط لکھ دیا ہے یعنی بغیر بے کے لکھ دیا... (ص ۲۳۳) (ج ۲)

پروا... پر، وا

مفارقت احباء کے محل کے متعلق فرمایا کہ مجھ کو دوستوں کی پروا تو ہے مگر پرو انہیں
(وامعنی کشادہ) کہ اذکر سب کی طرف پہنچ جاؤ... (ص ۲۵۵ ج ۲)

نافع... نافہ

ایک طالب علم کو سزا ایک واقعہ لکھنے کا امر فرمایا... خواجہ صاحب نے عرض کیا
کہ حضرت لکھنا بھی تو اچھا خاصاً مجاہدہ اور مشغله ہے... عرض کیا کہ حضرت ہے بہت
نافع فرمایا کہ نافہ ہی تو مشکل سے ملتا ہے... (ص ۲۷۸ ج ۲)

فوج... موج

فرمایا کہ آج نماز عید میں بد تیزی کا طوفان نہ تھا صرف موج تھی کیونکہ
تحوڑی سی فوج تھی... (ص ۲۶۷ ج ۲)

بامعنی، بے معنی

کسی نے حضرت کی عبارت کا غلط مفہوم سمجھا... فرمایا کہ میری عبارت کو روایت
بامعنی بنا کر اس پر شبہ کیا ہے... خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ نقل بالمعنى کر دی... فرمایا
بے معنی کر دی... ہاں بالمعنى کہنا اس معنی کو صحیح ہے کہ معنی کو بل میں کر دیا (ص ۱۰۰ ج ۲)

چہلم علم

فرمایا کہ ضلع چہلم سے ایک خط آیا ہے کہ مجھے ۲۵ برس سے خدا کی محبت کا سودا
ہے... مگر ناکامیاب ہوں... فرمایا کہ ضلع علم کے ہوتے تو کچھ ہو گا مگر وہ تو
ضلع چہلم کے ہیں... (ص ۱۳۱ ج ۲)

خود رائی، رائی

فرمایا خود رائی اگر رائی کے برابر بھی ہو اس کو بھی چھوڑ دینا چاہیے... یہ بڑی ہی مضر چیز ہے... (ص ۱۳۲ ج ۲)

روٹ... روٹ

فرمایا اگر مجھ کو سلطنت مل جائے تو سب سے پہلا اعلان یہ کروں کہ جو عورتیں ستائی جائیں تو وہ میرے یہاں درخواست کریں... فرمایا جب پہلے ہی یہ نیت ہے کہ مردؤں کو ناروں گا تو مرد روٹ نہیں دیں گے گوئیں روٹ پا کر کھلائیں (ص ۱۸۷ ج ۲)

مکھی... مکھی، مدنی... بدنی

تحریکات حاضرہ کے سلسلے میں فرمایا کہ اگر مظالم سے بچنے پر قادر نہیں ہو اپنے کو مکی سمجھو اور صبر کرو اور اگر قادر ہو... مدنی سمجھو اور قدرت سے کام لو... مگر اب تو یہ ہو رہا ہے کہ یا تو کمی کی جگہ مکھی اور ذلیل بیشی گے اور یا مدنی کی جگہ بدنی اور پہلوان بیشی گے اور خطرات میں پھنسیں گے... (ص ۲۲۲ ج ۲)

اصول... وصول

فرمایا آج کل چیزوں نے اصول چھوڑ دیئے وصول پر پڑ گئے... اس لئے نفع دینی کا حصول نہیں ہوتا... (ص ۲۲۷ ج ۲)

شکایت... حکایت

ایک صاحب نے خط میں دریافت کیا تھا کہ حضرت کو اب تو نیند کی شکایت نہیں... جواب لکھا گیا کہ شکایت تو نہیں حکایت ہے کہ نیند اب بھی کم ہے... شکایت وہ ہے جس میں ناگواری ہی کا اظہار ہو... (ص ۲۲۰ ج ۲)

مفرحات... مقرحات

فرمایا اگر بدون طبیب کے مشورہ کے مفرحات استعمال کروں تو وہ مقرحات
ہو جائیں... بڑی راحت اسی میں ہے کہ اپنے سے زیادہ جانے والے سے حالت
بیان کر دی اور جو اس نے تدبیر بتلادی اس پر عمل کر لیا... (ص ۲۳۲ ج ۲)

قصد... فقصد

فرمایا میں تواصول کے ماتحت کام کرتا ہوں... تھی دوسروں سے چاہتا ہوں
باقی کسی کا اصول اور سلیقہ سے کام کرنے کا مقصد نہ ہو اس کی تو فقصد ہی لی جائے
گی... تھی ناگوار ہوتا ہے... (ص ۲۵۲ ج ۲)

جاہ... باہ

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ کپڑا تو گھٹیا پہننا چاہئے کہ مقصود اس سے بھی
حاصل ہے مگر کھانا خدا دے تو اچھا کھانا چاہئے... کیونکہ نہ کھانے سے مضبوط
ہو جائے گا اور لوگ اس کا نکس کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کھانے کو کس نے دیکھا
ہے پہنچنے کو سب دیکھتے ہیں یہ بھی ایک مرض ہے جس کا تعلق جاہ سے ہے... اور مزاجا
فرمایا کہ کھانے کا تعلق باہ سے ہے... (ص ۲۶۲ ج ۲)

خفا... خفا

فرمایا میں اصولی بات کہتا ہوں اس میں افراط تفریط نہیں ہوتی... وہ لوگوں کو پسند
نہیں آتی... اس پر خفا ہوتے ہیں مزاجا فرمایا کہ یہ اس لئے کہ وہ بات صاف ہوتی ہے
اس میں خفا (چھپا ہونا) نہیں ہوتا... (ص ۲۶۸ ج ۲)

رکا... رقہ

ایک شخص نے خاموشی کے ساتھ ایک رقہ حضرت والا کے پاس رکھ دیا... فرمایا
مجھ کو اس کا علم کس طرح ہوتا... مزاح افراہ مایا کہ آدمی کو چاہئے کہ پہلے رکا دے (یعنی
بلند سے بات کہنا) اس کے بعد رقد دے... (ص ۲۹۱ ج ۲)

حمل... حمل

فرمایا جماع سے مقصود حمل ہے... یعنی حمل جس سے نسل کا بقارات ہتا ہے...
شہوت رانی مقصود نہیں... (ص ۳۰۰ ج ۲)

شرافت... حرارت

فرمایا تحریکات میں بعض ایسے لوگ شریک تھے جن کی نیت شرارت کی نہ تھی
صرف حرارت تھی... چنانچہ فہم و انصاف سے وہ حرارت جاتی رہی... (ص ۳۰۱ ج ۲)

کانج... فانج

(علی گڑھ کانج میں داخلہ کے سلسلہ میں فرمایا کہ کانج کے داخلہ سے فانج کا
داخلہ اچھا ہے... اس لئے کہ اس میں تو دین کا ضرر اور اس میں جسم کا ضرر (ص ۳۰۲ ج ۲)

دائی... داعی

احکام پر عمل کرنے کے سلسلے میں فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں جی نہیں چاہتا... میں
کہتا ہوں کہ ماں کے پیٹ سے ہی نکلنے کو کب جی چاہتا تھا...
دائی نے ٹانگیں پکڑ کر زبردستی کھیچ لیا تھا... سو دائی کا اتباع کیا مگر داعی کا اتباع
نہیں کرتے... (ص ۳۱۲ ج ۲)

فکر... ذکر

ایک خط کے جواب میں فرمایا کہ فکر چھوڑئے ذکر جوڑئے... سب اللہ
فضل کرے گا (ص ۲۳۲۹)

لفریب... اور نگ زیب

فرمایا بعض میری کتابیں دیکھ کر معتقد ہو جاتے ہیں... یہاں آ کر کہتے ہوں گے
کہ تصنیف میں تو چھرہ ایسا لفریب اور یہاں دیکھو تو اور نگ زیب... (ص ۲۳۳۳)

چلتی... چل دیتی

ایک شخص کہنے لگے کہ بدلوں ادھار کے دکان نہیں چلتی... میں نے کہا کہ جی ہاں
اسی چلتی ہے کہ بالکل ہی چل دیتی ہے... (ص ۲۵۱)

زمین دار... آسمان دار

فرمایا کہ دنیا میں آسمان دار ہو کر رہنا چاہئے... زمیندار ہو کر نہیں رہنا چاہئے...
میں تو سماء کے متعلق بھی اکثر کہا کرتا ہوں کہ پہلے الی سماء تھا اور آج
کل کے الی سماء الی ارض ہیں... (ص ۲۳۶) (۲) فرمایا زمیندار بہت پریشان ہیں
مگر جو آسمان دار ہیں وہ اس زمانہ میں بھی مطمئن ہیں... (ص ۱۰۹)

معاقنہ... مباطنة

ایک مرتبہ دو مولوی صاحبان میں معاقنہ ہوا دونوں کے پیٹ بڑے
تھے... گلے سے پہلے پیٹ مل گئے... ماموں صاحب نے فرمایا کہ مولا نا
یہ معاقنہ تو نہیں ہوا... مباطنة ہو گیا... (ص ۹۰)

توکل... نقل

فرمایا توکل بڑی چیز ہے... باقی ہم جیسوں کو تو اگر توکل کرنے والوں کی نقل ہی
نصیب ہو جائے یہ بھی سب کچھ ہے اس پر بھی فضل ہو جاتا ہے... (س ۹۲ ج ۳)

تعلق... تملق

فرمایا کسی سے تعلق رکھنا اور چیز ہے اور تملق کرنا اور چیز... یہ خلط بحث کیا... میں
تعلق تو سب سے رکھتا ہوں تملق کسی سے نہیں... (س ۹۲ ج ۳)

آن... آنہ

فرمایا میں تو آنے والے حضرات کی خدمت کو اپنا ذریعہ نجات سمجھتا ہوں... مگر آنے
والوں پر نظر نہیں... مزاہ فرمایا کہ آنے والوں کو کیا دیکھتا روپیہ والوں کو دیکھتا ہوں یعنی اہل
صدق کو... (س ۹۶ ج ۳) حضرت نے ایک نووارد سے قیام کا پوچھا تو عرض کیا کہ آج ہی
واپس جاؤں گا... فرمایا کہ آج کا آنا تو آپ کا آنہ تو کیا ہوتا... پائی کی برابر بھی نہ ہوا...

شیخ زادہ... شیخ سے زیادہ

فرمایا شیخ زادے کی قوم بزرگوں کے بھی کم ہی معتقد ہوئے ہیں... مزاہ فرمایا
کہ یہ تو خود شیخ زادہ ہیں بلکہ شیخ سے بھی زیادہ ہیں... اس لئے بڑی مشکل سے کسی کے
معتقد ہوتے ہیں... (س ۹۷ ج ۳)

غل... غل

فرمایا کہ میرے دل میں کسی کی طرف سے ذرہ برابر الحمد للہ بغرض یا خلش نہیں
نہ قلب میں غل (بالکسر) نہ زبان پر غل (باقض) (س ۱۲۰ ج ۳)

ضیف... سیف... حیف

حضرت مولانا شیخ الہند محمود حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کمال اخلاق کے تذکرہ پر فرمایا کہ ایک وقت گھر پر کافر ضیف (مہمان) کا حق ادا ہو رہا ہے اور ایک وقت جب وہ کافر میدان میں آوے تو سیف کا حق ادا ہو رہا ہے جبکہ اس کا ظلم و حیف ظاہر ہو... (ص ۳۷ ج ۲)

چھکڑا... چھکڑا

فرمایا ایک مرتبہ بہت سی عورتیں بیعت ہونے آئیں ایک چھکڑا بھرا ہوا تھا... مزاحا فرمایا کہ چھکڑا کیا بھرا ہوا تھا اس میں ایک چھکڑا بھرا ہوا تھا... چونکہ وہ اپنے خاوندوں سے پوچھ کر نہیں آئی تھیں اس لئے میں نے بیعت سے انکار کر دیا (ص ۳۷ ج ۲)

مادیات... بُریات

ایک مرتبہ ایک عیسائی مناظرہ میں لا جواب ہو رہا تھا... تو اس کی میم نے خیمہ سے پرچہ لکھ کر مناظرہ بند کر دیا... یہ عورتوں کے تالیع ہوتے ہیں... مزاحا فرمایا کہ یہ لوگ مادیات ہی میں چلتے ہیں بُریات میں خاک بھی نہیں چلتے... (ص ۵۷ ج ۲)

راستہ... راستی

ایک صاحب نے کہا کہ حضرت اکثر جگہ کئی مرتبہ گزرنے کا اتفاق ہوتا ہے مگر پھر ابھی راستہ یاد نہیں رہتا... فرمایا میاں راستی یاد رہے... راستہ یاد رہے یا نہ رہے... (ص ۸۹ ج ۲)

بوریہ... بوریہ

فرمایا یہاں پر کوئی خفیہ آئے یا سی آئی ڈی آئے... جو کوئی آئے آوے ہم تو جوبات ہے صاف کہتے ہیں ہم نہ تقیہ کرتے ہیں اور نہ توریہ جانتے ہیں... صرف بوریہ جانتے ہیں... (ص ۶۳ ج ۲)

حرکت... برکت

فرمایا اور جگہ برکت ہے میرے یہاں حرکت ہے اور مصلحین شیخ ہیں اور
میں سمجھ ہوں... (ص ۱۶۷ ج ۲)

مکمل... کم بل

بعض کا ظاہر درست کر لینے پر فرمایا سمجھتے ہیں کہ بس ہو گئے کامل مکمل مکرم بل نہ
ہوئے (یعنی بل کم نہ ہوئے بلکہ زیادہ ہی بل رہے انکسار نہیں عجز نہیں) (ص ۲۲۷ ج ۲)

نظم... بشر

ایک مولوی صاحب کا خط آیا ہے لکھا ہے کہ میرے کاموں میں نظم نہیں ہے
(یعنی انتظام نہیں) میں نے لکھ دیا کہ نظر یعنی پرا گندگی کی وجہ سے مشقت زیادہ قوی
ہے جس پر زیادہ ثواب کی امید ہے... (ص ۲۲۹ ج ۲)

چهل... جیل

فرمایا اللہ بچائے چھل سے... اسی چھل ہی کی بدولت بہت سے جیل میں
پڑے ہیں... (ص ۲۵۳ ج ۲)

پیر... پیر

فرمایا ایک رضاعی رشتہ کو ایک پیر نے جائز کر دیا... فرمایا
آج کل علم کا زمانہ ہے کثرت سے علماء ہیں مگر پھر بھی جاہلوں سے مسائل
پوچھتے ہیں... سمجھتے ہیں کہ جب پیر ہو گئے تو سب کچھ ہو گئے سر بھی ہو گئے
اور پیر بھی ہو گئے... (ص ۷۱ ج ۵)

صوفی...سوقی

فرمایا کہ آج کل کے اکثر جاہل صوفی طریق کی حقیقت سے بے خبر ہیں میں تو
کہا کرتا ہوں کہ آج کل کے صوفی نہیں سوقی (بازاری) ہیں... (ص ۲۸۷ ج ۵)

فاش...قاش

فرمایا یہاں آ کر قواعد کی برکت سے بحمد اللہ سب راز فاش ہو جاتا ہے... مزاحا فرمایا
اور دل قاش (ترشیدہ) ہو جاتا ہے... اگر یہ برداونہ ہو تو اصلاح کیسے ہو (ص ۲۷۴ ج ۵)

دکان...دوکان

فرمایا بعض مشائخ آنے والوں کی چاپلوسی کرتے ہیں... جس کی اصلی
غرض اپنی دکان کا جانا ہے... مزاحا فرمایا کہ یہاں دوکان (دونوں
کانوں) کا اکھاڑنا ہے... (ص ۲۷۴ ج ۵)

مسائل...سائل

فرمایا میں ہمیشہ سائل کی رعایت کرتا ہوں... سائل کی رعایت نہیں کرتا... اس
بی وجہ سے مجھ کو بد نام کیا جاتا ہوں... (ص ۲۷۹ ج ۵)

گلگله...غلغلہ

فرمایا معلم لوگ اکثر سنگدل اور کم عقل ہو جاتے ہیں... تعلیم کے لئے ترم اور
عقل کی ضرورت ہے... مزاحا فرمایا کہ بھی بھی اکل کی بھی ضرورت ہے یعنی
بچوں کو کچھ کھانے کو بھی دے دیا کریں... مگر آج کل بچوں کو گلگله تو دیتے
نہیں محس غلغلہ سے کام لیتے ہیں... (ص ۳۲۲ ج ۵)

خادم قوم... نادم قوم

فرمایا کہ فلاں مولوی صاحب کو لے کر آئے تھے مجھ سے کہا کہ ان کو بیعت کر لیجئے... میں نے کہا کہ اس طریق میں نفع موقوف ہے مناسبت پر... اور ان کو آپ سے مناسبت ہے مجھ سے نہیں... وہ اس طرح کہ آپ خادم قوم ہیں یہ بھی خادم قوم ہیں اور میں نادم قوم ہوں میں نے کوئی قوم کی خدمت نہیں کی... (ص ۳۵۸ ج ۵)

ذہن... دہن

فرمایا ایسی آواز سے ذکر ہو کہ نائم اور مصلی کو تکلیف نہ ہو... نیند کے وقت گنگناہٹ سے بھی اجازت نہیں... ذہن ذہن میں پڑھے جو دہن سے باہر نہ ہو... (ص ۲۷۲ ج ۶)

DAGI... BAGI

فرمایا دنیا بڑی بے وفا ہے اس نے کسی کو اچھوتا نہیں اچھوڑا... سب کو داغی بنادیا... اور یہ داغی ہونا باغی ہونے کی یعنی حدود سے گزرنے کی وجہ سے ہوا... (ص ۵۵۲ ج ۶)

معقول... نامعقول

فرمایا بعض اہل علم میں سے بھی تہذیب رخصت ہو گئی... بعض لوگ زی معقول پڑھتے ہیں اس لئے نامعقول رہتے ہیں... (ص ۱۷۴ ج ۶)

سُبکی... سب کی

فرمایا میرے یہاں بفضلہ تعالیٰ ترجیح الرانج کا ایک مستقل اور مستر ایسا باب ہے جو اہل علم کے نزدیک ایک نہایت سُبکی کی بات ہے... بطور مزاج فرمایا مگر یہ سُبکی سُبکی نہیں صرف میری ہے جس پر میں راضی ہوں... (ص ۲۳۲ ج ۶)

مرا...ندی

ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ ذکر میں مزانہیں آتا... میں نے عرفی تہذیب چھوڑ کر کہا کہ مزا تو ندی میں ہوتا ہے... ذکر میں مزا کہاں دھونڈتا پھرتا ہے (ص ۲۷ ج ۷)

مَرْضِيَا... مَرْضِيَا

فرمایا اکثر لوگ ہدایا میں بڑھیا چیز دیتے ہیں مگر میری نظر میں بوجہ آمیزش رسم کے وہ مردھیا ہوتی ہے... (ص ۲۷ ج ۷)

پیسہ... پیشہ

فرمایا مسلمان فضول اخراجات کی بدلت تباہ و بر باد ہیں... فرمایا کہ یہی ہو رہا ہے جب پیشہ نہیں رہتا تو جھوٹ فریب کا پیشہ اختیار کر لیتے ہیں... (ص ۲۷ ج ۷)

شجرہ... شمرہ

فرمایا ایک صاحب نے لکھا کہ ایک شجرہ بھی بیج دو... میں نے لکھ دیا تھا کہ گوکوئی شمرہ نہ ہو... (ص ۳۰ ج ۸)

تنہا... بن ہا

فرمایا عوام کی تو کیا شکایت کی جائے علماء و مشائخ اس بلا میں بتلا ہیں... میں ایک تنہا اس پر متنبہ کرتا ہوں... مجھ کو ہی بدنام کیا جاتا ہے... مزا کہ تنہیہ کیلئے ضرورت تھی تنہا کی (کئی تن مراد ہیں) (ص ۵۵ ج ۸)

آنہ... اشرفی

ایک صاحب نے لکھا کہ والد صاحب کی بیماری کی وجہ سے حاضری کیے

معدور ہوں... جس کا بے حد حق ہے... فرمایا یہاں کا آنا تو آنہ ہی تھا... اور
وہاں رہنا اشرفتی ہے... (ص ۲۲ ج ۹)

الماری... اللہ ماری

فرمایا کہ اس کی سخت ضرورت ہے کہ سب چیزیں اپنی اپنی حد پر رہیں... الماری
کی زینت اسی وقت ہے جبکہ ہر چیز اپنے موقع پر ہو... ورنہ پھر وہ الماری نہیں ہوتی...
اللہ ماری ہو جاتی ہے... (ص ۳۰۰ ج ۹)

جلال، حلال، جمال

ایک مولوی صاحب کا بیعت کا ارادہ تھا... وہ کہتے تھے کہ حضرت کے جلال کی
وجہ سے پورا نہیں ہوا... اس پر فرمایا کہ خدا معلوم لوگ کیا سمجھتے ہیں... میں بلا وجہ تھوڑا ہی
پچھہ کہتا ہوں... مزاحا فرمایا کہ لوگ تو مجھ کو حلال (ذبح) کرتے ہیں... میں جلال بھی نہ
کروں... میرے جلال کو دیکھتے ہیں اپنے جمال کو نہیں دیکھتے... (الافتخارات الیوبیہ)
فرمایا میرے پاس نہ حشم ہے نہ خدم ہے نہ علم ہے نہ فضل ہے نہ مکال ہے... نہ جمال
ہے... مزاحا فرمایا کہ ہاں جلال ہے مگر جلال بھی وہ جو حلال ہے حدود سے گزر کرنہیں...

شریف... شریفہ

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت شریفہ بھی میوہ جات میں اچھی چیز ہے اور
ممکن ہے کہ حضرت کی لکھانی کیلئے مفید ہو وہ لانا چاہئے تھے... مزاحا فرمایا کہ اگر آپ
لامیں تو کسی شریف کو لا یے... شریفہ کونہ لا یے... دو ہی (منکوحہ) بہت ہیں کوئی فوج
تحوڑا ہی جمع کرنا ہے... (الافتخارات) ایک موقع پر خواجہ صاحب نے میوہ جات کے
سلسلے میں عرض کیا کہ حضرت شریفہ نہیں لکھا... حضرت والا نے مزاحا فرمایا کہ شریفوں کا
زمانہ بہت دنوں سے نہیں رہا...

ہائی اسکول، ہائے اسکول

ایک صاحب کا خط آیا کہ آپ چاروں سلوں کی اجازت دے کر بندہ کو بھرہ مند فرمائیں... ایک روپیہ نذرانہ کے لئے منی آرڈر کوں گا...

فرمایا کہ یہ ایک روپیہ میں خلافت لینا چاہتے ہیں... لفافہ پر پتہ ملاحظہ فرمائے کہ آپ ماشر ہائی اسکول بھی ہیں... مزاحا فرمایا کہ ہائے اسکول تو نے بتاہ کر دیا... اب بتلائیے اس بدھنی اور کم عقلی کی کچھ حد ہے... (الاقاضات الیومیہ)

غزال... غزالی

فرمایا ایک صاحب نے مجھ سے ایک حکایت بیان کی تھی کہ ایک باغ والے نے باغ میں سیٹی بھائی... ہر فی وحشی اس آواز سے اس طرح مدھوش ہو کر پاس آ کر دی ہوئی اس کے بعد بطور لطیفہ کے فرمایا کہ اڑسماع کے لئے غزال ہونا بھی کافی ہے... غزالی ہونے کی ضرورت نہیں... (الاقاضات)

ناگوار... ناگ وار

فرمایا کہ مجھ کو دوسرے کی بے فکری سے ناگواری ہوتی ہے... مزاحا فرمایا کہ پھر ناگ وار ہو جاتا ہوں (مراد سانپ ہے) کہ جب میں اتنی رعایتیں دوسروں کی کرتا ہوں تو میں بھی ان سے صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم بھی مجھ کو مت ستاؤ (الاقاضات الیومیہ)

شرح... شرع

فرمایا کہ ایک صاحب کا خط آیا ہے کہ امام صاحب سید ہیں مگر حالت یہ ہے کہ پرست پرانگریزی بال، دار حکی خلاف شرع مگر شرع کو شرح لکھا ہے... اس پر فرمایا کہ مقتن تو ہے مگر شرح نہیں... (الاقاضات الیومیہ)

باطنی... بطنی

خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ حضرت ان اعمال باطنی کو کوئی نہیں دیکھتا... مزاجا
فرمایا کہ بطنی کو تو دیکھتے ہیں... آنت بطن ہی سے اترتی ہے... (الافتات الوریہ)

اہل سماع، اہل سما

فرمایا یہ جو آج کل اہل سماع ہیں وہ اہل سما نہیں اہل ارض ہیں کچھ جبر
نہیں... جو جی میں آتا ہے کرتے ہیں ...

مسخرہ... مس خر

ایک صاحب نے کہا کہ حضرت فلاں شخص باوجود دیندار ہونے کے مسخرے
ہیں... اور ان کی بعض باتیں مسخرے پن کی بیان کیں... حضرت والا نے سن کو مزاجا
فرمایا کہ ان کو مس ہو گیا ہو گا کسی خر سے... یہ اس کا اثر ہے... (الافتات)

مرغوب... مرعوب

قدی صاحب جو کہ مرلیض ہیں ان کے سامنے کسی کو ڈانٹا... فوراً خیال آنے پر
پوچھا کہ آپ کو تکلیف تو نہیں ہوئی ...
کہا کہ مرعوب ہو رہا ہوں ... میں نے کہا کہ آپ مرغوب ہیں مرغوب کو مرعوب
نہ ہونا چاہئے... بس خوش ہو گئے ...

حاکم علی... محکوم علی

ایک صاحب نے عرض کیا کہ تعویذ لینے کے لئے حاکم علی آیا کرے گا... بطور
مزاج فرمایا کہ آؤں حاکم علی مگر آؤں محکوم علی بن کر ...

مرض، مرضی

فرمایا میرے اکثر جوابات مرضی کے موافق تو ہوتے نہیں لیکن الحمد للہ مرض کے موافق ہوتے ہیں... (جوہر الحسن ص ۲۰)

خلوص، فلوس

فرمایا خدا خلوص دے... جہاں خلوص ہوتا ہے وہاں فلوس خود بخود آ جاتا ہے...
کمی تو خلوص کی ہے... (حوالہ بالاس ۲۲)

وستار بندی... دس تار

فرمایا آج کل بعض طلباء کی وستار بندی تو ہو جاتی ہے لیکن ان میں دس تار تو کیا
ایک تار بھی علم و عقل کا نہیں ہوتا... (حوالہ بالاس ۲۲)

اخبار... اخبار

فرمایا کہ اخبار کا تو اعتبار پہلے سے نہ رہا تھا اب تو افسوس یہ ہے کہ اخبار کا اعتبار
بھی مشکل ہو گیا... (جالس حکیم الامت ص ۲۲۲)

غالب... مغلوب

خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ میرے پاس یادگار غالب رکھی ہے... اگر آپ بھی
بھی دیکھیں تو آپ کے پاس رکھ دوں... تو فرمایا کہ یہاں مغلوبوں کا یہی کلام دیکھنے
سے فرصت نہیں... غالب کا کلام کہاں دیکھیں... (حوالہ بالاس ۲۲۲)

قہر... قاہرہ

مصر سے عیادت کا خط آیا... تو فرمایا کسی نے قہر ہی کیا کہ قاہرہ میں بھی خبر
پہنچا دی... (سفر نامہ لاہور ص ۲۲۸)

باطنی... باطنی

لطیفہ کے طور پر فرمایا کہ اس طریق میں جو کیفیات پیدا ہوتی ہیں... وہ سب باطنی ہی نہیں ہوتیں بلکہ باطنی بھی ہوتی ہیں... جو پیٹ کی خرابی اور معدہ کی تنجیر سے پیدا ہو جاتی ہیں... (بازجیم الامت ص ۲۲۱)

تنجیر جنات، تنجیر جنات

ایک شخص نے بذریعہ خط تنجیر جنات کا عمل پوچھا... فرمایا کہ تنجیر جنات تو جانتا ہوں تنجیر جنات نہیں جانتا... (الکلام الحسن ص ۱۳۲)

مرجع... مرجا

فرمایا لوگ مرجع ہونے کو پسند کرتے ہیں... مرجا ہونے کو پسند نہیں کرتے (حوالہ بالا)

کید نفس، قید نفس، صید نفس

ایک مہتمم مدرسہ نے لکھا کہ میں مدرسہ کی قلم دوات سے اپنا خط نہیں لکھتا... اس میں نفس کا کوئی کید تو نہیں؟ فرمایا اس میں کید نفس نہیں بلکہ قید نفس ہے جس میں صید نفس ہے... (الکلام الحسن ص ۲۸)

تشدید اور تسدید

ایک صاحب کی توعیذ کی ناتمام درخواست پر فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ تشدد کرتا ہے... فرمایا کہ تشدد نہیں کرتا بلکہ تسدید کرتا ہوں...

انہوں نے ہم کو منتشر کیا اس واسطے میں نے ان کو منتظر کیا تاکہ قافیہ پورا ہو جائے... (حوالہ الام ص ۲۵)

ہوا... جوا

کسی نے کہا کہ لوگ ہوا تو بھوت سڑتے ہیں فرمایا کہ آدم کو سے کیا ڈر؟ (حوالہ الاص ۸۸)

صاحب سماع... صاحب ارض

فرمایا کہ پہلے لوگ صاحب سماع تھے اور صاحب سماء بھی تھے صاحب ارض، یعنی
دولتہ الارض نہ تھے... (حوالہ الاص ۹۱)

غرق... حرق

فرمایا کہ تصوف میں نہ ایسا تر ہو کہ غرق ہو جائے اور نہ ایسا خشک ہو کہ حرق
ہو جائے کہ کسی طرح تری نہ ہو (حوالہ الاص ۹۷)

خالی الذہن... مالی الذہن

فرمایا فائدہ اس کو ہوتا ہے جو خالی الذہن ہو مالی الذہن نہ ہو (حوالہ الاص ۷۷)

حدت... شدت

فرمایا لوگ مجھے شدید کہتے ہیں اور میں حدید ہوں میرے اندر حدت ہے شدت
نہیں ہے... (حوالہ الاص ۱۳۷)

دولت... دولات

فرمایا ماموں صاحب نے مجھ سے کہا کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے دولت باطنی بخشی
ہے... اس کو تم لے لو... میں نے جواب میں کہا کہ اگر سنت پر منطبق ہو تو بہتر
ہے ورنہ ایسی دولت پر دولات (حوالہ الاص ۲۵۸)

گالی... گالا

فرمایا بعض لوگ مجھے خطوں میں گالیاں لکھ کر بھیجتے ہیں مگر خیر مجھے یہ سب گوارا ہے... کیونکہ جب گالا (روئی کا جامع) ہلکا ہوتا ہے تو گالی ضرور ہی بیکی ہو گی... اس لئے اس کا مجھ پر کچھ اثر اور ناگواری نہیں... (ملفوظات اشریف ۹۵)

دست خط... چہرہ خط

ایک صاحب کا خط آیا ہے کہ خط کے اوپر آپ کے دستخط نہ تھے اس سے بڑا رنج ہوا... فرمایا کہ یہ جاہلانہ باتیں ہیں... یہ بھی کوئی رنج کی بات ہے... اگر ایسا ہی شوق ہے تو آکر مل لیں... بجائے دستخط کے چہرہ خط دیکھ لیں... (حوالہ بالا ص ۱۵۹)

قرب و جواز... جوار

ایک قاری صاحب کا خط آیا کہ حضرت کے قرب و جوار میں کوئی ملازمت مل جائے تو مناسب ہے... فرمایا کہ قرب و جوار میں تو جوار ہے... یہاں تو جوار ملے گی... اور وہ چاہتے ہیں کہ پرانے ملیں... (حوالہ بالا ص ۲۲۲)

اختیاری... بختیاری

بعض خوارق کے تذکرہ پر ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت یہ باتیں اختیاری تو ہیں نہیں فرمایا کہ جی ہاں... اللہ تعالیٰ جس کو چاہے دے دے اختیاری نہیں بختیاری ہیں... (حسن العزیز ج ۱ ص ۲۰۷)

پڑھتے پڑھاتے، پڑتے پڑاتے

ایک صاحب نے عرض کیا کہ بعد نماز فجر مجھ پر نیند کا بہت غلبہ ہوتا ہے... فرمایا

کہ غیند کا علاج ہے سورہنا... سورہا سمجھئے... عرض کیا کہ اس وقت سب اپنے اپنے کام میں مشغول اور پڑھتے پڑھاتے ہیں... فرمایا آپ پڑھتے پڑھاتے رہیں (حوالہ بالام) ۲۳۰

دری... در

دری یا جانماز کے بارے میں فرمایا کہ میں تو اسے فضول سمجھتا ہوں... یہ سب امرا کا تکلف ہے... نہ کہ فرمایا کہ ایسی دری نہیں ہے بلکہ ایک در ہے جو اکثر نیچے میں آ جاتا ہے... اللہ میاں کے اور بندہ کے... (حوالہ بالام) ۲۵۲

شعر... شیر

بندہ کو وساوس کی شکایت رہتی ہے... حضرت کے سامنے جب یہ شعر پڑھا...
باغ بزر عشق کو بے ملہاست جنم و شادی دروبس میوہ ہاست
اس شعر کوں کہ فرمایا کہ آپ کے پاس یہ شیر میں پھر بھیڑیوں سے ڈرتے ہیں (حوالہ بالام)

صد مہ... صدماء

ایک طالب علم کو کسی بے اصولی سے مدرسہ سے نکال دیا گیا کسی نے سفارش کی کہ ان کے والد کو ترک تعلیم سے بہت صدمہ ہے... نہ کہ فرمایا کہ ان کے باپ کو بہت صدمہ ہے... اس لئے کہ فرط شفقت سے وہ ان کے حق میں صدماء (یعنی سوماء) ہیں... (حوالہ بالام) ۲۵۵

چونہ... بے چونی

خواجہ صاحب کی آمد پر کمرہ کی سفیدی رہ گئی تھی... پوچھا گیا کہ سفیدی آپ کی رائے پر ہے... احقر نے سفیدی کی ضرورت نہیں سمجھی... فرمایا کہ جی ہاں کچھ ضرورت

نہیں... پھر مزاحا فرمایا کہ آپ جس غرض سے آئے ہیں اس میں تو بے چونی کی
کیفیت ہوئی چاہئے پھر کیوں چونہ پھر ایسا جادے... (حوالہ بالا ص ۲۹۱)

چہالت بچہ حالت

ایک صاحب نے کسی بات کے نہ سمجھنے پر مذدرت عرض کی کہ یہ میری چہالت
ہے... حضرت نے فوراً کس لطف کے ساتھ ان کی تسلی فرمائی "کہ جی نہیں چہالت
کیوں ہوئی چہ حالت ہے (یعنی کیسی اچھی حالت ہے) (حوالہ بالا ص ۲۹۲)

غزل نامہ... ازل نامہ

ایک صاحب نے اپنے خط میں کچھ غزلیات بھی لکھ بھیجیں... جواب دیا غزل نامہ
جو کہ کشف استعداد فطری کے اعتبار سے ازل نامہ ہے... پہنچ کر وجد و طرب میں
لا یا... آگے تضیع اوقات کے جواب میں لکھا کہ خیر اضاعت وقت میں بھی اطاعت
بخت کا مسئلہ حل ہوا کہ انسان تقدیر حق کے سامنے عاجز ہے کہ ارادہ تو کیا تھا ضبط
اوقات کا اور ہو گیا خطوط اوقات (حوالہ بالا ص ۲۹۸)

التوار... اعتبار

بعض لوگوں کے عذر کے عدالت میں جماعت سے نماز نہیں پڑھ سکتے... فرمایا کہ
یہ سب عذر فضول ہیں... کیونکہ التوار کی نمازیں ہی کب جماعت سے پڑھتے ہیں... پھر
مزاح افرمایا کہ پھر کیسے اعتبار (اعتبار) آؤے... (اعتبار یوں التوار) (حوالہ بالا ص ۳۰۰)

ہنسی... گل پھنسی

ایک امیر صاحب جوتا خریدنا چاہتے تھے اس جو تے میں دیکھا کہ بچھو بیٹھا تھا... امیر
نے نوکر کو تنبیر کیلئے کہا کہ جوتا پہنو... اس نے جوں ہی پہنا بچھونے کاٹ لیا... کہا کہ تم بڑے

نالائق ہوا گرہم پہن لیتے تو ہمیں کاشتا... یہ گویا آپ نے تعلیم دی تھی اللہ بچاوے نے یہ امراء کی تعلیم ہے... ان کی دل لگی ہوئی... امیروں کی نبی دوسرے کے گل پھنسی... (ص ۲۷۸) شریعت

نیکی... نیکے

فرمایا لوگوں کو معاف نہ کرنے سے انہیں عذاب ہوا تو میرا کیا نفع ہو گا؟! احقر نے عرض کیا کہ اس کی نیکیاں جو ملیں گی فرمایا ایسی قانونی نیکیاں لے کر میرا کیا بھلا ہو سکتا ہے... اگر یہ فعل میرا مقبول ہو گیا تو اس کی بدولت ان شاء اللہ مجھے نیکے (یعنی نیکی کا ذکر) ملیں گے... (حوالہ بالا ص ۵۵۸)

سوادا عظیم... بیاضا عظیم

فرمایا کہ کثرت رائے کو بعض حضرات سوادا عظیم سے تعبیر کرتے ہیں اور اس معنی کو بنائے جمہوریت قرار دیتے ہیں... حالانکہ سوادا عظیم سے مراد بیاضا عظیم ہے... یعنی نور شریعت جن جماعت میں ہو مگر لوگوں کو ایسی ہی باقتوں میں سواد (مزہ) آتا ہے... (کمالات اشرف ص ۶۱)

رأی (مبصر)... رأی

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت عارف تو اپنے کورائی کے برابر سمجھتا ہے فرمایا جی ہاں ہے جو رأی ہوتا ہے وہ اپنے کورائی سمجھتا ہے... (ص ۲۷)

مصالحة، مرکافحة

فرمایا فریقین کی صلح سے پہلے معاملہ کی اصلاح کرو... پھر مصالحة کرو... ورنہ بدلوں اصلاح معاملہ کے مصالحة بیکار ہے... اس سے فریقین کے دل کا غبار نہیں لکھتا... تو مصالحة کے بعد پھر مرکافحة شروع ہو جاتا ہے... یعنی مقاتله (ص ۸۵)

عقل کل... عقل گل

جدید طبقہ کے بارے میں فرمایا کہ یہ لوگ اپنے کو عقل کل سمجھتے ہیں میں کہا کرتا ہوں کہ عقل کل نہیں بلکہ عقل گل ہیں... یعنی ان کی عقل بالکل گل ہو گئی... (ص ۲۹۲)

ضد... جد

فرمایا کہ اگر اطاعت حق کرنے والے کو لوگ طعن و ملامت کریں تو کچھ پرواہ نہ کرنی چاہئے... یہ ملامت پختگی کا ذریعہ ہے... پھر فرمایا کہ ضد ہی کی بدولت جد پیدا ہوتی ہے... (ص ۳۱۲)

آلہ... الہ

فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے بندے تو آلہ ہیں کہ حق تعالیٰ انہیں ایسی ایسی باتیں سو جھا کر کام کرائیتے ہیں اصل کمال تو ایسا کا ہے... آللہ کیا کمال ہے... (ص ۳۲۲)

طالب قدوس... طالب عروس

ایک صاحب کسی شادی والوں کے ساتھ آئے تو یوں شادی والے لگر اور خود خانقاہ میں تھہرے۔ اس پر فرمایا کہ شادی والوں کے ساتھ آٹاٹھیک نہیں... طالب قدوس کو طالب عروس کے ساتھ جوڑ کھانا کیا مناسب ہے۔ ان لوگوں کی ساتھ آنے میں بالکل بے لطفی ہے (ص ۳۳۴)

بہشتی زیور... بہشتی عمامة

ایک صاحب نے کہا کہ عورتیں بہشتی زیور کو اس لئے بھی پسند کرتی ہیں کہ اس کی عبارت بہت آسان ہے... فرمایا کہ جی ہاں اگر عبارت مشکل ہوتی ہے تو وہ بہشتی زیور کیا ہوتا، بہشتی عمامة ہو جاتا... یقین دریج (ص ۲۰۰)

عیال دار... ایال دار

کسی وحیفہ یا عمل کے پڑھو نے کے لئے حضرت نے ایک غریب آدمی کو منتخب کیا جن کے ذمہ بہت سے متعلقین بھی ہیں لیکن شادی نہیں ہوئی ہے۔ عرض کیا گیا کہ وہ عیال دار ہیں۔ مزاج میں فرمایا کہ عیال دار تو ہیں لیکن دھم دار نہیں ہیں (یعنی یہوی نہیں ہے) (اس ۲۸۷)

پسر... پسر

فرمایا پہلے ہی سے محقق بننے کی کوشش مت کرو... آج یہ چاہتے ہیں کہ پہلے ہی سے ابا جان بن جائیں... ابھی ماں کا دودھ بھی نہیں چھوٹا... مگر با دا بننے کا شوق ہے... ابھی پہلے با دا تو بن لو... یعنی چار پائی کے پایہ کے برابر تو ہولو پھر با دا بننا... ابھی تو پسر ہو... خوب پسر پسر کے سویا کرو... (نظام شریعت میں ۶۱)

اشرفی... کوڑی

فرمایا بعض احقر کی طرف نسبت کر کے اپنے کو اشرفی لکھتے ہیں... چاہے واقع میں کوڑی بھی نہ ہوں مگر بننے ہیں اشرفی (حوالا بالا ص ۲۹۰)

تقریری... تکریری

ایک مضمون جو پہلے بھی بیان ہو چکا تھا... دوبارہ بیان کرنے پر فرمایا کہ آج کی تقریر گواہیک گونہ تکریر ہوئی مگر ہر تکریر موجب ملال نہیں ہے (حقیقت عبادت میں ۶۶)

باپ... پاپ

فرمایا ایک صاحب نے میری دعوت کی اور میرے اوپر مسلط ہو کر دستِ خوان پر بیٹھ گئے... کہ آپ میرے باپ کے ملنے والوں میں سے ہیں میں تو آپ کو باپ سمجھتا ہوں میں نے دل میں کہا مگر میں آپ کو پاپ سمجھتا ہوں... (حوالا بالا ص ۱۳۳)

بڑے... سڑے

فرمایا ہماری حالت تو یہ ہے کہ ایک ایک کے پیٹ میں کم از کم دو دو تین تین سیر
نجاست موجود ہے... اتنا بڑا عیب تو لئے پھرتے ہیں پھر بھی اپنے آپ کو بڑا سمجھتے
ہیں... کتنی بڑی حماقت اور جہالت ہے... یوں نہ سمجھو کہ ہم بڑے ہیں بلکہ یہ سمجھو کہ
ہم سڑے ہیں... (حوالا بالا ص ۲۲۲)

رضاء... رضائی

فرمایا رضائے حق کے سوا کچھ مقصود نہ ہونا چاہئے... رضاۓ حق کی تلاش کرو...
جب رضامیں گئی تو رضائی یعنی ظاہری راحت بھی مل جائے گی... لیکن رضائی کی نیت
سے رضا کو مت طلب کرو... (املاج اعمال م ۸۸ ج ۲۶)

جلسہ... جلسی

جلسہ دیوبند کے بعد بہت سے شرکاء جلسہ حضرت والا کے ہمراہ تھانہ بھون بھی
حاضر ہوئے... حاضرین مجلس کی کثیر تعداد کو دیکھ کر حضرت والا نے فرمایا کہ یہاں بھی
گویا ایک چھوٹی سی جلسی ہو گئی... (اشرف السوانح ص ۹۷ ج ۲)

فرحت... راحت

ایک صاحب نے لکھا کہ معمولات تو بفضلہ تعالیٰ جاری ہیں لیکن قلب میں
فرحت نہیں پیدا ہوتی... تحریر فرمایا کہ خدا کا شکر کیجئے... رحمت تو ہے فرحت
نہیں ہے نہ کہی... فرحت تو محض لوعہ ہے... ان شاء اللہ وہ بھی اپنے
بازی میں حاضر ہو جائے گی... (حوالا بالا)

باریکی... بتاریکی

فرمایا کہ اگر اس وقت کوئی ایک نیک کام کرے اس کو پچاس ابو بکر رضی اللہ عنہ کے برابر ثواب ملتا ہے... پھر فرمایا کہ یہ ہے باریکی اس بتاریکی میں (اشرف المسالخ ص ۱۰۱ ج ۲)

شعر... شیر

خلجہ صاحب نے عرض کیا کہ حضرت اب مجھ کو شوروں سے مناسبت نہیں رہی...
مزاحا فرمایا کہ اچھا ہے شیروں سے مناسبت نہ رہی ورنہ درندگی پیدا ہو جاتی... (الاقاظات)

اصول... وصول

فرمایا کہ لوگ اصول سے گہراتے ہیں وصول (بمعنی رقم اینٹھنا) کو پسند کرتے ہیں... پھر چاہے کچھ بھی حصول نہ ہو... .

یکسوئی... ایکسوئی

فرمایا ایک صاحب نے لکھا ہے کہ ذکر میں یکسوئی نہیں ہوتی... میں نے لکھ دیا ہے کہ کچھ مضر نہیں... مزاحا فرمایا کہ اگر کپڑا سل جائے اور ایک سوئی بھی پاس نہ رہے تو کیا حرج ہے... کپڑا پہن لیا جائے... (الاقاظات جلد ۲ ص ۳۹۵)

بھلی... تھلی

ایک صاحب کا خط آیا ہے کہ بھلی کی روشنی میں ذکر کرتا ہوں... اس لئے کہ طبیعت اندر ہرے میں ذکر کرتے ہوئے گہراتی ہے...
میں نے لکھ دیا ہے کہ کیا حرج ہے... روشنی تو اچھی چیز ہے... اگر تھلی نہیں بھلی ہی سہی... (الاقاظات ص ۹۲۶ ج ۹)

آننا... آنہ

ایک صاحب نے لکھا کہ حاضری کو بے حد دل چاہ رہا تھا... والد صاحب کی بیماری کی وجہ سے حاضری سے معدود رہوں... جس کا بے حد قلق ہے... اس پر جواب لکھا کہ یہاں کا آنا تو آنہ تھا اور وہاں رہنا اشرفتی ہے... (الافتراضات ص ۳۲۲ ج ۹)

فیل... فعل

فرمایا ہمارے ایک دوست مولوی صاحب انگریزی میں بی اے فیل ہیں... قسم کرتے کرتے ہوئے فرمایا کہ گو وہ فیل اپنے کسی فعل سے ہی ہوئے ہیں اب کہیں مدرس ہو گئے ہیں... (موت و حیات ص ۱۷۵)

ابداں... دال

ایک صاحب کو خیال ہو گیا تھا کہ وہ ابدال ہو گئے ہیں... فرمایا ہاں پہلے گوشت تھے اب دال ہو گئے ہیں... یعنی عجب سے وہ گھٹ گئے... (نفاس میں ص ۴۵۹)

کوفت... کوفت

ایک صاحب نے عرض کیا کہ پشنا ہو جانا بھی بڑی نعمت ہے... ملازمت کے دوران ایک ایک دن پہاڑ معلوم ہوتا ہے... بڑی کوفت ہوتی ہے... فرمایا بھی ہاں ان کوفتوں سے شور باتی اچھا ہے... (القول الجلیل)

افسردہ... افسردہ

ایک صاحب نے لکھا کہ دل ہر وقت افسردہ رہتا ہے... فرمایا بلکہ افسردہ رہنا چاہئے... (اشرف الطائف)

شیخ مسیح

کسی بزرگ کے بارے میں فرمایا وہ شیخ ہیں میں سخن ہوں... جب میں با برکت
نہیں تو اگر حرکت بھی نہ کروں تو پھر کوئی صورت بھی اصلاح کی نہ رہے... (حالات)

وجوئی... دلشوئی

فرمایا بعض ایسے کوڈ مغز وال سے واسطہ پڑتا ہے کہ جب آئیں گے ستائے ہوئے
اور میں جوان باتوں کو ظاہر کر دیتا ہوں... اسی وجہ سے بدناام ہوں... دوسری جگہوں پر
وجوئی ہوتی ہے... میرے یہاں محمد اللہ بجائے وجوئی کے دلشوئی ہوتی ہے...

ڈھیلا (بیانے معروف) اور ڈھیلا (بیانے مجہول)

ایک صاحب نے کہا کہ حضرت کا مسلک اور طرزِ نہایت زم اور ڈھیلا ہے
مزاحاً جواب میں فرمایا کہ تم ڈھیلا بتلاتے ہو اور لوگ ڈھیلا بتاتے ہیں کہ سخت ہے ...

دھول... دھول

ایک ذاکر شاغل شخص نے دساوں کی شکایت کرتے ہوئے کہا کہ اب تو جی میں آتا ہے
کہ عیسائی ہو جاؤں... میں نے ایک دھول رسید کی۔ بن دھول نے اکسیر کا کام دیا۔ ایک دھول
خیالِ دل سے کافون ہو گیا۔ مزاحاً فرمایا کہ دھول سے دھول جھٹر جاتی ہے اور مطلع صاف ہو جاتا ہے

انڈے... ڈنڈے

ایک صاحب یہاں آئے تھے کہ حضرت مولانا رائپوری کے یہاں تو صبح کو
چائے اور حلوا کھانے کو ملتا تھا... مزاحاً فرمایا کہ یہاں اور ہی جلوہ دیکھنے میں آیا کہ
یہاں بجائے انڈے کے ڈنڈے ہیں اگر کھانے ہوں تو آ جاؤ... نہیں تو گھر بیٹھو...

مقبول... مخذول

فرمایا حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں چھ ماہ کے ارادہ سے گیا تھا... حضرت کی شفقت اور محبت سے ڈر ہوا کہ لوگوں کو حسد نہ ہو جائے... میں ڈر کے مارے جلدی چلا آیا کہ اب تو مقبول ہو چکا ہوں... کہیں آئندہ مخذول نہ ہو جاؤں ...

مسکت... مسقط

فرمایا ان فضول تحقیقات میں کیا رکھا ہے... انسان کو کام میں لگانا چاہئے یہ تحقیقات گو مسکت میں مگر شہادت کے مقطنیں... ان سے سکون نہیں ہو سکتا... گو مخاطب ساکت ہو جاتا ہے...

محروم اور مرحوم

فرمایا کہ یہاں سے خفا ہو کر جانے والا بھی محروم نہیں جاتا... مرحوم ہو کر جاتا ہے... کچھ لے کر ہی جاتا ہے...

سالک... ہالک

فرمایا کہ لوگ اس طریق میں سالک ہونے کو بڑی چیز سمجھتے ہیں... مگر حقیقت یہ ہے کہ اصل چیز سالک ہونا نہیں بلکہ ہالک ہونا ہے یعنی اپنے کو منادرینا...

اہانت... اعانت

حضرت ہر خط کا جواب اسی خط کے حاشیہ پر لکھتے تھے اس پر ارشاد فرمایا کہ لوگ میرے اس معمول کو ریاست سمجھتے ہیں اور میں اس کو اعانت سمجھتا ہوں...

پان... پن چکیاں

چندہ کے سلسلہ میں فرمایا کہ صرف یہ کہتا ہوں کہ یہ پن چکیاں بند کر دی جاویں... مراد اس سے یہ تھی کہ پان کھانا چھوڑ دیں... اور اس سے جو روپیہ نپے وہ چندہ میں دے دیں... جس میں مسلمانوں کا لاکھوں کروڑوں روپیہ برپا ہوتا ہے...

اکرام ضیف... اکرام سیف (تلوار)

فرمایا میں ارشاد حدیث کے مطابق اکرام ضیف تو کرتا ہوں اکرام سیف نہیں کرتا... مطلب یہ ہے کہ مہمان کا بھیت مہمان کے اکرام کرنے کی حدیث میں تاکید ہے... لیکن کسی کے صاحب قوت و اقتدار ہونے کی وجہ سے اس کی تعظیم کا حکم نہیں...

چھوٹی... موئی

فرمایا اس طریق تصرف میں قلب کی لگت ہے کجیسے چھوٹی موئی (یہاں لیک پھول کی طرف اشارہ کہ ہاتھ لگاتے ہی مر جھا جاتا ہے ناقل) ہر وقت نگرانی اور تحفظ کی ضرورت ہے

فاقد الاستعداد... فاسد الاستعداد

فرمایا کہ پہلے بھی کچھ طباہ فاقد الاستعداد تو ہوتے تھے مگر فاسد الاستعداد نہ تھے... اب تو فاسد الاستعداد ہیں کہ تربیت و تعلیم کا بھی کچھ اثر نہیں ہوتا...

تلک... طلاق

ایک شخص نے مسئلہ پوچھا کہ میں نے عورت کو لفظ طلاق نہیں بلکہ تلاک کہا...

فرمایا نکاح کے وقت بھی تو نکاح نہ کہا تھا نکاح کہا تھا...

اگر اس سے نکاح ہو گیا تھا تو تلاک سے طلاق بھی ہو گئی...

نقليس... نقليس

فرمایا کہ آج کل تقویٰ کا مطلب صرف نقل پڑھ لینا... یا پاجامہ اونچا
کر لینا اور داڑھی رکھنا رہ گیا...
غرض کچھ نقليس اور کچھ نقليس کر لینا تقویٰ ہے...

بیوی... بیوہ

فرمایا کہ طمع اور خوف حق گولی سے منع کر دیتا ہے مگر اہل اللہ کو وہ اپنی زندگی میں
اپنے بچوں کو تیم اور بیوی کو بیوہ سمجھتے ہیں...

عالم الغیب... عالم العیب

فرمایا کہ لوگ آکر نصف بات کرتے ہیں یہ خیال کرتے ہوں گے کہ عالم
الغیب ہے... عالم الغیب تو نہیں البتہ عالم العیب ہوں نصف بات سے ان کے عیب کا
پتہ چل جاتا ہے...

جنید بغدادی... شتر بغدادی

فرمایا کہ بس آج کل تو عقائد درست ہوں... داڑھی ہو اور پاجامہ پڑھا ہوا
ہو تو اس کو جنید بغدادی سمجھتے ہیں...
خواہ اعمال کیسے ہی ہوں اور ہم اس کو شتر بغدادی کہتے ہیں...

لڑکے... لڑکے

ایک لڑکے نے تعویذ کی درخواست کی تعویذ لکھ کر فرمایا کہ اے لڑکے تعویذ لے
خواہ صلح سے خواہ لڑکے...

مسلمین مصلحیں

فرمایا میرے نزدیک ادب کی حقیقت یہ ہے ”راحت رسانی“ جس میں خود و مکام کو راحت ہو وہ کام کرے اس واسطے میں کہتا ہوں کہ مسلمین تو بہت ہیں مگر مصلحیں کم ہیں اس واسطے اصلاح نہیں ہوتی ...

کمان... کمانی

حضرت والا کے آنت آترنے کا عارضہ ہو گیا تھا اس لئے ایک شخص نے دریافت کیا کہ حضرت مراج کیا ہے؟ فرمایا تیر تو نکل گیا مگر کمان باقی ہے جو کوئی پوچھتا ہے یہی کہتا ہوں کیونکہ درود جاتا رہا کمانی لگانی پڑتی ہے ...

دو زخی زیور... بہشتی زیور

ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ بعدی لوگ بوقت بیعت یہ شرط کرتے ہیں کہ بہشتی زیور مت دیکھنا کہ یہ شرط ان کی حالت کے بالکل مناسب ہے... وہ تو دوزخی زیور کے مستحق ہیں ان کو بہشتی زیور سے کیا تعلق ...

علت... ذلت... قلت

فرمایا کہ مصائب اور تکلیف کا نام آنادیل مقبولیت کی نہیں... علت (مرض) اور ذلت (لقص جاہ) اور قلت (لقص مال) تو ان حضرات کو زیور ہے ...

حدیث دانی حدیث خوانی اور حدیث رانی

فرمایا حق تعالیٰ ادنیٰ بہانہ سے بندوں پر حرم فرمادیتے ہیں دیکھ لجھتے کہ بخاری کے شیخ اتنے تو بڑے شخص مگر حدیث دانی، حدیث خوانی اور حدیث رانی سب ختم ہو گئی اگر بخشنے گئے تو داڑھی کے سفید ہونے پر ...

کمالات... مالات

جامع پیروں کی نسبت فرمایا کہ ان کے سب کمالات کا مقصود مالات (یعنی مال)
ہیں مردہ دوزخ میں جائے یا بہشت میں... انہیں اپنے حلوے مانڈے سے کام...

گوشت خوار... گوشت خوارہ

ایک صاحب جو کہ گوشت نہیں کھاتے تھے... حضرت نے فرمایا کہو جی گوشت
خوار کیا حال ہے (وہ صاحب پیار تھے)
اس لئے حال پوچھا کہ گوشت خوار کے یہ معنی ہیں کہ جس کی نظروں میں
گوشت خوار (یعنی اچھانہ لگتا) ہو...

سید... شید

فرمایا کا نپور میں ایک وکیل بڑے ظریف تھے... ایک سائل آیا کہ میں سید ہوں
انہوں نے مذہب پوچھا معلوم ہوا شیئی ہیں... انہوں نے کہا کہ شیعہ سید نہیں ہو سکتے وہ
تو شید ہوتے ہیں جس کے معنی مکرو فریب کے ہیں ...

مصالح... مسالہ

فرمایا بعض لوگ تبلیغ کو مصالح کے خلاف سمجھتے ہیں... ارے میں کہتا ہوں کہ تم
اپنے مصالح کو پیس دو... مسالہ کو جتنا پیسو گے اتنا ہی عمدہ کھانا ہو گا...

آرام اور حرام

فرمایا کہ ہم لوگوں کا ایسا ناپاک نفس ہے کہ بغیر آرام کے ہم حق تعالیٰ سے محبت
نہیں ہوتی اس لئے ہمیشہ یہ کرنا چاہئے کہ آرام سے رہیں لیکن حرام سے ڈریں ...

اُبھن... سلبحن

ایک عریضہ میں لکھا تھا کہ سخت اُبھن ہوتی ہے... تحریر فرمایا کہ یہ اُبھن مقدمہ
ہے سلبحن کا... ان مع العسر یسراً...

مناشی... نواشی

ایک خادم نے عرض کیا کہ حضرت ان آثار کے مناشی تو مطلوب ہیں فرمایا مناشی
تو مطلوب نہیں نواشی مطلوب ہیں...

جلباً... سلباً

فرمایا وساوس کی طرف التفات ہی ش کریں نہ جلبانہ سلباً کیونکہ یہ التفات ایسا
ہے جیسے بھلی کے تار کو ہاتھ لگانا کہ چاہے دفع کے واسطے ہو چاہے اپنی طرف کھینچنے کے
واسطے ہو... ہر صورت میں وہ پکڑ لیتا ہے...

مال... مآل

فرمایا آج کل لوگوں کی مال پر تو نظر ہے... مآل (انجام) پر نہیں...

خطرہ... قطرہ

ایک طالب علم نے غلبہ خشیت میں لکھا کہ مجھے سخت خطرہ ہے تو جواباً تحریر فرمایا
کہ یہ خطرہ تو بحر معرفت کا قطرہ ہے... اللہ تعالیٰ اس کو بڑھا کر دریا کر دے...

بلخ... متلخ

فرمایا... یہ تعلق مع اللہ ہی ہے جس نے حضرت ابراہیم بن اوصم کی امارت بلخ کو تلخ کر دیا

باپ... پاپ

فرمایا کہ اولاد کو آزاد چھوڑ دینے والے بے پرواہ کو باپ کہتے ہیں وہ حقیقت ایسا شخص باپ نہیں بلکہ بیٹے کے حق میں پاپ ہے...

لیڈر... گیدڑ

فرمایا آج کل کے لیڈر کیا ہیں گیدڑ ہیں...

مقرب... مکرب

فرمایا کہ لوگوں کے دق ہونے کے سبب خیال آیا کہ ایک شخص کو رجڑ دے کر خانقاہ کے دروازہ پر بٹھلا دوں...

مگر وہی مصیبت پیش نظر ہو گئی کہ اس میں مقرب سمجھنے کا اندیشہ ہے... پھر وہ مقرب لوگوں کے لئے مکرب (تکلیف دینے والا) ہو جاتا ہے...

فارغ (بمعنی فارغ التحصیل) فارغ (بمعنی کورا)

فرمایا بعض طلباں و مچھی سے نہیں پڑھتے... کبھی شریک درس ہوتے ہیں کبھی نہیں... جماعت نے کتاب ختم کر لی تو ان کی بھی ختم ہو گئی... وہ درسیات سے فارغ ہو گئے تو یہ بھی فارغ کہلانے لگے گو واقع میں بالکل فارغ (کورے) ہوں...

ٹانکیں... ٹانگے

حضرت مولانا صابر صاحب امر وہی فرماتے ہیں کہ امر وہ میں میں نے اپنی اہلیہ کو بیعت کے لئے حضرت حکیم الامت کو گھر لے چلنے کے لئے ٹانگہ لانے کے لئے کہا تو ارشاد فرمایا ٹانکیں ہیں ٹانگے کی ضرورت نہیں...

شام...رات

ایک صاحب ملک شام گئے تھے... بڑی داڑھی ہونے کے سبب پکڑے گئے... معلوم یہ ہوا کہ وہاں بڑی داڑھی رکھنا علامت ہے یہودی ہونے کی اور داڑھی منڈ وانا یا کثانا علامت ہے مسلمان ہونے کی... تسلف افرمایا کہ جب شام میں یہ حالت ہے تو رات میں نامعلوم کیا ہوگی (اس میں لفظی صفت ہے اور مراد رات سے دار الکفر ہے... جہاں ظلمت ہی ظلمت ہوں ...)

بیماروں میں تند رست... بتند رستوں میں بیمار

حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کی عالات کی حالت میں کسی نے مزاج پری کی تو فرمایا کہ الحمد للہ اچھا ہوں... بیماروں میں تند رست اور تند رستوں میں بیمار...
بال... بالی

ایک واعظ کو تحریک چندہ میں ایک عورت کی طرف سے بالی ملی... بعد میں اس کے خاوند بہت خفا ہوئے... وہ واعظ پریشان کہ اب رسید کٹ چکی تھی... حضرت نے ارشاد فرمایا جوابی رسید واپس لے کر لکھوا لو کہ چندہ واپس لے لیا اور دو گواہوں کے دستخط بھی کرالو... مزاحا فرمایا کہ مولوی صاحب کے حواسِ ذرست ہوئے... ان کا بال بال بچا اور اس غریب کی بالی پچی...
عبدالخالق... فیوض الخالق

حضرت مولانا عبد الخالق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ملفوظات جمع کئے حضرت تھانوی نے اس کا نام فیوض الخالق تجویز فرمایا...
حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب کے جمع کردہ ملفوظات کا نام حسن العزیز اور
حضرت مولانا عبدالمجید صاحب کے ملفوظات کا نام مزید المجید تجویز فرمایا...

خاک...پاک...چاک

فرمایا چشتیہ تو بس خاک اور سینہ چاک ہونا چاہتے ہیں بعض سلسلے والے پاک
ہونا چاہتے ہیں...

چندہ...خندہ

فرمایا حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں کوئی چندہ نہ تھا...بس خندہ ہی خندہ تھا

خیر الامت...شر الامت

فرمایا کہ اگر یہود و نصاریٰ سے اگر پوچھو کہ خیر الامت کون ہیں... وہ جواب دیں
گے ہمارے پیغمبر کے اصحاب اور تمہاری شیعوں سے پوچھو کہ شر الامت کون، وہ کہیں
گے ہمارے پیغمبر کے اصحاب...

آگرہ...آگرا

فرمایا آگرہ کی طرف مسلمانوں کو گراہ کیا جاتا ہے سب مبلغ آگرہ ہی میں
آگرے ہیں دوسری اور کسی طرف بھی توجہ دو...

جمنا...بہنا

فرمایا جمنا کو جمنا کس نے کہا، اس کو تو بہنا کہنا چاہئے کہیں سے کہیں بہہ کر آتی
ہے اور گاؤں کے گاؤں بتاہ کر دیتی ہے...

بیعت...بیت...بید

فرمایا عورتوں کے لئے بیعت کا پیر کافی نہیں... بیت کا پیر (یعنی خاوند) چاہئے...
یہ پیر ہر قسم کے پیروں سے بہتر اور افضل ہے... بعض کے لئے تو بید کا پیر چاہئے...

دروغ... داروغہ

کسی داروغہ کے جھوٹ بولنے پر فرمایا کہ داروغہ صاحبِ دروغ، نہ بولو

گدی... گدھے...

آج کل سجادہ نشینی میں بھی میراث چلتی ہے... چاہے گدی پر گدھے ہی بیٹھیں

دل دل... دل دل... دل دل

فرمایا کوئی شیوخ سے مستغفی نہیں... کام کرو تو دیکھو گے کہ گاڑی نہیں چلتی... نہل بھی موجود پر یہ بھی موجود... مگر دھکلینے والے کی پھر بھی ضرورت ہے اس واسطے کہ گاڑی تو دل دل میں پھنس ہوئی ہے... دل میں سمجھا کرو کہ معلم کی ضرورت ہے... محض دل دل کافی نہیں...

بساط... بساطی

فرمایا اعتکاف میں حاجت مند کی رعایت یہاں تک کی گئی ہے کہ اگر کوئی مثلاً بساطی ہے اور بساط اس کی اتنی ہی ہے کہ اس پر گزر ہے کہ اسے جائز ہے کہ وہ تجارت بھی مسجد میں کرے...

صندوق... بندوق

اعتکاف کے سلسلے میں فرمایا کہ صندوق لا کر مت رکھو بلکہ صندوق کو مارو بندوق... مگر کوئی مختصری چیز ہوتے لے آؤ...

جاہی... باہی

فرمایا غیبت گناہ جاہی اور زنا گناہ باہی ہے...

کلیہ... کلیہا

فرمایا تفاخر اور نمود گو مرد بھی کرتے ہیں مگر اصل جزاں میں عورتیں ہی ہیں... ایک کلیہ میں سب کچھ سکھا دیتی ہیں کہ زیادہ نہیں تو اپنی شان کے موافق (رسوم) کرو... یہ کلیہ نہیں بلکہ کلیہا ہے... اور کلیہا بھی ایسی ہے کہ جس میں ہاتھی بھی سما جائے...

پار... دوچار

فرمایا کچھ بے فکرے ہستے ہوئے ایک بزرگ کو ملتے تو فرمایا کہ تم کو بدل صراط رچڑھنا تو معلوم ہے اور اتر نے کی خبر نہیں پھر کیسے ہنسنی آتی ہے یعنی پار ہوں گے یا دوچار ہوں گے ...

چراغ علی، مشعل علی

فرمایا ایک تحصیل دار نام چراغ علی تھا... اس نے ایک مقدمہ کافیصلہ جس دیہاتی کے حق میں کیا اس نے خوش ہو کر تحصیل دار سے نام پوچھا... بتلایا کہ چراغ علی... تو وہ گنوار کہتا ہے کہ کس سرے نے تیر انام چراغ علی رکھ دیا تو تو مشعل علی ہے ...

کور... کورے

فرمایا جہلا صوفیہ کے لطائف معتبر نہیں... جاہل صوفی تو بالکل ڈوب گئے... اور ظاہری مولوی بالکل کورے رہ گئے... مگر اتنا غنیمت ہے کہ کور نہیں ہیں ...

طبعی بالغ، حقیقی بالغ

فرمایا ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ بالغ کے کہتے ہیں فرمایا کہ طبعی بالغ تو وہ ہے جس سے منی نکلے اور حقیقی بالغ وہ ہے جو منی سے نکل جائے (بمعنی خودی اور کبر) پہلا منی لفظ عربی ہے اور دوسرا لفظ فارسی ہے ...

معقول... ماکول

فرمایا کہ جس کو دینیات نہ آوے معقول ہی آئی ہو تو وہ معقول نہیں ماکول ہے...

بایزید... بایزید

عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ خاوند کا تم پر حاکم ہونا قرآن سے ثابت ہے...
غرضِ زوجیت اطاعت کا سبب ہے وہ بیزید ہی سمجھی تھا راتوبایزید ہے تم کو نافرمانی کا کیا
حق ہے... ہاں اگر وہ فرضِ نمازِ روزہ سے منع کرے تو اس کی نافرمانی حق ہے...

رحم... رحم

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت! عورتیں کہتی ہیں کہ مردوں میں رحم نہیں
ہوتا۔ فرمایا ہاں رحم تو عورتوں ہی میں ہوتا ہے۔

در دزہ

ایک صاحب نے لکھا کہ حضرت! گھر میں بچے کی ولادت ہونے والی ہے
برائے کرم تعویذ لکھ دیں تاکہ در دزہ نہ ہو...
فرمایا کہ جب در دزہ ہتھی نہ ہو گا تو بچے کی ولادت کیسے ہوگی؟

روزہ... روضہ

فرمایا میں نے دیکھا کہ لڑکیوں نے ایک ذرا سی لڑکی کو روزہ رکھوا دیا... اور جب
وہ پا خانہ میں گئی تو یہ ساتھ گئی (سوچا کہ پانی نہ پی لے) غرض چاہے بچے کی جان پر
بن جائے مگر روزہ ضرور ہو... مگر بعض دفعہ روزہ روضہ میں بھی بدل جاتا ہے... شریعت
کا تو یہ حکم ہے کہ اگر جوان کی بھی جان نکلنے لگے تو روزہ توڑ دینا واجب ہے...

دگرگوں... جگرخون

کسی نے لکھا کہ حج کو جارہا ہوں دعا فرمادیں کہ جمرا سود کے وقت حالت
دگرگوں نہ ہو جواب تحریر فرمایا اگر ایسی دگرگوں ہو کہ جگرخون ہو تو مطلوب ہے...

لا ہور... لا حول

عرض کیا گیا کہ اہل امر تسری ایک خوش قسمتی یہ ہے کہ حضرت والا نے یہاں قدم
رنجہ فرمایا... ان کو عزت بخشی... دوسری خوش قسمتی یہ ہے کہ یہاں ملاقات کی عام
اجازت دے دی گئی... حالانکہ لا ہور میں عام اجازت نہ تھی مزاہ فرمایا کہ لا ہور،
لا حول اور امر تسری، امرت برسر...

مال... کمال

سفر رنگوں میں فرمایا کہ یہاں مال تو بہت ہے مگر کمال نہیں اور ہمارے اطراف
میں الحمد للہ ضرورت مال بھی ہے اور کمال بھی... یہاں ضرورت کے موافق بھی کمال
نہیں ہے پھر فرمایا کہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ یہ بھی ایک کمال ہے کہ کمال نہیں...

عقل پرستی... اکل پرستی

فرمایا آج کل لوگ عقل پرستی کا زمانہ بتلاتے ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ اکل پرستی
(خوراک) کا زمانہ ہے...

جلیل... ذلیل

وزان و عنظ فرمایا جواہمال ناشی عن الدلیل ہو وہ معتبر ہے لیکن دلیل جلیل
ہو... ذلیل نہ ہو...

عقل کا ہیضہ... عقل کا قحط

فرمایا یا تو مجھے ہیضہ ہوا عقل کا، یا لوگوں کو قحط ہوا عقل کا، اور دونوں مرض ہیں...
ہیضہ بھی برا اور قحط بھی برا...

شاکی... حاکی

فرمایا جیسے حکومت کرنا مشکل ہے ایسے ہی پیری کرنا بھی مشکل ہے... کوئی راضی
ہے کوئی شاکی ہے کوئی حاکی ہے... کہاں تک ہر شخص کو خوش رکھا جاسکتا ہے...

درشتی... درستی

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت عام پیروں کے یہاں تو معاملات اور اصول
ہیں نہیں... صرف آپ کے یہاں ہیں... ان لئے کہا جاتا ہے کہ حضرت کے مزاج میں
درشتی ہے تبسم فرمائے کہ مزا افراط کرنے نقطہ الگ کر دیئے جائیں یعنی درستی ہے...

تصرف... تشرف

فرمایا عارفین نے لکھا ہے کہ کرامت کا درجہ اس ذکر لسانی سے بھی جو کہ بلا حضور
قلب ہو کم ہے اور پھر اس سے بھی کم درجہ ہے تصرف کا... حضرت اصل چیز تو تشرف
ہے یعنی طاعت سے مشرف ہونا... تصرف میں کیا رکھا ہے...

اشغال... اعمال

ایک مولوی صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ یہ تو اشغال ہیں
اور اشغال میری نظروں میں کچھ بھی نہیں... اصل چیز تو اعمال ہیں... ان کے
اہتمام کی ضرورت ہے...

مکمل... مدل

ایک صاحب نے لکھا کہ حضور بزرگ کامل و مکمل و مدل ہیں ...
 بطور مزاح فرمایا کہ بہتی زیور جو مکمل مدل چھپا ہے اس وجہ سے پچارے نے لکھا
 ہے کہ تم بھی مکمل و مدل ہو ...

نصیحت... فضیحت

کسی شکایت کے سلسلے میں حضرت نے ثبوت مانگا ... تو وہ صاحب کہنے لگے کہ
 تو بہتم تو ذرا سی دیر میں آدمی کو فضیحت کر دیتے ہو میں نے کہا کہ میں فضیحت نہیں کرتا
 فضیحت کرتا ہوں ...

پیشین گوئی ... پسین گوئی

فرمایا کہ ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت کے مدرسہ دیوبند کی
 سرپرستی سے استغفاری دینے کی خبر تھی ... اس کی ان صاحب نے پیشین گوئی کی تھی غالباً
 یہ وہ ہے حضرت والا نے مزاہ فرمایا کہ جب استغفاری کے بعد خبر دی تو یہ پسین گوئی
 پیشین گوئی تو نہ ہوئی ...

یسر... عسر

فرمایا میری سختیاں آسان راستہ پر لانے کیلئے ہیں پس یہ یسر کیلئے عسر ہے ...

نمونیہ... نمونہ

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ سردی میں رسول رات کو تند رپت آدمی کو بھی نہ
 کھانا چاہئے ... اگر نمونیہ نہ ہو گا تو نمونیہ کا نمونہ ہو سکتا ہے ...

گھمی نشین... گھوڑی نشین

فرمایا زیادہ تر جہلا صوفیہ کی بد ولت طریق بدنام ہوا ہے... محض گھمی نشین ہونا ان کے یہاں مقصود ہے... حالانکہ گھمی نشین ہیں... گھوڑی نشینی ان کو کہاں نصیب...
مغز... کوڑ مغز

فرمایا آج کل جاہل صوفیوں کے نہایت پھراستدلالت ہوتے ہیں وہ فن کو ثابت کرنا چاہتے ہیں... مگر جاہل ہیں ٹھابت کرنے پر قادر نہیں... ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت وہ تو یہ کہتے ہیں کہ مغز ہمارے پاس ہے... فرمایا کہ جی ہاں مگر کون سا مغز... ایک قسم مغز کی کوڑ مغزی بھی ہے...

قیاس گل... قیاس، گل

فرمایا ایک مولوی صاحب کا خط آیا ہے عجیب نام سے قیاس گل... ایک مولوی نے کہا کہ حضرت! ایک چراغ گل بھی تو ہے... فرمایا ہاں تھج ہے... پھر اسی پر منی کر کے فرمایا کہ ان مولوی صاحب نے جو عرف کے اتباع میں مجھ سے باشیں پوچھی ہیں ان میں مجھ کو دوسروں پر قیاس کر کے قیاس کو گل کیا ہے...

بھکاؤیں... بھکاؤیں

دوران گفتگو فرمایا کہ لوگ بھکاؤیں ہیں اور ہم بھکاؤیں ہیں...

نجدی... وجودی

اہل نجد کے بارے میں فرمایا کہ وہ نجدی ہیں وجودی نہیں... صرف یہی ایک کسر ہے... نجدی ہونے کے ساتھ اگر وجودی بھی ہوتے تو اچھا ہوتا...

اسرار... اسرار

فرمایا صوفیاء کرام اسرار پر جو کتابیں لکھے گئے ہیں ان سے زیادہ گز بڑھیلی... ان حضرات کو کیا خبر تھی کہ ایسے بد فہموں کا بھی زمانہ آنے والا ہے... سو واقع میں اہل اسرار کی کتابیں اہل اسرار کے لئے ہیں... اسرار کیلئے نہیں ...

دافی... کافی... شافی

فرمایا ایک صاحب کہتے تھے کہ آپ کا جواب مختصر بہت ہوتا ہے... جی نہیں بھرتا... میں نے پوچھا کہ کافی بھی ہوتا ہے... کہا کافی تو ہوتا ہے... میں نے کہا کہ میرے پاس اتنا وقت نہیں کہ وہ جواب دافی ہو... اور جب کافی ہے تو شافی بھی ہے... دافی نہ کہی ...

ٹکشیر سواد اور ٹکشیر بیاض

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں مزاہا فرمایا کہ ٹکشیر سواد تھوڑا ہی مقصود ہے یعنی ٹکشیر مجمع، ٹکشیر بیاض مقصود ہے یعنی قلب کاروشن ہونا...

چندہ... خنده

ایک دفعہ ایک صاحب نے ہدیہ پیش کیا... پھر دوسرے نے پیش کیا میں نے بھی نہایت قلیل ہدیہ پیش کیا... جو حضرت نے قبول فرماتے ہوئے کہا یہ تو چندہ بھی ہونے لگا... یہ چندہ بھی موجب خنده ہے ...

حسنہ، ہسننا

ارشاد فرمایا کہ بدعت میں حسنہ کہاں ہے...
اس میں تو رونا ہی رونا ہے... (حسنہ کو ہسنابتا یا)

غیب دان... عیب دان

فرمایا کہ ایسے ایسے سائل مگر اگر آتے ہیں کہ ڈیوڈھی پر کھڑے بتا دیتے ہیں کہ فلاں جگہ یہ کپڑا پڑا ہے... ہم وہی لیں گے لوگ ہبیت کے مارے لا کر دیتے ہیں کہ شاہ صاحب بڑے غیب دان ہیں... حالانکہ وہ غیب دان نہیں بلکہ وہ عیب دان ہیں... زیر

شہادت نامہ... سعادت نامہ

ایک بزرگ سے کسی نے ذکر کیا کہ فلاں جگہ شہادت نامہ پڑھا گیا ہے... فرمایا سعادت نامہ پڑھتے تو اچھا تھا... کیونکہ خود بخود رنج میں رونا آجائے تو دوسری بات ہے... مگر رونے کا اہتمام کرنا اور منہ بنا بنا کر رونا شرعاً جائز ہے... نہ اہل عقل کے نزدیک کوئی مفید بات ہے...

دست غیب... دست عیب

ایک عہدہ دار جن کے یہاں بالائی آمدی کا خوب بازار گرم رہتا تھا جس کا مبارک نام رشوت ہے... بالائی آمدی، دست غیب اس کے آداب والقاب ہیں... دست غیب تو کیا ہوتا دست عیب کہئے...

عیب گولی... عیب جوئی

فرمایا کہ بعض لوگ اچھے ہی لوگوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں عیب گولی سے عیب جوئی سے انہیں ستاتے رہتے ہیں...

حدیث النفس... خبیث النفس

فرمایا امام غزالی نے لکھا ہے کہ بعض نادان معصیت کا علاج معصیت سے

کرتے ہیں... اسی طرح خلوت میں جو حدیث النفس تھا... اس کا علاج جلوت سے کرنے لگے جس میں حدیث النفس سے بڑھ کر خرابی ہے... خلوت میں تو نہ حدیث النفس ہو گا اور جلوت میں خبیث النفس ہو گا...

شام... شامیانہ

ذکر ہوا کہ شامیانہ کو شامیانہ کیوں کہتے ہیں... فرمایا یہ اہل شام کی ایجاد ہے اس داسکے انہیں کی طرف منسوب ہے...

بحر العلوم... نہر العلوم

فرمایا میں ایک ایسے مولوی صاحب کو جو ماشاء اللہ جامع ہیں بحر العلوم کہا کرتا ہوں... وجہ تشبیہ کثرت علم بھی ہے اور غیر مشقح ہونا بھی...
کیونکہ وہ خود تو سب ہی کچھ ہیں مگر دوسروں کو ان کے علم سے فائدہ نہیں پہنچتا...
اور میں کہا کرتا ہوں کہ بحر العلوم سے نہر العلوم ہی اچھے کر ان سے آپاشی ہوتی ہے اور
ان کا پانی تحوزہ اسکی مگر کار آمد تو ہے...

فلسفہ... فلسفہ سفہ

فلسفہ کا ذکر ہوا فرمایا اہل کمال ہمیشہ مستغتر ہے ہیں اور آج کل فلسفہ صرف کمائی کا نام ہے... یہ فلسفہ کیا ہے... فلسفہ سفہ ہے (فلس بمعنی پیسہ اور سفہ بمعنی کم عقلی)

صاحب ملفوظ... حافظ ملفوظ

فرمایا ایک بزرگ کا قول ہے کہ بجائے ملفوظات جمع کرنے کے صاحب ملفوظ ہو جاؤ... وہ بات پیدا کرو... جس سے تمہاری زبان پر وہی ملفوظات جاری ہونے لگیں... صاحب ملفوظ بنو... حافظ ملفوظ ہونے سے کیا فائدہ؟

مصافحہ... وظیفہ

ایک موقع پر حضرت والا بعد نماز وظیفہ میں مشغول تھے ایک صاحب نے ہاتھ
بڑھائے... اور کہا مصافحہ حضرت نے فرمایا وظیفہ...

بد خاطری... خوش خاطری

فرمایا خوشنویس آنے کی تدبیر ہی ہے کہ بد خاطری شروع کی جائے یہی بد خاطری ایک
دن خوش خاطری ہو جائے گی...

نسب... کسب

فرمایا حق تعالیٰ نے سب انبیاء علیہم السلام کو خامدانی بنایا ہے اگرچہ خدا تعالیٰ
کے یہاں نسب کا چند اال اعتبار نہیں بلکہ کسب کا اعتبار ہے...

بدایوں... بد ا... یوں... ہی

مولانا دریابادی نے مولانا عبدالماجد بدایوں کی وفات پر حضرت کو دعا کیلئے لکھا
حالانکہ ان کا دل حضرت سے قطعاً صاف نہ تھا حضرت نے دعا کرتے ہوئے لکھا کہ
میں تو اہل بدایوں کے لئے یہ سمجھ کرایے امور گوارا کرتا ہوں کہ بد ا... یوں... ہی تھا...

تاً لف تکلف

مولانا دریابادی نے ایک مرتبہ زیادہ کھانا بیچج دیا... جو دونوں گھروں میں بھینجئے
کے بعد نکل رہا... اس پر انہیں رسیداً لکھا کہ
”حقیقت تو اس کی تاً لف تھی مگر صورت اس کی تکلف کی ہو گئی...“

مجاہدہ... معالجہ

فرمایا مجاہدہ ایک معالجہ ہے اور معالجہ کے لئے منقول یا ماثور ہونا ضروری نہیں...
ہاں منہی عنہ نہ ہونا ضروری ہے...

بخاری اور مسلم

فرمایا کسی کو بخار تھا حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اچھا ہوا پہلے تو
مسلم تھے اب بخاری بھی ہو گئے...

اغنیاء... اغبیاء

فرمایا دو فرقوں سے مجھ کو بہت تنگی ہوتی ہے ایک اغنیاء سے دوسرا اغبیاء سے

فول فال... ہوں ہاں

فرمایا میں اپنوں سے فول فال کر لیتا ہوں اور دوسروں سے ہوں ہاں...

موجود... مفقود

فرمایا انسان موجود کا شکر نہیں کرتا... مفقود پر نظر کر کے ناشکری کرتا ہے...

رآگ... آگ

فرمایا رآگ آفت کی چیز ہے شریعت نے رآگ رنگ کو منع فرمایا ہے یہ بھی ایک
تم کی آگ ہے... اس میں کو دنے کی اجازت نہیں...

ذو کام... بے کام

ایک صاحب نے عرض کیا کہ آج کل حضرت کو ذو کام ہو رہا ہے مزاہ فرمایا کہ
ذو کام اچھا ہے بے کام سے...

وہی... وہی

فرمایا کہ سب مضمائیں مشنوی کے الہامی ہیں... وہی ہیں وہی یعنی خیال نہیں...

موذی... ستاذی

خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ اب کی مرتبہ جا کر حضور کے قaudوں پر عمل کرانے کو بھی چاہتا ہے... فرمایا کہ جی میرے قاعدے ایسے ہیں کہ ان کی وجہ سے اوروں کو مجھ سے تکلیف پہنچتی ہے اور مجھ کو اوروں سے تکلیف پہنچتی ہے... میرے قاعدے تو موذی بھی ہیں اور ستاذی بھی ہیں... ان کو برداشت کرو کیا فائدہ لٹکے گا...

بند... پند

حضرت مفتی صاحب نے لکھا کہ اب تو بھی چاہتا ہے کہ حق تعالیٰ میرے لئے بھی کوئی ایسی صورت فرماؤں کہ اس بند سے خلاصی ہو... فرمایا کہ اس کو "بند" کیوں سمجھا جائے... اگر خلاف طبع بھی کوئی امر ہو تو اس کو "پند" سمجھئے...

عین زندگی... عین بندگی

مفتی صاحب نے لکھا کہ حضرت والا کی دعا و ہمت کے سہارے پر زندگی بسر کر رہا ہوں... ورنہ درحقیقت میری زندگی "شرمندگی" کی متادف ہے جواب میں فرمایا کہ یہی اعتقاد تو عین زندگی اور عین بندگی ہے...

فقدان... وجدان

ایک مکتوب کے جواب میں فرمایا کہ احساس فقدان یہ بھی ایک تم ہے طلب وجдан کی... بلا بودے اگر ایں ہم نہ ہوئے... (اگر یہ بھی نہ ہوتا تو مصیبت ہوتی)

سیر... طیر

ایک مکتب کے جواب میں فرمایا کہ ان شاء اللہ حرام نہ ہوگا... اگر "سیر" سے
قطع نہ ہوگا... اللہ تعالیٰ "طیر" سے قطع فرمادیں گے...

خلوہ... جلوہ... خلوہ

فرمایا میں چونکہ خود ضعیف ہوں اس لئے دوسروں کو بھی ہمیں بات بتلاتا ہوں
تاکہ اس پر سہولت کے ساتھ عمل ہو سکے اور جس سے نہ خلوے میں فرق آئے
نہ خلوے میں اور نہ خلوہ میں...

پھر مزاحا فرمایا کہ پیر کرے تو کم ہمت کو کرے... لیکن اندازی کو نہ کرے کسی
واقف کو کرے...

شدید... مددید

فرمایا کہ عورتوں کی لڑائیاں شدید تو نہیں ہوتیں مگر مدید (لبی) ہوتی ہیں کہ ان
میں آپس میں کشیدگی ہوتی ہے تو زمانہ دراز تک اس کا سلسلہ چلتا ہے...

سکھ... سُکھ

ایک سکھ بابو نے حضرت کی خدمت میں سلام بھیجا... حضرت نے جواب دعا دی کہ
اللہ پاک سکھ کو سکھ عطا فرمائے... پھر فرمایا سکھ تو اسلام کے اندر ہے...

مناظرا حسن کے سب مناظرا حسن ہیں

حضرت مولانا سید مناظرا حسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "النبی المختار" کی
تقریظ کے سلسلے میں فرمایا کہ مناظرا حسن کے سب مناظرا حسن ہیں...

گر جا... گر، جا

گر جا گھر کے متعلق ارشاد فرمایا گر، جا

جمالی... جلالی

ایک صاحب نے حضرت والا سے عرض کیا کہ فلاں صاحب مجھے بله اور کہنے لگئے ہمارے مرشد تو جمالی ہیں اور تمہارے مرشد جلالی ہیں... حضرت والا نے فرمایا کہ ہاں انہوں نے اپنی دکان جمالی اور میں نے جلالی...
...

مجد و مجدد

ایک صاحب نے حضرت والا سے دریافت کیا کہ کیا حضرت مجدد ہیں؟ فرمایا کہ مجدد کا تو معلوم نہیں البتہ مجدد (حدود قائم کرنے والا) ضرور ہوں...
...

مجد والملک... مجد والمعاشرت

کسی صاحب نے کہا کہ حضرت مجد والملک ہیں؟ فرمایا مجد والملک تو خیر... مجد والمعاشرت ضرور ہوں...
...

چھپے... پچھپے

فرمایا میرے مواعظ کی مثال تو ایسی ہے کہ مجھے ہوئے تو ہیں مگر مجھے ہوئے ہیں
مقدار... مکدر

ایک پریشان حال کو ارشاد فرمایا جب مقدر پر یقین ہے تو پھر مکدر ہونے کی کیا ضرورت ہے...
...

وکیل... کیل

ایک وکیل کے متعلق ارشاد فرمایا کہ میں نے وکیل کی کیل نکال دی ہے...

تبیغ... تغلیب

فرمایا کہ جہاں تبلیغ ہو چکی ہے وہاں تغلیب کی ضرورت ہے...

برسیں گے... تو سیں گے

مولانا دریابادی نے حکیم الامت حضرت تھانویؒ کو لکھا کہ اللہ آپ کا اور حضرت مدینیؒ کا سایہ مدتیں قائم رکھے بعد کو لوگ ان کو تو سیں گے... جواب تحریر فرمایا حسب وعدہ صادق مصدق و حق بہت سے بادل پیدا ہوتے رہیں گے جو ہم سے زیادہ بر سیں گے...

قادیان... قاضیان

مولانا دریابادیؒ کے خط میں جواب تحریر فرمایا ”قادیان سے انصاف کی کیا امید ہوتی، اس وقت قاضیان سے بھی امید نہیں...“

مردُوں... مردُوں

فرمایا ماں مول صاحب فرمایا کرتے تھے جب تک آدمی زندہ رہتا ہے اس کی قدر نہیں ہوتی... جب مر جاتا ہے تو رحمۃ اللہ علیہ ہو جاتا ہے... فرمایا کہ غرض مردوں کی خوب قدر ہوتی ہے مردوں کی نہیں ہوتی...

اسمائے کھف... اعمال کھف

ایک صاحب نے اسمائے اصحاب کھف پوچھے... جواب دیا کہ اعمال کھف جانتا ہوں... اسمائے کھف نہیں جانتا...

حوض... خوض

حضرت نے ایک صاحب کو پرچہ پر حالات لکھ کر لانے کا امر فرمایا... کہ کہیں جا کر لکھ لائیں... خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ حوض والی مسجد میں چلے جائیں تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ہاں وہاں جا کر خوض کر لیں...

اسرار باطنی، عرائس باطنی

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ اسرار باطنی کے اخفاء کی بڑی زبردست تاکید ہے جیسے اپنی دہن اغیار کو دکھلانے میں غیرت آتی ہے... اسی طرح اس میں غیرت آتی ہے... یہ اسرار، عرائس باطنی ہیں...

بادام بے دام

ایک طبیب نے عرض کیا کہ حضرت اگر بادام کھائیں تو زیادہ مفید ہوں فرمایا کہ بادام بھی اللہ تعالیٰ نے بے دام دے رکھے ہیں...

خردماغ، اسپ دماغ

فرمایا یہاں تو متکبرین کی خوب اچھی طرح خدمت کی جاتی ہے... خصوص یہ نو تعليم یافتہ تو اپنے کو بالکل یہی سمجھتے ہیں کہ ہم بہت بڑے خردماغ ہیں سوان کو یہ بتلا دیا جاتا ہے کہ ملاؤں میں بھی اسپ دماغ ہیں... (اشرف المطائف)

معاقبہ اور محاسبہ

فرمایا آج کل رسی پیروں کے یہاں اخلاق مردجہ کا بڑا اہتمام ہے اگر ایسے اخلاق اختیار بھی کئے جائیں تو آنے والوں کا کیا فائدہ... اگر معاقبہ و محاسبہ روک ٹو

س، ڈانٹ ڈپٹ نہ کی جائے تو اصلاح کی کیا صورت ہے وہ تو جہل ہی میں بنتا رہتے ہیں میں اس کو خیانت سمجھتا ہوں... (اشرف الٹاف)

جاننا اور مانا

فرمایا کہ حضرت گنگوہی رحمہ اللہ سے کسی نے کسی خاص کام کیلئے تعویذ مانگا... حضرت نے یہ کلمات لکھ دیئے... یا اللہ میں جانتا نہیں یہ مانتا نہیں... آپ کے قبضے میں سب کچھ ہے... اس کی مراد پوری فرمادی تجویز... اللہ تعالیٰ نے اس کی ضرورت پوری فرمادی...

تجویز اور تفویض

فرمایا کہ دعائیں الحاح کرنا اور بار بار دعا کرتے رہنا یہ تفویض کے منافی نہیں... ہاں قبولیت دعا کے آثار نظر نہ آنے پر پریشان ہونا منافی تفویض ہے کیونکہ وہ اپنی تجویز سے پیدا ہوتی ہے اور تجویز و تفویض میں تضاد ہے...

بدگمانی اور بدبازی

فرمایا کہ جن لوگوں سے خاص مشرب کا اختلاف ہو... ان سے از خود ملنے (اور مجالست) کی کوشش کی جائے نہ ترک ملاقات کی... وقت پر جو صورت پیش آجائے اسی میں مصلحت سمجھی جائے... البتہ بدگمانی اور بدبازی سے اجتناب کی سعی کی جائے...

براڈہ بریدہ

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ ایک انگریز خاتون کو مولانا حبیب احمد کیرانوی رحمہ اللہ نے مسلمان کیا تھا... ان کا خاندانی نام براڈہ تھا... حضرت نے اس کا اسلامی نام بریدہ رکھ دیا... اسی طرح ایک شخص کا نام پیر بخش تھا... حضرت نے اس کا نام کبیر بخش تجویز فرمادیا...

کافر بنانا، کافر بتانا

فرمایا بعض بے فکرے لوگ علماء پر زبان طعن دراز کرتے ہیں کہتے ہیں یہ علماء لوگوں کو کافر بناتے ہیں... میں ان کے جواب میں کہتا ہوں کافر بناتے نہیں کافر بتاتے ہیں یعنی جو شخص اپنے باطل عقیدے کے سبب کافر ہو چکا ہے مگر اس کا کفر مخفی ہے... مسلمانوں کو تنبیہ کرنے کیلئے بتاتے ہیں کہ یہ اپنے عمل سے کافر ہو چکا ہے...

کلیم اللہ، سلیم اللہ

حضرت نے فرمایا کہ ناموں اور الفاظ میں بھی اللہ تعالیٰ نے بڑی تاثیر رکھی ہے... ایک لڑکے کا نام والدین نے کلیم اللہ رکھا وہ اکثر بیار رہتا تھا... میں نے اس کا نام بدل کر سلیم اللہ رکھ دیا اس وقت سے تندروست رہنے لگا کیونکہ کلیم کے معنی معروف مجروح اور زخمی کے ہیں...

بدعیٰ، وہابی

کسی نے وہابی اور بدعیٰ کی تعریف پوچھی تو فرمایا کہ وہابی بے ادب با ایمان اور بدعیٰ با ادب اور بے ایمان کا نام ہے...

صادق، کامل

مولانا غوث علی شاہ صاحب کے متعلق فرمایا کہ ہمارے بزرگوں کی تحقیق ان کے بارہ میں یہ ہے کہ وہ صادق تو تھے کامل نہ تھے...

امداد اللہ، امداد علی

حضرت کے ناموں کا نام امداد علی تھا، درویش صفت آدمی تھے مگر کچھ بدعاں

میں بتلا اس لئے حضرت سے نہیں بنتی تھی... انہوں نے اپنی خانقاہ کا نام امداد علی رکھا تھا اور تھانہ بھون کی مشہور خانقاہ سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ رحمہ اللہ کے نام سے موسوم خانقاہ امدادیہ کہلاتی تھی... بطور ظرافت کے فرمایا کہ خانقاہ امداد اللہ اور خانقاہ امداد علی میں وہی فرق ہے جو اللہ میاں اور حضرت علی کے درمیان ہے...

جلال اور جلالیں

مولانا نے جو کانگریزی کے حاجی تھے حضرت کو خط لکھا کہ میں آپ کی خدمت میں حاضری کا قصد کرتا ہوں مگر میں نے سنا ہے کہ آپ کانگریسوں سے چھوٹ کا معاملہ کرتے ہیں... حضرت نے جواب میں لکھا کہ اس تہمت کا تو میرے پاس کوئی علاج نہیں مگر میں نے سنا ہے کہ آپ کے مزارج میں جلال اور غصہ زیادہ ہے اور میں بھی کچھ ایسا ہی ہوں تو آپ فرمائیے کہ یہ جلالیں کا سبق کون پڑھائے گا اس خط نے ان کو حاضری کیلئے مزید آمادہ کر دیا اور تشریف لائے... شکفتہ ملاقات رہی... پھر یہ کہہ کر گئے کہ بڑے ظالم ہیں وہ لوگ جو آپ کو متشد دکھتے ہیں...

معین فی الدین اور مانع عن الدین

ارشاد فرمایا کہ دنیا ایک حالت عاجله ہے اور اس کی دو قسم ہیں ایک معین فی الدین و دوسرے مانع عن الدین، پہلی قسم دنیا کی محمود ہے اور دوسری قسم نذموم ہے...

حباب نورانی، حباب ظلمانی

فرمایا حضرت حاجی صاحب کا ارشاد ہے حباب نورانی بے نسبت حباب ظلمانی کے اشد ہوتے ہیں کیونکہ حباب نورانی میں میلان اور کشش ہوتی ہے لوگ معتقد ہونے لگتے ہیں جو اس کیلئے رہن طریق بن جاتے ہیں...

تحصیل اور تسبیل

فرمایا ساری تعلیم تصوف کا حاصل دو امر ہیں... تحصیل، تسبیل... تحصیل تو اجنب ہے اور تسبیل اصل مقصود بھی ہے اور تسبیل جو کہ مجاہدہ سے حاصل ہوتی ہے اس کی تعلیم تبرع ہے شیخ کے ذمہ نہیں... .

حالي اور مالي

ایک مولوی نے دریافت کیا کہ تعلیم کتب دینیہ پر گزر کی سے زیادہ اجرت لینی جائز ہے یا نہیں... فرمایا ضرورت و قسم ہے...
ا... حالي... ۲... مالي... پس ممکن ہے کہ اب ضرورت نہ ہو اور پر آئندہ چل کر ضرورت ہو جائے... اس لئے زائد لینے کی بھی اజلذت ہوگی... .

تحلییہ اور تخلییہ

ایک شخص پڑھوانے کے لئے بوتل میں پانی لایا وہ بھری ہوئی تھی... مزاح فرمایا
اس کو کچھ خالی کر کے لا او پھونک کہاں جائے گی... .

کامل العقل، ناقص العقل اور ناقد العقل

فرمایا کہ بدعتی و قسم کے ہیں... ایک مخلص دوسرے بد دین اور معاند... اسی طرح غیر مقلد و قسم کے ہیں... فرمایا: کہ لوگ تین قسم کے ہیں... ایک کامل العقل... دوسرے ناقص العقل... تیسرے فاقد العقل... پہلا شخص تو کامل مکلف ہے... دوسرا ناقص مکلف ہے اس کے تحت میں داخل ہے وہ شخص جس نے اپنے لڑکوں کو وصیت کی تھی کہ مجھ کو راکھ کر کے اڑا دینا اور لوٹدی کا کہنا اس سوال کے جواب میں این اللہ قاللت فی السمااء اور تیسری قسم مکلف ہے ہی نہیں... .

جبہ اور قبہ

فرمایا کہ اہل جبہ نے قبر کا ذکر شروع کر دیا ہے ...

سمجھ کر آنا اور آ کر سمجھنا

فرمایا حیدر آباد سے ایک شخص کا خط آیا ہے ... درخواست کی ہے کہ میں

قہانہ بھون حاضر ہونا چاہتا ہوں ...

فرمایا کہ پہلے میرا مذاق معلوم کر لوتا کہ بعد میں ندامت نہ ہو میرا مذاق وہ ہے

جس کو حیدر آباد کی اصطلاح میں ”وہابیت“ کہتے ہیں ...

کسی نے کہا کہ شاید آ کر ٹھیک ہو جائے ...

فرمایا کہ بیٹھ کر ہو جائے کچھ بھی نہیں ہوتا ... اسی واسطے میں کہا کرتا ہوں ...

کہ ”سمجھ کر آنا“ اور ”آ کر سمجھنا“ میں فرق ہے ...

جناب اور جنابت

فرمایا کہ ”جب ہندو“ سلام کہتے ہیں تو میں ”جناب“ کہہ دیتا ہوں اور دل میں

یہ سمجھتا ہوں کہ ”جنابت“ سے مشتق ہے کیونکہ وہ غسل نہیں کرتے اور ”سلام“ اگر کوئی

تو یہ ارادہ ہوتا ہے کہ ہم کو حق تعالیٰ کفر سے سلامت رکھیں اور ”سلام“ میں بھی کیا حرج

ہے اور ”آداب“ کے معنی یہ ہیں کہ ”آپوں داب یا ہندو کو جواباً“ اشارہ کروے ...

لٹھ اور لٹھا

فرمایا... میت کے کفن کے ساتھ جانے نماز کی رسم شاید اس واسطے مقرر ہوئی کہ

اس بہانہ سے جنازہ پڑھادیا کریں ... اب یہ جزو کفن بن گیا ہے ... پھر فرمایا کہ جنازہ

پڑھوانے کے لئے یا لٹھ ہو یا لٹھا ... چونکہ لٹھ نہیں اس واسطے لٹھا مقرر کر دیا ...

ناری اور خاکی

فرمایا مولیٰ صاحب فرماتے تھے کہ ہندوؤں کے بیہاں مردوں کو جلانے کی وجہ
اصل میں یہ ہے کہ چونکہ ان کے نزدیک دنیا قدیم ہے تو پہلے دیوتا ان کے کچھ جن تھے
اور ممکن ہے کہ جنوں کے لئے پہلے کسی شریعت میں جانا ہو... کیونکہ وہ ناری ہیں اور ہر
شے اپنی اصل کی طرف جاتی ہے جیسا انسان خاکی ہے اس واسطے اس کو دفن کیا جاتا
ہے اور جنوں کی کتابوں سے دیکھ کر ہندوؤں نے بھی چلانا شروع کر دیا...

تدبر، تفکر اور تذکر

فرمایا... لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے... اگر غور کریں تو کچھ معلوم ہو جائے...
تدبر، تفکر اور تذکر کی بار بار حق تعالیٰ نے تاکید فرمائی ہے...

فخر المحمد شین اور خراالمحمد شین

کسی نے کہا کہ بنگال کی طرف فخر المحمد شین کا ایک امتحان مولوی فاضل کی طرح
لکھا ہے فرمایا انہیں پڑھاتا کون ہو گا؟ کچھ دن رہ کرف گر جائے گی...

نامسلم اور نومسلم

فرمایا ”راجپوتانہ میں جو لوگ مرتد ہوئے وہ اپنے آپ کو نہ مسلم کہتے ہیں نہ ہندو
بلکہ نومسلم... فرمایا بلکہ وہ نامسلم ہیں...

نابالغ اور نوبالغ

فرمایا کہ جو بالغ نہیں اس کے پیچھے تراویح نہیں ہو گی... گوئی میں اختلاف ہے
اور احوط ہے کہ لڑکا نابالغ نہ ہو مجھ کو تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ نابالغ بلکہ نوبالغ دونوں کے

چچے نماز نہیں پڑھنی چاہئے کیونکہ بعض دفعہ وہ بے وضو نماز پڑھادیتے ہیں اور یہ تاویل بھی بعض نے کی ہے کہ مکف نہیں اور مقتدیوں کو علم نہیں اس واسطے وہ معذور ہیں ...

ابوالحسن اور ابوالوایح لقیح

ابوالحسن کا قول کسی کتاب سے ایک مولوی صاحب نے دیکھا کہ جو شخص کسی ضرورت اسلامی کا انکار کر کے کافر ہو جائے مگر براءت عن الاسلام نہ کرے تو وہ کافر ہے مرتد نہیں اور اس کا ذبیحہ بھی جائز ہے خلافاً جمہور جیسے قادیانی اور ان مولوی صاحب نے کہا کہ فلاں شخص بھی قادیانیوں کے بارے میں بھی کہتا ہے ... فرمایا کہ پہلے ابوالحسن تھے اب ابوالوایح لقیح بھی ہو گئے ...

ماکسب اور مال کا سب

فرمایا... ایک شخص نے حسب عادت پارہ عم یتساء لون کو آخری سورتوں سے شروع کیا پھر اجتہاد کا دعویٰ کیا کہ سب مال بیوی کو دیا جائے گا ...

شah عبدالعزیز صاحبؒ نے دریافت کیا کہ یہ تم نے کہاں سے سمجھا تو اس نے جواب دیا کہ کسی رشتہ دار کا قرآن شریف میں ذکر نہیں صرف بیوی کا ذکر ہے کیونکہ حق تعالیٰ نے فرمایا اطعمهم من جوع اور "جوء" ہندی میں بیوی کو کہتے ہیں ...

شah صاحبؒ نے فرمایا اس کے قبل سورۃ بت یدا پڑھئے اس نے پڑھی ...

فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سب مال مال کا ہے کیونکہ اس میں ہے ماکسب بیوی کو صرف کھانا ملے گا... مولانا نے فرمایا کہ شah صاحبؒ نے یہ تحریف نہیں بلکہ جنت الزامیہ قائم کی ہے... مطلب یہ ہے کہ تمہاری بات اگر مان لیں تو یہ تم کو لازم آئے گا اور یہ لازم تو غلط... اس واسطے یہ تمہارا کہنا بھی غلط ہے اس لئے نہ یہ تحریف اور نہ یہ اس کی تفسیر کی تقریر ہے ...

شجرۃ الزقوم اور شمراۃ الزقوم

فرمایا... مولوی بدرالاسلام مولوی... صاحب کے بھتیجے ہیں اور مولوی صاحب کے ہمراہ اتنی بھی سفر میں گئے ہیں ان سے کیرانہ میں ملاقات ہوئی وہ کہنے لگے کہ زقوم کا پھل تو عمدہ ہوتا ہے لوگ کھاتے ہیں اور قرآن مجید میں ہے کہ دوزخیوں کو زقوم کھانے کو ملے گا تو یہ دوزخیوں کا عذاب کیا ہوا... اسی وقت میرے ذہن میں جواب آیا کہ حق تعالیٰ نے شجرۃ الزقوم فرمایا... شمراۃ الزقوم نہیں فرمایا...

راجح اور واقع

فرمایا... جو واصل الی اللہ ہو گا وہ کبھی راجح نہ ہو گا اور جو راجح ہو جاتا ہے وہ واقع میں واصل ہی نہیں ہوا... مولا ناروم نے اس کی عجیب مثال فرمائی ہے کہ جو بالغ ہوتا ہے وہ کبھی نابالغ نہیں ہوتا اور نابالغ ہے وہ واقع میں نابالغ ہی تھا... ہم نے غلطی سے اس کو بالغ سمجھ رکھا تھا... یہ سب کچھ مولانا احمد حسن سنبھلی کے ذکر میں فرمایا...

مقاصد اور مفاسد

فرمایا کا گنگریں کے مقاصد میں مفاسد بھی ہیں اور مصالح بھی اور یہ مقدمہ عقلی ہے کہ اخف المفسدہ کو اضر سے بچنے کے لئے برداشت کیا جاتا ہے تو بعض کے فہم میں مصالح زیادہ اور مفسدہ کم ہے وہ شریک ہو گئے اور بعض کے نزدیک مفاسد زیادہ اور مصالح کم ہیں وہ شریک نہیں ہوتے...

لاکٽ اور نالاکٽ

فرمایا جو لوگ سلطنت جمہوری کے قاتل ہیں وہ خلیفہ کسی نالاکٽ کو بنانا چاہتے ہیں اسی چاہتے ہیں کہ کسی لاکٽ کو بنایا جاوے...

اکمل اور افضل

فرمایا... اپنے آپ کو اکمل سمجھنا تو جائز ہے مگر افضل سمجھنا جائز نہیں ...

لنا اور لا

فرمایا... حضرت علیؑ شیخینؓ کے درمیان جاری ہے تھے اور قد طویل نہ تھا اور شیخینؓ کی شیدہ قامت تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا علیؑ بیتنا کالنوں بین لنا علیؑ ہمارے درمیان میں ایسے ہیں جیسے "لنا" میں نوں ... حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ لا کت بین کما لا کت (اگر میں تمہارے درمیان نہ ہوتا تو تم "لا" ہوتے (یعنی معدوم ہوتے)

تمکین اور تمکین

فرمایا کسی بزرگ سے کسی نے کہا کہ مجھ کو خاص وقت میں یاد کرنا... انہوں نے فرمایا اس خاص وقت پر لعنت جس میں تم (یعنی غیر حق) یاد آؤ...
فرمایا یہ شخص اہل تکوین سے تھا اور اہل تکمیل غیر کو بھی یاد کرتے ہیں اور اس کا نام جمع الجمیع ہے جیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شب مرراج میں امت کو بھی یاد فرمایا...
اہل تکمیل کو توجہ الی الخلق، توجہ الی الخالق سے مانع نہیں ...

غلو، علو اور خلو

فرمایا... استغنا اور کبر میں فرق ہے کہ تو ہرگز نہ کرنا چاہئے... اور استغنا کو اختیار کرنا چاہئے... فرمایا... غلو اچھا نہیں، علو (استغنا) اچھا ہے اور خلو سب سے اچھا ہے ...

منتشر اور منتظر

ایک شخص نے تعویذ مانگا (مگر بے ذہنگ طریقہ سے)

فرمایا بیٹھو اب تو بد تیزی سے انقباض ہو گیا جب انقباض رفع ہو جاوے گا اور میرا مجھی چاہے دوں گا (پھر فرمایا) اس میں دونفع ہیں ایک تو میرا نفع کہ اس سے غصہ کم ہو جاتا ہے دوسرا اس کا نفع کہ اصلاح ہو جاتی ہے لوگ کہتے ہیں کہ تشدید (شینِ محجہ) کرتے ہیں مگر میں تو تشدید (بینِ مہملہ) کرتا ہوں... انہوں نے مجھ کو منتشر کیا میں نے ان کو منتظر کیا تاکہ قافیہ پورا ہو جائے...

طلاق اور تلاق

فرمایا ایک شخص نے دہلی میں اپنی عورت کو طلاق دی ایک غیر مقلد مولوی نے فتویٰ دیا کہ طلاق نہیں ہوئی اور دلیل یہ بیان کی کہ دینے والے نے طلاق طے نہیں کہا تلاق (ت) سے کہا ہے لہذا طلاق واقع نہیں ہوئی... اہل علم سے سمجھاتے ہیں مگر وہ مانتا ہی نہیں ...

ریش اور ریس

فرمایا... امیر خسر و کو معتمد اور چیستاں میں بڑی مہارت تھی... ایک آدمی جس کے نام کی پہلی امیر خسر نے بنائی تھی مولوی جامیؒ کے پاس حاضر ہوا... مولا ناجامی نے نام پوچھا اور اول کھڑا ہوا پھر بصورت رکوع جھکا پھر دارِ حکم کو پھٹکا رہ دیا... مولوی جامی صاحب بے حد ذہین تھے... فوراً فرمادیا اذریس نام داری... قیام سے الف ہوا... رکوع سے دال اور ریش سے نقطے جھاڑ دئے تو ریس رہ گیا... (یہ حکایت موقوف اس پر ہے کہ دونوں کا ایک زمانہ تھا)

دین شکنی اور دل شکنی

فرمایا ایک صاحب نے لکھا کہ لوگ مجھ سے تعویذ بہت مانگتے ہیں سخت پریشان ہوں... فرمایا کہہ دو کہ میں تعویذ نہیں دیتا... ایسے موقع پر کہتے ہیں کہ اس سے دل شکنی ہوتی ہے... مگر اس مشغله سے دین شکنی ہوتی ہے...

جذبًا اور دفعاً

ایک مولوی صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ وساوس کی طرف
التفات اور توجہ کرنا ہی مضر ہے اس کی مثالی بھلی کے تارکی ہی ہے بھلی کے تار کو
ہاتھ نہ لگانا چاہئے خواہ جذبًا (پکڑنے کے لئے) ہو یا دفعا ہو (الگ کرنے کے
لئے) ہر دو صورت میں لپٹے ہی گا...

شمن جان اور شمن ایمان

دوران مفہوم نفس کے متعلق فرمایا کہ اس کی چالا کیاں اور مکاریاں کسی شیخ کامل ہی
کی محبت سے محسوس ہو سکتی ہیں اور زان کا علاج ہو سکتا ہے محبت کامل ہی اس زہر کا تریاق
ہے ویسے یہ کہاں قبضہ میں آتا ہے شیطان کو اسی نے مزدود بنوایا اس کی تمام عبادات کو
ایک لمحہ کے اندر خراب اور بر باد کر دیا یہ ایسا شمن جان بلکہ شمن ایمان ہے ...

مفصل اور بجمل

ایک دیہاتی شخص نے حضرت والا سے دعا کے لئے عرض کیا... حضرت والا نے
ان لفظوں میں دعا فرمائی کہ اللہ بھلا کرے اس پر اس شخص نے نہایت ہی افسردہ لمحے
میں عرض کیا کہ جی بس یہ بھی کافی ہے ...

فرمایا کہ ایسے بولتے ہو کہ جیسے مجبوری میں کہا جاتا ہے کہ خیر جو کچھ ہو گیا یہ ہی
سکی بھائی تم نے ہی میرے سے کون سی تفصیل بیان کی تھی وہی رسم کی خرابی دل میں
تو ہے مفصل... اور زبان پر ہے بجمل اور دعا چاہتے ہیں مفصل کی جو دل میں ہے زبان
سے کہتے نہیں بندہ خدا اگر زبان سے اور کچھ کہتا اور زیادہ دعا کر دیتا اور یہ بھی کیا
تحوڑی دعا ہے کہ اللہ بھلا کرے یہ سب کوشال ہے ...

نحو اور محو

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ آج کل تحقیقات اور فلسفیات کو مقصود بنارکھا ہے اور اصل مقصود کی طرف سے بے تو جہی ہے سوان فلسفیات میں کیا رکھا ہے... ایک نحوی کشتی میں سوار ہوئے نحو دانی کا جوش انعام لاح سے دریافت کیا کہ میاں تم نے نحو بھی پڑھی اس نے کہا نہیں آپ بولے کہ افسوس تم نے اپنی آدمی عمر یونہی بر باد کی جب کشتی چلی تو پنج دریا میں پہنچ کر اتفاق سے گرداب میں آگئی اس ملاح نے دریافت کیا کہ میاں تیرنا بھی سیکھا ہے کہا کہ نہیں اس نے کہا تم نے اپنی ساری عمر یونہی کھوئی کشتی گرداب میں ہے اس کے ساتھ تم بھی ڈوبو گے اور میں تیرنا جانتا ہوں تیر کر نکل جاؤں گا صاحب یہاں پر نحو سے کام نہ چلے گا محو کی ضرورت ہے...

محاسبی اور غواصی

جیسے اگر کوئی محاسب اعلیٰ درجہ کا ہو تو دریا میں محاسبی کیا کام دے سکتی ہے وہاں تو غواصی (غوطہ لگانا جانے) کی ضرورت ہے اور محو سے مراد یہ ہے کہ اپنے کو اہل اللہ کے پر درکرو اپنی رائے اور تحقیقات کو اٹھا کر طاق میں رکھو اس راہ میں اس سے کامیابی مشکل ہے یہ فن ہی دوسرے ہے اس میں تو دوسرے ہی کے اتباع کی ضرورت ہے اس کی تقلید کرنا پڑے گی یعنی شیخ کامل کی...

طب یونانی اور طب ایمانی

فرمایا کہ ایک صاحب کا خط آیا لکھا ہے کہ میں مرض وق میں بتلا ہوں طب یونانی کا علاج تو کرالیا کچھ فائدہ نہ ہوا اب طب ایمانی کی طرف رجوع کرتا ہوں ... فرمایا کہ یہ سمجھتے ہوں گے کہ میں نے بڑی ذہانت کا کام کیا مگر طب ایمانی اور

بخار کا کیا جوڑ... میں نے لکھا ہے کہ یہ بھی خبر ہے کہ طب ایمانی میں کس کس چیز کا اعلان لکھا ہے... اس پر فرمایا کہ ذہانت سے کام نہیں چلتا پھر ذہانت بھی ٹیڑھی جس چیز سے کام چلتا ہے وہ اور ہی چیز ہے ...

مراقبہ اور مرکاشفہ

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ آج کل کے جامل صوفی نہایت ہی بد دین ہیں ان کا صرف ایک ہی کام رہ گیا ہے وہ یہ کہ مردوں اور عورتوں سے اختلاط اُبس یہی ان کا تصوف رہ گیا ہے تو اسی کام کا شفہ ہے تو اسی کا استفزاق ہے تو اسی کا یہ لوگ تو فاسق و فاجر ہیں اور پہلے لوگ بھی بعد تھے مگر بد دین نہ تھے یہ تو خلف کا حال تھا اور سلف تو دین کے عاشق تھے ...

محاسبہ اور معاقبہ

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ فن تربیت کے لئے پورے محکمہ کی ضرورت ہے یہ ایک مستقل محکمہ ہے ...

اس میں دارو گیر بھی ہے محاسبہ اور معاقبہ بھی ہے معافی بھی ہے سزا بھی ہے سب ہی کچھ ہے دیکھنے طبیب کے یہاں کیا کچھ نہیں ہوتا سب ہی کچھ ہوتا ہے اور ایک چیز طبیب کے یہاں اور ہوتی ہے وہ فیس ہے یہاں کے مقابلہ نہیں یعنی چیس ہے اور یہ کوئی شفقت اور محبت کے منافی نہیں ...

تجادل اور تقاتل

فرمایا اگر شریعت نہ ہو تو تمام عالم میں فساد برپا ہو جائے ہر شے پر تجادل (آپس میں جھگڑا) و تقاتل (آپس میں لڑائی) برپا ہے ...
شریعت مقدسہ ہی نے بڑے بڑے مفاسد کو روک رکھا ہے ...

مدقوق اور مزکوم

دوران مفروظ فرمایا کہ ایک شخص مدقوق (مرض دل میں بتلا) ہے اور ایک پڑوس میں مزکوم (جس کو زکام ہو رہا ہے) اب یہ دل والا زکام کا نسخہ تلاش کرتا پھرتا ہے اپنی فکر نہیں اپنی خبر نہیں لیتا... (الاقصاءات الیومیہ جلد ۲)

فارغ العلم اور فارغ العمل

بعض اہل علم کی کوتا ہیوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وہ فارغ العلم
تھے نہ کہ فارغ العمل ...

کثیر الواقع اور نادر الواقع

بغیر پوچھنے دعوت کے انتظام کے بارے میں مولوی صاحب کے ایک عزیز سے
فرمایا کہ انہوں نے بغیر میرے آئے ہوئے سامان کیوں کر لیا... انہوں نے عرض یہ کیا
کہ حضرت کی کل شام کی واپسی کی خبر تھی ...

فرمایا کہ موائع بھی تو پیش آ جاتے ہیں اور یہ موائق کثیر الواقع ہیں نادر الواقع
بھی نہیں ہیں پڑھنے لکھنے آدمی کو احتمال بھی تو ہونا چاہئے آخر پڑھنے لکھوں اور بے
پڑھوں میں کچھ فرق بھی تو ہونا چاہئے... داشمند ہو کر ایسا کام کیوں کرتے ہیں جس
سے دوسرے کا جیبراہو خلاف اصول بات سے تکلیف ہوتی ہے ...

کنج فہم اور کرم فہم

ایک صاحب جنہوں نے کہ حضرت والا کی خدمت میں کوئی تحریر نامناسب اور
سخت تکلیف وہ تیجی تھی عرصہ طویل بلکہ اطول کے بعد حاضر خدمت ہوئے اور اپنے سر
پر سے دوپٹہ اتار کر رکھ دیا اور ایک ڈنڈا رکھ دیا کہ حضرت کو اختیار ہے کہ جتنا چاہیں

مجھے اس سے پیشیں... حضرت والا نے فرمایا کہ آپ جائیے مجھے صورت نہ دکھائیے یہ سب مکاری ہے ورنہ اگر محبت ہوتی تو اب تک کیسے جیتن آتا...

پھر فرمایا کہ کم فہم سے تو بناہ ہو جاتا ہے گر کج فہم سے بناہ نہیں ہوتا... میری رائے میں یہ کچھ فہم ہیں یا ان کے نزدیک میں کچھ فہم ہوں... بس میرا ان کا بناہ نہیں ہو گا اور میرا یہ کہنا کہ تم مجھے صورت نہ دکھاؤ یہ سنت کے خلاف نہیں ہے...

بلغی اور بے غمی

فرمایا کہ خان کے رئیس تھے ان کی ایک حکایت سنی ہے کہ ان کی چار پانی شہب کو ایک پرانے کے نیچے پچھی تھی بارش ہوئی اور اس پر نالہ کا پانی ان پر گرا مگر ان کی آنکھ نہ کھلی اسی طرح ایک صاحب نے لکھا کہ تمام رات بارش مجھ پر ہوئی اور آنکھ نہ کھلی ایک حکیم صاحب نے فرمایا کہ ایسے آدمی کے قوی اچھے ہوتے ہیں... فرمایا کہ ایسا شخص بلغی اور بے حس ہوتا ہے اس وجہ سے کسی بات کا اثر نہیں ہوتا بس بے غم رہتا ہے اسی سے قوی اچھے ہوتے ہیں...

چیونٹا اور چیمنٹا

فرمایا کہ کانپور میں ایک کالا لڑکا تھا اس کی ماں اس کو بہت پیار کرتی تھی اور کہا کرتی تھی کہ ماشاء اللہ ایسا ہے کہ جیسا چیونٹا چیمنٹا اور ماشاء اللہ اس لئے کہتی تھی تاکہ نظر نہ لگ جائے کبھی رنگ میں فرق آجائے...

قاںل اور قول

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ آج کل قائل سے قول کو جانتے ہیں قول سے قائل کو نہیں جانتے... (سن المزیر جلد دوم)

تامل اور تحمل

فرمایا اخلاق رذیلہ کا مختصر علاج یہ ہے کہ تامل و تحمل... یعنی جو کام کرے سوچ کے کرے کہ شرعاً جائز ہے یا نہیں اور جلدی نہ کرے بلکہ تحمل سے کام کیا کرے...

سلف اور خلف

فرمایا کہ جب حق تعالیٰ کی طرف سے رحمت و مغفرت کی ہوا تین چلتی ہیں تو گواں سے مقصود کوئی خاص بزرگ ہوں لیکن حسب قرب و بعد آس پاس کو بھی پہنچتی ہیں جیسا کہ کسی نے کے پنکھا جھلا جاوے تو آس پاس کے لوگوں کو بھی ہوا ضرور لگتی ہے... اس لئے بزرگوں کے قریب دفن ہونے کی تمنا کرنا عبث نہیں... سلف و خلف کا تعامل صاف دلیل ہے کہ یہ عمل بے اصل نہیں...

ناز اور نیاز

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو جو تجد کے عادی ہیں وقت پر جگا کرائے ساتھ ہم کلام ہونے کا شرف دیتے ہیں... اس لئے بجائے ناز کے نیاز و شکر چاہئے...

ابقی اور اشہمی

فرمایا کہ اگر موت کے سوچنے سے کسی کا دل گھبراوے تو حیات کو سوچو کہ اس حیات سے اچھی ایک دوسری حیات ہے جو خیر بھی ہے ابقی بھی... اشہمی بھی...

غلو، خلو اور علو

فرمایا کہ کسی کو سعی و کوشش سے اور اپنی اصلاح کی فکر سے منع نہیں کرتا... ہاں غلو سے منع کرتا ہوں نہ تو خلو ہونہ غلو ہو (یعنی شریعت کے مقابلہ میں مقاومت نفس کر کے درع اختیار کرے)

ذکر اور مذکرہ

فرمایا کہ کثرت ذکر کا طریقہ یہ ہے کہ چلتے پھرتے لا الہ کا ورد کرتے رہو کام کے وقت زبان سے کسی قدر جھر کرتے رہو کہ یاد رہے اور خالی وقت میں تسبیح ہاتھ میں رکھو... یہ مذکرہ ہے ذکر یاد رہتا ہے ...

ملاں کلال اور فی الحال فی المال

فرمایا کہ محققین تمام عبادات و عادات میں اعتدال کی رعایت رکھتے ہیں اور اسی پر دوام کی امید ہو سکتی ہے جو دین میں مطلوب ہے ... باقی غلو سے ملاں اور کلال پیدا ہوتا ہے اور اس سے کبھی ترک عمل کی نوبت آ جاتی ہے ... غلو فی الحال تو عمل کی تکشیر ہے اور فی المال عمل کی تقلیل ...

تفريع اور تشرع

فرمایا کہ صوفیہ علم کے اهتمام سے زیادہ عمل کا اهتمام کرتے ہیں ... چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے امت میں تمہارے متعلق ان چیزوں سے زیادہ اندیشہ نہیں کرتا جس کا تم کو علم نہیں ... کیونکہ علم کی کمی میں جو کوتا ہی ہو جاتی ہے وہ بے باکی کی دلیل نہیں ... اس لئے جرم خفیف ہے لیکن یہ دیکھو جن چیزوں کا تم کو علم ہے ان میں تم کیسا عمل کرتے ہو ... اس حدیث کی تفریع میں حضرت قشیرؓ نے تشرع کی ہے کہ جتنی نظر عالم کی واقعیت وحدید ہوگی مو اخذہ بھی اتنا ہی شدید ہوگا ...

فرح ناز اور فرح نیاز

الہذا کسی عالم کو فرح ناز مناسب نہیں بلکہ خیشیت و بیبیت سے اس کی تعدیل مناسب ہے اس وقت وہ البتہ فرح نیاز کا مستحق ہو گا ...

مذہب شیعہ پر لطیفہ

فرمایا کہ اہل علم کے دل میں کسی کی بیت نہیں ہوتی یوں کسی مضرت کی وجہ سے ذرا جاویں وہ اور بات ہے ایسے تو آدمی کٹ کھنے کتے سے بھی ڈرتا ہے مگر اس کے دل پر کسی کی بیت نہیں ہوتی... اس پر یہ قصہ فرمایا کہ مولوی فضل حق کو قطرہ کا عارضہ ہو گیا تھا اس سے وجہ سے وہ ڈھیلے نہ لیتے تھے صرف پانی سے استنجا کر لیتے تھے کسی متصب شیعی نے طعن کے طور پر کہا کہ اب تو آپ بھی پانی سے استنجاء کرنے لگے ہیں مولوی صاحب نے فی البدیہ جواب دیا کہ جب سے مجھے سمل بول کا عارضہ ہو گیا ہے تب سے میں شیعوں کے مذہب پر پیشab کرنے لگا ہوں ...

انسان عبد احسان

فرمایا میرے نزدیک صحت کی حفاظت نہایت ضروری چیز ہے چاہے توفیق اعمال نافلہ کی بھی نہ ہو لیکن جب راحت اور آرام میں رہے گا تو محبت تو حق تعالیٰ کے ساتھ پیدا ہو گی اور انسان عبد احسان ہے جب شہادہ کرے گا کہ مجھے جیسی یا آرام دیا ضرور کش پیدا ہو گی۔

جائیداد اور فساد

فرمایا کہ جائیداد ہے فساد کی جڑ... حدیث شریف میں ہے کہ اگر جائیداد تپتو اس روپیہ سے فوراً دوسرا چیز خرید لو اور ایک حدیث میں ہے کہ اے عائشہ جائیداد مت خرید و تم دنیا دار ہو جاؤ گی... ان دونوں حدیشوں کے مجموعہ سے مفہوم ہوا کہ اگر جائیداد موجود ہو تو اس کو جدانہ کرے اور نئی جائیداد خریدے نہیں ...

اضاعت وقت اور اطاعت بخت

ایک مرتبہ خواجه صاحب نے چند غزلیات تصنیف کر کے حضرت والا کی خدمت

میں ارسال کی تھیں اور اس تصنیف میں تضییع اوقات کی ہی شکایت کی تھی اس پر حضرت والا نے یہ جواب تحریر فرمایا تھا... نثر میں لطف نظم کا پیدا کیا تھا... غزل نامہ جو کشف استعداد فطری کے اختبار سے ازل نامہ ہے پہنچ کر وجد و طرب میں لا لایا... خدا تعالیٰ آپ کے سب مقاصد پورے فرمادے خیر اضلاع وقت میں بھی اطاعت بخت کا مسئلہ حل ہوا کہ انسان تقدیر حق کے سامنے عاجز ہے کہ ارادہ تو کیا تھا ضبط اوقات کا اور ہو گیا خط اوقات... ان شاء اللہ اس مسئلہ کا منکشف ہونا بھی ترقی کا زینہ ہو گا... علی سجاد کا بھی ماشاء اللہ سجادہ رُنگیں ہونے لگا... آشفة و آشفة کن اشرف علی...

عا جل اور آ جل

حضرت خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ کیا علم نہ ہونے سے مواخذہ نہیں ہوتا فرمایا کہ علم نہ ہونے سے کچھ تو فرق ہو جاتا ہے... آخرت میں تو کچھ فرق نہیں ہوتا لیکن دنیا میں ہو جاتا ہے... عا جل اور آ جل کا فرق ہو جاتا ہے...

ست اور ریا، ست

فرمایا کہ آج کل تو شرافت اور ریاست کا وہ خلاصہ رہ گیا ہے جو میرے سب سے چھوٹے ماموں صاحب نے اس شعر میں دکھایا ہے...
ہے شرافت تو کہاں لس شرو آفت ہے فقط ست دیاست سے گیا صرف دیاباتی ہے

جبری اور قدری

فرمایا کہ خدا کا نام بتلانے کیلئے بجز اسلام کے اور کوئی شرط نہیں... کوئی ہندو مجھ سے پوچھے اللہ کا نام تو ہرگز نہ بتاؤں جب تک کہ مسلمان نہ ہو جائے... باقی چاہے جبری ہو چاہے قدری ہو... چاہے نفع نہ ہو لیکن ہم اپنی طرف سے بتلانے کو تیار ہیں...

پڑھے گی... پڑے گی

ایک مرتبہ ایک خاتون خانقاہ کے دروازہ پر آئیں... حضرت نے معلوم کرایا کہ پوچھوا کیا کہتی ہیں... معلوم ہوا کہ پڑھنے کیلئے مدرسہ معلوم کرنے آئی ہے... حضرت نے فرمایا! اس کو بتا دو کہ فلاں جگہ خواتین کیلئے مدرسہ ہے... پھر فرمایا یہ پڑھے گی کیا یہ تو کہیں پڑے گی...

فوجی... موچی

ایک صاحب حاضر خدمت ہوئے... پوچھا کیا کام کرتے ہو... عرض کیا کہ فوجی ہوں... فرمایا فوجی ہو یا موچی ہو؟

آنہ اور پائی

ایک صاحب حاضر ہوئے اور تھوڑی دیر بعد کہنے لگے مجھے جانا ہے حضرت چاہتے تھے... کہ یہ مزید کچھ تھہریں... حضرت نے فرمایا تمہارا آنا کیا ہوا یہ تو پائی بھی نہ ہوا

مولوی اور کسی

فرمایا کہ ایک ظریف کا قول ہے کہ مولویوں اور کسیوں کے ملازمت ہوتے ہیں کیونکہ جہاں ان کے منہ سے کچھ لکھا بہت سے لوگ کام کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں... اس لئے ان کے ملازم بے کار ہو جاتے ہیں...

لسم اور پسٹم

فرمایا کہ نیک کام کرتے رہو جیسے بھی ہو لسم پسٹم کئے جاؤ... کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ

اول اول انتظام سے نہیں ہوتا جی نہیں گلتا... تو اس کی پرواامت کرو جیسے ہو کرو جس دن
ذوق ہو کرو... یہ خیال بند کرو کر کل تو کیا نہیں آج کرنے سے کیا فائدہ ہو گا...

اعمال اور احوال

فرمایا کہ دوام تو اعمال پر ہوتا ہے نہ کہ احوال پر بلکہ تغیر احوال میں مصالح ہیں جن
کا مشاہدہ اہل طریق کو خود ہو جاتا ہے مثلاً غیبت کے بعد حضور میں زیادہ لذت ہونا اور
مثلاً غیبت میں انکسار و ندامت کا غالب آنا اور مثلاً اپنے عجز کا مشاہدہ ہونا وہ شل ذلک...

ازالہ اور امالة

فرمایا... حضرت حاجی صاحبؒ کی عجیب و غریب تحقیق ہے کہ رذائل نفس کا ازالہ
نہ کرے بلکہ امالہ کر دے... بجل رہے بجل ہی... مگر اس کا محل بدل دیا جاوے... اگر بجل
نہ ہوتا تو رندیوں بھڑوں بد معاشوں میں خوب مال لٹاتا...

عقل اور فضل

فرمایا کہ زری عقل سے کچھ نہیں ہوتا جب تک کہ فضل بھی نہ ہو... خدا کی قسم عقل پر
ناز کرنا بے عقلی اور بے راہی ہے اس لئے اگر کسی کو اپنی عقل پر ناز ہو تو اس خیال کو دور
کرے... زری عقل کچھ کام نہیں آتی... بڑے بڑے عقلااء نے ٹھوکریں کھائی ہیں...
دیکھئے بڑی رفتار گھوڑے کی یہ ہے کہ دامن کوہ تک پہنچاوے اس کے بعد گھوڑا
بالکل بے کار ہے... وہاں تو ہوا ای جہاز کی ضرورت ہے...

شکستی اور پستی

فرمایا... وہاں تو شکستی اور پستی ہی کام دیتی ہے... عقل کچھ کام نہیں دیتی...

خشنگی اور شکستگی

فرمایا بیماری میں تیزی نہیں رہتی... خشنگی اور شکستگی پیدا ہو جاتی ہے... متنات اور وقار بھی آ جاتا ہے... غرض یہ کہ بیماری خوش اخلاق بنا دیتی ہے...

لگائی اور بجھائی

فرمایا کہ ہمارے یہاں تو بس اپنی نیند سو و... اپنی بھوک کھاؤ... جیتن کی زندگی بس کرو یہاں حدود کے اندر رہو... یہاں محمد اللہ نہ کسی کی لگائی نہ کسی کی بجھائی، آزادی بڑی ہے...

جان، ابدان اور ایمان، ادیان

الحدیث... من تطبب ولم یعلم منه طب فهو ضامن يعني شخص کسی کا علاج کرے اور اس کی طب کا (ماہرین) کو علم نہ ہو تو اس پر ضامن لازم ہے (اگر کوئی غلطی ہو جائے تو آخرت میں معصیت کے سبب)

فرمایا کہ اشتراک علت سے بھی حکم ہے اس شخص کا جو طب روحانی نہ جانتا ہو اور پھر منصب مشیخت کامی بن کر طالبین کی رہنمی کرنے لگے بلکہ یہ زیادہ قابل شناخت ہے کیونکہ طبیب جاہل صرف جان یا ابدان میں تصرف کرتا ہے اور یہ پیر جاہل ایمان و ادیان میں تصرف کرتا ہے فاین هذا من ذالک...

مزہ اور مذہ

فرمایا حق تعالیٰ ہی مفید اور مضر کو خوب جانتے ہیں اور اس کو بھی کہ بندہ کیلئے کس وقت کیا مناسب ہے لوگ تو کیفیات کے پچھے پڑے ہوئے ہیں اور لذت کے طالب ہیں... ہے تو نخش بات مگر میں تو اس لذت کی طلب پر یہ کہا کرتا ہوں... کہ اگر مزے ہی کی خواہش ہے تو میاں مزہ تو مذہ میں ہے...

علم غیب اور علم عیب

فرمایا پیر کو علم غیب ہونا ضروری نہیں البتہ علم عیب ہونا ضروری ہے (الاقادات)

مرض اور مریض

فرمایا ایک طبیب کی تعریف کی گئی کہ یہ بڑے اچھے حکیم ہیں... ان کے علاج سے مرض ہی نہیں رہتا یعنی مریض ہی نہیں رہتا جو مرض باقی رہے (غض لمبر منو)

مال اور مال

فرمایا آج کل لوگوں کی مال پر تو نظر ہے مال (انجام) پر نہیں (اشرف السوانح)

سینہ اور بلغم

فرمایا... لوگ چاہتے ہیں کہ بغیر مجاہدہ اور محنت کرائے بزرگ اپنے سینہ سے کچھ عطا فرمائیں... اس پر فرمایا سینہ میں کیا دھرا ہے سینہ میں تو بلغم ہے وہ تم کو دیں گے (الاستغفار)

جمع غالب اور جمع حاضر

ایک سلطنتی گفتگو میں فرمایا مسلمانوں کو جمع غالب کا صیغہ یاد ہے یعنی جو جمع آئی غالب کر دی اور ہندوؤں کے یہاں جمع حاضر کا یہ جو کچھ جمع کر لیتے ہیں اس میں سے صرف نہیں کرتے اس پر ایک مہاجن (بکسر اکھیم یعنی بڑے جن) کی حکایت بیان فرمائی جو باوجود بے حد مالدار ہونے کے علاج نہ کرواتا تھا...

آخر لوگوں کے اصرار پر طبیب کو بلا کر تجھیس کرایا اور ساتھ ہی مرنے کی صورت میں تجھیس و تلفیں کا تجھیس کرایا تو مرنے میں علاج سے کم خرچہ بیٹھا... تو اس نے کہا مرننا بھی بہتر ہے... (الاقادات الیومیہ حصہ دوم)

حیدر آبادی اور تھانوی

فرمایا... حیدر آباد کن سے ایک صاحب غیر مترشע لباس پہن کر آئے تھے ان سے فرمایا اب جو آئیں تو تھانوی بن کر آئیے گا حیدر آبادی بن کرنے آئیے گا... (الافتراضات الیومیہ حصہ دوم)

پتلی اور پٹلی

ایک مرتبہ حضرت موصوفؐ نے لکھا کہ میری الہیہ محترمہ رحمۃ اللہ علیہا میرے لئے باقی روئیوں سے پتلی روٹیاں پکا کر نجع میں رکھتی ہیں کہ زم رہیں پھر کھانے کے وقت نجع میں سے نکال کر کھاتا ہوں... شبہ یہ ہوتا ہے کہ کیا باقی روٹیاں اللہ کی نعمت نہیں کہ ان کو ایک طرف کر کے نجع میں سے نکال کر کھاتا ہوں... اس پر تحریر فرمایا کہ مصروف نہیں خصوص جبکہ پتلی روٹی پکانے اور رکھنے کی فرماش اپنی پتلی سے کرے...

گڑ بڑا اور بڑھ چڑھ

ایک مرتبہ حضرت موصوفؐ نے لکھا کہ سخت بیماری کی وجہ سے وظائف سب گڑ بڑ ہو گئے تو جو ابا تحریر فرمایا کہ بڑھ چڑھ گئے کیونکہ وظائف کا اجر گھٹتا نہیں اور بیماری کا بڑھ گیا... (مکتوبات اشرفی)

پریشان اور پرے کی شان

ایک مرتبہ حضرت موصوفؐ نے لکھا کہ دوسرے کی تکلیف دیکھ کر پریشان ہو جاتا ہوں اور اس خیال سے پریشانی بڑھتی ہے کہ اگر مجھ پر تکلیف آگئی تو کیا ہو گا... حضرت اقدس ارشاد فرمائیں کہ یہ پریشانی نہ موم تو نہیں... اس پر تحریر فرمایا نہیں بلکہ اس سے بعض اوقات بہت پرے کی شان مل جاتی ہے... (مکتوبات اشرفی)

کھٹل اور جھٹ مل

حضرت والا کے پاس بیٹھے ہوئے کسی شخص نے گریبان میں کھٹل چلتا ہوا دیکھ
کر کہا حضرت کھٹل ارشاد فرمایا جھٹ مل ...

تلیہ... تو لے... آ

ای طرح ایک مرتبہ وضو سے فارغ ہونے کے بعد خادم سے فرمایا رومال لے آؤ
اس نے کہا حضرت رومال نہیں تولیہ ہے تو فرمایا تو لے آؤ (بزم اشرف کے چانغ منو ۲۲۲)

صرہ اور سہرا

ایک مرتبہ حضرت حکیم الامت نے سیدی مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع
صاحب دیوبندی سے دریافت فرمایا کہ آپ حضرت شاہ وصی اللہ صاحب گوجانتے
ہیں؟ حضرت مفتی صاحب نے فرمایا
ما و مجنوں ہم سبق بودیم در دیوانِ عشق او بصر ارفت دمادر کو چہار سو اشدم
اس پر حضرت حکیم الامت نے ارشاد فرمایا... یہاں یہی دستور ہے کسی کو صرہ ادیا
جاتا ہے اور کسی کو سہرا ہر ایک کو جو کچھ عطا ہوا ہے اس پر راضی رہنا چاہئے ...

پا گل اور پاپہ گل

فرمایا حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ گو حضرت حافظ شیرازی کی تربیت کا الہام ہوا تو
انہوں نے حضرت حافظ شیرازی کے والد سے مل کر کہا کہ آپ کی اولاد کو دیکھنا چاہتا
ہوں تو ان کے والد صاحب نے حافظ صاحب کے علاوہ سب بیٹوں کو دھکلایا آپ نے
فرمایا کوئی اور لڑکا بھی ہو تو دکھاؤ کہا ایک دیوانہ سا ہے... فرمایا اس کو لاو... جب حافظ
صاحب کو سامنے کیا گیا تو پہچانا کہ پا گل نہیں پاپہ گل ہے... (خبر الاقارات)

مجانین اور مجازین

مولوی سالار بخش صاحب کے تذکرہ کے ضمن میں فرمایا تھا یہ ہے کہ اس زمانہ کے مجانین، بھی اچھے ہی تھے آج کل کے تو مجازین، بھی شاید ایسے ہوں (معارف لکھنؤی)

درایت اور روایت

فرمایا! مولانا عبدالحیٰ لکھنؤیؒ کو ہمارے بزرگوں سے بہت تعلق تھا چنانچہ مولانا محمد قاسم صاحبؓ جب مرض وفات سے بیمار ہوئے تو مولانا کی طبیعت لکڑی کھانے کو چاہی اس کی خبر کسی طرح مولانا عبدالحیٰؒ کو بھی ہو گئی تو مولانا عبدالحیٰ صاحب نے لکھنؤی سے بڑے اہتمام سے مولانا محمد قاسمؓ کے لئے لکڑیاں بھیجیں... اسی طرح جب مولانا محمد قاسمؓ نے کتاب ”تخدیر الناس“ لکھی تو سب نے مولانا محمد قاسم صاحب کی مخالفت کی مگر مولانا عبدالحیٰؒ نے موافقت میں رسالہ لکھا دنوں رسالوں میں یہ تفاوت ہے کہ مولانا محمد قاسمؓ کے رسالہ میں درایت کا رنگ غالب ہے اور مولانا عبدالحیٰ صاحب رحمت اللہ علیہ کے رسالہ میں بھی روایت کا رنگ ... (القول الجلیل)

ہمدردی اور ہمہ درودی

عوام کی قومی ہمدردی کی بابت فرمایا ہمدردی نہیں ہمہ درودی ہے ...

تہذیبِ جدید اور تعزیبِ جدید

فرمایا... تہذیبِ جدید تعزیبِ جدید ہے ...

امتحانی کے چھ حرف

ایک لڑکے کی غلطی پر فرمایا کہ چھ ماہ کے لئے اپنے خرچ پر پڑھیں ...

اگر ٹھیک ہو گئے تو داخل کر لیں گے پھر فرمایا چھ ماہ کا امتحان ہے

امتحان کے چھ حرف ہیں ہر حرف کے بد لے ایک ماہ ...

قدح اور مدح

آیت و حملہا الانسان کے متعلق فرمایا... کہ اکثر عارفین کے نزدیک امانت سے مراد عشق ہے اور آگے جوار شاد ہے کہ انه کان ظلموما بعض الہ لطائف نے کہا ہے کہ یہ عنوان میں تو قدح ہے لیکن دراصل مدح ہے کہ اس نے بڑا ہی تم کیا کہ جھٹ کھڑا ہی ہو گیا اور عشق کا بوجھ اٹھانے کے لئے تیار ہو گیا... بڑا نادان ہے پچھنہ سوچا کہ کیسی کیسی مصیبتیں پڑیں گی...

وجوب اور وجود

ایک مولوی صاحب سے ایک نو تعلیم یافتہ نے داڑھی کا ثبوت قرآن سے طلب کیا... انہوں نے کہا کہ... حضرت دیکھو قرآن مجید میں ہے کہ جب مولیٰ علیہ السلام کو حضرت ہارون علیہ السلام پر غصہ آیا تو انہوں نے ان کی داڑھی پکڑ لی... دیکھو قرآن میں نبی کے داڑھی ہونا ثابت ہے... فرمایا... میرے سامنے ان مولوی صاحب نے یہ جواب نقل کیا میں نے کہا کہ مولانا اس سے تو آپ نے داڑھی کا وجود ثابت کیا، وجوب تو ثابت نہ ہوا... اور گفتگو تھی وجوب میں... ورنہ مخفی وجود ثابت کرنے کے لئے آپ نے قرآن کو ناحق تکلیف دی... اپنی ہی داڑھی دکھلا دی ہوتی کہ اے لو... یہ داڑھی کا ثبوت ہے... مشاہدہ کا انکار بھی نہ ہو سکتا اگر یہی سوال وہ آپ پر کرتا تو آپ کیا جواب دیتے...

آن اور آنه

حضرت والا کسی امیر کے گھر تشریف لے گئے اس نے کچھ کپڑے اور دس روپے نقد پیش کئے واپس فرمادیئے... اس نے اصرار کیا تو فرمایا کہ تمہیں تو وسعت ہے، ممکن ہے اس مجلس میں کوئی غریب ہو اور اس کا جی بھی گھر لے جانے کو چاہے اور وہ یہ منظر دیکھئے تو اس کی ہمت نہ پڑے گی... اس درخواست کو کہ گھر چلو... کیونکہ اس بے چارے

کے پاس اتنا دینے کو کہاں سے آئے... فرمایا چنانچہ خدا تعالیٰ نے میرے اس جواب کو وہیں دکھلا دیا کہ اس جلسہ کے اندر دو تین غریب آدمیوں نے کہا کہ صاحب ہمارے ہاں بھی چلو... وہ اس انتظار میں تھے کہ دیکھیں آنا قسمی ہے یا غیر قسمی... وہ آتا... آز کا ہے یا روپیہ کا... میں ان کی درخواست پر گیا، سب بے چاروں نے جا کر صرف شربت پلا دیا... دوپیسہ کی شکر یادو آنہ کا سکی ان کا جی خوش ہو گیا...

لاتقطوا، اور لاتظلموا

ایک صاحب نے اپنے خط میں چند فرمائشیں لکھیں اور اس کے ساتھ یہ شعر بھی لکھا
عاشق کے دل کو توڑو لیکن ذرا سنبھل کر لاتقطوا کو دیکھو یہ کس کی گفتگو نہ ہے
حضرت نے فی البدیہ جواب میں یہ شعر لکھا دیا...
عاجز کے دل کو توڑو لیکن ذرا سنبھل کر لاتظلموا کو دیکھو یہ کس کی گفتگو ہے

اور لکھا کہ میں ان فرمائشوں کے پورا کرنے پر قادر نہیں اور غیر قادر کو مجبور کرنا ظلم ہے

معصوم اور محفوظ

فرمایا اولیاء اللہ مخصوص تو نہیں ہوتے... محفوظ ہوتے ہیں... اللہ تعالیٰ گناہوں سے
ان کی حفاظت فرماتے ہیں...

چنوں اور چنے

ایک صاحب حضرت والا کے لئے پنجاب سے چنے لائے اور تعارف کے لئے درخواست لکھ کر پیش کی جس کا مضمون تاکافی تھا ان کو حکم دیا کہ جاؤ کسی کو واسطہ بٹا کر اپنے آنے کی غرض بیان کرو... واسطہ ڈھونڈنے میں مجلس کی حاضری سے محروم رہے... حضرت مفتی محمد حسن صاحب امرتسری قدس سرہ نے حضرت والا کو بتایا کہ وہ

صاحب آپ کے لئے چنے لائے ہیں... فرمایا وہ میرے لئے چنے لائے اور میں نے ان کو چن دیا (چنان کا لفظ چنوں اور چنے لانے والے دونوں پر چپاں فرمایا)

حرمان اور خرمان

فرمایا... قطب الارشاد کی علامت یہ ہوتی ہے کہ جو شخص اس کا معتقد نہ ہو بلکہ اعتراض کرتا ہو وہ خاص فیض و برکات سے محروم رہتا ہے مگر حرمان ہوتا ہے خرمان نہیں ہوتا یعنی نجات اس پر منحصر نہیں مگر ترقیات باطنی نہیں ہوتیں... ۱

شارع اور شارح

فرمایا... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شارع نہیں، شارح ہیں یعنی قرآن مجید کی شرح فرماتے ہیں... شارع حقیقی، اللہ تعالیٰ ہیں...

ہمدرد... ہمسہ درد

فرمایا آج کل کے ہمدرد ہمدرد نہیں ہمسہ درد ہیں...

تکشیر اور تکمیل

فرمایا تکشیر اعمال ضروری نہیں تکمیل اعمال ضروری ہے...

فارسی پالیسی اور انگریزی پالیسی

فرمایا... آج کل عوام علماء کو اس طرح آگے کرتے ہیں جیسے بیل بہلوان کا امام ہوتا ہے مگر بہلوان کے اشارہ پر چلتا ہے... جھنڈا لے کر علماء آگے تو رہیں مگر کون آنکھوں سے مقتدیوں کے اشارہ کو دیکھتے رہیں... آج کل علماء سے دوバتوں کی درخواست کی جاتی ہے ایک پالیسی کی دوسری پالیسی کی... ایک انگریزی کی پالیسی ہے ایک فارسی کی یعنی

پاؤں چاٹا، لیڈروں کی رائے کا اتباع بھی کریں اور ان کی خوشامد بھی کریں... جہاں ان کی زبان سے کوئی بات نکلے، علماء فوراً اس کا فتویٰ نکال دیں...

پیٹ بھر اور نیت بھر

فرمایا کہ کھانے پینے سے خوش ہونا مذموم نہیں... کیونکہ وہ نعمت الہی اور فضل خداوندی ہے جس سے خوش ہونے کا ہم کو امر ہے... اس لئے خوش ہو اور خوب کھاؤ چیز... مگر یہ معنی نہیں کہ اناثی کی سی بندوق بھرلو... پیٹ بھر کر کھاؤ... نیت بھر کرنہ کھاؤ۔

آمین بالسر اور بالشر

کسی جگہ مقلدوں اور غیر مقلدوں میں آمین کہنے پر جھگڑا تھا... انگریز موقعہ پر تحقیقات کو خود آیا اور یہ فیصلہ کیا کہ آمین کی تین قسمیں ہیں ایک بالسر یہ تو سنت ہے احادیث سے ثابت ہے ایک بالسر یہ بھی سنت ہے احادیث سے ثابت ہے... ایک بالشر ہے... جس سے مشتعل کرنا مقصود ہے یہ روکنے کے قابل ہے...

حیلیم اور عذاب الیم

فرمایا... جن لوگوں نے دہلی کا حیلیم کھایا ہے نامعلوم کس نے اس کا نام حیلیم رکھ دیا... یہ تو غضبناک بلکہ عذاب الیم ہے وہ جانتے ہیں کہ اس میں کیسی لذت ہوتی ہے میں نے ایک دفعہ کھایا تھا بہت مت مرچیں تھیں... مگر لذیذ ایسا تھا کہ ایک رکابی کے بعد دوسری خریدی پھر تیسرا خریدی... والد صاحب زیادہ مرچیں کھانے سے منع فرمایا کرتے تھے... ان کی بات میری سمجھ میں نہ آتی تھی... اب میں دوسرے جوانوں کو مرچوں سے منع کرتا ہوں... مگر ان کی سمجھ میں نہیں آتا تو میں اپنے دل میں کہتا ہوں کہ تو نے بھی تو والد صاحب کی بات کو نہ مانا تھا... اسی طرح یہ تیری بات کو نہیں مانتے...

تعلمون اور تالاموند

فرمایا... آج کل تو کوئی معیار ہی نہ رہا ہر شخص واعظ ہے مقتدا ہے دیوبند میں ایک نایبنا صاحب تشریف لائے... آنکھوں سے تو اندر ہے تھے ہی... دل کے بھی اندر ہے تھے... سورہ جمعہ میں ان کنتم تعلمون کا آپ نے عجیب ترجمہ کیا کہ اے لوگو بہتر ہے تمہارے واسطے کے تالانگا کر جمعہ کی نماز کو چلے جایا کرو... آپ نے تعلمون کو تالاموند سمجھا... میں بھی اس جلسہ میں موجود تھا... مولانا رفیع الدین صاحب نے دھرم کا کرو عنظ کہنے سے منع فرمایا...

جوں کا توں اور کنبہ ڈوبا کیوں

فرمایا... سلوک میں خود رائی سے کام نہیں چلتا... اپنے کو اہل اللہ کے پر درکرد و یہ بھی خدا ہی کے پر درکرنا ہے ورنہ اس بننے کی سی مثال ہو گی جو ایک بھلی پر مع اہل و عیال کے سفر کو چلا... راستہ میں ایک دریا پڑا... آپ نے بھلی کنارے پر رکوادی اور دریا کے پانی کو باس سے ناپنے لگتے پانی کہیں پر، گھٹنوں، گھٹنوں تھا کہیں پر کمر کمر... کہیں آدمی ڈوابا و... کہیں دوآدمی ڈوابا و... کہیں اس سے کم اور کہیں اس سے زیادہ آپ نے سلیٹ پنسل لے کر حساب لگا کر پانی کی او سط نکالی... کہ کمر کمر ہے... آپ نے بھلبان، کو کہا کہ بھلی لے چل... اب جو نیچے میں "بھلی" پہنچی تو الگی غوطے کھانے سمجھے کہ حساب میں غلطی ہو گئی... جھٹ نکال کر پھر زدیکھا تو حساب صحیح تھا، کہنے لگے لیکھا جوں کا توں، کنبہ ڈوبا کیوں...

خود کشی اور فرزند کشی

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ بڑا کمال تو ابراہیم علیہ السلام کا ہے کیونکہ خود کشی کرتے تو بہتوں کو دیکھا ہو گا... یا کم از کم سناء ہو گا... مگر فرزند کشی کون کر سکتا ہے؟

شاملہ بمقدار علم اور شملہ بمقدار جہل

فرمایا... ہم جب شملہ گئے جب انبالہ سے آگے بڑھے تو عجیب فرحت تھی... یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا شملہ پہنچ گئے... وہاں پہنچ کر تو اٹی وحشت ہوئی اور جی نہ لگا... میں نے کہا کہ ہم تو سنا کرتے تھے کہ شملہ بمقدار علم، لیکن یہاں آ کر معلوم ہوا کہ شملہ بمقدار جہل یعنی جتنا جس میں جہل زیادہ ہوا تھا ہی وہ وہاں رہ کر لطف اٹھا سکتا ہے... ۔

خدا اور عقل

فرمایا... حق تعالیٰ کی کنہہ ذات کا تصور میں لانا محال ہے... ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ خدا کس کو کہتے ہیں انہوں نے کہا کہ جو عقل میں نہ آ دے پھر اس نے پوچھا کہ عقل کے کہتے ہیں... انہوں نے کہا کہ جو خدا کو پادے... ۔

اندیشہ جان اور اندیشہ ایمان

فرمایا... مکہ شریف سے واپسی پر سبھی میں لوگوں نے وعظ کی درخواست کی... میں نے کہا مجھے معاف کرو... میں یہاں وعظ نہیں کہوں گا... کیونکہ دو حال سے خالی نہیں... یا تو ناقص کہوں گا تو ایمان کا اندیشہ... یا قص کہوں گا تو "جان" کا اندیشہ... لہذا میں جان و ایمان کو خطرہ میں نہیں ڈالتا، مجھے جان و ایمان دونوں محبوب ہیں... ۔

کارنکٹائی اور ناک کٹائی

فرمایا... کارنکٹائی فی الحقيقة ناک کٹائی ہے نام ہی بڑا خوبصورت ہے مگر لوگ ان پر مرے ہوئے ہیں... ۔

اختار م Hispan اور مجبور Hispan

فرمایا... تقدیر کے مسئلہ میں ابھنا Hispan حماقت ہے بس اجمالاً اتنا سمجھ لوا کہ تم اختار

محض ہونہ مجبور محض... تم کو کچھ اختیار بھی دیا گیا ہے اور کسی قدر مجبور بھی ہو...
 جس طرح امور دنیا میں تم اپنے اختیار سے کام لیتے ہو اور وہاں تقدیر پر ہاتھ
 پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھتے... اسی طرح دین کے کاموں میں بھی اختیار سے کام لو...
 غرض اپنی اصلاح کی فکر کرو...

بکری اور بکری

فرمایا... دلی میں بتایا گیا کہ ایک مولوی صاحب تشریف لائے وہ ایک دن میں
 گیارہ روپے کے پان کھا گئے... بکری کو بھی مات کر دیا مگر آبرو کی بکری ہو گئی... آپ کیا
 کھاتے... مفت کامال تھا جو آیا تو اوضع پر تواضع کی ...

قطبی اور بے قطب

فرمایا... معقولیوں کے نزدیک تو بوعلی کے سوا کوئی شیخ ہی نہیں سب جولا ہے ہی
 ہیں اور گویہ بات بعض منقولیوں میں بھی ہے جیسا کہ ایک مولوی صاحب نے قطبی میں
 قال الامام (امام نے کہا) کا ترجمہ کیا تھا امام ابوحنیفہؓ نے فرمایا مگر یہ مضر تو نہیں ہے
 بے قطبی بھی انسان قطب بن سکتا ہے...

لکری، لکری اور مکری

فرمایا... بدلوں تجوید سکھے ایک لڑکے نے ایک مدینی صاحب جو لکھنؤ میں آیا، کی
 قراءت کا چہہ اتارا... جب اپنے خیال کے مطابق قاری صاحب سے افضل ہو گیا تو
 اپنا کمال ظاہر کرنے کے لئے قاری صاحب کو سنایا... وہ توداد کا منتظر تھا مگر انہوں نے
 کہا کہ جیسا ہم نے لغات اردو بنایا ہے کہ اختیارة لکری الحطب لکری العنكبوت مکری
 اس وقت معلوم ہوا کہ کیسا قرآن صاحب زادہ نے پڑھا ہے...

اعانت اور اہانت

ایک صاحب نے لکھا تھا کہ میرے ہی خط پر آپ نے جواب لکھ دیا... یہ میری بڑا ہانت کی... فرمایا کہ بندہ خدا میں نے تو اعانت کی ہے اہانت نہیں کی... ایسے ایسے خوش فہم دنیا میں آباد ہیں...

مکمل اور مکمل

فرمایا... اب تو یہ حالت ہے کہ ذرا نماز و طیفہ کوئی پڑھنے لگے اور چار آدمی اس کو شاہ صاحب یا صوفی صاحب کہنے لگے تو سمجھیں گے کہ ہم کامل مکمل یعنی مکمل پوش ہو گئے ہیں...

گنگارام اور جمنارام

فرمایا... افسوس آج کل یہ علامت بزرگی سے سمجھا جاتا ہے کہ جہاں کے اس رنگ کے ہو گئے کہ ساری دنیا خوش رہے... گنگا پر گئے گنگارام جمنا پر گئے... جمنارام...

تہذیب اور تعزیب

فرمایا... ہر کام میں یورپ والوں کی تعلیم ہے چنانچہ کسی تقریب میں جب کوئی مضمون پسند آتا ہے تو اس پر تالیاں بجاتے ہیں حالانکہ تالیاں تو اہانت کے موقعہ پر بجائی جاتی ہیں یہ اچھی تہذیب ہے... تہذیب کیا تعزیب ہے... ہماری تہذیب اس موقعہ پر یہ ہے کہ سبحان اللہ کہیں...

ان شاء اللہ کا لطیفہ

فرمایا... ایک احتق چلا جا رہا تھا کسی نے پوچھا کہاں جا رہے ہواں نے کہا بازار جا،

رہا ہوں... گدھا خریدوں گا... اس نے کہا ان شاء اللہ کہہ لو... تو کہنے لگا، روپیہ میری جیب میں ہے گدھا بازار میں پھر ان شاء اللہ کہنے کا کیا موقع ہے... آگے گیا۔ تو کسی نے جیب میں سے روپیہ اڑایا... اپنا سامنہ لے کر واپس آیا پھر وہ شخص ملا... پوچھا کہاں سے آ رہے ہو... کہا میں بازار گیا تھا ان شاء اللہ میرا روپیہ چوری ہو گیا ان شاء اللہ اور گدھا میں نے نہیں خریدا ان شاء اللہ اور اب میں مفلس ہوں... ان شاء اللہ اب اس کو ان شاء اللہ کا سبق ایسا یاد ہوا کہ واقع میں جو موقع ان شاء اللہ کا نہ تھا اس میں بھی ان شاء اللہ داخل کر دیا... ۱

سجدہ اور قشقة

فرمایا... ایک سیاح نے ایک جو گی کو دیکھا جو قشقة لگائے مندر میں بیٹھا تھا مگر اس کے چہرے پر نور ایمان نمایاں تھا کیونکہ ایمان کا نور چھپا نہیں رہ سکتا چاہے لاکھ پر دوں میں ہو... اس سیاح نے اس جو گی سے خلوت میں پوچھا تو اس نے اقرار کیا کہ ہاں میں مسلمان ہوں وجہاں ظاہری وضع کی پوچھی تو کہا اسلام میں قیود بہت ہیں... میں آزاد ہوں... قیود سے وحشت ہوتی ہے... سیاح نے کہا شرم نہیں آتی اطلاق کا دعویٰ ہے تو یہاں بھی قید کفر کی ہے وہاں قید اسلام کی تھی... وہاں قید زمزم کی تھی تو یہاں گنگا کی قید ہے... وہاں سیماۓ سجدہ تھا تو یہاں قشقة ہے... وہاں تمیض و قبا تھا تو یہاں زنا و لغو ثہے اطلاق کا محض دعویٰ ہے آزادی یہاں بھی نہیں ہاں البتہ اتنا فرق ہے کہ ایک قید محبوب کو پسند ہے اور ایک ناپسند... پس تنہہ ہو اچوٹ کافور ا تو بہ کی... ۲

سرگان دنیا اور سوتیلان دنیا

فرمایا کہ ایک ظریف درویش کی مجلس میں کسی نے کسی کو دعا دی کہ ایمان کی سلامتی اور عاقبت بخیر ہو وہ درویش کہنے لگے اس کے معنے بھی جانتے ہو... لوگوں نے کہا ترجمہ سے زیادہ تو معلوم نہیں... انہوں نے ظرافت سے کہا کہ ایمان کی سلامتی تو یہ

ہے... روٹی اچھی طرح مل جائے اور عاقبت بخیر... یہ ہے کہ پاخانہ کھل کے آجائے جب تک آرام سے بسر ہوتی ہے تب ہی تک ہمارا سب دینداری تقویٰ طہارت ہے جو لوگ کرتے ہیں ان ہی کی برکت سے یہ رتبہ حاصل ہے... جن کو تم سکان دنیا کہتے ہو حالانکہ تم سوئلان دنیا ہو یعنی وہ دنیا کے سکے ہیں...

مہذب... مرخص... مخت

فرمایا... بعض لوگوں کو سنے ہوئے الفاظ کی نقل کا شوق ہوتا ہے مگر اس کا نتیجہ ذلت و رسالت کے سوا کچھ نہیں... چنانچہ ایک صاحب نے کسی مہذب آدمی کو سننا کہ جب وہ مجلس سے جانے لگے تو صاحب خانہ سے کہا کہ مرخص ہونا چاہتا ہوں... آپ کو اس لفظ کے استعمال کا شوق ہوا... بہت رہا مگر مرخص کی جگہ زبان پر مخت چڑھ گیا... اب جب آپ اٹھنے لگے فرماتے ہیں کہ میں مخت ہونا چاہتا ہوں... صاحب خانہ نے کہا کہ اپنی چیز کا آپ کو اختیار ہے... جو چاہے کیجئے میں کیا عرض کروں... اب آپ اس کامنہ تکتے ہیں کہ مجھے یہ نیا جواب کیوں دیا جا رہا ہے... اسی طرح ایک صاحب نے کسی کے بیٹے کی تعزیت میں یوں کہا تھا خدا آپ کو نعم البدل عطا فرمائے... آپ نے اس لفظ کو یاد کر لیا... اتفاق سے کسی کا باپ مر گیا اس کی تعزیت کو گیا تو کہا خدا آپ کو نعم البدل عطا فرمائے... تو حضرت نے ہوئے الفاظ نقل کرنے کا یہ نتیجہ ہوتا ہے...

حدیث ضعیف پر لطیفہ

کان پور میں مجھے ایک بڑھے نے پوچھا تھا کہ وتروں کے بعد سبحان الملک القدس کہنا کیسا ہے میں نے کہا ہاں مسنون ہے... حدیث سے ثابت ہے کہنے لگا وہ حدیث تو ضعیف ہے... میں نے ظرافت سے کہا... تم بھی تو ضعیف ہو... تو تم ہی کہاں کے قوی ہو...

معقول اور نامعقول

ایک دفعہ ایک پادری کہہ رہا تھا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام... سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہیں... کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام اندھوں کو سوانح کرتے تھے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اندھے کو سوانح انہیں کیا... نعمان خان نے جواب دیا کہ لا و میں یہ کر دوں... وہ پادری یہ کھشم تھا... کہنے لگا اچھا تم میری دونوں آنکھوں کو برابر کرو...
...

آپ نے کہا نبی اور امتنی میں کچھ فرق ہونا چاہئے... نبی تو دوسری آنکھ کو پینا کر کے دونوں کو برابر کرتے گر میں یہ کر سکتا ہوں کہ تدرست آنکھ کو بھی پھوڑ دوں... اس سے دونوں برابر ہو جائیں گی اور اس کے بعد اس کی آنکھ میں انگلی دینے لگا کہ بولو... پھوڑ دوں... اس سے مجمع کوہنسی آگئی اور پادری کی تقریر کارگ کا گھر گیا اور یہ حضرت جیت گئے... گوبات بے ڈھنگی تھی...
...

مگر آج کل مناظرہ میں ایسے ہی لوگ اچھے رہتے ہیں کیونکہ آج کل جتنا اور ہارنے کا مد اس پر ہے کہ مجلس پر کسی کا اثر جم جائے اور مقابل کارگ کا گھر جائے بات معقول ہو یا نامعقول...
...

ولادتی عشق

فرمایا... ہمارے ایک دوست ہر خط میں ایذا... رسماں با قلم لکھا کرتے تھے میں نے ان کو دھرم کایا تو آپ نے معدرت کا خط لکھا جس میں یہ بھی تھا...
...

من عاشق معشوق مزاجم چہ کنم

وہ عاشق ہونے کے ساتھ معشوق بھی نہنا چاہتے تھے میں نے جواب لکھا

من قاتل معشوق مزاجم چہ کنم

اس کے بعد ان کا دماغ درست ہو گیا ان کا عشق ولادتی عشق تھا...
...

رجسٹری شدہ صوفی

فرمایا... اب تو تصوف بہت ستا ہو گیا ہے کہ دوپیے میں آتا ہے ایک پیسہ کی تسبیح
لے لی اور ایک کا گیر و منگا کے کپڑے رنگ لئے بس صوفی بن گئے اور صوفی بھی
رجسٹری شدہ کہ کسی حال میں ان کے کمال میں شبہ نہیں ہوتا اگر خاموش رہے تو چپ
شاہ کھلانے اور اگر اینڈھی بینڈھی بولے تو اہل اسرار والل روز کھلانے اور اگر مٹھا کانے
کی کہہ دی تو اہل حقائق والل معارف بن گئے ...

جھوٹے نبی کا ابو جہل

فرمایا... اکبر کے درباری کچھا یے بے دین واقع ہوئے تھے کہ ہمیشہ اس غریب
کو نئے نئے طریقے سے کافر بنانے کی کوشش کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ سب نے مل
کر اس کو نبی بنایا اور ایک شخص ابو بکر بننا اور ایک عمر بننا... ملا دوپیازے بھی اس مجلس میں
موجود تھے... جب ان کی باری آئی اور ان سے پوچھا گیا کہ ملامی آپ کیا بننا چاہتے
ہیں تو بولے میں... اس جماعت کا ابو جہل ہوں... میں تم سب کی تکذیب کرتا ہوں کہ
تمہارا نبی جھوٹا ہے اور اس کے ساتھی بھی جھوٹے ہیں... کیونکہ نبی کے واسطے اس کی بھی
ضرورت ہے کہ کوئی اس کا مکذب بھی تو ہو... ملامی کی اس بات پر دربار میں قہقہہ پڑ گیا
وہ نبوت درہم برہم ہو گئی اور یہ حکایات افواہی ہیں ابو الفضل میں اکبر نے ایک مکتوب
میں ان سب خرافات سے اپنا تحریر کیا ہے جو اس کی طرف منسوب کی جاتی ہیں ...

خشنکی اور تری

فرمایا... لوگ لمبے لمبے جوابوں کی قدر کرتے ہیں... شاطی سے ایک پان فروش کا خط آیا
جس کا جواب میں نے مختصر سادیا... اس نے لکھا کہ خشنک جواب سے تسلی نہیں ہوتی اس نے
جواب کے لئے تری پسند کی اس نے پانوں کی طرح جواب کے لئے تری لازمی سمجھی ...

عبداللہ اور غبد اللہ

جیسے شیخ سعدی کی باندی نے قیاس کیا تھا ایک شخص کے پاس ایک یک چشم ملنے آیا... باندی نے اس کا نام پوچھا اور ایک مسئلہ جو اس نے پوچھا اس کا جواب وہیں دے آئی... شیخ نے پوچھا کہ کون تھا... کہا غبد اللہ فرمایا غبد اللہ کیا بلا ہے کہا اس کی ایک آنکھ میں نقطہ یعنی پھولہ ہے اس لئے میں نے عبد اللہ کی بجائے غبد اللہ کہا اور اس نے پوچھا تھا کہ استخاء میں پا کی کب آتی ہے... کتنا دھویا جائے میں نے کہا اتنا دھویا جائے کہ کھال چوں چوں بولنے لگے جیسے برتوں کو رگڑتے ہیں تو وہ چوں چوں کرتا ہے اس نے موضع استخاء کو برتن پر قیاس کیا ایسے ہی پان فروش نے جواب سوال کو پانوں پر قیاس کیا کہ جواب بھی تر ہونا چاہئے یہ قیاس غلط ہے بعض دفعہ خشکی کی ضرورت ہوتی ہے...

کالے اور سالے

فرمایا کہ ایک خط آیا اس میں لکھا ہے کہ ایک شخص ریل سے کٹ گئے... کسی صاحب نے فتویٰ دیا کہ اس کی نماز جنازہ نہ ہونی چاہئے کیونکہ یہ لوہ ہے سے کٹ کر مرا ہے... فرمایا کہ یہ خوب فتویٰ دیا کہ جتنے کالے اتنے ہی میرے باپ کے سالے بے چارے کو بنے نماز ہی دفن کر دیا...
...

کبر اور کبر کا جواب

ایک صاحب نے لکھا کہ میں منتظر کو سلام نہیں کرتا یہ کبر ہے... فرمایا یہ کبر کا جواب ہے کبر نہیں...
...

گرگ زادہ گرگ شود

ایک ہندو شخص کا انتقال ہو گیا ایک دریے ہندو صاحب تعزیت کو گئے جا کر تعزیت

کی اور یہ الفاظ کہے... خدا کرے آپ اپنے والد صاحب کے قدم پر قدم ہوں... اور ضرور ہوں
گے کیونکہ "عاقبت گرگ زادہ گرگ شود" یعنی آخر بھیڑ یئے کا بچہ بھیڑ رہا ہوتا ہے...

قصائی اور نیل

ایک صاحب کے آہتہ بولنے پر جس سے سنائی بھی نہیں دیا متنبہ فرماتے
ہوئے فرمایا کہ لوگ کہتے ہوں گے کہ کس قصائی سے پالا پڑا... میں کہتا ہوں کہ کن
بیلوں سے پالا پڑا... قصائی اور بیلوں کا جوڑ بھی ہے...

حلوائی اور قصائی

فرمایا ایک مرتبہ میں نے رمضان شریف میں مٹھائی کی جگہ کباب تقسیم کے
تھے... میں نے کہا، جائے حلوائیوں کے قصائیوں کو نفع ہو... پر لوگوں میں بہت شور و
غسل ہوا... جامع کہتا ہے واقع ایک صورت انتظام کی یہ بھی ہے کہ نوع بدلت دی
جائے اسی طرح حضرت والا عشق مجازی کو عشقِ حقیقی سے بدلت دیتے ہیں مٹھائیں
دیتے (حکیم الامت کے حیرت انگیز واقعات)

جلب مال اور جلب جاہ

فرمایا تیری قسم جاہ کی یہ ہے کہ نہ کسی نے با اشادہ بنایا ہے نہ تدرستی طور پر جاہ ملی
ہے بلکہ خود کوشش کرتا ہے جاہ نے حاصل کرنے کی جیسے عالمگیر نے حصول سلطنت کی
کوشش کی تھی اس کا حکم یہ ہے کہ بجز (بغیر) خاص خاص حالات کے ایسا کرنا جائز نہیں
ہے... اکثر غرباً کو حکومت سے جلب مال مقصود ہوتا ہے اور امراء کو جلب جاہ (اکام الجاہ)

سفہاء اور فقہاء

آج کل بعض سفہاء فقہاء بنے ہوئے ہیں... (مطابر الاقوال)

افرده اور پژمردہ

صاحب معصیت ہر وقت پریشان اور افرده رہتا ہے میں بے قسم کہتا ہوں کہ عبادت کے بعد قلب میں ایک نور پیدا ہوتا ہے جس کو عابد محسوس کرتا ہے اور معصیت کے بعد قلب میں ایک ظلمت اور تکدر ہوتا ہے جس سے قلب بالکل پژمردہ ہوتا ہے ...

ناجی اور ناری

دوران وعظ فرمایا میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص ایک تسبیح بھی نہ پڑھے مگر گناہ چھوڑ دے، غیبت نہ کرے جھوٹ نہ بولے اور غیر خدا کی محبت سے دل کو خالی کر دے اور ایک نفل بھی نہ پڑھے ایک تو ایسا ہوا اور دوسرا ایسا ہوا کہ ساری رات جاگے عبادت کرے قرآن شریف پڑھ لیکن اس کے ساتھ ہی مسلمانوں کو حقیر سمجھئے ان کو تکلیف پہنچائے اور بھی گناہ کرے تو خوب سمجھ لو پہلا ناجی ہے اور دوسرا ناری ہے (ترک العاصی)

تحصیل اور تسیل

سہارنپور میں ایک واعظ آیا، جمعہ کی نماز کے بعد آپ نے پوچھا کہ سا ہبوا! یہاں واج (وعظ) بھی ہوا کرے (ہوا کرتا) ہے؟ معلوم ہوانہیں ہوتا... آپ نے پکار دیا بھائیو! واج ہو گی لوگ ٹھہر گئے... منبر پر پہنچ کر لیں شریف کی غلط سلط آیتیں پڑھیں اور غلط سلط ترجمہ کر کے دعا مانگ کر کھڑا ہو گیا...

کوئی ناپینا عالم موجود تھے انہوں نے بلا کر پوچھا تمہاری تحصیل کہاں تک ہے تو آپ کیا فرماتے ہیں ہماری تسیل ہے ہاپوڑ... پھر انہوں نے صاف کر کے پوچھا کہ تم نے پڑھا کتنا ہے؟ تو آپ فرماتے ہیں ہم نے سب کچھ پڑھا... نور نامہ ساپن نامہ دائی حلیمه کا قصہ، معجزہ آل نبی اور تو کیا جانے اندھے...

فرح شکر اور فرح بطر

دوران وعظ فرمایا کہ مصیبت زائل ہو جانے پر خدا کا شکر کرنا چاہئے...
 یہ خوش منوع نہیں یہ تو فرح شکر ہے یہ عمدہ حالت ہے... منوع فرح بطر ہے
 جس کو اترانا کہتے ہیں یہ مذموم ہے اور دونوں میں فرق یہ ہے کہ فرح بطر کے بعد
 غفلت ہوتی ہے فرح شکر کے بعد غفلت نہیں ہوتی... (الغہ)

جنت میں حقہ

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ کیا جنت میں حقہ ملے گا... حضرت قدس سرہ نے
 از راہ تفہن فرمایا کہ ہاں مگر آگ لینے کے لئے جہنم میں جانا پڑے گا (بزم اشرف کے جہنم)

بے مزگی اور خوش مزگی

فرمایا کہ کوئی مزے کا طالب ہے کوئی کیفیات کا طالب ہے اگر خدا کیسا تھے تعلق
 ہو تو اس بے مزگی میں بھی ایک خوش مزگی ہوتی ہے... جن کیفیتوں کے لوگ طالب
 ہیں وہ نفسانی کیفیات ہیں اور مطلوب روحانی کیفیات ہیں...

مقلد ہوں بڈھوں کا نہیں، ایک بڈھے کا

ایک سوال کے جواب میں فرمایا اگر آپ کو شرح صدر ہو تو آپ عمل کیجئے یہی سمجھ
 لیجئے کہ مجھ کو شرح صدر نہیں مجھ کو اپنے فتوے میں شریک نہ کیجئے اور نہ مجھ سے امید
 رکھیے کہ میں منصوصات کے خلاف کروں یا اجتہاد کروں میں تو کثر مقلد ہوں...

صاحبین کا قول بھی کہیں اضطرار میں لے لیتا ہوں ورنہ میں تو امام صاحب کے
 مذہب پر عمل کرتا ہوں آپ کی تو بھلا کیا تقلید کر سکتا ہوں آپ تو بچے ہیں اور میں
 بڈھوں کا مقلد ہوں پھر مزاہ فرمایا کہ نہیں بڈھوں کا نہیں بلکہ ایک بڈھے کا...

امیر المؤمنین اور اسیر الکافرین

دوران ملفوظ فرمایا اب سنئے کہ امیر المؤمنین ہونے کے بعد سب سے اول حکم دوں گا وہ یہ ہو گا کہ دس سال تک کے لئے سب خاموش ہر قسم کی تحریک اور ہر قسم کا شور و غل بند... دس سال میں انتظام کروں گا... مسلمانوں کو مسلمان بنانے کے اور ان کی اصلاح کے لئے باقاعدہ انتظام ہو گا... غرض کہ مکمل انتظام کے بعد جو مناسب ہو گا حکم دوں گا... عملی صورت یہ ہے کہ کام کرنے کی... اور محض کاغذی امیر المؤمنین بنانا چاہتے ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ آج امیر المؤمنین ہوں گا کل کو اسیر الکافرین ہوں گا...

سردار اور سردار

فرمایا... آج سردار بنوں گا کل کو سردار ہوں گا... یہ تقریں کران کی تو سب ذہانت ختم ہو گئی اور یہی مقصود تھا... اس تقریر سے کہ ان کو اپنے خیالی منصوبوں کی حقیقت معلوم ہو جائے ورنہ امیر المؤمنین کون بتتا ہے اور کون بتاتا ہے... یہ تقریبھی ایک علمی ناول تھا جس میں فرضیات سے مفید سبق دیا جاتا ہے...

آمادہ اور آ - مادہ

دوران ملفوظ فرمایا کہ میرا معمول ہے کہ مجھے جب کوئی اس قسم کا مشورہ دیتا ہے کہ یہ کرنا چاہئے اور یہ ہونا چاہئے... جواب میں ایسا طریقہ بتلا دیتا ہوں کہ اس میں ان حضرت کو بھی کچھ کرنا پڑے اور خود بھی شرکت کا وعدہ کر لیتا ہوں باوجود میرے وعدہ شرکت کے، کسی کو بھی آمادہ نہیں دیکھا دوسروں ہی کو چاہتے ہیں کہ سب یہ ہی کریں ہمیں کچھ نہ کرنا پڑے... بطور مزاح فرمایا کہ پھر تو اس کے مستحق ہو جاتے ہیں کہ ان کو یہ کہا جائے آمادہ (یعنی اے مادہ آجا) سب تر کی ختم ہو جاتی ہے...

مقر بین اور مکر بین

فرمایا مشائخ کے یہاں جو مقر بین ہوتے ہیں ان میں ایک دوسرے متعلقین کو کرب میں رکھتے ہیں... جھوٹ نجع لگاتے رہتے ہیں جس کو چاہا شیخ سے ناراض کر دیا... جس سے چاہا راضی کر دیا... محمد اللہ ہمارے بزرگ اس سے صاف ہیں...

ہوا دار اعتکاف

فرمایا ایک صاحب کا خط آیا ہے لکھا ہے میں اعتکاف کیا کرتا ہوں اور اب مرض ہو گیا ہے رتع کا... ایسی صورت میں مسجد میں بیٹھنا یا رہنا اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ میں نے جواب میں لکھ دیا ہے کہ اعتکاف نہ چھوڑو... اگرچہ ہوا دار ہو...

قوی المعدہ اور ضعیف المعدہ

دوران مفوظ مزاح فرمایا کہ جب معدہ ضعیف ہوتا ہے مختلف چیزیں کچھ نہیں اور تم جب معدہ قوی ہو الابلاس بہضم... لوگ قوی المعدہ ہیں اور میں ضعیف المعدہ...

فتویٰ اور تقویٰ

فرمایا حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے عرض کیا کہ حضرت آپ نے اس تقریب میں شرکت فرمائی اور فلاں شخص نے یعنی میں نے شرکت نہیں کی... یہ کیا بات ہے جواب میں فرمایا کہ بھائی ہم نے فتویٰ پر عمل کیا اس نے تقویٰ پر عمل کیا...

معنی اور با معنی

دوران مفوظ خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ نقل بالمعنى کر دی فرمایا ہے معنی کر دی

ہاں بالمعنی کہنا اس معنی کو صحیح ہے کہ معنی کو بل میں کر دیا (اس لطیفہ میں بالمعنی کی رسم خط سے قطع نظر کر کے تلفظ کا اعتبار کیا کہ بالمعنی کے اول میں لفظ بل بولا جاتا ہے) اور بے معنی کر دی میں تو کہا کرتا ہوں کہ اگر کسی کو لکھتا آؤے اور سمجھنہ ہو یہ بھی خدا کا قہر ہے نہ معلوم کیا لکھ دے کسی کو جیسے ان بزرگ نے میرے مضمون کا ناس کر دیا...

چوڑیاں اور پُورا

فرمایا ایک منہماں چوڑیوں کی گھڑی لئے جا رہا تھا... ایک گنوار لٹھ لئے راستہ میں ملا... اس کی گھڑی پر ایک لٹھ مار کر پوچھا... ابے اس میں کیا ہے... اس نے کہا میاں ایک اور مار دو تو کچھ بھی نہیں... خوبجہ صاحب نے عرض کیا کہ عجیب جواب دیا... فرمایا کہ آپ جواب کو عجیب لئے پھرتے ہیں اس کی تمام چوڑیوں میں کا چورا ہو گیا...

دین شکنی اور دل شکنی

فرمایا کہ سب کو جھاڑ دمار و اپنے کام میں لگے رہو... مطلب یہ ہے کہ ان کی دل شکنی کو دیکھیں یا اپنی دین شکنی کو بزرگوں کے مشورہ میں بڑی برکت ہوتی ہے...

ہیضہ زدہ اور قحط زدہ

ایک صاحب کی غلطی پر مواخذہ فرماتے ہوئے فرمایا کہ میں تو کہا کرتا ہوں کہ لوگوں میں تو انتظام کا قحط ہے اور مجھ کو انتظام کا ہیضہ تو ہیضہ زدہ اور قحط زدہ جمع نہیں ہو سکتے اور انتظام کی کمی کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں میں سوچ اور فکر نہیں اور انتظام بدلوں سوچ اور فکر کے ہو نہیں سکتا...

تہذیب اور تعزیب

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ آج کل اکثر اہل تکلف میں تہذیب تو کہاں البتہ تعزیب ہے میرے نزدیک تو تہذیب ہے اور تعزیب یہ ہے کہ کسی کو تکلیف نہ پہنچ تعظیم کا نام ادب نہیں...

علم الیقین اور عین الیقین

ایک سلسلہ گفتگو میں ایک وعظ کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا کہ میں نے ان کو وعظ کہنے سے بوجہ عدم الہیت کے منع کیا اس پر انہوں نے کہا کہ اگر میرا وعظ سن لیں تو اجازت دے دیں میں نے کہا کہ اگر سن لوں تو اور زیادہ ممانعت کروں ابھی تو علم الیقین ہے اور پھر عین الیقین ہو جائے گا تمہارے جہل کا...

فتح حسأ اور فتح شرعا

فرمایا کہ ایک خط آیا لکھا ہے کہ جھوٹ بولنے والے کی عادت ہے اگر جھوٹ نہ بولا جائے تو شرمندگی ہوتی ہے جواب لکھا گیا گود کھانے والوں میں بیشکر کوئی گوہ کھانے لگے اور کہے کہ اگر نہ کھاؤں تو شرمندگی ہوتی ہے ایسے شخص کا کیا علاج... پھر فرمایا کہ گوہ کھانا فتح حسأ ہے اور جھوٹ بولنا فتح شرعا ہے دونوں میں فرق کیا ہے...

دنداں شکن جواب

ایک شخص تھا عبد الرحیم یہ دہری تھا اس نے مولانا شہید صاحب رحمۃ اللہ علیہ گفتگو میں کہا کہ واڑھی رکھنا اس لئے ضروری نہیں کہ پیدائش کے وقت یہ نہ تھی تو یہ فطرت کے خلاف ہے مولانا شہید نے جواب میں فرمایا کہ اس وقت تو دانت بھی نہ تھا ان کو بھی نکلوا دو وہ اپنا سامنہ لے کر رہ گیا مولوی عبدالحی صاحب حضرت شہید صاحب کے رفیق تھے انہوں نے کہا کہ وہ مولانا کیا دنال شکن جواب... اس دندان شکن میں عجیب لطیفہ ہے...

کیمیا اور لمیا

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ مخملہ اسرار کے پانچ فن ہیں... کیمیا، لمیا، بیمیاء، سیمیاء، ریمیاء اس وقت یاد نہیں رہا کہ ان میں سے وہ کون سافن ہے کہ جس سے روح

کے منتقل کرنے کا تصرف حاصل ہو جاتا ہے پہلے مجھ کو ان کا نام یاد نہیں رہتا تھا تب میں نے ہر ایک کا اول کا حرف لے کر ایک مجموعہ بنایا ہے کلمہ سر اور مجموعہ بھی موضوع ہے کیونکہ یہ سب علوم مخفی ہیں... اس میں یہ بھی لطیفہ ہے...

تادیب اور تعزیب

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ میں ایک زمانہ میں سہارنپور سے ہاضم بوتلیں منگایا کرتا تھا ایک شخص بوتلیں لے کر آئے بکس کو بے احتیاطی سے اٹھایا سب بوتلیں ٹوٹ گئیں میں نے کہا کہ ضمان دو مگر چونکہ تادیب مقصود تھی تعزیب مقصود نہ تھی اس لئے بعد اداۓ ضمان اتنی رقم اس کو تمہرے عادے دی...

ناز اور نیاز

فرمایا نقشبندیت کی ایک شان ہے کیونکہ نقشبندیہ میں ناز کی شان غالب ہے اور چشتیہ میں نیاز کی اور ہمارے حضرات مرکب ہیں...

مناظر انہ اور مر بیانہ

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ طالب کو دیکھنے کی بات یہ ہے کہ اس کو کسی پر اعتناد ہے یا نہیں اگر ہے تو وہ جو تدبیر بتلائے اس پر عمل کرے خاموش رہے دن میں جو شنا کرے رات کو دل میں جمانے کے لئے اس کو سوچا کرے...

یہ طرز تو نافع ہے... اور یہ طرز مر بیانہ ہے اور ایک طرز ہے مناظر انہ تو مناظر انہ میں مولوی صاحب (جنہوں نے سائل کو یہاں بھیجا تھا) مجھ سے زیادہ ماہر ہیں وہاں جاؤ اور اگر مر بیانہ طرز سے استفادہ مقصود ہے تو جو ہم جو کہیں وہ کرو باقی حق حق بقی سے کچھ حاصل نہیں...

نزاور مادہ

ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت یہ بھوک ہر تال فنی ایجاد ہے فرمایا کہ یہ خود کشی کا مراد ہے اگر موت واقع ہو جائے گی تو وہ موت حرام ہو گی اور بزرگی پر بھی دال ہے کہ آئندہ آنے والے مصائب سے گھبرا کر ایسا کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں (مزاحا فرمایا نہیں رہتے مادہ بن جاتے ہیں) میں کہتا ہوں کہ بھوکے مر گئے تو کسی کا کیا حرج ہوا اور کسی کو کیا نقصان پہنچا جو سمجھتی ہے ...

فاتر العقل لیڈر

ایک فاتر العقل لیڈر گاندھی نے اپنے اتباع کو یہ بھی مشورہ دیا تھا کہ بیویوں کے پاس جھانا چھوڑ دو آئندہ نسل بند ہو جائے گی اور جو موجود ہیں یہ مر جائیں گے پھر اہل حکومت کس پر حکومت کریں گے یہ عاقل ہے بد فہم بد عقل اسی پر لوگ اس کی بیدار مغزی کے قائل ہیں ... بات یہ ہے کہ ان معتقدین کی جماعت بھی ان امور میں اس سے کم نہیں اس مشورہ کی تو بالکل ایسی مثال ہے جیسے ایک شخص کی ہیئت چور لے گئے جا کر دیکھا کہ رسم موجود تھا تو پکار کر کہتا ہے کہ لے جاؤ مگر باندھو گے کا ہے میں ... یہی حالت ان عقلاء کی ہے ...

فلسفہ اور نراسفہ

فرمایا بعض بزرگ ہندو کو بھی ذکر و شغل کی تعلیم کر دیتے ہیں اس پر بڑا خخر ہے کہ فلاں ہندو ہمارا مرید ہے ... اگر یہی بات ہے کہ مقبولیت کیلئے اسلام بھی شرط نہیں تو خود پیر صاحب ہی کیوں داخلِ اسلام ہونے کو ضروری سمجھتے ہیں ... کیا عجیب فلسفہ ہے حقیقت میں نراسفہ ہے ... یقیناً بد وی اسلام قبول کئے بغیر ہرگز واصل الی المقصود نہیں ہو سکتا اور اصل غلطی یہی ہے کہ مقصود ہی کے سمجھنے میں گڑ بڑ ہو رہی ہے ...

مصلحت پرستی اور خدا پرستی

فرمایا کسی کا کوئی طرز ہو... میرا تو یہ مسلک ہے کہ شریعت کو مصالح پر مقدم رکھتا ہوں...
میرے یہاں مصالح پیس دیئے جاتے ہیں... کیونکہ مسلمانوں کو جتنا پیسا جائے سالن زیادہ
لذیذ اور حزیدار ہوتا ہے... غرض دین کے مقابلہ میں مصلحتیں کوئی چیز نہیں حقیقت میں وہ دین
کی مصلحت نہیں بلکہ اپنی مصلحتیں ہیں... سو یہ تو مصلحت پرستی ہوئی خدا پرستی نہ ہوئی...

فضولیات اور ضروریات

فرمایا قرآن پاک میں اور احادیث میں جابجا انتظامات کی تعلیم ہے مگر اس
انتظام سے مراد فضولیات کا نہیں ضروریات کا انتظام ہے...

مخدوم اور مجدد

فرمایا کہ میں تو خادم ہوں اگر کوئی ڈھنگ سے خدمت لینا چاہے مجھے عذر نہیں... لا اُق
مخدوم کا خادم بن سکتا ہوں نا اُق مخدوم کا خادم نہیں بن سکتا... مخدوم کا خادم ہوں... مجدد کا خادم
نہیں... اگر کوئی مجھے سلیقہ سے خدمت لے، ان شاء اللہ تعالیٰ مجھ کو وفا دار، کارگزار خادم پائے گا...

مس اور مس

فرمایا علوم حقیقتہ مسلمانوں ہی کا حق ہے دوسروں کو ان سے مس بھی نہیں ہوتا...
مزاح فرمایا ہاں مس سے مس ہوتا ہے...

شمشیر رانی اور شمشیر زنی

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ مسلمانوں کا اصل کام نہ زراعت ہے نہ تجارت ہے
ان کا کام تو شمشیر رانی اور شمشیر زنی ہے اور تجارت وغیرہ کے کام تو ہندوؤں کے ہیں...

عبدیت، قطبیت اور ابدالیت

فرمایا حقيقة تو یہ ہے کہ اگر عبدیت میسر ہو جائے تو قطبیت ابدالیت سب اس پر قربان ہیں... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبدیت کی صفت کو رسالت پر مقدم کیا گیا ہے چنانچہ شہد میں عبدہ رسولہ کہا گیا ہے...

ورم اور درم

کسی صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ میں نے ایک مرتبہ لکھنؤ میں بیان کے اندر کہا تھا اس میں بڑے بڑے بیرونی اور وکلاء کا مجمع تھا کہ ہر ترقی کو تو آپ بھی محمود نہیں کہہ سکتے جیسے درم کی ترقی ہے اس کا طبیب اور ڈاکٹر سے کیوں علاج کرتے ہو حالانکہ کچھ ترقی ہی ہوتی تزل تو نہیں ہوا تو جو درجہ آپ کے یہاں درم (بالواہ) کا ہے وہی درجہ ہمارے یہاں بعض حالات میں درم (بالدال) کا ہے اس وقت لوگوں کو ترقی کی حقیقت معلوم ہوئی بات یہ ہے کہ ان لوگوں کو نہ تو علم دین رہے اور نہ اہل علم کی محبت اکبرالہ آبادی نے محبت کے باب میں خوب کہا ہے...

انہوں نے دین کب سیکھا ہے رہ کر شیخ کے گھر میں پلے کانج کے چکر میں مرے صاحب کے دفتر میں

امور مکافہ اور امور معاملہ

فرمایا غلطیوں پر متنبہ کر دینا دوستی ہے اور موجب بقا کا تعلق ہو گا اور یہ امور علم معاملات میں سے ہیں یہ اسرار نہیں البتہ امور مکافہ اسرار ہیں... اس لئے اگر امور معاملہ کو چھپائے تو خیانت ہے اور امور مکافہ کو اگر ساری عمر بھی ظاہرنہ کرے تو کوئی مضر نہیں ان پر کسی مقصود کا مدار نہیں...

تاویل اور تکذیب

فرمایا کہ مبتدعین کافرنہیں ہیں... قرآن و حدیث میں تاویل کرتے ہیں... تکذیب نہیں کرتے، تکذیب سے کفر لازم آتا ہے... تاویل سے نہیں لازم آتا... مگر اس میں اتنی اور شرط ہے کہ وہ تاویل ضروریات دین میں نہ ہو... (مقالات حکمت)

عادت اور عبادت

فرمایا حضرت حاجی صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ ریا اول اوقل ریا ہوتی ہے پھر عادت ہو جاتی ہے اس کے بعد عبادت ہو جاتی ہے...

مفہی اور قیمتی

ایک مرتبہ منصب افقاء کی ذمہ داریوں کا ذکر ہو رہا تھا... فرمائے گئے، مفہی ہونا بھی قیمتی کا کام ہے، مفہی کا نہیں... (الکلام الحسن)

مجد والملة اور مجد والمعاشرت

کسی صاحب نے کہا کہ حضرت مجد والملة ہیں؟ فرمایا مجد والملة تو خیر.....
مجد والمعاشرت ضرور ہوں... (بحوالہ جامع المجد و دین)

قلم باریک اور روشنائی تاریک

ایک صاحب نے حضرت کی خدمت میں ایک خط لکھا جس کی سیاہی بھیکی تھی اور خط بھی بالکل باریک اور طویل تھا... حضرت والا نے جواب تحریر فرمایا...
کہ قلم باریک، روشنائی تاریک، مضمایں متعدد، ضرورت اس کی ہے کہ ایک مضمون لکھا جائے پھر اس کا جواب ہو جائے پھر دوسرا مضمون لکھا جائے (مکاتب اثریہ)

ارادی اور قہری

واقعہ... ایک صاحب نے حضرت کی خدمت میں خط لکھا تھا کہ جو شغل مجھ کو تعلیم فرمائ کھا ہے وہ پچھلے پھر نہیں ہوتا اور یہ شخص بیمار بھی تھے حضرت نے لکھا تھا کہ بعد عشاء کر لیا کریں... اس پر انہوں نے لکھا کہ آپ نے عشاء کے وقت کرنے کو لکھا تو ہے مگر اس کو جی نہیں قبول کرتا حضرت نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا... ارشاد... یہ اطاعت تو ارادی ہے قہری تو نہیں جی چاہے کرو... جی چاہے نہ کرو کوئی جبر تو نہیں ہے جب خود جانتے ہو تو کسی کو متبع کیوں بناتے ہو...

دلیں اور بھیں

ایک شخص نے پوچھا کہ ایک صاحب امام مسجد ہیں اور مولوی بھی ہیں ان کی حالت یہ ہے کہ جیسے لوگوں میں جاتے ہیں ویسے بن جاتے ہیں... جہاں فاتحہ کا موقع آتا ہے وہاں فاتحہ میں شریک ہوتے ہیں علی ہذا... جیسی لوگوں کی حالت دیکھتے ہیں ویسے خوب بھی ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جیسا دلیں ویسا بھیں...

اتفاقاً اور اختلافاً

ایک صاحب نے سوال کیا کہ عید کے دن "عید مبارک" جو ملنے کے وقت کہتے ہیں اور مصافحہ کرنا کیسا ہے... فرمایا عید مبارک کہنا درست ہے فقہاء نے لکھا ہے باقی مصافحہ اول ملاقات کے تو اتفاقاً (اتفاق علماء) اور وداع کے وقت اختلافاً (اختلاف علماء) مشروع ہے اور عید کا مصافحہ ان دونوں سے الگ ہے...

اہل عقل اور اہل اکل

ایک سلسلہ گفتگو کے تحت فرمایا کہ قلم رکانے کی ایک خاص ترکیب سے بڑی جلد پھل

آتا ہے... یہ نابالغوں کی اولاد ہے... یہ ایسا ہے جیسے آجکل کے قانون میں انسانوں کے بھی
نابالغی کی حالت میں اولاد ہو جاتی ہے... کیونکہ قانونی بلوغ اشمارہ برس کی عمر میں ہوتا ہے اور
اولاد اس سے پہلے ہو جاتی ہے یہ آجکل کے اہل عقل، اہل عقل نہیں، اہل اکل ہیں...

سلف اور خلف

فرمایا جو سلف کی تحقیق ہے وہ خلف کو نصیب بھی نہیں... سلف کے ہر ہر لفظ میں
علوم بھرے ہوتے ہیں... خلف کی مثال تو ایسی ہے جیسے کوئی لکڑی پر طول و عرض میں
رندا کرتا ہے اور سلف کی مثال ہے برے کی مانند... کہ لکڑی کے عمق میں گستاخ ہے... علم
سلف ہی کا بڑھا ہوا ہے گو معلومات بعض خلف کے زیادہ ہوں...

علوم آلبیہ اور علوم اصلیہ

فرمایا ہاں آج کل تمام دنیا اسی میں کھپ رہی ہے اور پہلے زمانہ میں علوم آلبیہ کو
علوم اصلیہ سے بڑھایا نہ جاتا تھا مگر تعجب ہے کہا جاتا ہے کہ پہلے علم حساب کم تھا...

گلستان اور خارستان

ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ اس سے پریشانی ہے کہ میں حضرت سے
دور ہوں اور حضوری کی کوئی صورت نہیں... فرمایا آپ کچھ بھی کہیں بڑی وجہ پریشانی کی
کشاکشی ہے اور میں کہتا ہوں کہ ان قصوں سے یقین ہے کہ آپ کوراہ کی بصیرت ہوئی
مجھے اس پریشانی سے بڑا نفع ہوا مگر میں اس کی مثال دیا کرتے ہیں کہ یہ ایسا ہے جیسے
کوئی گلستان میں راستہ قطع کر رہا تھا درمیان میں برابر میں ایک خارستان آگیا یہ شخص
اس میں جا گھسا پھر لوٹ پھر کے اسی گلستان میں آ کر چلنے لگا تو اس کو مقصد کی
قدر زیادہ ہوتی ہے نیز اس کو خارستان میں گزرنے سے تمام ان دشواریوں کا علم ہو جاتا

ہے جو راہ میں پیش آتی ہیں... وہ دوسروں کو لے چلنے میں بڑا ماہر ہو جاتا ہے گھر میں سمجھاں فن کی بہت اچھی ہے ہاں عمل نہیں...

حکیمانہ اور مجنو نانہ

فرمایا یہ عجیب بات ہے کہ دو بھائیوں کا مزاج ایک سا ہی ہوتا ہے یہ تجویز صحیح نہیں ہے... کہ ان کو نفع ہو تو آپ کو بھی نفع ہو گا... نقشبندی نسبت عاقلانہ اور حکیمانہ ہے اور چشتیہ مجنو نانہ ہے...

فشن اور فتن

غالباً خواجہ صاحب نے کہا اس باب تو فشن کو بھی شرما دیا فشن تو صرف ہوا خوری کے لئے ہوتی ہے اس اس باب سے تو چکڑا معلوم ہوتی ہے فرمایا اسی اس باب سے تو یہ فشن ہے درستہ پھر فتن ہے... (جمع فتنہ کی ہے)

متصلب اور متعصب

ایک غیر مقلد حضرت حاجی صاحب سے بیعت ہوئے تو اس کے بعد نماز میں نہ آمین پا بھر کیا نہ رفع یہ دین کیا... حضرت حاجی صاحب نے فرمایا اگر میری خاطر سے ایسا کیا تو میں ترک سنت کا وہاں اپنی گردن پر نہیں لیتا... دیکھئے تحقیق کی شان یہ ہے... سنت سے ہمارے حضرات کو کس قدر کا تعشق تھا... پھر ایسے لوگوں کو متعصب کہا جائے تو کس قدر ظلم ہے... ہاں مصلب ہیں متعصب نہیں...

رفعت باطنی اور رفت طاہری

نجركی نماز کو جاتے وقت احتقر حضرت والا کے پیچے پیچے جارہا تھا مسجد کے راستہ میں ایک ہی جگہ دو مزار ہیں جو بالکل ایک نمونہ کے بنے ہوئے ہیں اور بالا پیر صاحب

کے نام سے بڑے مشہور ہیں ان پر نظر پڑی تو فرمایا اولیاء اللہ کو حق تعالیٰ نے رفت باطنی تو دی ہے، ہی... رفت ظاہری بھی عطا فرمائی ہے کیسی عالی شان عمارت ہے اور کیسی پاکیزہ ہے... گوان عمارتوں کا بنا ناتا جائز ہو مگر لوگوں کو خیال تو ہوا اور اپنے نزدیک بہتر سے بہتر عمارت ان کے واسطے تجویز کی وجہ اس کی تہی ہے کہ دلوں میں ان کی وقت عظمت ہے...

جماعیت اور جمیعت

ایک مرتبہ مولانا عبدالماجد صاحب مولانا عبدالباری صاحب ندوی کا خط پہنچا اس وقت مولانا عبدالباری صاحب حیدر آباد جامعہ عثمانیہ میں پروفیسر تھے دوڑھائی مہینہ کی چھٹی ہوئی تو انہوں نے حضرت کو لکھا کہ حضرت چھٹی ہو رہی ہے اور جی یہ چاہتا ہے کہ یہ وقت ہم کہاں گزاریں آیا دیوبند میں رہ کر یہ وقت گزاریں یا تھانہ بھون میں جو آپ کا مشورہ ہو... حضرت نے بڑا عجیب اصولی جواب دیا فرمایا کہ اگر جامیت مقصود ہے تو دیوبند چلے جاؤ اور اگر جمیعت مقصود ہو تو تھانہ بھون چلے آؤ مولانا ندوی نے لکھا کہ مجھے جمیعت مقصود ہے اس لئے تھانہ بھون ہی حاضر ہوں گا چنانچہ تہی کیا... (مجالس حکیم الاسلام ۷)

چھوٹا سا انجمن

ایک مرتبہ حضرت مولانا خیر محمد صاحب اپنے چند دوستوں کے ساتھ خانقاہ میں حاضر ہوئے... انہیں آتا دیکھ کر حضرت والا نے فرمایا... انجمن تو چھوٹا سا ہے مگر گاڑیاں بہت سی کھینچ لارہا ہے...

طویل اور طول

خواجہ عزیز الحسن مجدد نے آپ کو طویل خط لکھنے کی معدرت چاہی تو فرمایا کہیں طول زلف محبوب بھی کسی کو ناگوار گزرتا ہے...

خود رائی اور خود کو رائی

ایک مرتبہ فرمایا کہ اس طریق میں خود رائی نہ کرے بلکہ خود کو رائی کرنے یعنی
اپنے کو حقیر و ذلیل سمجھنے بس دھم اور وحیان میں رہے ...

سُستی اور چستی

ایک طالب نے عبادت میں کسل اور سُستی کا اعلان پوچھا...
تحریر فرمایا کہ سُستی کا اعلان چستی ...

تعدیل، تحصیل اور تسہیل

مولانا موصوف کی درخواست دعا اور تحصیل کے جواب میں لکھا "آپ کے لئے
بھی خوب دعا کی... تحصیل کی بھی... تعدیل کی بھی... تسہیل کی بھی و من اللہ ا تو فیق ..."

قوی اور ضعیف

ایک سوال کے جواب میں لکھا کہ "اگر حق تعالیٰ سے تعلق قوی کیا جائے تو اس
سے سب تعلقات ضعیف ہو جائیں گے اور کلفت کا احتمال ہی نہ رہے گا (سیرت اشرف)

گدھا اور شیطان

فرمایا کہ مجھے غصہ کیوں نہ آئے... لوگ غصہ دلانے والی حرکات میرے ساتھ
کرتے ہیں حضرت امام شافعیؓ نے طبقات کبریٰ میں لکھا ہے کہ جس کو غصہ دلانے پر
بھی غصہ نہ آئے وہ گدھا ہے اور جب غصہ کی کوئی معد忍ت کرے اور وہ قبول نہ کرے
وہ شیطان ہے میں نہ گدھا بننا چاہتا ہوں اور نہ شیطان ...

زمین اور آسمان

حضرت والا نے ایک صاحب سے اس کی زمین کے حالات دریافت کئے پھر
حضرت والا نے فرمایا کہ زمین درست ہو یا نہ ہو آسمان درست ہونا چاہئے ...

سلطان اور مسلط

فرمایا کہ دی اثر آدمی کو چاہیے کہ اپنے معتقدین کو آزاد نہ ہونے دے ... اپنے
اوپر ان کا سلطان نہ ہونے دے اور ان کو مسلطانہ کرے ...

رقابت اور قرابت

حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند کے ذکر آنے
پر فرمایا کہ وہ میرے ہم عصر و ہم درس تھے ...
رقابت ہوتی لیکن بجائے رقبت کے انہوں نے قرابت رکھی ... طالب علمی کے
ایام میں ان کے اور میرے درمیان نوک جھوک رہتی تھی ...

اللہ والے اور اللہ والوں کے والے

فرمایا میری نیت یہ ہے کہ اللہ والے ہو جاؤ اور اللہ والوں کے والے بھی ہو جاؤ

اپنے منہ میاں مٹھو

فرمایا کسی نے خط میں اپنے نام کے ساتھ فاضل دیوبند لکھا تھا ...
میں نے اس کے آگے لکھ دیا بزم خود اسی طرح کسی اور نے بھی لکھا تھا ...
میں نے اس کے ساتھ لکھ دیا اپنے منہ میاں مٹھو ...

کھڑا ہونا اور بیٹھنا

فرمایا تحریکات خلافت کے زمانہ میں ایک صاحب نے مجھ سے کہا کہ آپ اس میں کیوں کھڑے نہیں ہوتے... آپ کے بزرگ مولانا گنگوہی اور نانو توی رحمۃ اللہ علیہما بھی تو کھڑے ہوئے تھے میں نے کہا ہاں معلوم ہے کہ وہ کھڑے ہوئے تھے لیکن ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہے کہ جب کھڑا ہونے کا موقع نہ رہا تو بیٹھ بھی گئے تھے یعنی پھر اپنے اصلی شغل تعلیم و تلقین میں مشغول ہو گئے تھے... سو آپ نے تو ان کے صرف ایک عمل کو دیکھ لیا یعنی کھڑے ہونے کو اور میں ان کے دونوں عملوں کو دیکھ رہا ہوں یعنی کھڑے ہونے کو بھی بیٹھنے کو بھی اور ظاہر ہے کہ احت بالاتجاع آخری عمل ہے...

عظمت اور مضرت

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب کا قول ہے کہ میں دو سے ڈرتا ہوں... ایک خدا کی عظمت سے ڈرتا ہوں اور دوسرا نفس کی مضرت سے...

زن ندار دا اور تن ندار

فرمایا کہ ہر زندندار دا... آرام تن ندار دا...

کاشف الاسرار اور کاسف الاشرار

فرمایا ایک کتاب کاشف الاسرار جو بدعاں سے بھری ہوئی ہے میری نظر سے گزرنی ہے اس کے مطالعہ کے بعد جمعہ آگیا۔ میں نے لطیف طریقے پر اپنے بیان میں اس کو رد کر دیا اور شوخی سے اول اس کا نام کاشف الاشرار رکھا تھا لیکن یہ خیال کر کے کہ صاحب کاشف الاشرار اس نام سے ناراض ہوں گے میں نے اس کا نام رواح الارواح تجویز کر دیا... یہ اس کا رد وابطال ہے۔ یعنی باطن باطل نہیں ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ظاہر شرع کے خلاف نہ ہو...

انسانیت اور آدمیت

فرمایا... میرے یہاں تو صرف ایک چیز سکھائی جاتی ہے وہ انسانیت ہے... کوئی بزرگی کو ضروری سمجھ رہا ہے....
کوئی علم کو ضروری سمجھ رہا ہے کوئی ولایت اور قطبیت اور غوثیت کو ضروری سمجھ رہا ہے میں انسانیت آدمیت کو ضروری سمجھتا ہوں ...

قانون ساز اور قانون باز

یہ بھی فرمایا کہ مجھے یہ ہرگز گوار نہیں کہ کسی کو مجھ سے ذرا برابر بھی اذیت پہنچے یا
تینگی یا گرانی ہو اور یہی وجہ ہے کہ جب باوجود میری اس قدر رعایت کے دوسرا میری
رعایت نہیں کرتے تو مجھے سخت رنج ہوتا ہے اور اس کا اظہار کرتا ہوں بس اس رنج ہی کو
لوگ تشدید سمجھتے ہیں... اس پر لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ قانون ساز ہے... قانون
باز ہے ہر بات کا قانون ہر چیز کا اصول ...

خلوت اور جلوت

فرمایا... خلوت میں تو حضرت یحییٰ علیہ السلام کی حالت گریہ و خشیت بہتر ہے اور
جلوت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حالت خندہ پیشانی تاکہ مخلوق خدامیوں نہ ہو...

آسائش اور آرائش

ایک صاحب نے عرض کیا حضرت اچھے کپڑے پہننا اور خوش لباس رہنا کیا
شریعت میں ناپسندیدہ ہے فرمایا کون منع کرتا ہے... اگر ریا و فخر کیلئے نہ ہو تو آسائش کی
اجازت ہے بلکہ آسائش سے بڑھ کر آرائش کی بھی ممانعت نہیں کی اگر ریا و فخر کا مرض
نکل جائے تو اس کی اجازت ہے کہ راحت کا بلکہ تحلیل کا سامان کریں ...

ناقص اور کامل

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ میں نے ایک وعظ میں بیان کیا تھا کہ بدعتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ مانتے ہیں مگر ناقص اور ہم عبد کہتے ہیں مگر کامل... تو تم حضور کی تنقیص کرتے ہو اور ہم کمال کے قائل ہیں...

تشابہ اور تشبہ

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ حدیث شریف میں جو آیا ہے
فمن تشبہ بقوم فهو منهم... اس کی حکمت یہ ہے کہ اہل باطل سے امتیاز ہو مگر تشبہ
جائز ہے... تشبہ جائز نہیں... تشبہ وہ ہے جو فطری ہو اور تشبہ وہ ہے جو قصد سے ہو...

شکم شکنی اور دل شکنی

ایک صاحب نے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی محمد عمر صاحب کی دعوت کی... دعوت میں چاول پکائے جو کھانے کے قابل نہ تھے... حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اُن صاحب سے دال روٹی کے بندوبست کیلئے کہا... حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی محمد عمر صاحب سے بھی روٹی کھانے کو کہا مگر وہ بہت خلیق تھے... کہنے لگے اس کی دل شکنی ہو گی... میں نے کہا ہماری جو شکم شکنی ہو گی... میں نے تو اس کی تاریب کیلئے یہی انتظام کیا... جس سے اس کو ہمیشہ کیلئے سبق مل گیا... گویری پھر اس شخص نے کبھی دعوت نہیں کی...

میاں مٹھو جو ذا کر حق تھے رات دن ذکر حق رٹا کرتے

گربہ موت نے جو آ دا با کچھ نہ بولے سوائے ٹٹے ٹٹے
پس ہم اطمینان میں ذا کرا اور مصیبت میں اصلی بولی پر آ جاتے ہیں...
اسی طوٹے کے مشابہ ہیں ...

دین فروشی اور ملت فروشی

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ آج کل جمہوریت کا زور ہے... اس کی ترجیح میں کہتے ہیں کہ شخصیت اس لئے مضر ہے کہ ایک شخص کا اعتبار نہیں... دین فروشی کر دے ملت فروشی کر دے... اسی خیال سے جمہوریت قائم کرنے کی چیز ہے...

گھر کی نعمت گھر میں

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ایک عجیب لطیفہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی مسلمان حق تلقی بھی کرے تو مسلمان ہی کے ساتھ کرے... کافر کے ساتھ نہ کرے تاکہ گھر کی نعمت گھر ہی میں رہے... اس لئے کہ مسلمان کی نیکیاں مسلمان ہی کوٹل جائیں گی...

کونسیہ اور علمیہ

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مشکل کشا کہنا چاہئے ہے یا نہیں... فرمایا کہ اگر مشکلات کونسیہ مراد ہیں تو توب جائز نہیں اگر مشکلات علمیہ مراد ہیں تو جائز ہے...

فتویٰ اور مشورہ

فرمایا کہ فتویٰ تو نہیں دیتا لیکن مشورہ ضرور دوں گا کہ گھر کا انتظام یوں کے ہاتھ میں رکھنا چاہیے یا خود اپنے ہاتھ میں، اور وہ کے ہاتھ میں نہیں ہونا چاہیے...

فی الحال اور فی المال

فرمایا "میں اپنے آپ کو کسی مسلمان سے حتیٰ کہ ان مسلمانوں سے بھی جن کو لوگ فساق و فجار سمجھتے ہیں فی الحال اور کفار سے بھی احتمال فی المال افضل نہیں سمجھتا اور

آخرت میں درجات حاصل ہونے کا کبھی مجھے دوسرا نہیں ہوتا کیونکہ درجات تو بڑے لوگوں کو حاصل ہوں گے...

القاء اور تلقی

بارہ فرمایا کہ یہ جو اصلاح نفس کی سہل سہل اور نافع تدابیر اللہ تعالیٰ ذہن میں ڈال دیتے ہیں... یہ سب طالبین کی برکت ہے۔ اگر شیخ القاء چھوڑ دے تو تلقی بھی بند ہو جائے...

عاصی اور معاصی

فرمایا... مجھ کو کبھی کسی فاسق کو دیکھ کر یہ خطرہ بھی نہیں ہوا کہ میں اس سے اچھا ہوں... فعل کو تو برا جانتا ہوں مگر قابلِ حقیر نہیں جانتا... اس لئے معاصی کو تو برا سمجھے... عاصی کو برانہ سمجھے...

فتولی اور تقویٰ

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے والد ماجد کی وفات کے بعد ترکہ میں سے حصہ لینے میں تردود تھا... ذرائع آمد فی کوئی ناجائز نہیں تھے مگر حضرت کی نظر میں کچھ مشتبہ تھے... حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھنے پر فرمایا "اگر یہ حصہ لے لو تو فتویٰ ہے نہ لو تو تقویٰ ہے اور پریشانی ان شاء اللہ عمر بھی نہ ہوگی" حضرت نے تقویٰ کا پہلو اختیار کیا اور اپنا حصہ میراث جو بڑا سرما یہ تھا بھائیوں کیلئے چھوڑ دیا...

مالی، جاہی اور جانی

فرمایا یہاں پر وظائف کی تعلیم ہے نہیں صرف دو چیزوں کی تعلیم ہے... اگر کسی کو پسند ہو یہاں پر آؤ ورنہ کہیں اور جاؤ وہ یہ ہے کہ ایک تو معاصی سے بچو اور دوسرے یہ کہ کسی کو اذیت نہ پہنچاؤ وہ ایذ اچا ہے کسی قسم کی ہو مالی ہو جانی ہو جانی ہوئی ہی میرے یہاں بزرگی ہے اور یہی درویشی ہے...

قابی اور حالی

فرمایا حدیث میں مدح فی الجہے سے ممانعت آئی ہے... مدح کی دو قسمیں ہیں۔
قبائلی اور حالی... تعظیم مدح حالی ہے... جب قبائلی سے ممانعت ہے تو حالی سے بدرجہ اولیٰ ہوگی... نیز بہت زیادہ تکلف کرنے کا ادنیٰ اثر یہ ہوتا ہے کہ اس سے دل نہیں ملتا...
...

مشھائی اور کڑوائی

ایک صاحب نے مشھائی ہدیہ حضور میں پیش کر دی... مانا مشھائی کا مجھے شوق نہیں... آپ نے نیٹیں سے خریدی... میں موجود تھا... مجھ سے مشورہ کر لیتا چاہیے تھا... تکلف کیا یہ تھیک نہیں ہے... واپسی سے یہ شرم آتی ہے اور تنگی واقع ہوتی ہے کہ اتنی باتیں سنائیں کہ ایک شخص تو مشھائی دے اور میں کڑوائی دوں...
...

حد عذر اور حد عجز

کسی جگہ حضرت کی تشریف آوری کی درخواست کی گئی... حضرت نے ان سے فرمایا کہ آں جناب کا حکم ہوتا فی نفسہ کسی عذر کا تحمل نہیں لیکن اگر کوئی عذر حد عذر سے متباوز ہو کر حد عجز تک پہنچ گیا ہو غالباً اس کا پیش کر دینا نقص امر نہ ہوگا...
...

شرکت روحانی اور شرکت جسمانی

اس غرض سے چھپا ہوا عذر نامہ پیش کرنے کی جستہ کرتا ہوں اور بجائے شرکت جسمانی کے شرکت روحانی پر جس کا ظہور بصورت دعا ہو رہا ہے اکتفا کرنے کی اجازت چاہتا ہوں...
...

عاشق بھی بے بدل اور عارف بھی بے بدل

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب رحمت اللہ علیہ کی ذات

اقدس بڑی ہی بارکت ذات تھی... حضرت کے فیوض بالطفی سے ایک عالم منور ہو گیا۔
ایک مرتبہ حضرت مولانا گنگوہیؒ حضرت حافظ ضامن صاحب شہیدؒ کا ذکر فرمائے تھے
اور ذکر میں درجہ محیت کا تھا مگر ذکر کرتے کرتے دفعۃ فرمایا کہ یہ سب کچھ ہے مگر جو
بات حضرت حاجی صاحبؒ میں تھی وہ کسی میں بھی نہیں تھی... واقعی حضرت حاجی
صاحب عجیب جامع تھے عاشق بھی بے بدل اور عارف بھی بے بدل...

عشاء (بکسر عین) اور عشاء (فتح عین)

حضرت کے یہاں اس کا بڑا اہتمام دیکھا کہ سالک تو شویش سے پھٹا چاہئے حتیٰ
کہ اگر کسی کا یہ مذاق دیکھا کہ اس کے قلب کو زیادہ مال کے مالک ہونے سے بھی
شویش ہوتی تو اس کو یہ مشورہ دیتے کہ اپنے پاس مال نہ رکھو... اگر کسی کو کم سرمایہ
ہونے کی حالت میں تشویش ہوتی تو اس کو یہ رائے دیتے کہ زیادہ سرمایہ اپنے پاس
رکھا جائے... چنانچہ ایک دفعہ مجھے خیال ہوا کہ گو قادر سے اور تجربہ سے تو جمعیت قلب
کا نافع ہونا اور تشویش کا معذہ ہونا ظاہر اور سلم ہے لیکن اس کا مأخذ ہونا بھی کہیں قرآن
و حدیث میں ہے... چنانچہ ایک دفعہ یہ حدیث ذہن میں آئی کہ اگر عشاء
(بکسر عین) اور عشاء (فتح عین) دونوں حاضر ہوں تو پہلے عشاء سے فارغ ہو لینا
چاہئے اس مأخذ کے ذہن میں آجائے سے میرا جی بہت خوش ہوا...

بشر اور بے شر

فرمایا... میں تو کہتا ہوں کہ اپنے پیر کے پاس بھی کم جاؤ زیادہ نہ لپٹو... کیونکہ
گاہے گاہے خاص اوقات میں اس کے پاس جاؤ گے تو اس کو ذکر میں مشغول دیکھو
گے رزانہ و متاثر کی حالت میں پاؤ گے اس سے اعتقاد بڑھے گا اور اگر ہر وقت
لپٹے رہو گے تو کبھی سکتے ہوئے دیکھو گے کبھی موتتے ہوئے... کبھی تھوکتے سنکتے

دیکھوں گے اس سے تمہیں اعتقاد کم ہو گا... ہاں عقلاً کو تو ان حالات کے مشابہہ سے اعتقاد بڑھتا ہے کیونکہ وہ جانیں گے کہ یہ شیخ فرشتہ نہیں بشرط ہے مگر بشر ہو کر بے شر ہے تو بڑا کامل ہے... (حکیم الامت کے خیرت انگریز واقعات)

عزیز الحسن اور حسن العزیز

خواجہ عزیز الحسن صاحب مجدد رب رحمۃ اللہ علیہ نے جب مفہومات و واقعات قلمبند کرنا شروع کئے تو فرمایا کہ نام کیا رکھنے گا... حضرت نے فرمایا کہ آپ کا نام عزیز الحسن آپ کی تصنیف کا نام حسن العزیز... یعنی اپنے عزیز کا حسن کیونکہ اصلی حسن تو یہی باتیں ہیں...

کرم عظیم اور مکرم عظیم

فرمایا کہ میر اسن ولادت ۱۲۸۰ ہجری ہے... پانچویں ربیع الثانی بوقت صبح صادق ماہ تاریخی کرم عظیم ہے یا مکرم عظیم کہتے... (عبدیت کی صفت تو حضرت کے گویا خیر میں داخل ہو گئی ہے)... (حسن العزیز جلد اول)

اہل بزم اور اہل رزم

فرمایا کہ حضرت سعدی نے فردوسی کے مقابلہ میں ایک رزمیہ حکایت لکھی ہے لیکن وہ بات کہاں جو فردوسی کے کلام میں ہے حضرت شیخ تو اہل بزم تھے فردوسی اہل رزم... پھر فرمایا کہ انہیں دبیر وغیرہ کے مرثیوں میں صنتیں تو ہیں لیکن وہ قوت اور صولات نہیں جو فردوسی کے کلام میں پائی جاتی ہے کیونکہ اس کے لئے قلب میں شجاعت اور قوت کا ہونا ضروری ہے اور وہ ان مرثیہ والوں میں کہاں... گوپڑھتے ہیں بہت زور لگا کر...

عالم الكل اور عالم البعض

فرمایا کہ مولوی شیخ محمد صاحبؒ فرماتے تھے کہ میاں جی نے مجھ سے جب میں نے

ان سے فارسی کا سبق پڑھنا چاہایہ شرط اٹھرائی تھی کہ بھائی تم مجھ کو عالم الکل سمجھ کر پڑھنا
چاہتے ہو یا عالم البعض... اگر عالم الکل سمجھتے ہو تو میں کہتا ہوں کہ میں عالم الکل نہیں
ہوں مجھ کو معاف رکھو اور اگر عالم البعض سمجھتے ہو تو جو بات مجھے معلوم ہو گی وہ بتاؤ دوں گا
نہ معلوم ہو گی کہہ دوں گا کہ مجھے نہیں معلوم... یہ نہ کہنا کہ جب یہ پڑھاتے ہیں تو سب
باتیں ضرور بتاؤ دیں... پرانے بزرگوں کی باتیں کیسی سچی اور سیدھی ہوتی ہیں ...

دو تعلویز

ایک دیہاتی جوان شخص نے بذریعہ ایک اور صاحب کے ڈر کا تعویذ منگایا اور خود
حضرت سے بہت دور مسجد کے باہر بیٹھا رہا... حضرت نے ان صاحب سے پوچھا کہ وہ
شخص صاحب فرمائش کہاں ہے... انہوں نے اشارہ کر کے بتایا کہ وہ بیٹھا ہوا ہے اس
پر حضرت نے فرمایا کہ بھائی اس کو دو تعویذ چاہیں ایک تو اس ڈر کا... جس کی شکایت
ہے دوسرا اس ڈر کا کہ میرے پاس آتے ہوئے بھی - ڈر - معلوم ہوتا ہے ...

تعویذ، تعویذ میں، کشتمی

ایک بار فرمایا کہ لوگ عجیب عجیب کاموں کے لئے تعویذ منگا کرتے ہیں ایک
پہلوان نے کشتی میں دوسرے پہلوان پر غالب آنے کے لئے تعویذ منگایا... میں نے
کہا کہ اگر وہ بھی کسی سے تعویذ لکھا لے تو پھر کیا تعویذ... تعویذ میں کشتی ہو گی ...

نعمت باطنی اور نعمت باطنی

فرمایا دیوبند میں طالب علمی کے زمانے میں مجھ پر ایک مرتبہ خوف غالب ہوا...
بعد مغرب حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ
حضرت کوئی ایسی بات فرمادیجئے جس سےطمینان ہو جاوے کہ ہاں خاتمه ثہیک ہو
جاوے گا... فوراً فرمایا کہ - ہیں کفر کی درخواست کرتے ہو... بالکل مامون ہو جانا کفر

| ہے... پھر فرمائیجئے ہم تو نعمت سمجھ کر اس کی تھنما میں آئے تھے... وہاں کفر لکلا بس یہ ہیں
ضرور تھیں صحبت کی... یہ باتیں کتابوں میں کہاں... ہم تو سمجھتے تھے کہ اطمینان ہو جانا
بڑی نعمت باطنی ہے... وہ تو نعمت باطنی نگلی... .

المراد اور مراد آباد

حضرت مراد آباد سے حسب وعدہ دوپہر کی گاڑی سے تشریف لے آئے گو
احتیاط آیا بھی فرمائے گئے تھے کہ اگر بریلی میں بھائی کے بچوں کو دیکھنے جانا ہوا تو اتوار کو
آجائوں گا احقر (خواجہ عزیز الحسن) مع نیاز کے شیش پہنچ گیا تھا کیونکہ مجھ کو وہاں کچھ
ذاتی کام بھی تھا مراد آباد کے وعظ کی بابت احقر نے دریافت کیا تو فرمایا مجی ہاں ہوا
تھا... اس آیت پر بیان کیا تھا من کان یرید العاجلة لا آیہ... چونکہ ارادہ اور مراد کا بیان
تھا اس لئے وعظ کا نام بھی المراد تجویز کر دیا ہے... المراد... مراد آباد کے لئے بھی
مناسب ہے احقر کی طبیعت اس لطیف صفت پر ٹکلفتہ ہو گئی... .

عرض کیا آیت بھی ارادہ آخرت کے متعلق... حضور کو مراد آباد کے مناسب
خوب مل گئی... مناسبت کی رعایت تو... کسی حال میں متروک نہیں ہونے پاتی... نہ
کر فرمایا کہ جی ہاں طبیعت میں شاعری کا مادہ بہت ہے... گوشہ کہنے پر تو قدرت
نہیں لیکن جہاں تک ہو سکتا ہے طبیعت سہی چاہتی ہے کہ رعایت شاعرانہ بھی رہے تو
اچھا ہے... لیکن خواخواہ بھی اس کے پیچھے نہیں پڑتا جو بات بے تکلف سو جھگٹی اور
اصل مقصود میں ذرا مخل نہ ہوئی تو خیر... اسکی رعایتوں کو بھی "احسان" کے مرتبہ میں
جی چاہا کرتا ہے... (حسن العزیز جلد اول)

نمی دانم اور میدانم

حضرت مفتی صاحبؒ کے ایک مکتب کے جواب میں فرمایا کہ جب نمی دانم
ہے... پھر فکر ہی نہیں... مصیبت تو میدانم میں ہے... .

ایک باز، اور بہت سے باز

حضرت مفتی صاحبؒ نے ایک اور مکتب میں لکھا کہ کل بعد نماز مغرب حضرت والا کی نظر فیض اثر نے معلوم نہیں... کیا کر دیا... کہ عجیب سر و محسوس کرتا تھا اور آج مدت کے بعد آ خرشب کی نماز میں حضرت کی برکت سے وہ کیف محسوس ہوا کہ جو شاید لجادلو حشم بالسیوف کہنے والوں کے حال کا کوئی حصہ تھا...
لجادلو حشم بالسیوف کہنے والوں کے حال کا کوئی حصہ تھا...

قربان نگاہ تو شوم باز نگاہ ہے

(میں تیری نگاہ کے قربان ایک نگاہ اور)

جواب میں فرمایا کہ ایک باز کیا بہت سے بازاں شاء اللہ تعالیٰ ...

سلیس اور عویص

حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کے ایک مکتب کے جواب میں فرمایا
الا عجوبہ فی عربیة خطبة العروبہ گو بہت سلیس تو نہیں مگر زیادہ
عویص (مشکل) بھی نہیں اور موضوع پر کافی دال ہے اور عربیہ و عروبہ میں صنعت
تجسس بھی ہے عربہ بمعنی جمعہ مشہور ہے منکر و معروف دونوں طرح مشتمل ہے ...

اخال اور احتمال

حضرت مفتی صاحبؒ کے ایک مکتب کے جواب میں فرمایا کہ ایسی جلدی
نہ کی جائے کہ اخال کا احتمال رہے ...

دوا اور دُعا

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب نور اللہ مرقدہ نے ایک مکتب لکھا کہ دارالعلوم میں
جدید انتظامات کا شباب ہے سکوت و صموت کے سوا کوئی چیز مفید نظر نہیں آتی اگر یہی

صورت قائم رہے تو بھی نیمت معلوم ہوتی ہے کہ نکسوئی سے زندگی بسر ہو... خطرہ اس کا ہے کہ کہیں اس طرح برکرنا بھی مشکل نہ ہو جائے دعا کی سخت احتیاج ہے...
جواب میں فرمایا کہ ضرورت تو دو چیزوں کی تھی دوا اور دعا... لاسبیل الی الاول فتعین الثانی...

لحن داؤ دی اور اخلاص داؤ دی

حضرت موصوف ہی نے ایک مکتب تحریر فرمایا کہ حضرت میاں صاحبؒ (سید اصغر حسین دیوبندیؒ) نے طویل رخصت لے لی ہے اور اسال کام کرنے کا قصد نہیں معلوم ہوتا... ان کی رائے میری مصلحت سے یہ ہے کہ ان کی ابو داؤد میں پڑھاول... میرا بھی دل چاہتا ہے کہ حدیث کا مشغله حاصل ہو جائے اس لئے بنام خدا تعالیٰ ان کی کتاب کا بھی سبق شروع کر دیا ہے... حضرت بھی دعا فرمائیں کہ حق تعالیٰ ظاہری اور باطنی امداد فرمائیں...
جواب میں فرمایا کہ دل سے دعا ہے کہ لحن داؤ دی و اخلاص داؤ دی عطا ہو...

محروم اور مرحوم

حضرت مفتی صاحبؒ نے لکھا... احقر کو مدرسہ کے اوقات میں بھی ان کی خدمت سے غائب رہنا مشکل ہو رہا ہے... ذی الحجه کے بعد اب امتحان سہ ماہی کی تعطیل کا دوسرا وقت ملا تھا کہ حاضری آستانہ سے شرف اندوز ہوتا... مگر اس وقت بھی محروم ہوں... جواب تحریر فرمایا کہ خدا نہ کرے... بلکہ اس حالت میں آپ خاص درجہ میں مرحوم ہیں اور یہی اصل مقصود ہے... عبد کا...

بدل اور نعم المبدل

حضرت مفتی صاحبؒ نے ایک مکتب تحریر فرمایا کہ اس وقت سب سے بڑی پریشانی تو یہ ہے کہ سراسر گناہوں میں غرق ہوں... اعمال کی تو کبھی ہمت ہی نہیں ہوئی... قلب کی

حالت بھی جو بھی پہلے محسوس ہوتی تھی اب اس میں بھی بہت تکدر معلوم ہوتا ہے... ضعف
کے ساتھ کسل بھی مل گیا ہے کہ جس قدر عمل کی قوت ہے وہ بھی پورا نہیں ہوتا...
جواب میں فرمایا کہ ان فوات کا کوئی بدل نہیں... یہی پریشانی اور ٹکٹکنگی بدل اور نعم
البدل ہے بالکل اس کا یقین رکھیں...

بزوج المعانی اور بلوغ الامانی

حضرت مفتی صاحبؒ نے مکتب تحریر فرمایا کہ حضرت مولانا ظفر احمد صاحبؒ
کے خط سے دور سالوں کا حال معلوم ہوا تھا اور یہ معلوم کر کے بہت سرت ہوئی کہ
حضرت والانے اس کا ترجمہ احقر کے متعلق فرمایا اور المفتی کے لئے تجویز فرمایا ہے اور
بزوج المعانی نام بھی تجویز فرمایا ہے...

جواب میں فرمایا کہ بزوج المعانی، اصل کا نام بلوغ الامانی... (مکاتیب حکیم
الامت بنام حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ)

بوئی اور روئی

جناب شیخ معشوق علی صاحب بھی جو ہمارے حضرت کے خلفاء میں سے ہیں
حاضر مجلس تھے... انہوں نے عرض کیا کہ حضرت واقعی عملی تعلیم کا بہت اثر ہوتا ہے...
ایک بار حضور کے ساتھ اور احقر کا نام لیا کہ یہ ریل کے سفر میں تھے کھانا کھاتے میں
ایک "بوئی"، گرگئی تھی میں بنے اس کو تختہ کے نیچے سر کا دیا... حضور نے دیکھ کر فرمایا کہ کیا
"بوئی"، گرگئی ہے چنانچہ وہ بوئی حضرت نے اٹھوائی اور فرمایا کہ اس کو دھو لیجئے میں
کھالوں گا... پھر وہ بوئی خواجہ صاحب (احقر) نے دھو کر خود ہی کھائی... وہ دون ہے اور
آج کا دن ہے کہ کبھی دستر خوان پر سے ایک ریزہ بھی زمین پر گرگیا ہے تو اس کو بھی اٹھا
کر کھایا ہے... عملی تعلیم کا اتنا اثر ہوتا ہے پھر جناب شیخ صاحب مددوح نے احقر سے

فرمایا کہ آپ نے بولی کا واقعہ بھی مفہومات میں قلم بند کر لیا ہے... احقر نے عرض کیا کہ اشارہ کے طور پر میں نے لفظ بولی لکھ دیا ہے بعد کو مفصل کرلوں گا...
حضرت نے نہ کر فرمایا کہ بس اسی مختصر نویسی بہت اچھی ایک دن لکھ لیا... بولی
اور ایک دن لکھ لیا... روٹی۔

سالک مجذوب اور مجذوب سالک

دوران مفہوم فرمایا... اہل نسبت جامع ہوتے ہیں دونوں کے مگر اول کو سالک
مجذوب اور دوسرے کو مجذوب سالک کہتے ہیں کسی خاص صورت کو افضل نہیں کہہ
سکتے... استعداد میں مختلف ہوتی ہیں صرف تقدیم تاریخ کا فرق ہے...

باقی جامع ہوتے ہیں دونوں کے... جیسے بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ پہلے کھانا
کھاتے ہیں پھر پانی پیتے ہیں اور میری یہ عادت ہے کہ پہلے پانی پی لیتا ہوں پھر کھانا
کھاتا ہوں... پہیٹ میں جا کر دونوں حالتوں میں دونوں چیزیں جمع ہو جاتی ہیں... باقی
کسی خاص ایک صورت کو افضل نہیں کہہ سکتے...

جلب زر اور جلب مال

ایک پیرزادہ صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جناب اب دل کو ٹوٹ لئے کہ بیعت
کی کیا حقیقت ہے فقط جلب زر اور جلب مال... یہ حقیقت ہے آج کل بیعت کی...

خستہ حال اور شکستہ بال

دوران مفہوم فرمایا گواپنے مطلب کو صحیح اور ہم نے جب سے ہماری ابتداء ہوئی
ہے ہمیشہ مصیبتوں ہی مصیبتوں چلی ہیں... سب سے اول تھم تھا رسول یا تل کا سب سے
اول مصیبت کا یہ سامنا ہوا کہ سینکڑوں من مٹی ہمارے اوپر ڈالی گئی سینہ پر پھر رکھا پھر جگر

شق ہوا یہ دوسری مصیبت پڑی تیری مصیبت یہ پڑی کہ زمین کو توڑ کر باہر نکلے چھٹی
یہ کہ جب باہر نکلے تو آفتاب کی تمازت نے جگر بھون دیا پانچویں مصیبت یہ جھٹپٹی پڑی
کہ جب کچھ بڑے ہو گئے تو درانتی سے کاتا گیا... چھٹی مصیبت یہ کہ زیر و زبر کیا گیا اور
بیلوں کے کھروں میں روندا گیا اخیر میں ساتویں مصیبت تو غصب کی تھی کہ کھولوں میں
ڈال کر جو کچلا ہے تو جگر پاش پاش کر دیا... اس طرح ہماری ہستی ہوئی عمر بھی مجاہدوں میں
میں گزری... سو مجاہدہ کا شہرہ یہ اوپخار ہنا ہے اور ناز و نعم کا شہرہ یہ نیچار ہنا ہے...

خلوذ ہن اور بندھن

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ اس ہی لئے آنے والوں کے متعلق میری رائے
ہے کہ چند روز خلوذ ہن اور بندھن کے ساتھ یہاں پر ہیں... مجلس میں خاموش بیٹھ کر
جو میں بیان کروں سنتے رہیں... اس کے بعد اگر میں پسند ہوں اور میرا اطراف اور مسلمان
پسند ہو رجوع کریں ورنہ سلامتی کے ساتھ اپنے وطن کو واپس ہو جائیں اسی میں طرفین
کی راحت ہے ورنہ سوائے بے لطفی اور کلمکش کے کوئی اور امید نفع کی نہیں... ۔

شیخ الہند اور شیخ العالم

ایک مولوی صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ یہ بلا بھی پھیلی... پہلے
کہیں بھی یہ تکلفات نہ تھے نہ کوئی شیخ الشیر کہلاتا تھا اور نہ شیخ الحدیث حتیٰ کہ اکثر اکابر
کو مولانا تک بھی نہ کہتے تھے... صرف مولوی صاحب اور اب تو شیخ الشیر شیخ الحدیث
امام الشریعت امام الہند شیخ الہند... یہ شیخ الہند کا لقب حضرت مولانا محمود حسن صاحب
دیوبندی کے لئے تجویز کیا گیا... حضرت مولانا کی قدر کی کہ شیخ العالم کو شیخ الہند کہتے
ہیں یہ مدعا مجبت ہیں... یہ سب نیچریت کا اثر ہے...

[بلبل ہند اور طوٹی ہند]

ایک دوسری قسم کے اقتاب بھی نکلے ہیں جن کی نسبت میں کہا کرتا ہوں کہ آدمی
ہو کر جانوروں کے نام اختیار کئے گئے...
کوئی بلبل ہند ہے کوئی شیر پنجاب ہے کوئی طوٹی ہند ہے ...

فیل ہند اور خر ہند

ای سلسلہ میں فرمایا اب آگے کوئی گرگ ہند ہو گا کوئی اسپ ہند... کوئی فیل
ہند... کوئی خر ہند کیا خرافات ہے اپنے بزرگوں کی سادہ روشن کولوگوں نے قطعاً
نظر انداز ہی کر دیا... .

شمراه آجلہ اور شمراه عاجلہ

فرمایا ذکر کے دو شمرے ہیں ایک شمراه آجلہ اور دوسرا شمراه عاجلہ... شمراه آجلہ
تورضاً حق ہے اور وہ رضا ذکر سے حاصل ہوتی ہے... اور شمراه عاجلہ احوال کیفیات
ہے... سونہ ان کا حق تعالیٰ کی طرف سے وعدہ ہے نہ ان کا حاصل ہونا یقینی ہے

مرحوم اور مقہور

ایک سلسلہ لفظوں میں فرمایا کہ اس طریق میں تو سالکین کا مردیوں کا سماں حال ہے
کہ ہر ایک کے ساتھ جدا معاملہ ہے مثلاً ایک ہی قبر میں دو مردے ہیں... ایک مرحوم
ہے ایک مقہور... ایک پڑ رہا ہے ایک جنت کی ہوا میں لے رہا ہے... بلا واسطہ لکھیں
جو کچھ لکھیں اور تو اس طریق میں ایک وقت وہ بھی آتا ہے کہ پیر کا بھی واسطہ نہیں
رہتا جیسے مشاطہ دوہن کا بنا دستگار کر کے دوہا کے پاس پہنچا آتی ہے پھر دوہا دوہن کی
خلوت میں وہ بھی موجود نہیں رہ سکتی... .

مقرب شاہی اور قرب شاہی

فرمایا کہ خود دفع وساوس ہی مقصود نہیں... اگر ساری عمر بھی وساوس میں گمراہوا رہے اور ہر وقت گمراہوار ہے پھر بھی مطلق ضرر نہیں اور اس سے رائی برادر بھی قرب الہی میں کمی نہیں ہوتی... اگر کسی مقرب شاہی کو کھیاں لیٹی ہوئی ہوں تو خود بادشاہ کے ساتھ جو اس کو قرب حاصل ہے اس میں کیا کمی ہوئی... وہ مکھیوں کو اڑا دیتا ہے اور اگر نہ بھی اڑائے تب بھی اس سے قرب شاہی میں کیا خلل پڑتا ہے ہاں بادشاہ کی اجازت ہے کہ اگر کھیاں بہت ستائیں تو اڑا دو اور اگر نہ اڑا تو اس کی بھی اجازت ہے سو اگر کوئی مقرب شاہی کھیاں اڑاتا ہے وہ اپنی تکلیف کے لئے ان کو دفع کرتا ہے اور بادشاہ کی طرف سے اس کی ممانعت نہیں لیکن بادشاہ کی طرف سے اس کے ذمہ مکھیوں کو دفع کرنا واجب بھی نہیں کیونکہ وہ قرب شاہی میں خلل انداز نہیں بلکہ اگر مکھیوں کو دفع نہ کرے تو یہ بادشاہ کے نزدیک زیادہ قابل قدر ہے کہ کھیاں لپٹ رہی ہیں اور یہ پھر بھی بادشاہ کی طرف توجہ کئے بیٹھا ہوا ہے اور توجہ میں بالکل فرق نہیں...

خالی اور حالی

ایک سلسلہ گفتگو کے دوران فرمایا کہ اس جواب ہی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ خالی نہ تھے ایسا جواب خالی بالحاء الحجہ کا نہیں ہو سکتا حالی بالحاء الہمہلہ کا ہو سکتا ہے...

قبض باطنی اور قبض بطنی

فرمایا وہ جو ایک تکدر تھا وہ الحمد للہ ثابت نہیں ہے... اجابت ایک کھانے سے قبل اور ایک بعد ہو گئی اس سے بھی تکدر کی کیفیت جاتی رہی... تکدر کا سبب قبض بھی ہوتا ہے... ایک بار اسی دوران میں... قبض کی شکایت فرمائ کر مزا کر فرمایا سالکین کو تو... قبض باطنی ہوتا ہے مجھے قبض بطنی...

عمامہ اور پاچامہ

فرمایا مشہور ہے تاکہ کوئی بزرگ تھے ان کی شادی ہوئی... پہلی شب تھی کپڑے کیوں نہ اتارے جاتے... علی الصبح جوانہ کروہ باہر آنے لگے تو انہیں میں غلطی سے عمامہ سمجھ کر بیوی کا پاچامہ سر سے لپیٹ لیا... باہر نکلنے تو بڑا خوں ہوا... کہنے کو تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ جو غرض عمامہ کی ہے وہ پاچامہ سے بھی حاصل ہو گئی خصوص جب عمامہ اور پاچامہ دونوں کے اخیر میں مدد ہے پھر اس میں خوں کی کیا بات تھی... بس بات یہی ہے کہ گو پاچامہ بھی عمامہ کا کام دے سکتا ہے لیکن وہ سر پر باندھنے کے لئے موضوع نہیں ہے بلکہ تنگوں میں پہنچنے کے لئے موضوع ہے لہذا پاچامہ کو عمامہ کی جگہ استعمال کرنا ناموزوں ہوا اور ناموزونیت صرف اہل دنیا ہی کے نزدیک نہیں بلکہ اہل دین کے نزدیک بھی نالپسندیدہ ہے... (الافتتاحات الیومیہ جلد نمبر ۹)

امیر اور اسیر

اس میں بڑی مصلحت ہے کہ رفقاء (تمام ساتھیوں) میں ایک امیر ہو مگر اس کے لئے سلامتی طبیعت شرط ہے اور آج کل طبیعتیں ایسی گندی ہیں کہ جہاں ایک کو امیر بنایا گیا فوراً دوسرا اسیر (قیدی) ہو جاتا ہے یعنی امیر صاحب اس پر جا بے جا (خوانوہ کی) حکومت کرتے ہیں اور مامور (دوسرے ساتھیوں) کو بھی اس کی امارات (امیر بنانا گوار ہوتی ہے دوست بن کر تو آج کل ایک دوسرے کا کہنا مان لیتے ہیں مگر محکوم بن کر کہنا نہیں مانتے)

دل شکنی اور دین شکنی

ایک مرتبہ کاپی کا ایک شخص نہایت صاف سترالباس پہنے ہوئے جامع مسجد میں نماز پڑھنے آیا... بعض لوگوں نے مجھ سے کہا کہ یہ نو مسلم ہے پہلے بھنگی تھا... اب مسلمان ہو گیا ہے یہاں کے چودھری لوگ ساتھ کھانا کھانا تو دور کی بات ہے اس کے ہاتھ کی

چھوئی چیز بھی قبول نہیں کرتے... میرا وہاں پر جانا ایک جلسہ کی وجہ سے ہوا تھا... اس جلسہ میں بڑے بڑے لوگ جمع تھے اور وہ نو مسلم بھی تھا... بعض لوگوں نے مجھ سے کہا کہ اس موقع پر ان لوگوں کو سمجھا دو کہ ایسا بچاؤ اور پہیز مسلمان ہو جانے کے بعد نہیں کر رہا چاہئے... اس میں اس کی دل شکنی ہے... میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ دل شکنی نہیں اس میں تو دین شکنی یعنی دین بر باد ہونے کا بھی اندیشہ ہے (دھوت تبلیغ کے اصول)

ساختہ اور بے ساختہ

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ ایک شخص نے تو شراب پی رکھی ہے ایسے شخص کی نظر میں ایک خاص ہیئت ہوتی ہے اور ایک شرایبوں کی محض نقل کر رہا ہے... اس نے خود شراب نہیں پی تو جس نے شرایبوں کو دیکھا ہو گا وہ دیکھتے ہی پہچان لے گا کہ یہ شراب پی ہوئے ہے اور وہ شرایبوں کی محض نقل اتار رہا ہے ان دونوں کی حالتوں میں کھلا ہوا فرق محسوس کرے گا اور دیکھتے ہی سمجھ لے گا کہ یہ اور حالت ہے اور وہ اور حالت ہے... یہ ساختہ ہے وہ بے ساختہ ہے... اسی طرح اہل حال پر جو سکر کی حالت طاری ہوتی ہے وہ حقیقت شناسی سے ناشی ہوتی ہے اور اس کا رنگ ہی دوسرا ہوتا ہے اور جو محض مفہومات کا نقل کرنے والا ہے اس کا وہ رنگ کہاں...

تبديل الی الشر اور تبدل الی الخير

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ صدقیق میں شب و روز است انقلاب ہوتے ہیں...
خوب دیکھئے جو ولی کامل ہے اس کی حالت میں بھی اتنی تبدیلیاں ہوتی ہیں ہاں تبدیل کی قسمیں دو ہیں... ایک تبدیل الی الخیر دوسری تبدیل الی الشر...
ایسے حضرات میں تبدیل الی الشر نہیں ہوتی لیکن تبدیل الی الخیر برابر ہوتی رہتی رہتے ہیں...
جس سے ان کے درجات بڑھتے رہتے ہیں اگر ایک حالت پر رہیں... تو ترقی کیسے ہویں...

بکاء قلب اور بکاع عین

فرمایا کہ ایک دامت نے مجھے ملی سے خط لکھا کہ اس کا مجھے باری نہ ہے کہ مجھ کو رنا نہیں آئیں نے انہیں لکھا کہ یہ حندو نے پر بن نہ ہے بلکہ قلب ہے بلکہ قلب ہی مقصود ہے۔ بکاء عین مقصود نہیں بلکہ آپ کو حاصل ہے جس پر خدا کا شکر کیجئے اس سے ان کی بالکل تسلی ہو گئی۔

سینہ اور سفینہ

فرمایا کہ یہ جو مقولہ مشہور ہے کہ تصوف ایک چیز سینہ سینہ ہے... سو جو چیز سینہ سینہ پہنچتی ہے وہ علوم نہیں وہ تو سفینہ ہی میں ہوتے ہیں... سینہ بہ سینہ پہنچنے والی چیز نسبت ہے وہ البتہ سینہ ہی سے حاصل ہوتی ہے جس کا ذریعہ صحبت ہے... (الاضافات الیومیہ جلد دهم)

مستقل بالذات اور مستقل بد ذات

ارشاد فرمایا کہ جو اپنے آپ کو مستقل بالذات سمجھے وہ مستقل بد ذات ہے
کاملین اور تائبین

ایک صاحب نے حضرت کی خدمت میں بہت پریشانی کا خط لکھا کہ آخرت میں
میرا کیا بنے گا... تحریر فرمایا اگر کاملین میں حشر نہ ہوا تو تائبین میں ان شاء اللہ ضرور ہو گا

استخارہ اور استشارہ

ارشاد فرمایا کہ استخارہ کے بعد استشارہ کی ضرورت ہے...

ناشافی، ناکافی اور نادافی

مولانا عبدالماجد دریا آبادی نے ایک خط میں کسی تفسیر کے متعلق لکھا... حضرت
نے جواب تحریر فرمایا... میں نے یہ تفسیر دیکھی ہے، ناشافی، ناکافی اور نادافی ہے...

باطن بین اور ظاہر بین

مولانا دریا آبادیؒ نے ایک مصروع لکھا
 خوب گزرے گی جوں پیشیں گے دیوانے دو
 حضرت نے اس مصروع کے جواب میں دو مصروع تحریر فرمائے ...
 خوب گزرے گی جوں پیشیں گے دو باطن بین
 خوب گزرے گی جوں پیشیں گے دو ظاہر بین

رشک پر رشک

مولانا دریا آبادی نے ایک خواب کی تعبیر کے بارے میں لکھا جو کچھ بھی ہو
 میرے لئے تو کیا مجرد خواب بھی باعث رشک ہے ...
 حضرت نے جواب تحریر فرمایا مجھ کو اس رشک پر رشک ہے یہ رشک دلیل ہے
 عشق کی اللہ تعالیٰ مجھ کو ایسا بھی عشق نصیب کرے ... (حکیم الامات نقوش ذاتات)

گل اور کل

دوران گنگو فرمایا ہماری حالت یہ ہے ...
 ہر شے گویم کہ فردا ترک ایں سودا کنم باز چوں فردا شود امروز را فردا کنم
 کہ روز یہی وعدہ رہا کہ کل ضرور کر لیں گے، مگر ساری عمر اسی گل گل (جھڈے)
 میں گزر گئی اور کل (راحت نصیب نہ ہوئی حتیٰ کہ موت کا وقت سر پر آ جاتا ہے اور اس
 وقت بجز حضرت کے ... کچھ نہیں بن پڑتا)

خیر البقاء اور شر البقاء

فرمایا مساجد میں دنیا کا ذکر کرنا مساجد یعنی خیر البقاء کو شر البقاء بنانا ہے (اسلام و نعمتی)

ابوالعلم اور ابن العلم

وعظ کے دوران فرمایا اگر عربی میں گفتگو کر لینا ہی علم ہے اور کوئی بڑا کمال ہے تو ابو جہل تم سب سے بڑا عالم (اور باکمال) ہوتا چاہئے حالانکہ وہ ابو جہل ہی رہا عربی بول لینے سے... عربی میں تقریر کر لینے سے وہ ابوالعلم تو کیا ہوتا ہیں علم بھی نہ ہوا... (مطہر الاقوال)

ایلام قلب اور ایلام جسم

ارشاد فرمایا: حضرت امام غزالیؒ نے لکھا کہ اگر تہائی میں مانگے اور نصف درہم ملے اور مجمع میں مانگے اور لحاظ سے یہ شخص ایک درہم دے تو سائل کے لئے یہ نصف حرام ہے... کیونکہ یہ ایلام قلب (یعنی قلبی تنکیف ہے) اور ایلام قلب اشد ہے...

ایلام جسم سے... خود ایلام جسم ہی حرام ہے...

مصلحین اور مدرسین

فرمایا مولوی کو فکر زیادہ اس بات کی ہوتی ہے کہ ہماری شان نہ گھٹے... بس ابلیسی میراث ہے... اس نے بھی اپنے فعل کی لیپ پوت کی... خدا نے اس کو جواب نہ دیا... جواب تو تھا مگر قابل جواب دینے کے نہیں سمجھا بس فرمایا...

فاخرج منها مذموماً مخدولاً

اس سے معلوم ہوا جو جھک جھک کرے اس کو نکال دینا چاہئے، معلم کا کام بتانا ہے... مناظرہ کرنا مصلحین کا کام نہیں ہے وہ مدرسین کا کام ہے...

ناقص العقل اور ناکس العقل

فرمایا عورتیں ناقص العقل بھی اور ناکس العقل بھی...

چونہ اور چنا

ہندی خط کا تذکرہ تھا... فرمایا بڑی انڈی بندی ہے... ایک لفظ کئی طرح پڑھا جاتا ہے چونہ کو چنا پڑھ لو... چینی پڑھ لو...

حقوق اور حظوظ

فرمایا کہ سالک کو چاہئے کہ "حقوق" کو باقی اور "حظوظ" کو قافی کرے
کسل طبعی اور طبی

فرمایا کہ کسل طبعی و طبی نہ موم اور نہ مضر اور جس کی مذمت آئی ہے وہ کسل اعتقد ای ہے یا ضروریات میں عملی...

ایمان حالی اور خوف حالی

یہ خواص کا ایمان ہے کہ ایک خاص حالت ان پر رہتی ہے اور یہ ہے کہ وہ علومِ اجمال کے درجہ میں وہ ہر وقت متحضر رہتے ہیں کسی وقت نہیں بھولتے... ان کو ایک ملکہ رانخ حاصل ہو جاتا ہے... جس کو یادداشت کہا جاتا ہے اور یہ ایمان حالی موقوف ہے... خوف حالی پر...

ابن الوقت اور ابوالوقت

ابن الوقت ایک اصطلاحی لفظ ہے... دو معنی پر اس کا اطلاق آتا ہے، ایک وہ سالک جو مغلوب الحال ہو یعنی جو حالت اس پر وار و ہواں کے آثار میں مغلوب ہو جاوے... اس کے مقابل ابوالوقت ہے... یعنی وہ سالک جو اپنے حال پر غالب ہو یعنی جس کیفیت و حالت کو چاہے اپنے اوپر وارد کر لے... یعنی جس کیفیت کی طرف توجہ و

قصد کرے اس کے آثار اس میں پیدا ہو جاویں... مثل انس، دشوق، دنما، ووجہ وغیرہ
دوسرا معنی... این وقت کے اور ہیں جوان دونوں مذکور معمتوں کو عام اور شامل ہیں
یعنی وہ سالک جو واردات مقتضائے وقت کا حق ادا کرے... خواہ وہ واردات اس پر
 غالب ہوں... یا یہ ان پر غالب ہو... (اشرف المسائل)

حقائق اور لطائف

ایک صاحب نے لکھا کہ میرا خیال ہے کہ میرا قلبی الطیفہ اسم ذات اللہ کا ذاکر
ہے، کسی زمانہ میں حضور سے اس کی اجازت لے کر لطائف ستہ کی کوشش کیا کرتا تھا...
حضرت والانے جواب تحریر فرمایا... حقائق مقصود ہیں... لطائف مقصود نہیں...
...

ناقابلی اور قابلی

ایک صاحب نے لکھا... نہ اپنے کو اس قابل پاتا ہوں کہ کچھ عرض معروض کر
سکوں... جواب تحریر فرمایا: ناقابلی کا اعتقاد... اس طریق میں... بھی قابلی ہے...
...

سفوف اور حبوب

ایک صاحب نے لکھا کہ ذکر کی اہمیت کی طرف اشارہ فرمایا گیا...
ذکر کی کوئی خاص صورت میرے لئے نہیں فرمائی گئی ہے جواب تحریر فرمایا...
کہ کوئی خاص بیست مقصود بالذات نہیں... جتنے امور اس قبیل سے منقول ہیں...
سب استعداد کے اختلاف سے درجہ معالجہ میں ہیں...
...

جیسے طبیب نے ایک ہی مرض کے دو مریض کے لئے ایک ہی اجزاء تجویز کئے
لیکن ایک کے لئے... ان کا سفوف بنایا اور ایک کے لئے اس کے "حبوب" بنوا
دئے، کیونکہ سفوف کو نگل نہ سکتا تھا...

طبی تفاوت اور عقلی تفاوت

ایک صاحب نے لکھا کہ بعض وقت دنیاوی امور کی وجہ سے متذكر اور مغموم ہو جاتا ہوں... طبیعت میں سخت بے چینی اور گھبراہٹ ہونے لگتی ہے... دینی امور میں بہت سی کوتاہیاں اور غلطیاں صادر ہوتی ہیں مگر ان غلطیوں پر اس قدر غم اور پریشانی نہیں ہوتی تو خیال ہوتا ہے کہ کہیں تو بد دین، تو نہیں ہو گیا ہے اس حالت کو دیکھ کر سخت افسوس ہوتا ہے جواب تحریر فرمایا... طبی تفاوت ہے... یہ بد دینی نہیں ہے... اگر عقلی تفاوت بھی... یہی ہوتا... تو غم کی بات تھی...

کورا اور کور

ایک صاحب نے لکھا کہ اب میرا وقت اخیر آپنچا... اب تک اپنے کو محض کورا...
سمجھتا ہوں... جواب تحریر فرمایا مگر کور... تو نہیں... (تریت الماک)

فت بال اور و بال

کچھ لڑکے انگریزی سکول کے اپنے اپنے گھروں سے نقدی لے کر چپ کر بھاگ گئے ہیں ان کے والد و اعزہ سخت پریشان ہیں... ایک حضرت کے عزیز صاحب زادہ ہیں وہ حضرت کے مدرسہ میں پڑھتے تھے... لیکن بلا اطلاع سکول کے ان ہی لڑکوں کے ساتھ فٹ بال کھیلنے بھی چلے جاتے تھے... حضرت کو خبر ہو گئی... مدرسہ سے خارج فرمایا... بہت سفارشوں پر حضرت نے پھر پڑھنے کی اجازت دے دی وہ صاحب زادہ آکر سر دری میں بیٹھئے تو حضرت نے فرمایا: کہ جناب آپ نے فٹ بال والے لڑکوں کا حال بھی سن لیا کہ انہوں نے کیا حرکت کی... دیکھا فٹ بال کا نتیجہ... اخیر میں و بال ہی ہوتا ہے... پھر فرمایا کہ چند لڑکے سکول کے غائب ہو گئے ہیں کوئی پانچ سور و پیئے لے گیا، کوئی چار سو لے گیا، یہ سب نکاح کئے ہوئے ہیں... نئی نئی شادیاں ہوئی ہیں... ان کے گھروں والے

رورہے ہیں... پھر انہیں صاحبزادہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہ انجام ہے، میاں بری صحبت کا آپ بھی اگر اس کمیثی میں ہوتے تو آپ بھی انہیں کے ساتھ ہوتے...

ڈیوڈ اور داؤد

ایک نو مسلم حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اپنا پہلا نام تبدیل کرنے کی درخواست کی... حضرت والا نے پہلا نام ڈے وڈن کر معمولی تریم کے ساتھ داؤد نام رکھ دیا... وہ صاحب بہت خوش ہوئے کیونکہ انہیں اس نام سے زیادہ اجنبیت محسوس نہیں ہوئی...

عدل اور صبر

حضرت والا کے ایک مجاز بیعت نے حضرت کی خدمت میں لکھا، کمیری دو یویاں ہیں، اکثر اوتی رہتی ہیں، حضرت والا نے جواباً تحریر فرمایا، خود عدل اور ان کی بعدی پر صبر...

فرزند اور فرزندی

ایک صاحب نے حضرت والا کی خدمت میں بیعت ہونے کی درخواست اس عنوان سے لکھی، کہ مجھے اپنی فرزندی میں لے لجھے... حضرت والا نے جواب تحریر فرمایا کہ اپنے باپ کے تو فرزند ہو اور شریعت میں دو آدمیوں کا فرزند ہونا جائز نہیں... اس کے بعد حضرت والا نے حاضرین سے فرمایا: بات صاف لکھنی چاہئے...

معرفت علمی اور معرفت حالی

ایک مولوی صاحب کے سوال کے جواب میں حضرت حاجی نے تحقیق فرمائی، کہ معرفت الہیہ کی دو قسمیں ہیں... ایک معرفت ہوتی ہے علمی اور ایک ہوتی ہے حالی... حضرت آدم علیہ السلام کو معرفت علمی تو حاصل تھی لیکن معرفت حالیہ اس واقعہ پر موقوف تھی... چنانچہ اگر ان سے مواخذہ نہ ہوتا تو نتقم کی معرفت حالیہ نہ ہوتی... اسی

طرح توبہ کے بعد معافی سے تواب کی معرفت حالیہ حاصل ہوئی وعلیے ہذا تو اس واقعہ سے آپ کے معارف میں ترقی ہوئی گو صورۃٰ تنزل ہوا...

انہاک دنیا اور افکار دنیا

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ انہاک دنیا اور افکار دنیا تشویشات دنیا سے انسان کا حسن ظاہری بھی فنا اور بر باد ہو جاتا ہے... پھر جس کا اثر ظاہر پر یہ ہوؤہ حسن باطن کو کیا کچھ بر باد اور فنا کرے گا... مگر بے حسی کی وجہ سے لوگ اس کو محسوس نہیں کرتے...

عقل پرست مادہ پرست اور خدا پرست

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ آج کل تو جس کو دیکھو عقل پرست مادہ پرست اور خدا پرست تو بہت ہی کم نظر آتے ہیں...

حالانکہ عقل بیچاری خود ایک مخلوق ہے، اس کے پیشتنے کی بھی ایک حد ہے یہ بے چاری خالق کے احکام کا کیا احاطہ کر سکتی ہے... اسی ہی عقل کی نسبت جو محبوب کی راہ میں سدرہ ہو مولا ناروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں...

آزِ مودم عقل دور اندیش را بعد ازاں دیوانہ سازم خویش را

کفر کا ہائی کورٹ

ایک مولوی صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ ڈپٹی نذری احمد دہلوی نے عجیب بات کہی تھی... بعض لوگوں نے ان کے رسالہ "امہات المؤمنین" کے متعلق ان سے کہا کہ تم پر علماء کا فتویٰ کفر کا ہو گیا ہے... انہوں نے کہا کہ مجھ کو فکر نہیں... کیونکہ ابھی کفر کے ہائی کورٹ سے تو تکفیر کا فتویٰ نہیں ہوا... مراد ان ہی اوپر کے ملفوظ والے خان صاحب ہیں، ان کے طبق کو کفر کا ہائی کورٹ کہا، واقعی تحریک کہا...

سراج الدین اور نار الدین

ایک صاحب نے بسیل گفتگو حضرت والا سے عرض کیا کہ ایک صاحب ہیں ان کا نام تو سراج الدین اسلامی نام ہے، لیکن اعمال اور صورت دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ بالکل عیسائیت ہی کا رنگ ہے اور اس کے ساتھ ہی ان صاحب کے بعض عقائد بھی حضرت والا سے بیان کئے... حضرت والا نے سن کر فرمایا کہ سراج کی دو حالتیں ہیں... ایک نار کی... ایک نور کی... تو یہ شخص نار الدین ہے... دین کو آگ لگادی... سراج میں یہ بھی توصفت ہے کہ جس چیز سے اس کو لگادیا جائے اس کو جلا دے تو یہ ایسی سراج الدین ہیں...

تن آرائی اور تن پروری

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ ان انگریزی تعلیم یافتہ طبقے میں بناؤ سنگار خوب ہے... اس میں بڑا وقت صرف کرتے ہیں انہوں نے تو عورتوں کو بھی گھٹا دیا... ان کا بناؤ سنگار تو خاوند کے واسطے ہے اور بازاری عورتوں کا دوسروں کو پھسانے کے واسطے مگر ان سے کوئی پوچھھے کہ ان کا سنگار کس کے واسطے ہے...

پھر ان قیود پر کہتے ہیں کہ ہم آزاد ہیں... کیا آزاد کی بھی صورت ہوتی ہے ہاں اللہ اور رسول سے ضرور آزاد ہیں... مگر سے اس وقت تکلیں گے جب پہلے گنگھی چوٹی کر لیں گے، مانگ پٹی جمالیں گے... خوب آراستہ پیراستہ ہو لیں گے... یہ تن آرائی و تن پروری تمام انگریزی تعلیم کا خلاصہ ہے، انگریزی پڑھ کر یہی تو ایک دولت نصیب ہوئی محض اس کے لئے دین کو خیر باو کہا، امراض کی مختلف قسمیں ہیں... کسی کو حب مال کا مرض ہے... کسی کو حب جاہ کا ان کو دوسرے امراض کے ساتھ تن آرائی کا بھی... اسی کو کسی حکیم نے خوب کہا ہے...

ایں تن آرائی واں تن پروری

عاقبت ساز دتر آزادین بری

خیس اور نفیس

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ تحریک زمانہ خلافت میں کیرانہ جانا ہوا... ایک مولوی صاحب تحریک خلافت میں بڑی سرگرمی سے کام کر رہے تھے مجھ سے ملنے آئے... منطقی اور معقولی آدمی تھے... انہوں نے مجھ سے ان مسائل کے متعلق ایک سوال کیا میں نے جواب کے سلسلہ میں کہا کہ منطقی قاعدہ ہے کہ مرکب ادنیٰ اور اعلیٰ سے ادنیٰ ہوتا ہے... خیس اور نفیس کا مجموعہ خیس ہوتا ہے کہ بالکل ضمیح ہے... میں نے کہا کہ اب میں پوچھتا ہوں کہ جو جماعت مرکب ہو مسلم اور کافر سے وہ مسلم جماعت ہو گی یا کافر... کہا کہ کافر... میں نے کہا کہ ترکی سلطنت میں جمہوریت قائم ہو چکی ہے، شخصیت نہیں رہی اور وہ مرکب ہے مسلم اور غیر مسلم سے تو وہ اسلامی سلطنت ہوئی یا کیا... کہا کہ غیر مسلم سلطنت ہوئی... میں نے کہا شرعی اصول کے قاعدہ سے جب وہ اسلامی سلطنت بھی نہ رہی اور خلافت تو بڑی چیز ہے تو پھر اس کی نصرت کیسی اس پر بڑے گھبرائے...

عشق اور فتن

فرمایا: دیکھئے! بازاری عورت سے عشق ہو جاتا ہے جو حقیقت میں فتن ہوتا ہے... تو اس کے کس قدر ناز اٹھائے جاتے ہیں اگر اس کا نصف، ٹیک، رفع بھی اپنے مصلح دین کے ناز اٹھائے جاویں نہ معلوم چند روز میں کیا سے کیا ہو جائے...

مصلحت کی مصلحت

فرمایا کہ ایک صاحب کا خط آیا ہے... عربی میں لکھا ہے مگر میں نے اردو میں جواب دیا ہے اور میں نے یہ بھی لکھا ہے کہ جب تم اردو جانتے ہو تو پھر عربی زبان میں جو خط لکھا میں اس مصلحت کی مصلحت جانے کا مشائق ہوں مگر مصلحت کچھ بھی نہیں محض اظہار قابلیت مقصود ہے یہ مرض بھی لوگوں میں عام ہو گیا ہے...

قابل اشاعت اور قابل اضاعت

فرمایا کہ ایک مضمون آیا ہے... ایک عالم کا لکھا ہوا ہے، میں نے اس مضمون کو کہیں کہیں سے دیکھ کر جواب میں لکھا ہے کہ یہ قابل اشاعت نہیں بلکہ قابل اضاعت ہے... یہ تو، کل لکھا تھا آج اتنا اور بڑھا دیا ہے کہ یا قابل اخفاء یہ اس خیال سے کہ بعض مرتبہ اپنے لکھے ہوئے مضمون کو اس پر محنت ہونے کی وجہ سے ضائع کرنے کو جی نہیں چاہتا... میں نے اس کی بھی رعایت کی ہے، ان کو اہل سمجھ کر لکھ دیا، ورنہ ہر شخص کو ایسا نہیں لکھا جاتا...

حکمت یونانی اور حکمت ایمانی

دوران مفہوم فرمایا کہ بات یہ ہے کہ اصلاح نفس کو ضروری نہیں سمجھتے اور صحت جسم کو ضروری سمجھتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ طبیب جسمانی کی سب کچھ سہتے ہیں... سنتے ہیں اور طبیب روحانی سے اعراض ہے، اور اس پر ہر قسم کا اعتراض ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ اس کوچھ سے بے خبر ہیں... اگر اس کی خبر ہو جائے تب اگر ایسا کریں تو ہم جانیں... ان لوگوں نے حکمت یونانی ہی کو دیکھا ہے، حکمت ایمانی نہیں دیکھی اس کے بارہ میں کہا گیا ہے...

چند خوانی حکمت یونانیاں حکمت ایمانیاں را ہم بخواں

محمد نبی اور محمد نبیہ

فرمایا... ایک صاحب کا نام تھا محمد نبی سیمیں نے بدل کر لکھا محمد نبیہ (الافتاء للیوبی جلد ششم)

کوئے اور انسان کی قسمیں

ایک صاحب نے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ کوئے کی کتنی قسمیں ہیں... حضرت والا نے فرمایا کوئے کی قسموں کا تو معلوم نہیں... آدمی کی قسموں کا علم ہے اور یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ تم کون سی قسم میں داخل ہو...

ابرار الحق اسعد اللہ اور اسعد الابرار

حضرت مولانا ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم نے حضرت تھانویؒ کے ملفوظات جمع فرمائے، حضرت والا نے اس کا پہلا نام نزول الابرار رکھا اور پھر حضرت مولانا اسعد اللہ صاحبؒ سے حضرت والا نے ان ملفوظات کی صحیح کے لئے ارشاد فرمایا... (اس کے بعد حضرت والا نے ان دونوں حضرات کے ناموں کی مناسبت سے اس کا نام اسعد الابرار تجویز فرمایا)

جمیل احمد اور جمیل الكلام

حضرت مفتی جمیل احمد تھانویؒ نے حضرت والا کے ملفوظات جمع فرمائے، حضرت نے اس مجموعہ کا نام جمیل الكلام تجویز فرمایا...

بدگمانی اور بذربانی

فرمایا کہ میں بیعت کے وقت غیر مقلدوں سے یہ شرط کر لیتا ہوں کہ بدگمانی اور بذربانی نہ کریں...

مشفع اور نافع

فرمایا ایک بات نہایت کام کی کہتا ہوں وہ یہ کہ... مشفع ہونا تو اختیاری ہے، مگر نافع ہونا تو اختیاری نہیں ہے... یہ قرآن تعالیٰ کے فضل پر ہے جس سے چاہیں خدمت لے لیں...

نظیف، عقیف اور ظریف

حضرت حکیم الامت تھانویؒ نور اللہ مرقدہ کے خلیفہ ارشد سیدی و مرشدی حضرت عارف ربانی، الحاج محمد شریف صاحب نور اللہ مرقدہ کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی تو

حضرت تھانویؒ کی خدمت میں نام تجویز کرنے کے لئے لکھا... حضرت تھانویؒ نے
حضرت کے نام کی مناسبت سے تین نام محمد نظیف، محمد ظریف اور محمد عفیف تحریر فرمائے
اور یہ تحریر فرمایا ان میں سے جو نام پسند ہو رکھ لیا جائے... اللہ کی قدرت کہ تین ہی بیٹے
ہوئے جن کے یہ مذکورہ نام رکھے گئے... تینوں ماشاء اللہ نیک صالح ہیں (جناب محمد
نظیف صاحبؒ جون ۱۹۹۵ء میں انتقال فرمائے گئے) (اَنَّ اللَّهَ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ)

خیر اور مناء للخیر

حضرت تھانویؒ لاہور بغرض علاج تشریف لائے... حضرت مولا نامفتی محمد حسن
صاحب نے حضرت سے پوچھا کہ کیا حضرت مولا نا خیر محمد صاحب کو اطلاع کر دی
جائے... حضرت نے ارشاد فرمایا میں مناء للخیر کیوں بنوں...

اتباع اور اطلاع

دوران ملفوظ فرمایا کہ ان دوہم قافیہ لفظوں کو ہمیشہ یاد رکھے اتاباع اور اطلاع... یعنی جو کچھ
شیخ تعلیم کر دے اس کو ہمیشہ نباه کرتا رہے اور برابر اپنے حالات سے اطلاع دیتا رہے... خواہ
کوئی نیا حال ہو یا نہ ہو کیونکہ کوئی حال نہ ہونا یہ بھی ایک حال ہے... (حسن اعزز جلد اول)

عقلی اور غفلی

فرمایا... کیفیات طبعیہ حسنہ غیر اختیاریہ محمود تو ہیں... مقصود نہیں... الہذا دعا کا تو
مضائقہ نہیں، لیکن ان کا منتظر رہنا خلاف اخلاص اور بوجہ محل یکسوئی اور شامل عن
المقصود ہونے کے مضر ہے... نیز یہ بھی فرمایا کرتے ہیں کہ عقلی احوال بھی طبی
کیفیات سے بالکل نہیں ہوتے ورنہ محض اتفاقاً غفلی صدور اعمال کے لئے عادة
کافی نہیں، اسی طرح بالعكس... (اشرف السوانح جلد دوم)

نیاز، ایاز اور پیاز

حضرت تھانوی کے ایک خادم تھے نیاز خان، ان کے ہاں لڑکا ہوا... حضرت والا نے "ایاز" نام تجویز فرمایا... اور ارشاد فرمایا کہ اب اور لڑکا ہوا تو سوائے پیاز کے کوئی قافیہ نہیں، اللہ کی قدرت اس کے بعد ان کے کوئی پیٹا نہیں ہوا (احقر جامع عرض کرتا ہے کہ اپنے اکابر سے یہی سنا کہ حضرت تھانوی نے... جن کو جتنے نام لکھے اتنے ہی بیٹھے ہوئے... یہ سب حضرت کی کرامت ہے)

رذائل اور فضائل

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ محض گردن جھکا کر زم بولنے کو اخلاق نہیں کہتے بلکہ اخلاق کی حقیقت یہ ہے کہ تمام رذائل سے قلب صاف ہو اور فضائل سے قلب معمور ہو اور ان کی جڑ دین ہوتا کہ اس کو بقاء اور رسون ہو...

طالب مولیٰ اور طالب لیلی

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ آج کل کے طالب بھی ایسے رہ گئے ہیں آتے ہیں... چاہتے ہیں یہ کہ آذ بھگت ہو خاطر تواضع ہو اور جب تک رہیں لنگر سے کھانا ملے جب رخصت ہوں پیر سینہ سے کچھ دے دیں نہ کچھ کرنا پڑے نہ دھرتا... اصلاح کا باب تو اس زمانہ میں بالکل ہی مسدود ہو گیا...

روک نوک کی برداشت نہیں... یہ محبت کا دعویٰ کر کے آئے تھے کہا تھا کس نے کہ اس راہ میں قدم رکھنا، ارے طالب مولیٰ بن کر یہ حالت ہے... طالب لیلی مجذون کی حالت نہیں سنی، اس کو مولا نا فرماتے ہیں...

عشق مولیٰ کے کم از لیلی بود
گوئے گشتن بہرا اوی بود

مخلص اور مفلس

امیر شاہ خان صاحب راوی ہیں کہ نواب یوسف علی خان صاحب کو میں بعضے بزرگوں کی طرف زیادہ متوجہ کرتا تھا مگر ان کو حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف زیادہ میلان تھا... میں نے ایک روز نواب صاحب سے دریافت کیا کہ میں تم کو اور بزرگوں کی طرف متوجہ کرتا ہوں اور تم حضرت مولانا دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف مائل ہو اس کی خاص وجہ کیا ہے؟

نواب صاحب نے ایک عجیب بات فرمائی کہ اور جگہ جو میں جاتا ہوں... تو میرے جانے سے خوش ہوتے ہیں اور بہت زیادہ خاطر تو اضع کرتے ہیں... مدارات کرتے ہیں اور مولانا دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جاتا ہوں تو مولانا مجھ سے طبعاً ایسی نفرت کرتے ہیں جیسے کسی کو مانس گند آتی ہو تو میں اس سے یہ سمجھتا ہوں کہ وہاں دین ہے اور خالص دین ہے دنیا بالکل نہیں... اس وجہ سے مولانا کا زیادہ معتقد ہوں... عجیب بات فرمائی... نواب کیا تھے درویش تھے... بلکہ یہ بات تو ان میں بھی نہیں جو مدعی صوفیت کے ہیں... دیکھئے پہلے امراء ایسے ہوتے تھے کہ جو مخلص کہلاتے جانے کے قابل ہیں گو وہ مفلس نہ تھے مگر مخلص تھے...

اناڑی اور کباڑی

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ کل ایک شخص آیا اس نے کہا کہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں... میں نے کہا کہ کہو کہا کہ اللہ کا شکر ہے اب میں کیا سمجھتا... بہت کچھ کھود کر یہ کے بعد کہا کہ بیعت ہونا چاہتا ہوں... تب میں نے اس کوڈاٹا اور نکالا... نیز میں نے اس سے موافقہ کرنے کے وقت جب سوالات کئے تو یہ عذر کیا کہ میں اناڑی ہوں میں نے کہا کہ میں کباڑی ہوں کہ اناڑیوں پر سوالات کا بہت کباڑا لاد دیتا ہوں...

برگشتمہ اور برگشتنی

فرمایا کہ ایک صاحب کا خط آیا ہے اپنی معتقد ایک جماعت کی شکایتیں لکھی ہیں اور لکھا ہے کہ دعا کر دیجئے کہ یہ لوگ مجھ سے برگشتمہ ہو جائیں، میں نے لکھ دیا کہ برگشتنی تو تمہارے اختیار میں ہے اپنی برگشتنی عملًا ظاہر کر دو وہ خود برگشتمہ ہو جائیں گے... پھر فرمایا کہ یہ فکر بھی عبیث اور لا حاصل ہے نہ اس کی فکر چاہئے کہ کوئی اپنا بنے اور نہ اس کی کہ کوئی بے تعلق رہے... اپنے کام میں مشغول رہے...

بال اور کھال

فرمایا کہ فلاں مولوی صاحب بیعت ہونا چاہتے ہیں ان کا خط آیا تھا اس میں درخواست بیعت کی کی تھی... میں نے لکھا کہ حقوق العباد تمہارے ذمہ کس قدر ہیں... آج اس کا جواب آیا ہے فہرست لکھی ہے... اس پر فرمایا کہ دوسری جگہ وظیفہ بتلا کر قطب غوث بنا کر الگ کرتے یہاں بال کی کھال نکالی جا رہی ہے عام طور سے لوگوں کو ان چیزوں کی فکر ہی نہیں الاما شاء اللہ مشارع تک خود بے چارے ان امراض میں بتلا ہیں وہ دوسروں کی کیا اصلاح کریں گے جس کو خود را نہ معلوم ہو دوسرے کو کیا بتلائے گا...

لطیفہ اور کثیریہ

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ ایک شخص میرے پاس آیا کہا کہ میری تونڈ بڑھی ہوئی ہے ناپاکی کے بال کس طرح لوں اور کہا کہ فلاں عالم نے میرے سوال پر یہ بتلایا کہ یہوی سے اتروایا کرو جنہوں نے یہ بتلایا تھا بہت بڑے عالم ہیں... اس وجہ سے وہ شخص پریشان تھا، میں نے کہا کہ یہاں ایک لطیفہ ہے گوکثیریہ ہے وہ یہ کہ اگر یہوی خفا ہو جائے اور استرہ سے صفائی کر دے تو بڑا مزہ ہو... پھر میں نے ہڑتاں اور چونہ کی

اُنکہ بُنائی وہ بہت خوش ہوا اس لئے علم کے ساتھ عقل کی بھی سخت ضرورت ہے اور عقل کی افزونی عادۃ موقوف ہے تجربہ پر اکثر بُوڑھوں کو زیادہ ہوتا ہے ...

بزرگی اور گرگی

ایک مولوی صاحب کے خط کے جواب میں فرمایا
راوی نے تو درد کے ساتھ درمان بھی کر دیا ان کی کیا خطایہ بزرگی بلکہ گرگی
آپ کی تھی کہ محمل سوال لکھ کر بوجہِ الہ اور نظر نہ ہونے کا جو عذر لکھا ہے واقعی صحیح
ہے کیونکہ جب محبت کم ہوتی ہے تکلیف وہ پہلو پر نظر نہیں جاتی ...

تحصیل اور تعطیل

ایک صاحب کی حالت کے جواب میں ارشاد فرمایا جب عبدالاس کا مکلف
ہی نہیں تو پھر مشقت میں پڑنے کی کیا ضرورت، کبھی اس مشقت کی
تحصیل میں اصل ہی کی تعطیل ہو جائے ...

یک سوئی... ایک سوئی

فرمایا ان قصوں اور جھگڑوں سے ایک بہت بڑی چیز برپا ہو جاتی ہے ...
جس کو ہمیشہ اہل اللہ و خاصابن حق سلف صالحین نے حفاظت کی ہے وہ
یکسوئی ہے ... اگر یہ یکسوئی اپنے پاس ہے تو پھر چاہے اپنے پاس ایک
سوئی بھی نہ ہو مگر اس کی یہ حالت ہو گی ...

اے دل آں بے کہ خراب از ملکوں باشی
بے زر و نجخ بعد خشم قاروں باشی

مربی اور مربا

فرمایا کہ ایک خط آیا ہے اس میں لکھا ہے کہ ہل طریق کی تعلیم دی جائے... فرمایا کہ قریب قریب اس میں عام ابتلاء ہے کہ اپنا تابع بنانا چاہتے ہیں... تربیت نازک کام ہے... مربا بنانا پڑتا ہے... اسی وجہ سے اس کو کوچا جاتا ہے کہ اندر تک شیرینی پہنچ جائے... اس نے مربی کو چاہئے کہ خوب اچھی طرح مربا بنائے... (ملفوظ نمبر ۷۹ ج ۲)

لُقہ... سقے

فرمایا عوام تو عوام بخدا الہ علم اور خواص بھی بہت باتیں بے ضرورت کہتے ہیں اور ان میں زیادہ تر بے تحقیق باتیں ہوتی ہیں اگر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہوتا تو آجکل کے اکثر لُقہ سقے ثابت ہوتے... (مواعظ اشرفیہ ج ۲۸ ص ۳)

تُخواہ... جان خواہ

ایک شیخ صاحب سے مرید نے کہا کہ دعا کر دیجئے فلاں نوکری مل جاوے کیا۔
دعا کریں گے مگر شرط یہ ہے کہ پہلی تُخواہ ہماری ہوگی...

خدا کی قدرت وہ نوکری مل گئی... غرض بے چارہ نے پوری تُخواہ مذکوری وہ تُخواہ کیا تھی اُس کی جان خواہ تھی کہ دم نکل گیا اتنی رقم بلا وجہ دیتے ہوئے... (مواعظ اشرفیہ ج ۲۸ ص ۳۲۲)

فقیر... امیر... پیغمبر

فرمایا کسی پرانے ہندو نے کہا تھا کہ مسلمان بھی عجیب آدمی ہیں گھٹ جائیں تو فقیر، بڑھ جائیں تو امیر اور مرجاً میں تو پیر یعنی قبر پر چڑھاوے چڑھے غرض ہر حال میں اوچے ہی رہے... (مواعظ اشرفیہ ج ۲۹ ص ۳۲۲)

وفود... وقود

فرمایا ہم شملہ وفد بن کر گئے تھے... گوا آج کل کے وفد میں شرکت کرنا مجھے پسند نہیں ہے کیونکہ بالآخر وقود ہو جاتے ہیں... مگر وہ وفد دیوبند کے حضرات کا تھا آج کل کے وفود جیسا نہ تھا... (مواعظ اشرفینج ۲۹ ص ۲۹۹)

سالکین متہا لکین - جمود خمود

فرمایا بہت سے سالکین پر جب خوف کا غلبہ ہو گیا ہے... تو طاعات چھوڑ بیٹھے ہیں اصطلاح صوفیہ میں ان کو سالکین متہا لکین کہتے ہیں خلوت میں رہتے رہتے ایک جمود اور خمود پیدا ہو گیا... (مواعظ اشرفینج ۲۹ ص ۲۷۲)

چھوٹے اور کھوٹے

فرمایا آج کل چھوٹے کیسے کھوٹے ہیں کہ یہ اپنے بڑوں سے بھی مشورہ نہیں کرتے... بڑوں کے ہوتے ہوئے ان سے مستقی ہو گئے...

شرافت... شرواافت

ایک سلسلہ گفتگو میں کچھ اس طرح فرمایا
آج کل شرافت کہاں ہے شرواافت ہے



پُر لطف سبق آموز

مزاجیہ حکایات

اس رسالہ میں ان مزاجیہ حکایات کو جمع کیا گیا ہے کہ
جن کو پڑھنے سے دین و دنیا کے مسائل حل ہوتے ہیں ...
علماء و اعظمین اور عوام کیلئے عجیب تھے ہے ...

مرتبہ

حضرت صوفی محمد اقبال قریشی مدظلہ
خلیفہ مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ

تفویظ

گرامی نامہ عارف باللہ حضرت حاجی محمد شریف صاحب قدس سرہ
(خلیفہ ارشد حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ)

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ! تقریظ تو بڑوں کا کام ہے یہ ناکارہ
 اس کا مل نہیں... اتنا کہہ سکتا ہوں کہ ظاہر میں تو مزاجیہ حکایات ہیں مگر
 باطن میں معانی ہی معانی ہیں...
 ...

ناچیر محمد شریف عقی عنہ
 (نوال شہر ملکان)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مرزا قادیانی دجال کی حکایت

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ ایک شخص کا واقعہ بیان کرتے تھے ان کے دوست مرزا قادیانی کے مرید تھے وہ مجھ کو مرزا قادیانی کے پاس لے گئے اور یہ دعویٰ کیا کہ وہاں پہنچو تو دیکھیں کیسے تمہارے اوپر اثر نہیں پڑتا اور آپس میں یہ عہد ہو گیا کہ اگر اثر نہ پڑتا تو میں بھی بیت توڑ دوں گا اور جو اثر ہو گیا تو تم بھی بیعت ہو جانا اس عہد پر آپس میں رضامندی ہو گئی غرض کرد و نوں پہنچ تو مرزا صاحب گھر میں تھے ان کے میراثی باہر بیٹھے تھے انہوں نے جا کر سلام عرض کیا بعد جواب دینے کے میراثی صاحب نے پوچھا کہ کون ہوتم! انہوں نے کہا کہ فلاں نمبر کا مرید میراثی صاحب نے فوراً رجسٹر کھولا اور کہا کہ آپ کے ذمہ اتنی رقم بقايا ہے چندہ داخل کیجئے... پھر مرزا صاحب

آئے ان مرید نے کہا کہ یہ میرنے دوست حضرت کی توجہ کے طالب ہیں... مرزا صاحب نے بہت ازور لگایا اگر دن جھکا کر بیٹھ گئے مگر پچھے بھی اثر نہ ہوا آخراً کاروہ دونوں دوستِ اٹھ کر باہر چلے آئے اور ان مرید نے مرزا صاحب سے بیعت توڑ دی اور یہ کہا کہ اللہ نے میری دشمنی کی کہ جو یہاں سے نجات دی... (حسن المزرس ۲۲۸)

فائدہ: اسی قسم کی حکایت حضرت حکیم الاسلام فاری محمد طیب صاحب قدس سرہ فرماتے ہیں کہ مولوی سمیع اللہ مرحوم کی دکان پر ہر قسم کے لوگ آتے تھے... ہندو بھی اور مسلم بھی اور لوگوں سے اتنی بے تکلفی تھی کہ کوئی آ کر مشھائی طلب کرتا، کوئی جیب میں ہاتھ ڈال کر پیسہ نکال لیتا، وہ سب کی خاطرداری کرتے تھے...

ایک دفعہ ان کی دکان پر ایک ہندو آیا، اس کی بول چال مسلمانوں جیسی تھی، ایک قادریانی ان کی تاک میں لگ گیا ان کو مسلمان سمجھ کر دکان پر گیا ان کے سامنے مرزا غلام احمد کی نبوت پر آدھ گھنٹہ تقریر کی اور یہ ثابت کرنا چاہا کہ وہ نبی ہیں ان کی نبوت کو ماں واس نے اپنی یادداشت میں خوب ولائی سے تقریر کی... وہ خاموشی سے ستارہ، قادریانی نے سمجھا کہ ہماری تقریر کا اثر ان پر ہو گیا ہے اور یہ مرزا صاحب کی طرف مائل ہو گئے ہیں... تقریر ختم کرنے کے بعد قادریانی کہتا ہے کہ آپ نے میری تقریر کا اثر لیا تو وہ ہنسا اور کہا کہ ابھی تک تو ہم نے اصلی نبی ہی کوئی نہیں مانا فرضی نبی کو کیا مانیں گے؟ اس پر مجلس کے سارے حضرات ہم پڑے، حضرت نے فرمایا کہ جب قادریانی کو یہ معلوم ہوا کہ یہ تو غیر مسلم ہے تو بہت شرمندہ ہو کر وہاں سے بھاگا اور پھر وہاں پر نہیں آیا... (مجلس حکیم الاسلام ۲۲۸)

قياس مع القارق

ایک شخص کی بھیں دریا میں گھس گئی ہر پندرہ بلاتے ہیں آتی نہیں... ایک شخص اس کے بچے کو لایا اور اس کو دکھلایا وہ آگئی... ایک مرتبہ ایک شخص کی چار پانی دریا میں گر گئی تھی وہ عقل مند سمجھا کہ جس طرح بھیں کو بچہ دکھلانے سے وہ آگئی تھی اسی طرح اس کا بچہ

اس کو دکھلائیں گے تو یہ بھی آجائے گی... اس کا بچہ پیڑھے کو تجویز کیا اب پیڑھا اس کو دکھلار ہے ہیں اور پکار رہے ہیں لیکن وہ تو جادھن نہ ہے وہ کیسے آتی (وزٹ اینس ۲۳۲ ص ۲۲)

ایک پرندہ کی حکایت

ایک پرندہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں ایک ماہ سے کہا کہ اگر تو میرے ساتھ مل جائے تو میں تمہ کو ملک سلیمان دے دوں گا... یہ بات حضرت سلیمان علیہ السلام نے سن لی کیونکہ وہ منطق الطیر کے عالم بھی تھے... فوراً اس پرندہ کو بلا یا اور فرمایا تالائق یہ کیا گستاخ تھی؟ آپ میرا ملک دینے والے کون ہوتے ہیں؟ اس نے کہا اے نبی اللہ! میں عاشق ہوں اور لسانِ عشق معدود رہتی ہے اس پر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کا قصور معاف کیا...

ف: اس طرح یہ عشق بھی وہاں معدود رہتا ہوں گے مگر ہر شخص کی زبان عشق نہیں... تم ناز سے کام نہ لو اور عاشق کی نقل نہ کرو وہ تو اپنے کو منا کر فتا کر کے ناز کر رہا اس کو حق ہے تم کو یہ حق نہیں ہے کیونکہ تم اپنے کو باقی رکھ کر ناز کرتے ہو...

مکن پیش یوسف نازش و خوبی مکن جز نیاز داہ یعقوبی زشت
باشد روئے نازیبا و ناز عیب باشد چشم نایبنا دباز

شیعی اور شیعہ کی حکایت

ایک مولوی صاحب سے ایک شیعہ نے کہا کہ جتنے نئے فرقے مرزاں، چکڑالوی وغیرہ نکلتے ہیں یہ سب سنیوں ہی میں سے نکلتے ہیں اور شیعوں میں سے کوئی فرقہ بھی نکلتے نہیں نہا... مولوی صاحب نے کہا کہ جو آپ نے فرمایا بالکل صحیح ہے مگر اس کی ایک وجہ ہے وہ یہ کہ یہ تو آپ تسلیم کریں گے کہ شیطان اپنا وقت بیکار تو کھوتا نہیں ہمیشہ گمراہ کرنے کی فکر میں لگا رہتا ہے... شیعہ نے کہا ہاں یہ بھی بات ہے... مولوی صاحب نے کہا کہ جب یہ تسلیم ہے تو اب سنئے کہ شیعوں کو تو انتہاء مرکز

گمراہی پر پہنچا کر بے فکر ہو گیا، آگے کوئی درجہ گمراہی کارہاہی نہیں اور سنیوں کو حق پر سمجھتا ہے اس لیے ہمارے ہی پیچھے پڑا رہتا ہے...

فائدہ: اس طرح کئی جامل مسلمان غیر مذہب والوں کے اخلاق کی اس قدر تعریف کرتے ہوئے سنائیا ہے کہ جس سے سننے والا یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ اصل مذہب اچھے اخلاق کا ہوتا ہے اگر وہ کسی کافر میں ابانت داری عہد کی پابندی، اتفاق وغیرہ دیکھتا ہے تو کافر کو مسلم پر ترجیح دینا شروع کر دیتا ہے حالانکہ اخلاق اور ایمان علیحدہ علیحدہ ہیں اول ایمان کی قیمت زیادہ ہے ایمان کامل ہوا خلاق نہ ہوں تو ایک نہ ایک دن سزا بھگت کر جنت میں چلا جائے گا، ایمان پر نجات کا مدار ہے اخلاق پر نہیں...

ایک غیر مقلد کی کم علمی کی مزاحیہ حکایت

ایک شخص نے ایک غیر مقلد سے پوچھا کہ یہ حقیقی فاسق ہیں سائل نے کہا کہ یہ لوگ امام کے ساتھ سورۃ فاتحہ کو قصد آترک کرتے ہیں کیونکہ حدیث میں ہے: "لَا صلوٰة إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ" بلا فاتحہ کے نمازوں نہیں ہوتی اور تارک صلوٰۃ کے متعلق حدیث میں ہے "مَنْ تَرَكَ الصُّلُوةَ مَتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ" تو اس حساب سے تو ان کو کافر ہونا چاہیے کہنے لگے اس میں تاویل ہو سکتی ہے... سائل نے کہا اسی تاویل تو "لَا صلوٰة إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ" میں بھی ہو سکتی ہے مگر آپ تو اس میں کوئی تاویل نہیں کرتے تو پھر فقد کفر میں کیوں کرتے ہیں اور ان کو فاسق کیسے کہتے ہیں اس کو اس کا جواب نہیں بن پڑا...

فائدہ: یہ تمام خرابی بے اصولی کی ہے، علم بے اصول ایسا ہی ہوتا ہے کہ وہاں نہ علم ہوتا ہے نہ سمجھنا نہ تدبیجی میں آیا ہاں کہہ دیا...

ملادوپیازہ کی مزاحیہ حکایت

ایک شخص نے جو ملادوپیازہ کے ساتھ مناظرہ کرنے بیٹھا تھا ملامی کی طرف ایک

انگلی سے اشارہ کیا، ملامی نے دو انگلیوں سے اشارہ کر دیا، اس نے تھپٹر دکھلا دیا انہوں نے گھونسہ دکھلا دیا، اس نے دوسروں سے اقرار کیا کہ ملامی نے میرے ایسے سوالوں کا جواب دیا کہ کسی نے نہیں دیا، لوگوں نے شرح پوچھی اس نے کہا کہ میں نے کہتا تھا کہ اللہ ایک ملاد و پیازہ نے کھا دوسرا اس کا رسول بھی ہے، پھر میں نے اشارہ کیا کہ پختن پاک برحق ہیں ملائے کہا کہ وہ سب متفق ہیں، پھر ملامی سے پوچھا گیا کہا کہ وہ کہتا تھا میں تیری آنکھ پھوڑوں گا، میں نے کہا کہ میں تیری دونوں پھوڑوں گا، اس نے کہا میں تیرے تھپٹر ماروں گا میں نے کہا گھونسہ ماروں گا، بس یہ اشادات و کنایات علوم تھے...

گھر میں شیخ جی آنے کی حکایت

الله آباد میں ایک صاحب بزرگوں کی اولاد میں سے تھے بعضے لوگ جو بزرگ زادوں کی تحریر کرتے ہیں بُرنی بات ہے... ان میں بھی کچھ نہ پکھ بزرگ زادہ ہونے کا اثر ہوتا ہے یہ صاحب وکیل تھے اور یہی دلیل کافی ہے ان کے دنیا دار اور غیر متقی ہونے کی مگر بزرگوں کی اولاد میں سے تھے ان کے یہاں یہ ایک عجیب رسم تھی کہ جس روز گھر میں فاقہ ہوتا تو چھوٹے چھوٹے بچے ہستے کھیلتے، کو دتے پھرتے کہ ابا جی ہمارے گھر شیخ جی آئے جنہوں نے یہ حکایت بیان کی کہ وہ ان کے یہاں کئی روز سے مہماں تھے... کہتے ہیں کہ گھر سے ایک روز کھانا آنے میں دری ہوئی...

یہ انتظار میں تھے کہ بچوں کو دیکھا وہ بھی کہتے پھرتے تھے یہ سمجھے کہ مہماں کی وجہ سے کھانا تکلف کا پکا ہو گا اس لیے تیاری میں دری ہوئی مگر جب بہت دری ہو گئی تو انہوں نے ان کے نوکر سے پوچھا کہ میاں یہ کیسے شیخ جی ہیں نہ تو خود نظر آئے اور نہ کھانا ہی آیا، اپنے ساتھ ہمیں بھی بھوکا مار دیا... نوکرنے کہا کہ شیخ جی کہاں ہیں، یہ شیخ جی کو فاقہ کہتے ہیں ان کے خاندان میں یہ رسم ہے...

ف: دیکھئے دنیا دار ہو کر بھی یہ حالت بھی صرف بزرگوں کی نسل کی برکت ہے تو صحبت میں کیسا اثر ہو گا جو لوگ اہل اللہ کی صحبت میں نہیں رہتے ان میں واقعی بہت کمی

ہوتی ہے اور ان حضرات کی صحبت کی برکت سے بڑی نفع کی چیزیں میسر ہو جاتی ہیں اور خصوصاً اس پر فتن زمانہ میں تو بزرگوں کی صحبت ہی ضروری چیز ہے (الافتات المیمیج ۱۵۷)

ایک خان صاحب کے شہادت حاصل کرنے کی حکایت

لکھنؤ میں ایک خان صاحب تھے... عمر رسید ہو گئے تھے مگر دنیا کی تمام بازاریاں ان میں جمع تھیں ملنے والے چھوٹے بڑے طامت کرتے تھے خان صاحب ضعفی کا وقت آگیا، قبر میں پیر لکار کھے ہیں اب تو ان معصیتوں سے توبہ کر لونماز پڑھا کرو روزے رکھا کرو کہتے ان کے کرنے سے کیا ہو گا؟ لوگ کہتے جنت ملے گی، خان صاحب کہتے ہیں بس جنت کے لیے اتنی محنت، جنت تو ایک لمحہ میں مل جاوے گا...

لوگ دریافت کرتے وہ کس طرح خان صاحب کہتے کہ کوئی موقع ہوا تو ایک ہاتھ ادھر ایک ہاتھ ادھر بس سامنے سے کالی سی پھٹتی جائے گی اور کھٹ سے جنت میں جا کھڑے ہوں گے... اس راز کو کوئی نہ سمجھتا، اتفاق سے مولوی امیر علی صاحب نے جب ہنومان گڑھ میں جہاد کا فتوی دیا اور کثرت سے تمام مسلمان میدان میں پھیل گئے خان صاحب کو بھی معلوم ہوا پہنچ مولوی صاحب کے پاس اور جا کر کہا کہ مولا ناہم جیسے گنہگاروں کی بھی کچھ پرس ہو سکتی ہے... مولوی صاحب نے فرمایا کہ خان صاحب مانع کون چیز ہے... خان صاحب سر پر صافہ باندھ اور کمر سے تکوار لگا ہم سے میدان میں پہنچ اور تکوار کے ہاتھ ادھر ادھر چلاتے ہوئے ستر اسی لاشیں ڈال دیں کسی کافر کا ہاتھ ان پر پڑا شہید ہو گئے اور کھٹ سے پلک جھکنے میں جنت میں کھڑے ہوئے یہ تھا وہ راز جس کو کوئی نہ سمجھتا تھا...

ف: ان خان صاحب کی قوت ایمانیہ دیکھئے کہ باوجود اس قدر موائع کے

ایمان کتنا توی تھا اس ہی لیے میں کہا کرتا ہوں کہ معااصی نے نفرت کرو

مگر عاصی سے نفرت نہ کرو کبھی ایک سینہ اور منٹ میں کچھ سے کچھ

ہو جاتا ہے... (الافتات المیمیج ۱۶۰)

سکھرت سے وساوس آنے کی حکایت

ایک ذاکر شاغل شخص خانقاہ تھا نہ بھون میں مقیم تھے جو اکثر وساوس کی شکایت پر میا کرتے تھے، میں ان کی تسلی کر دیتا پھر اس کا زور ہوتا میں سمجھا دیتا، یہی سلسلہ چل رہا تھا، ایک روز میرے پاس آئے، کہنے لگے اب تو جی میں نیا آتا ہے کہ عیسائی ہو جاؤں، میں نے ایک دھول رسید کیا اور کہا نالائق ابھی عیسائی ہو جا اسلام کو ایسے بے ہودوں اور نگ اسلام کی ضرورت نہیں بس انٹھ کر چلے گئے، بس دھول نے اکسیر کا کام دیا، ایک دم وہ خیال دل سے کافور ہو گیا... اس کے بعد پھر کبھی وسوسہ تک نہیں آیا، مزاہ فرمایا کہ دھول سے دھول جھٹر جاتی ہے اور مطلع صاف بے غبار ہو جاتا ہے... یہ میرا اثر نہ تھا شرعی تحریر کا اثر تھا...

عشق مجازی سے نجات پائے جانے کی حکایت

ایک شخص کہیں باہر سے حضرت حکیم الامت تھانویؒ کی خدمت میں آئے... وہ ایک گھون پر عاشق ہو گیا تھا، اس نے اپنا واقعہ بیان کیا، میں نے تدبیر بتلائی کہ نہ اس محلہ میں جاؤ نہ اس کو دیکھو اور ضروری کام کی طرف مشغول رہا کرو، کہنے لگا کہ میں تو اس کے یہاں سے دودھ خریدا کرتا ہوں حالانکہ دودھ کی مجھ کو ضرورت نہیں اس کو دیکھنے کی وجہ سے خریدتا ہوں... میں نے اس سے منع بھی کیا کہا کہ یہ تو نہیں ہو سکتا، میں نے (مرا در حضرت حکیم الامت ہیں) دھول رسید کی اور کہا کہ نکل یہاں سے دور بڑا جب علاج نہیں کرتا پھر مرض لے کر کیوں آیا، چلا گیا اس کے بعد مجھ کو خیال ہوا کہ میں نے ایسا کیوں کیا، غیر شخص تھا تعارف تک بھی نہ تھا مگر اس وقت حق تعالیٰ نے دل میں یہی ڈالا تقریباً کوئی سال بھر کے بعد میرے فلاں دوست سے وہ شخص ملا، اس نے ان کو پہچان کر مصافحہ کیا اور یہاں کی خیریت معلوم کی... انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو، کہا کہ میں وہ شخص ہوں یہ سمجھ گئے، پوچھا کہ اب اس مرض کا کیا حال ہے، مجھ کو دعا میں

دے کر کہا کہ ان کی دھول نے سب کام بنا دیا، دھول کے لگنے کے ساتھ ہی بجائے عشق اور محبت اور رغبت کے ایک دم اس کی طرف سے نفرت پیدا ہو گئی... ۱۷

ف: حق تعالیٰ جس کے لیے جو مناسب جانتے ہیں بعض اوقات قلب میں وہی ڈال دیتے ہیں اور وہی نافع ہوتا ہے اس میں کسی کو کیا دخل، پھر فرمایا یہ مرض عشق صورت کا نہایت ہی پلید ہوتا ہے، برسوں کے مجاہدہ سے بھی زائل نہیں ہوتا، ساری عمر بعضوں کی اس خباشت میں ختم ہو گئی جس پر حق تعالیٰ اپنا فضل فرمادیں اور اپنی رحمت سے نوازیں وہی بچ سکتا ہے... (الاقانات الیومیہ ج ۵ ص ۲۲۶)

ایک بزرگ کے اخلاص کی حکایت

مولوی رحم الہی صاحب منگلوری نہایت نیک اور سادہ بزرگ تھے مگر نہایت ہی جو شیئے اور بجذبہ حق قلب میں تھا... ایسے بزرگوں کے اکثر دنیادار مخالف ہوا ہی کرتے ہیں... اہل محلہ نے محض بہ نیت شرارت یہ حرکت کی کہ جس مسجد میں آپ نماز پڑھتے تھے اس کے اور ان کے مکان کے درمیانی حصہ میں کہ بمنزلہ ساخت (میدان) مشترکہ تھا ناج کی تجویز کی... ایک طوائف کو بلا یا گیا، شامیانہ لگایا گیا، غرض خوب شہادت کے ساتھ انتظام ہو کر مجلسِ رقص شروع ہو گئی...

مولوی صاحب مکان سے عشاء کی نماز کے لیے مسجد کو چلے... راستہ میں یہ طوفان بے تمیزی خیز چلے تو گئے خاموش مگر نماز پڑھ کر جو واپسی ہوئی پھر وہی خرافات موجود برداشت نہ کر سکے... ماشاء اللہ ہمت اور جرأت دیکھئے کہ نکال جوتا اور نے ہاتھ میں بھری مجلس کے اندر رنجیں پہنچ کر اس عورت کے سر پر بجانا شروع کر دیا... اہل محلہ میں شرارت سہی مگر علم اور بزرگی کا ادب ایسا غالب ہوا کہ بولا کوئی کچھ نہیں رقص و سرود سب بند ہو گیا... اب لوگوں نے جن کی شرارت تھی اس طوائف سے کہا کہ تو مولوی صاحب پر دعویٰ کر اور رزو پیہ ہم خرچ کریں گے... شہادتیں ہم دیں گے، اس عورت نے کہا میں دعویٰ کر سکتی ہوں رزو پیہ میرے پاس ہے شہادتیں تم دے سکتے ہو مگر

ایک مانع موجود ہے وہ یہ کہ مجھ کو ان کے اس فعل سے یقین ہو گیا کہ یہ اللہ والا ہے اور اس کے قلب میں ذرہ برابر دنیا کا شائستہ نہیں، اگر اس میں ذرا بھی دنیا کا لگاؤ ہوتا تو مجھ پر اس کا ہاتھ اٹھ نہیں سکتا تھا تو اس کا مقابلہ اللہ تعالیٰ کا مقابلہ ہے جس کی مجھ میں ہمت نہیں... کیسی عجیب بات کی یا اتنی سمجھ ایمان ہی کی برکت ہے...

لوگ ایسے آوازہ لوگوں کو حقیر سمجھتے ہیں مگر ایمان والے ہیں کوئی نہ کوئی بات ضرور ہوتی ہے جو ایک دم اس کی کایا پلٹ کر دیتی ہے... یہ کہہ کر وہ عورت مولوی صاحب کے پاس پہنچی اور عرض کیا کہ میں گنہگار ہوں، نابکار ہوں میں اپنے اس پیشہ سے توبہ کرتی ہوں اور آپ میرا نکاح کی شریف آدمی سے کرادیں...

ذہانت کی عجیب مزاجیہ حکایت

ایک دفعہ حضرت مولانا نانو تویؒ کی خدمت میں ایک شخص شکر لے کر حاضر ہوئے، حاضرین میں وہ تقسیم ہو گئی، پھر انہوں نے بیعت کے لیے عرض کیا... حضرت نے انکار فرمایا، انہوں نے عرض کیا کہ اگر بیعت نہیں کرتے تو میری شکر واپس کر دو، مولانا نے فرمایا کہ بھائی ان کی شکر لا کرو، دو انہوں نے کہا کہ میں تو وہی شکر لوں گا... مولانا نے فرمایا بھائی وہ تو صرف ہو گئی عرض کیا کہ تو مجھے بیعت کر لیجئے یا شکر میری وہی واپس کر دیجئے، آخر حضرت مولانا نے مجبور ہو کر بیعت کر لیا (حسن المزروعی، ۱۷۸)

ف: ذہانت بھی عجائب شے ہے کہ جس سے ناممکن کام بھی ممکن ہو جاتا ہے...

دنیا سے پرہیز کرنے کی مزاجیہ حکایت

ایک مجدوب ننگے پھر اکرتے تھے معتقدین نے کہا کہ کچھ باندھنا چاہیے... بالکل ننگا پھرنا ٹھیک نہیں، انہوں نے کہا جو کہ وہ باندھ لوں، لوگوں نے ایک لگوٹا دیا، انہوں نے باندھ لیا چونکہ غذا اچھی کھانے کو ملتی اور ہوش و حواس درست تھے نہیں اس لگوٹے میں بھی چکنائی لگ جاتی اس وجہ سے لگوٹے کو چوہے کترنے لگے، ان چوہوں کو مرانے کے لیے ملی پالی پھر وہ باسی کھانے خراب کرنے لگی تو اس کی ضرورت سے

کتا پالا وہ کھانا خراب کرنے لگا تو اس کی حفاظت کے لیے ایک آدمی نوکر رکھا۔ پھر اس آدمی نے جب مرغ نکھانے کھا کر ادھر ادھر پھرنے لگا تو اس کی شادی کردی پھر اس کے اولاد ہو گئی سب مجمع ایک دن ان بخوب کے سامنے آیا۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ یہ سب کچھ لگوٹی باندھنے کی وجہ سے ہوا ہے تو انہوں نے فوراً لگوٹی ابтар بھینگی۔ فائدہ: اللہ والے دنیا میں زیادہ مشغولیت سے پرہیز کرتے ہیں... دنیا کی مثل

جال کی طرح ہے...

جتنا تڑپو گے جال کے اندر جال گھسے گا کھال کے اندر
بنیہ کی ذہانت کی عجیب حکایت

ایک بیجو ازان نے کپڑے پہن کر بننے کی دکان پر آیا اور آ کر مرے کھانے لگا۔ اب بنیہ سوچنے لگا کہ اس کو منع کرنے کے لیے موئش کا صینہ بولوں یا مذکر... بہت دیر کے بعد مذکر و موئش دونوں کے صیغوں کو ملا کر اس طرح بولا کہ بہت دیر سے کھارہی ہے کھارہا ہے، نہیں مانتی نہیں مانتا، بی بی کے ایک تھپڑ مازوں گا، میاں کی پکڑی وہاں جا کر گرے گی... (حسن العزیز ص ۱۹۷)

ف: اس حکایت میں ذہانت اور خوش طبعی کو عجیب طریقہ سے اکٹھا کیا گیا ہے...

اپنے دوست کو بیرنگ خط بھیجنے بے مردوی ہے
ایک شاعر کے پاس کسی نے بیرنگ خط بھیجا اور ایک آنہ محسول دلوایا۔ انہوں نے ایک پارسل محسول بھیجنے کو تیار کیا اس میں ایک بڑا پھر رکھا اور اس کو بیرنگ روائہ کیا اور لکھا کہ آپ کے خط سے اس قدر بوجھ بلکا ہوا جیسے کہ یہ پھر... چنانچہ ملاحظہ کے لیے مرسل ہے...

ف: مومن کو زبان کے علاوہ قلم سے بھی کسی کو دکھنہ دینا چاہیے...

ایک عورت کے دو خاوند کی مزاجیہ حکایت

ایک صاحب نے اپنی لڑکی کا دو جگہ نکاح کیا اور ہر ایک سے یہ تھہرا یا کہ چھ ماہ ہمارے گھر رہا کرے گی اور چھ ماہ آپ کے گھر رہا کرنے گی... ایک عرصے کے بعد

عقدہ حل ہوا کہ ایک شوہر نے ایک دولائی بہت نشیں اس بے حیا عورت کو بنادی تھی وہ
چادر اس کے شوہر ثانی کو پسند آگئی اس نے مانگ لی اور اس کو اوڑھ کر مجلس میں
صحیح... اتفاقاً دونوں شخص وہاں جمع ہو گئے شوہراول نے چادر پہچانی مگر دل میں خیال
کرتے تھے کہ ممکن ہے کہ اس نے بازار سے ایسا ہی کپڑا خریدا ہو... بالآخر دل نہ مانا
ایک تدبیر سے ان سے معلوم کیا کہ حضرت آپ نے کہاں سے یہ چھینٹ خریدی ہے
مجھے بہت پسند ہے اگر آپ پتہ دیں تو میں بھی منگالوں... صاحب ثانی نے کہا کہ مجھے
سرال سے ملی ہے اس پر انہوں نے کہا مجھے ان کا پتہ دیجئے گا... جب پتہ معلوم ہوا تو
اور بھی حیران ہوئے کہ یہ تو میرے سرال کا ہی پتہ ہے پھر سوچ کہ ممکن ہے ان کی
دوسری دختر منسوب ہو بالآخر ان سے کہا کہ تکلیف کرنے کے مکان دکھا دیجئے گا... جب
وہاں پہنچے تو وہی سرال ہے خسر صاحب کو آواز دی جب وہ باہر تشریف لائے تو ان کا
رنگ دونوں کو دیکھ کر متغیر ہو گیا، پھر تو اول شخص نے ان پہنچے پکڑ کر مرمت شروع کر دی،
دوسرے صاحب سخت حیران تھے اس پر شخص اول نے کہا آپ گھبراویں نہیں آپ بھی
ایسا ہی کریں گے اور فارغ ہو کر قصہ کہا تو صاحب ثانی نے بھی مرمت کی ...

فائدہ... دو شیخ سے تعلیم لینے والے کا یہی حال ہوتا ہے لوگ بہت سارے مشائخ
سے تعلق کر لیتے ہیں پھر نہ ادھر کے رہتے ہیں نہ ادھر کے رہتے ہیں ان کے یہاں کی
تعلیم ان سے چھپاتے ہیں اور انکے یہاں کی تعلیم ان سے چھپاتے ہیں اسی چکر
میں ساری عمر گزر جاتی ہے... (عزیزا الجید ص ۲۲)

جوہی کرامتوں کو مشہوری کرنے کی مذمت

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ اپنا واقعہ بیان فرماتے ہیں
چنانچہ ایک مرتبہ میں چہ تھاول (قصبہ ہے) گیا ہوا تھا اور گھر میں وہیں تھے ایک
شخص نے میرے متعلق یہ مشہور کر دیا کہ میں نے اس کو (یعنی حضرت حکیم الامت کو)
عصر کے وقت تھانہ بھون میں ایک شخص کے مکان میں بیٹھا دیکھا ہے... فرمایا حالانکہ

میں جو تھاول میں تھا، لوگوں نے میرے متعلق یہ کرامت مشہور کر دی... چنانچہ میں ایک شخص کا گھوڑا لے کر اور سوار ہو کر تھا نہ بھون آیا اور اس صاحب خانہ سے دریافت کیا کہ فلاں دن عصر کے وقت تمہارے گھر میں کون بیٹھا ہوا تھا... انہوں نے کہا کہ مولوی محمد عمر صاحب تھے... میں نے ان مجرم صاحب کو بلا کر دریافت کیا کہ تم نے مجھے دیکھا تھا تو کہا جی میں نے پشت دیکھی تھی میں یہی سمجھا...

ف: غرض یہ ہے کہ کشف و کرامات میں جھوٹ بہت کھپتا ہے... اول یاءِ ستر کرامت کا صدور برحق ہے لیکن بعض لوگ ان کی عقیدت میں اس قدر غلوکرتے ہیں جیسا کہ حضرت عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کرامت گزرے ہیں لیکن وہ کرامتیں ان کے ساتھ جھوٹی منسوب کی گئی ہیں... ایک دریا سے بیڑہ نکال دیا اس کو گیارہویں والے پیر نے ایک مائی کا بارہ سال کے بعد دریا سے بیڑہ نکال دیا اس کو پیر صاحب نے اس لیے دریا میں غرق کر دیا تھا کہ وہ گیارہویں شریف کا ختم دلانا بھول گئی تھی (نعوذ باللہ) پیر صاحب پر کتنا بڑا بہتان باندھا گیا کہ پیر صاحب نماز نہ پڑھنے والے روزہ نہ رکھنے والے کو تو کچھ نہیں کہتے اور جو شخص گیارہویں نہ کرے اس کامال و اسباب غرق کر دیتے ہیں... دوسری کرامت یہ بیان کی جاتی ہے کہ ایک عورت پیر صاحب کے پاس آئی کہ میرا بیٹا مر گیا ہے اس کو زندہ کر دو... حضرت صاحب نے کہا کہ مائی اس کے مقدار میں اتنی ہی عمر لکھی ہوئی تھی اس نے کہا یہ تو مجھے بھی معلوم ہے میں تو اس لئے آئی ہوں کہ آپ اس کو اس فرزندگی عطا کریں...

حضرت غوث اعظم اللہ تعالیٰ سے کہتے ہیں وہاں سے حکم ہوا کہ تقدیر کے خلاف نہیں ہو سکتا... اس پر غوث اعظم کو جلال آیا اور آپ نے قوت کشفیہ سے ملک الموت کو شمولہ کہ وہ کہاں ہیں... آخر نظر آئے تو دیکھا کہ وہ تھیلے میں اس دن کے مردوں کی روٹیں بھر کر لے جا رہے ہیں... ابھی تک ہیڈ کوارٹر تک نہ پہنچے تھے کہ غوث اعظم نے ان کوٹو کا اور کہا کہ بڑھیا کے لڑکے کی روح واپس کر دو، وہ انکار کرنے لگے، آپ نے وہ

نہیں اُن کے ہاتھ سے چھین کر کھول دیا... اس دن جتنے مردے مرے تھے زندہ ہو گئے تو غوثِ اعظم نے حق تعالیٰ سے کہا کہ کیوں اب راضی ہو گئے... ایک مردے کے زندہ کرنے پر راضی نہ ہوئے... اب جی بہت خوش ہوا ہو گا... جب ہم نے سارے مردوں کو زندہ کر دیا تو بہ استغفار اللہ کیا، خدا تعالیٰ کے ساتھ اس طرح کی گفتگو کرنے کی کسی کو مجال ہے... مگر یہ حکایات جاہلوں نے گھڑی ہیں اور ان کو بیان کرتے کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) غوثِ اعظم وہ کام کر سکتے ہیں جو خدا بھی نہیں کر سکتا... (اشرف الجواب ص ۸۲)

خانسمہ اور بخشیل مالک کی مزاحیہ حکایت

ایک باورچی کی حکایت ہے انہوں نے ایک بخشیل کے یہاں بلا کھانے کی ملازمت کی اور یہ خیال کیا کہ کچھ نہ کچھ تو چھوڑ ہی دیا کرے گا...

جب میاں کے سامنے کھانا لا کر کھاتا پنا بھی تخيینہ کر لیا کہ اتنی روٹی اور اس قدر بوث میرے لیے بھی نیچ رہیں گے اور امیر صاحب نے حصہ مزغمہ سے تجاوز کیا تو ملازم نے سوچا کہ دو روٹی دو بوثی تو چھوڑ ہی دیوے گا... جب اس سے آگے بڑھا تو فقط ایک بڑی ہی نیچ رہے گی... جب انہوں نے بڑی لے کر چونی شروع کی تو بے ساختہ باورچی کی زبان سے نکلا کہ ہائے بڑی بھی کھا گیا...

ف: مطلب یہ ہے کہ لاپچی سے ضبط نہیں ہو سکتا اس لیے شریعت میں بخل کی مذمت کی گئی ہے... یاد رکھو ایک بخل مذموم ہے اور ایک بخل محسود ہے طبیعت کا ایسا بخشیل ہو جانا کہ زکوٰۃ اگر فرض ہے تو بخل مذموم ہے تو بخل کی وجہ سے ادانہ کرے مالی حقوق لوگوں کے ہوں یا بیوی کا نان و نفقہ صاحب و سمعت ہونے کی وجہ سے ادانہ کرے ایسا بخل مذموم ہوتا ہے... فضول خرچی سے پرہیز کرنا اور معصیت کے کاموں میں مال خرچ کرنے سے رکنا ایسا بخل محسود بلکہ واجب ہے...

تیل اور پانی کی مزاحیہ حکایت

حکایت ہے کہ ایک گلاں میں تیل پانی اور تی تھی ایسی صورت میں تیل اوپر رہتا

ہے کیونکہ پانی وزنی ہوتا ہے پانی نے تیل سے شکایت کی اور پوچھا کہ یہ کیا بات ہے میں نیچے رہتا ہوں اور تو اپر حالانکہ میں پانی ہوں اور پانی کی یہ صفت ہے کہ وہ صاف شفاف خود طاہر و مطہر رoshن خوبصورت خوب سیرت غرض ساری صفتیں موجود ہیں اور تو تیل خود بھی میلا اور جس پر گرے اسے بھی میلا کرے... کوئی چیز تجھے سے دھوئی نہیں جاسکتی... چاہیے یہ تھا کہ تو نیچے ہوتا اور میں اور مگر معاملہ برخس ہے کہ میں نیچے ہوں اور تو اپر... تیل نے جواب دیا کہ ہاں یہ سب کچھ ہے...

لیکن تم نے کوئی مجاہدہ نہیں کیا ہمیشہ ناز و نعم ہی میں رہے ہیں بچپن سے اب تک... بچپن میں فرشتے آسمان سے اتار کر بڑے اکرام سے تم کو لائے ہیں پھر جس نے دیکھا عزت کے ساتھ برتاؤ میں لیا، بڑی رغبت سے نوش کیا... غرض ہمیشہ عزت ہی عزت اور ناز ہی ناز دیکھا، تمہاری دھوپ سے حفاظت کی جاتی ہے میں کچیل اور غبار سے حفاظت کی جاتی ہے گواپنے مطلب کو سمجھی اور ہم نے جب بے ہماری ابتداء ہوئی ہے ہمیشہ مصیبتوں ہی مصیبتوں جھیلی ہیں سب سے اول حجم تھا سرسوں یا اتل کا... سب سے اول مصیبۃ کا یہ سامنا ہوا کہ سینکڑوں من مٹی ہمارے اور پڑائی گئی، سینہ پر پتھر رکھا، پھر جگر شق ہوا... یہ دوسری مصیبۃ پڑی... تیسری مصیبۃ یہ پڑی کہ زمین کو توڑ کر باہر نکلے... چوتھی یہ کہ جب باہر نکلے تو آفتاب کی تمازت (گری) نے جگر بھون دیا... پانچویں مصیبۃ یہ کہ زیر وز بر کیا گیا اور بیلوں کے کھروں میں روندا گیا... اندر میں ساتویں مصیبۃ تو غضب کی تھی کہ کوہبوں میں ڈال کر جو چکلا ہے تو جگر جگر پاش کر دیا... اس طرح ہماری ہستی ہوئی، عمر بھر مجاہدوں ہی میں گزری... سو مجاہدوں کا شمرہ اوپر چاہتا ہے اور ناز و نعم کا شمرہ یہ نیچاہا ہے...

فائدہ: ایک بزرگ درویش تھے... یعنی عالم پورے نہ تھے گوئے علم بھی نہ تھے... وعظ میں سیدھی سیدھی باتیں فرمائے تھے اور لوگ ترقب رہے تھے اسی مجلس میں ایک علامہ بھی حاضر تھے... ان کے دل میں خیال گزر اکہ یہ عجیب بات ہے ہم اتنے بڑے

علم لیکن چارے وعظ میں اثر نہیں اور یہ کم علم... مفہامیں بھی عالی اور دقيق نہیں لیکن ان کے وعظ میں لوگوں کی یہ حالت ہے... ان بزرگ کو ان کا یہ خیال مکشوف ہو گیا تھا... یہ بیان کر کے ان کے اس خیال فاسد کا اعلان کیا جن مولانا کو یہ حکایت سنائی گئی وہ سمجھے گئے کہ یہ میرے خطرہ کا جواب ہے کہ آپ کے توہینیشہ ہاتھ چھوٹے گئے... جب ملے اول سلام کیا گیا کیونکہ مولانا کو بھی توفیق ہی نہیں ہوتی کہ پہلے سلام کریں اور بے چارے خستہ حال شکستہ بالخصوص اس زمانہ میں دریشوں کو کوئی پوچھتا بھی نہ تھا... یہ وقت ہوا ہے کہ دریشوں کی قدر ہوئی ہے ورنہ جب تک اسلامی اثر غالب تھا علم ہی کا اثر عام تھا جیسے اب عام اثر دریشوں کا ہے... بالخصوص خلاف شرع فقیروں اور بھنگیوں کا کیونکہ جو شرع کے خلاف نہ ہو وہ تو ملا ہیں وہابی ہیں اور جتنا شریعت کے خلاف ہے بن قطب الاقطاب ہیں غوث ہیں... (حسن العزیز ص ۷۰)

کم فہم واعظ کی مزاحیہ حکایت

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ایک طالب علم ہمارے ہم سبق تھے... عورتوں نے ان کے طعن میں ان سے وعظ کے لیے کہا... وعظ میں آپ نے کہا کہ عورتوں کو بھی ختنہ کرانی چاہیے یہ ن کر عورتیں بہت بگڑیں اور ان کو خوب گالیاں سنائیں کہ اپنی ماں کی کراپنی بہن کی کراں نہیں پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا... یہ خبر دیوبند پنجھی تو میں نے کہا کہ تمہیں یہ کیا شامت سوار ہوئی تھی... انہوں نے کہا کہ امی میں نے تو یہ سوچا کہ معمولی مسئلے سائل بیان کروں وہ تو معلوم ہی ہیں وہ مسئلہ بتاؤں کہ کسی کو نہ نامعلوم ہو، میں نے کہا کہ بھلے مانس یہ فعل کون سا سنت ہے... فقہاء نے بھی لکھا ہے کہ یہ سنت نہیں ہے پھر ایک غیر ضروری مسئلہ کو بیان کر کے خواہ مخواہ کیوں برائی مول لی، یہ کون سی عقائدی تھی کہ عورتوں میں ایک ایسا مسئلہ بیان کرنے پیش ہے...

فائدہ: مقولہ ہے کہ کیم من علم رادہ من عقل می باشد

حضرت حکیم الامت فرماتے ہیں ایک دفعہ مستورات میں میں نے وعظ اور

آیت تلاوت کی... اس میں جب والحافظین فرو جہم پر پہنچا تو میں بڑا پریشان ہوا کہ اس کا ترجمہ کیا کروں... معاً اللہ تعالیٰ نے دل میں ڈالا کہ اپنی آبرو کی حفاظت کرنے والے یانا موس کہہ دیا جاوے یہ اور بھی اچھا ہے بعضے واعظوں کو دیکھا غصب کرتے ہیں صاف صاف کہہ ڈالتے ہیں... (حسن العزیز)

انسان اور شیطان کی دوستی کی حکایت

ایک شخص رات کو چار پائی پر پیشاب کرتا تھا... بیوی نے کہا کہ تو بوزھا خراشت ہو کر چار پائی پر موتتا ہے اس نے کہا کہ شیطان خواب میں لے جاتا ہے اور کسی جگہ بٹھلا کر کہتا ہے کہ پیشاب کر لے، سو ایسا کرتا ہے... میاں بیوی مفلس بھی تھے بیوی نے کہا کہ جب شیطان سے تیری دوستی ہے وہ تو جنوں کا بادشاہ ہے اس سے مال کیوں نہیں مانگتا... اس نے کہا کہ آج کہوں گا... غرض رات کو بدستور شیطان خواب میں آیا، اس نے کہا خالی پھیکے لے جاتے ہو تم کو یہ خبر نہیں کہ ہم غریب ہیں تو کہیں سے مال دلو اور تم کو تمام خزانوں کی خبر ہے... شیطان نے کہا کہ پہلے تم نے کہا کیوں نہیں، چلو میرے ساتھ جس قدر روپیہ کی ضرورت ہے لے لو یہ ساتھ ہولیا، ایک خزانہ پر لے جا کر کھڑا کیا اور وہاں سے ایک بڑا بھاری روپیہ کا توڑا کندھے پر رکھوادیا... اس میں وزن تھا، زیادہ بوجھ کی وجہ سے پیشاب تو کیا پاخانہ بھی نکل گیا... آنکھ کھلی تو دیکھا کہ نہ خزانہ ہے نہ روپیہ صرف پاخانہ ہے خواب میں خزانہ تھا بیداری میں پاخانہ ہو گیا...

فائدہ: اسی طرح جب اس عالم دنیا سے عالم آخرت کی طرف جاؤ گے اور وہاں آنکھ کھلے گی تب معلوم ہو گا کہ وہاں جو خزانہ تھا یہاں پاخانہ ہے... پھر اس کے ساتھ ہی یہ حالت کہ بیک بینی دو گوش... تن تہانہ کوئی یار نہ مددگار یہ تو یہاں کے متاع کی حقیقت نظر آؤے گی اور جب وہاں کے درجات اور نعماء دیکھو گے تو وہی کہو گے جو حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر دنیا میں ہماری کھال قیچیوں سے کافی جاتی اور ہم کو یہ درجہ ملتا تو کیا خوب ہوتا... مگر اللہ کی رحمت ہے کہ وہ اپنے اکثر بندوں کو دونوں جگہ

راحت دیتے ہیں... اگر کسی کو تکلیف بھی ہوتی ہے تو وہ محض جسمانی تکلیف ہوتی ہے اور ان کی یاد کرنے والوں کو اس میں روحانی پریشانی نہیں ہوتی (الافتراضات الیومیہ ص ۱۳)

ایک طالب علم کی ذہانت کی مزاجیہ حکایت

بازار میں ایک لوٹدی نہایت حسین بک رہی تھی... ایک طالب علم دیکھ کر فریفہتہ ہو گئے مگر کیا کریں پلے کچھ تھا نہیں اور قیمت بہت زیادہ... ترکیب یہ کی کہ ایک رئیس دوست نے گھوڑا جوڑا لے کر سوار ہو کر پانچ چار شاگردوں کو ساتھ لے کر رئیسانہ ٹھائٹھ سے سوداگر کی دکان پر پہنچے اور اس لوٹدی کو خرید کر اسی مجلس میں آزاد کر کے نکاح کر لیا اور لے کر چل دیئے... بڑے آدمی سے کون کہہ سکتا ہے کہ پہلے قیمت دے دو تب بیع کروں گا... اب صرف روپیہ قرض رہا جب ہو گا ادا کر دیں گے...

فائدہ: ذہانت بھی عجیب چیز ہے، عجیب ترکیب سے لوٹدی نکاح میں لے آیا...

بوڑھے آدمی پر رحمت خداوندی

حضرت یحییٰ بن اثلم جو بخاری علیہ الرحمۃ کے شیخ ہیں انتقال کے بعد جب ان کی پیشی ہوئی تو حق تعالیٰ نے سوال فرمایا کہ ارے بدحال بوڑھے فلاں دون یہ کیا فلاں دون یہ کیا یہ خاموش تھے کوئی جواب نہ دیا پھر سوال ہوا کہ جواب کیوں نہیں دیتا... عرض کیا کہ اے اللہ کیا جواب دوں، یہ واقعات سب صحیح ہیں مگر ایک بات سوچ رہا ہوں، سوال ہوا کیا سوچ رہا ہے... عرض کیا کہ یہاں کا تو یہ حال سنانہ تھا، ارشاد ہوا کیا سننا تھا؟ عرض کیا کہ اے اللہ! میں نے ایک حدیث میں پڑھا تھا:

انَّ اللَّهَ يَسْتَحِي مِنْ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ

یعنی اللہ تعالیٰ بوڑھے مسلمان سے شرماتے ہیں اور میں معاملہ اس کے برعکس دیکھ رہا ہوں... فرمایا کہ تم نے صحیح سننا اور صحیح پڑھا، جاؤ آج صرف بوڑھے ہونے کی وجہ سے تم پر رحمت کی جاتی ہے...

فائدہ: جنت میں تو یہ بوڑھا ہونا بھی بڑی رحمت کا سبب ہے لوگ بوڑھوں کی قدر نہیں کرتے۔ اگر داڑھی میں سفید بال آجائے تو نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے (نحو زبان اللہ) حکایت چور کی ہوشیاری کی

ایک چور کی حکایت ہے کہ وہ کسی گھر میں چوری کرنے گیا، گھر والا بہت کم سوجہ تھا اس کو کھٹکا جو معلوم ہوا تو اس نے روشنی کرنے کے لیے چتماق سے آگ جھاڑی... چتماق نے چنگاری دی مگر چور نے کیا کیا کہ اس کے اوپر انگلی رکھ دی وہ سمجھا کہ چنگاری از خود بجھ گئی... پھر دوبارہ جھاڑی پھر چور نے یہی کیا غرض گھٹنے گزر گئے اور آگ ہی نہ جلی اور چراغ روشن نہ ہوا... آخر وہ تھک کر بیٹھ رہا کہ خدا جانے آج چتماق کیسی آگ دیتا ہے کہ جلتی ہی نہیں... بس چور نے خوب فراغ کے ساتھ اپنا کام کیا، مال لے کر بھاگ گیا...

فائدہ: یہی حالت ہمارے اعمال کی ہے کہ ان سے نور پیدا ہوتا ہے اور چنگاریاں جھٹر جاتی ہیں مگر شیطان موجود ہے انگلی سے ان چنگاریوں کو دبادیتا ہے ورنہ آپ خیال کر سکتے ہیں کہ اعمال صالح مسلمان ہر وقت کرتا ہے تو گویا ہر وقت ایک ایک چنگاری جھٹری ہے اگر یہ ایک ایک چنگاری بجھادی گئی نہ ہوتی تو اب تک تو اتنی ہو جاتیں کہ ایک عالم جل اٹھا ہوتا مگر کچھ بھی نہیں، ہنوز روز اول سے ہم سچے مجتہدی کے نیل ہیں کہ ساری عمر چلے اور وہیں کے وہیں موجود ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ کام طریقہ سے نہیں کرتے اور اعمال کی شرائط کو پورا نہیں کرتے...

نماز اور ذکر وغیرہ سے قلبی نور جو پیدا ہوتا ہے وہ آنکھ سے نامحرم عورتوں کو گھورنے، زبان سے لایعنی کلام کرنے اور کان سے گانا اور غیبت سننے سے جاتا رہتا ہے کوئی شخص اگر آنکھ، زبان اور کان کی حفاظت کرے وہ نور دل میں جمع رہتا ہے شریعت پر چلننا آسان ہو جاتا ہے...

طالب علم اور ملاح کی حکایت

ایک نجوی کو دریا کا سفر پیش آیا... علم نحو سے زیادہ دلچسپی تھی... جاہلوں کو حقیر سمجھتے تھے جب کشتی میں بیٹھے مطمئن ہو کر ملاح سے دریافت فرماتے ہیں کہ میاں تم نے نحو بھی پڑھی ہے... اس نے کہا نہیں صاحب میں نے نحو نہیں پڑھی...

فرمانے لگے کہ تو نے اپنی آدمی عمر یونہی کھوئی وہ بے چارہ یہ سن کر غزدہ ہو کر خاموش ہو گیا... اتفاق سے کشتی پھenor میں پڑ گئی اب اس ملاح کا موقع آیا... دریافت کیا مولوی صاحب آپ نے تیرنا بھی سیکھا ہے فرمانے لگئے نہیں تو ملاح نے جواب دیا کہ جناب ساری عمر کھوئی کیونکہ کشتی اس پھenor میں ڈوبتی ہے...

محوی باید نہ نحو ایس جا بدال گرتے محوی بے خطر درآب راں
افسوں علم دین اور دوسرے علوم کی اس حکایت سے حقیقت معلوم ہوتی ہے کہ علم دین ہی انسان کو دین دنیا میں کامیاب کرتا ہے دوسرے علوم علم دین کے بغیر ایسے ہیں جیسے ملاح کی کشتی ڈوبنے لگی تو علم نحو بیکار ثابت ہو...

عالیگیر اور راجہ کے بیٹے کی حکایت

عالیگیر کے زمانہ کی ایک حکایت ہے کہ ایک راجہ کا انتقال ہو گیا تھا... اس نے ایک لڑکا چھوڑا خور دسال اور راجہ کا ایک بھائی جوان تھا... لوگوں کو یہ خیال ہوا کہ عالیگیر بھائی کو راجہ بنانا میں مگر وزیر اعظم کی رائے بیٹھے ہی کو راجہ بنانے کی تھی اس لیے اس پر کو عالیگیر کے رو برو پیش کرنے کی رائے قائم کر کے شاید اس کو دیکھ کر عالیگیر رحم کھا کر اس کے لیے گدی تجویز کر دیں... اس کو اپنے ساتھ لے چلا اور تمام راستہ سکھاتا ہوا لایا کہ بادشاہ فلاں بات پوچھیں تو یوں کہنا اور اگر یہ دریافت کریں تو یوں جواب دینا... جب قلعہ کے دروازہ پر پہنچ لڑکے نے کہا کہ ان باتوں کے علاوہ اگر اور کچھ پوچھا تو کیا کہوں گا وزیر اس سوال سے دنگ رہ گیا اور کہا صاحبزادے جس خدا نے یہ سوال تجھے سکھایا ہے ان باتوں کے جواب بھی وہی خدا سکھادے گا... غرض عالیگیر کو اطلاع

ہوئی وہ حوالی میں تھے، لڑکے کو بوجہ خورد سال ہونے کے اندر بلا لیا اور اس وقت انگلی باندھے حوض کے کنارے پر غسل کے لیے کھڑے تھے لڑکے کے دونوں ہاتھ پکڑ کر حوض کے مقابل کر دیا اور کہا جچوڑ دوں لڑکا قہقہہ مار کر پھنسا اور کہنے لگا کہ آپ مجھ کو ڈوبنے سے کیا ڈراستے ہیں... میں کیسے ڈوب سکتا ہوں آپ کی تو وہ شان ہے کہ کسی کی اگر انگلیوں بھی پکڑ لیں تو وہ ڈوب نہیں سکتا اور میرے تو دونوں ہاتھ آپ کے ہاتھوں میں ہیں میں کیسے ڈوب سکتا ہوں... عالمگیر اس جواب سے بہت خوش ہوئے اور اسی کو راجہ بنادیا اور بالغ ہونے تک وزیر کوسر پرست مقرر کر دیا...

فائدہ: دیکھئے اس واقعہ میں تعلق اور وثوق و توکل ظاہر کر لینے سے یہ اثر ہوا حالانکہ یہ شاعرانہ نکتہ تھا اور حق تعالیٰ کے یہاں تو حقائق ہیں اور حقیقت میں وہ کیا عالمگیر تھے... حقیقی عالمگیر تو خدا تعالیٰ ہیں مگر اتنا معلوم ہوا کہ یہ عمل ہے کامیابی کا یعنی وثوق (بھروسہ) کرنا پس تم بھی حسن ظن اور قوت رجاء کو اپنا نقد وقت رکھو پھر شرعاً دیکھو... اس لیے حدیث میں ہے: ان اللہ يحب الملحدین فی الدعاء کہ اللہ میاں الحاج کرنے والوں کو دوست رکھتے ہیں...

خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ خود چاہتے ہیں کہ ہم سے کوئی لے چنانچہ روزانہ شب کے وقت شہنشاہ حقیقی آسمان اول کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ کوئی ہے ایسا اور کوئی ہے ایسا جو ہم سے کچھ مانگے اس لیے بدوسی خوب دعا مانگتے ہیں خانہ کعبہ کا غلاف پکڑ کر دعا کرتے ہیں کہ مجھ کو بخش دے پھر کہتے ہیں ضرور بخشنے گا کیوں نہیں بخشنے گا جیسے کوئی لڑتا ہے یہ گمان نہ کرنا چاہیے کہ خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہوتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ دعائیں الحاج زاری کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے... (نشر الرحمۃ ص ۲۹)

جاہل حافظ کی حکایت

ایک جاہل نے کسی مولوی سے نکاح پڑھانے کے لیے کہا تھا انہوں نے واقعہ دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مرد و عورت میں باہم قرابت محرومیت ہے... مولوی صاحب

نے کہا کہ نکاح نہیں ہو سکتا، اس کی خوشامد کی مگر مولوی صاحب کیسے مانتے ہیں اس نے ایک موذن سے پڑھوا لیا اور صبح آ کر مولوی صاحب سے کہا کہ وہ تم تو بڑے عالم مشہور ہو تو تم سے ایک نکاح نہ ہو سکا، ویکھو موذن نے پڑھ دیا...
فائدہ: یہ علماء کی غلطی ہے کہ وہ لوگوں کی دل شکنی کا خیال کرتے ہیں اور

جواب دینے بیٹھ جاتے ہیں مگر یہ خیال نہیں کرتے کہ ایسی وسعت اخلاق میں لوگوں کی دین شکنی ہے جو دل شکنی سے اشد ہے...
ایک سوداگر اور طوطی کی حکایت

ایک شخص نے طوطی کو یہ جملہ سکھا دیا تھا ”دریں چہ شک“ اس میں کیا شک ہے... پھر بازار میں آ کر دعویٰ کیا کہ میری طوطی فارسی بولتی ہے چنانچہ ایک سوداگر نے طوطی سے پوچھا کہ کیا تیری قیمت اتنی ہے جتنی مالک بتلارہا ہے کہا دریں چہ شک؟ (اس میں کیا شک ہے) سوداگر بہت خوش ہوا اور خرید کر گھر لایا... اب جوبات بھی کرتا ہے اس کے جواب میں دریں چہ شک ہی آتا ہے، کہنے لگا کہ میں بہت احتیاج تھے اتنی رقم دے کر لایا...
فائدہ: پس جو شخص کسی عورت کی خوبصورتی ہی کو دیکھتا ہے اس میں دینداری

کوئی دیکھتا وہ بھی اسی طرح بعد کو افسوس کرے گا...
ایک مہستی نامی عورت کی حکایت

حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے مہستی نامی عورت کی حکایت لکھی ہے... ایک دفعہ مہستی بیمار ہوئی تو اس کی بوڑھی ماں یوں دعا کرتی تھی کہ کاش میں مر جاؤں اور مہستی اچھی ہو جائے ایک دن اتفاق سے اس کے گھر میں ایک گائے اس حلیہ سے آئی کہ اس کے منہ میں ایک ہانڈی پھنسی ہوئی تھی، گائے نے کسی کی ہانڈی میں منہ ڈالا تھا، پھر منہ باہر نہ نکل سکا کیونکہ وہ پھنس گئی تھی تو اب وہ ہانڈی کو لیے پھرتی تھی... اس بڑھیا نے جو گائے کا یہ حلیہ دیکھا تو یوں سمجھی کہ یہ وہی موت ہے جس کو میں روز بلایا کرتی تھی اب تو بڑی گھبرائی اور کہنے لگی:

گفت اے موت من نہ مجھ ستم
اے موت مجھ ستم کہا کرتی ہے زال غریب حستم
لے میں تو غریب مجھ تن بڑھیا ہوں مجھے لے کر کیا کرے گی...
فائدہ: عام عورتیں کہا کرتی ہیں ہائے میرا بیٹانہ مر تائیں مر جاتی یہ زبانی کلامی
باتیں ہیں... اگر کہا جائے اچھا تمہاری جان نکال لی جاتی ہے تو کبھی رضا مند نہ ہوں...
گیارہویں پر غیر مستحقین کو بلا نے کی حکایت

ایک قصہ میں ایک شخص کے یہاں گیارہویں تھی دس آدمیوں کی دعوت کی اور
اس میں بلائے گئے کون ڈپلی ٹھصیلدار، نائب ٹھصیلدار وغیرہ وغیرہ جب وہ کھانا کھا کر
نکلنے تو ایک شخص نے کہا کہ جس نے مساکین نہ دیکھے ہوں وہ ان کو دیکھ لے...
فائدہ: اہل سنت کا یہ مسلک ہے کہ مردوں کو ایصال ثواب پہنچتا ہے...
ایصال ثواب پہنچانے کا طریقہ یہ ہے کہ اناج پکا کر بانٹے کے بجائے سوکھا اناج تقسیم
کر دیا جائے اور اس سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ خفیہ طور پر غرباء مساکین کو نقدر قم
تقسیم کر دی جاوے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل بھی ہے ریا کاری اور نمود و نمائش کی
آفتوں سے بھی بچاؤ ہے... خفیہ صدقہ خیرات کا ثواب بھی بدرجہ اتم زیادہ ہے غرباء میں
نقدی تقسیم کرنے سے یہ بھی فائدہ ہے کہ وہ اپنی اپنی ضرورت ہو آپ اس کو چاول
کھلادیتے ہیں... اگر نقدی دیں تو اس غریب کا کتنا فائدہ ہے لیکن آج کل ایصال
ثواب مردوں کا صرف برادری کے طعنہ سے بچتے کے لیے کیا جاتا ہے اگر چہلم کی رسم
نہ کی تو برادری ناراض ہو جائے گی... نام ایصال ثواب کا ہوتا ہے اور کھاتے
غیر مستحقین ہیں... غمی کی جتنی رسومات کی جاتی ہیں ان میں مدعا زیادہ عزیز و اقرباء
ہوتے ہیں مساکین تو برائے نام دو چار بلائے جاتے ہیں... یاد رکھو اخلاص نیت کے
ساتھ جتنا مساکین کو ایصال ثواب کی نیت سے دے دو گے وہی پہنچے گا بقیہ مالی وسعت
والے حضرات کو کھلانے سے ثواب مردے کو نہیں پہنچے گا یہ تو وہی مشکل ہوئی کہ زکوٰۃ

بجائے غریب کے دینے کے صاحب نصاب کو دے دی جاوے تو ادنیں ہو سکتی ...
 ایصال ثواب کے لیے کسی دن کا تعین کرنا بے اصل ہے اور جمرات کے روز
 ارواح کا گھروں میں آنا جو ختم نہ دلائے تو روحیں روئی واپس جاتی ہیں ... یہ بے اصل
 بات ہے ... یاد رکھو! اگر روح نیک ہے تو وہ دنیا میں آتی کیوں ہے اس کو تو عالم بزرخ
 میں ایسا رزق ملتا ہے جو دنیا والوں نے خیال و خواب میں بھی نہ دیکھا ہو جس کو جنت کا
 رزق ملتا ہو وہ کب دنیا کی چیزوں کا طالب ہو گا اور جو دوزخی روح ہے اس کو کب دنیا
 کی سیر کے لیے اجازت ملتی ہے ... اسی طرح فرشتے دوزخی روح کو عالم دنیا میں نہیں
 آنے دیتے ... ایصال ثواب سے منع نہیں کیا جاتا بلکہ منع کرنے والا ایک صورت سے
 منع کرتا ہے اور دوسری صورت ثواب پہنچانے کی بتلاتا ہے ...

مثال اس کی یہ ہے کہ جیسے حکومت حج ممبئی کے راستہ سے منع کر دے اور چانگام
 سے اجازت دے دے ... پس دوسری صورت ثواب پہنچانے کی یہ ہے کہ جتنا روپیہ
 رسم قل اور چہلم وغیرہ میں خرچ کرتے ہو، محتاج، بیواؤں کو چھپا کر دے دو، دیکھو کتنا
 ثواب ہوتا ہے مگر بڑا خیال تو یہ ہے کہ برادری کیا کہے گی، چار چار دانہ برادری کو ملنے
 چاہئیں تاکہ شہرت ہو جاوے چاہے بھلا ایک کا بھی نہ ہو ... یعنی مردے کو ثواب،
 پہنچانے سے غرض نہیں برادری خوش ہو جاوے، مردے کو ثواب اس طریقہ سے زیادہ
 پہنچتا ہے کہ نقدر قم غرباء و مساکین میں تقسیم کر دی جاوے ...

ایک دیہاتی کی حکایت

ایک شخص تھا اس کے پاس ایک گدھا تھا اور بیوی بچے اور کنبہ رکھتا تھا اس کو سفر
 پیش آیا اس نے تجویز کی کہ ایک جانور ہے اور کئی سوار ہیں، باری باری سب مل کے
 چڑھتے اترتے چلے جائیں گے ... چنانچہ پہلے وہ خود سوار ہوا اور اپنے سیانے لڑکے اور
 بیوی کو پیادہ لے کے چلا ... چلتے چلتے ایک گاؤں میں گزر ہوا، گاؤں والوں نے اسے
 سوار دیکھ کر کہا کہ تجھے سوار ہوتے ہوئے شرم نہیں آتی کہ پچھے پیادہ اور عورت جو قابل

رحم ہے وہ پیادہ اور ہٹا کٹا ہو کے سوار ہے اس نے کہا کہ بات تو تھیک ہے بس خود از
پڑا اور بیوی کو سوار کر دیا... دوسرے گاؤں میں پہنچا، گاؤں والوں نے دیکھ کر کہنا شروع
کر دیا کہ جور و کاغلام ہے کہ سائیس کی طرح گھوڑی کی ری پکڑے چلا جا رہا ہے...
ارے کم بخت تجھ پر کیا مار آئی تو نے اپنا وقار کیوں کھویا؟ اس نے کہایہ بھی نجع آؤ
اب سب مل کے سوار ہوں چنانچہ وہ اس حالت میں ایک تیرے گاؤں میں پہنچا وہاں
لوگوں نے کہا کہ ارے کیسا ظالم ہے کہ جانور پر سب کو ایک دم لاد دیا ہے... ارے
ایک دفعہ گولی مار دے تر ساتر سا کے مارنے سے کیا فائدہ... اس نے کہایہ بھی معقول،
فردا فردا بھی بیٹھے چکے، عورت کو بھی تنہا سوار کر چکے، سب مل کر بھی بیٹھے چکے، اب صرف
یہی احتمال باقی ہے کہ کوئی بھی سوار نہ ہو... چنانچہ سب مل کر پیادہ پا چلے اب پانچ گھنیں
گاؤں پر گزر ہوا وہاں لوگوں نے اس حالت کو دیکھ کر کہا دیکھی ناشکری... خدا تعالیٰ نے
سواری بھی دی تو اس کی قدر نہیں، ارے اگر ایک سواری تھی تو سب مل کر باری باری
چڑھتے اترتے چلے جاتے اس نے کہا کہ اب کسی طرح الزام سے نہیں نجع سکتے اب
وہی کرو جو اپنے جی میں آؤے اور کسی کے کہنے کی پرواہ مت کرو...
فائدہ: کوئی کام بھی کرو اللہ کی رضا مقصود ہونی چاہیے...

حدیث میں ہے جو شخص اللہ کو ناراض کر کے دنیا کو خوش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو
دنیا کے حوالے کر دیتے ہیں جو شخص دنیا کو ناخوش کر کے اللہ کو راضی کرتا ہے اللہ تعالیٰ
اس کے تمام کاموں کا کفیل بن جاتا ہے...

اکبر بادشاہ کی حکایت

اکبر بادشاہ نے کسی خوشی میں اپنے بھائی کو ایک ہاتھی دے دیا... وہ کھلاوے کہاں
سے آخر اس نے ایک ڈھول اس کے گلے میں ڈال کر چھوڑ دیا... اکبر بادشاہ نے اتفاقاً
اس بیت میں دیکھا، پوچھا اس نے کہا حضور جب مجھ سے کھلایا نہ گیا میں نے ڈھول
گلے میں ڈال کر چھوڑ دیا کہ بھائی مانگ اور کھا...

فائدہ: اس طرح بعض لوگ مولویوں ہی سے سارے کام لینا چاہتے ہیں کہ خود ہی چندہ کرو حالانکہ مولویوں کے ذمہ صرف احکام دین کی تبلیغ چاہیے اور چندہ کا کام امراء کو کرنا چاہیے ...

ایک بے نمازی گنوار کی حکایت

ایک گنوار سے کسی مولوی نے کہا کہ اگر تو چالیس دن نماز پڑھ لے تو تجھ کو میں بھیں دوں گا... گنوار نے کہا بہت اچھا جب چالیس دن گزر گئے تو گنوار آیا اور کہا مولوی صاحب میں نے چالیس دن نماز پڑھ لی، بھیں دلوائیے... مولوی صاحب نے کہا کہ میں نے تو بھیں دینے کو صرف اس واسطے کہا تھا کہ تجھ کو نماز کی عادت ہو جائے، گنوار نے کہا کہ تم جاؤ ہم نے بھی بے وضو ہی ٹرخائی تھی ...

فائدہ: پس ثابت ہوا کہ عمل کا اثر اسی وقت ہوتا ہے جب دل سے اخلاص نیت کے ساتھ کیا جائے... اسی طرح اگر کوئی شخص بزرگ کی خدمت میں سو برس بھی رہے اور اپنی اصلاح کی نیت نہ ہو تو خود بخود اصلاح نہیں ہو سکتی (تمذکیرہ لآخرہ ص ۱۸)

خواب دیکھنے کی حکایت

کسی پیر مرد کی حکایت ہے کہ مرید نے پیر سے خواب بیان کیا، دیکھتا ہوں کہ میری انگلیاں پا خانہ میں بھری ہوئی ہیں اور آپ کی انگلیاں شہد میں... پیر جی نے کہا ہاں ٹھیک تو ہے اس میں شک ہی کیا ہے، ہم ایسے ہی ہیں اور تو ایسا ہی ہے... مرید نے کہا ابھی خواب پورا نہیں ہوا، یہ بھی دیکھا کہ میں تمہاری انگلیاں چاٹ رہا ہوں اور تم میری انگلیاں چاٹ رہے ہو...

فائدہ: اس حکایت سے یہ مطلب حاصل ہوتا ہے کہ مرید تو پیر سے دین حاصل کرنا چاہتا ہے کہ وہ مشابہ شہد کے ہے اور پیر مرید سے دنیا حاصل کرنا چاہتا ہے کہ مشابہ پا خانہ کے ہے ...

ایک متکبر رئیس کی حکایت

ایک شخص حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں سے اللہ کا نام لینے والے صاف سخنے کپڑے پہنے ہوئے تھے وہ متکبر رئیس کے مکان کے سامنے تھے۔ گزرے مگر غریب قوم کے تھے... اللہ کا نام لینے سے طبیعت میں لطافت آہی جاتی ہے۔ ان رئیس صاحب نے کہا کہ یہ کون ہے جو ہماری برابری کرتا ہے بڑا صاف سخرا بن کر لکھا ہے اور اٹھ کر غریب کے پانچ جو تے مار دیے۔ اس نے یہ کہا کہ قیامت میں کسر نکلے گی۔ ان رئیس صاحب نے سخنہ پن سے جوتا سامنے رکھ دیا کہ تو میرے مار لے۔ اس نے کہا کہ بھلامیری کیا مجال... تو آپ کیا کہتے ہیں اب بھی معلوم ہوا کہ ہم کو خدا ہی کا حکم ہے کہ تم کو ماں کریں کیونکہ دیکھ لے ہم نے تو تیرے بلا کہ جو تے مار لئے اور تو اجازت پر نہیں مار سکتا۔ فائدہ: کیا ٹھکانہ ہے اس تکبر کا یہ استدرج ہے اگر نعمتیں دلیل ہوئیں سب سے زیادہ ولی فرعون ہوتا اور اگر مصائب علامت غصب ہوئیں تو انبیاء سب سے زیادہ (نعواز باللہ) مغضوب ہونے چاہیں کیونکہ سب سے زیادہ مصائب انہی کو پیش آئیں ہیں... خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کیا تکالیف پیش آئیں تو کیا انبیاء مقبول نہیں تھے... خوب سمجھ لو کہ نہ دنیا کا عیش علامت ہے قرب و مقبولیت کی اور نہ اس کی تکالیف دلیل ہیں، مردودیت کی...

جاہل بے علم کی حکایت

ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اور ایک ٹانگ ایک طرف کو اٹھا کر ٹھی، کسی نے پوچھا کہ یہ ٹانگ الگ کیسے کر کھی ٹھی، کہا کہ اس پاؤں پر کچھ چھینٹ وغیرہ پڑ گئی تھیں اس لیے ناپاک ٹھی اور دھونے کی فرصت نہ ٹھی اس لیے میں نے اس کو نماز سے خارج کر دیا۔ اسی طرح ایک جاہل امام کی حکایت ہے کہ امام نے سجدہ سہو کیا اور ظاہراً کوئی سہونہ تھا... لوگوں نے پوچھا کہ کیا بات ہو گئی ٹھی، کہتا ہے کہ پھر کسی نکل گئی ٹھی یعنی خفیف سی ہوا خارج ہو گئی ٹھی اس لیے سجدہ سہو کیا...

ایک شاعر کی حکایت

فیضی اور ابوالفضل وغیرہ شاعری دربار میں کسی اور دوسرے اہل کمال کو نہیں آنے دیتے تھے... ایک روز ایک شاعر جو نوار دھما بوسیدہ لباس پہنے شکستہ حالت میں فیضی کو سڑک پر نظر آیا فیضی کی سواری اس شاعر کے سامنے نظر آئی تو اس نے اٹھ کر سلام کیا اور گاڑی روک لینے کا اشارہ کیا...

فیضی نے اس کو مسافر سمجھ کر کہا کون، کہا کہ ما عزمِ تم، پوچھا ما عزم کدام باشد، کہا ہر کہ مصروف گوید، پوچھا مصروف کرا گویند... اس نے کہا کہ رقم در بازار خریدم یک گنا، قل اعوذ بر رب النا، ملک النا، اللہ النا، فیضی اسے سمجھا کہ کوئی سخرا ہے... دربار میں نقل مجلس ہو گا... دربار میں حاضر کیا... اس حالت کو دیکھ کر کسی نے ان کی طرف التفات نہ کیا... وہ شاعر جا کر زمین پر بیٹھ گئے اور سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے تھے... وہ شاعر بے تکلف بادشاہ کی طرف متوجہ ہو کر کہتا ہے:

گر فرو تر نشت خاقانی نے مرانگ و نے تر ادب است

قل هو اللہ کہ وصف خالق است زیر تبت یدا الی لہب است

مثال عجیب دی کہ جو سخرا سمجھ کر لے گئے تھے زرد پڑ گئے... بادشاہ نے

اس شاعر کا بڑا احترام کیا... اسی وقت حمام بھیج کر غسل دلو اکر لباس بدلوایا

اور دربار میں جگہ دی (انفاس عینی ص ۳۹۸)

کنجوس بنئے کی حکایت

ایک بنئے کی حکایت ہے وہ بیمار ہو گیا، روپیہ کثرت سے پاس تھا مگر علاج نہ کرتا تھا... دوست احباب کے زور دینے پر بمشکل علاج پر آمادہ ہوا مگر اس طرح سے کہ لوگوں سے پوچھا پہلے علاج کا تخمینہ کراؤ کیا خرچ ہو گا؟ چنانچہ تخمینہ کرایا گیا، طبیب کو بلا کرن بیض دکھائی، نسخہ تجویز ہو امداد استعمال کا تخمینہ ہوا قیمت کی تحقیق کی گئی اور حساب لگا کر بتلایا گیا کہ اس قدر صرف ہو گا کہا کہ اب دیکھو کہ مرنے پر کیا صرف ہو گا وہ بتلایا

گیا اس قدر صرف ہو گا تو کہتا ہے بس اب یہی رائے ہوتی ہے مر جاویں کیونکہ علاج میں روپیہ زائد صرف ہو گا اور مرنے میں کم...

ایک کیمیاگری سکھنے والے کی حکایت

ایک ظریف سیاح شاہ صاحب کی نسبت ایک خان صاحب کو خیال ہو گیا کہ نیز کیمیا جانتے ہیں اور بات شروع ہوئی... خان صاحب! السلام علیکم! شاہ صاحب علیکم السلام خان صاحب میں نے سنا ہے کہ آپ کیمیا جانتے ہیں شاہ صاحب ہاں جانتے ہیں... خان صاحب! ہم کو بھی بتلادو شاہ صاحب! نہیں بتلاتے تمہارے باوا کے نوکر ہیں... پھر تو خان صاحب کو اور بھی اعتقاد زیادہ بڑھا اور منت کرنے لگے... شاہ صاحب نے کہا کہ خان صاحب جس طرح ہم نے سمجھی ہے اس طرح یہ کیوں خدمت کرو پاؤں دباو، حقے بھرو جو ہم کھلاؤں یہ وہ کھاؤ اور جو ہم کہیں گے وہ کرو... اگر بھی مزاج خوش ہو گا اور دل میں آ جاوے گا بتا دیں گے... خان صاحب راضی ہو گئے رات ہوئی شاہ صاحب نے کچھ گھاس پھنس ابال کر خان صاحب کے سامنے رکھ دیا، خان صاحب نے ایسا کہانا کہ کھایا تھا ذرا ناک چڑھانے لگے... شاہ صاحب نے کہا اب تو اول ہی منزل ہے جب خان صاحب نے یہ رنگ دیکھا تو کیمیا سے عمر بھر کے لیے توبہ کی...

فائدہ: جب دنیا کا کوئی ہنر بھی بغیر محنت و مشقت کے ہاتھ نہیں آتا تو دین کے لیے بھی محنت و مشقت کو برداشت کر دین کی طلب کا تو یہ حال ہے کہ بغیر ہاتھ پاؤں ہلانے مل جائے... یہ بھی گر کی بات یاد رکھو کہ جڑی بوٹیوں سے جو لوگ سونا بنانے کا دھوکہ دیتے ہیں ان کے دھوکے میں نہیں آنا چاہیے، کئی لوگ کیمیاگری کے چکر میں عمر اور پیسہ کو بھی بر باد کرتے ہیں... حاصل نہامت کے سوا کچھ نہیں ملتا...

لاحوال کا کلمہ سن کر شمنی کرنے والے کی حکایت

میرے ایک دوست بیان کرتے ہیں کہ میں جا رہا تھا سامنے سے ایک شخص نظر پڑے مجھے خیال ہوا کہ میرے ملنے والوں میں سے کوئی شخص ہیں... اس خیال کی بناء پر

میں نے نہایت تپاک سے سلام کیا... قریب آئے تو معلوم ہوا کہ یہ تو کوئی دوسرے صاحب ہیں... اپنے دھوکہ کھانے پر میرے منہ سے لاحول نکل گئی... بس وہ شخص سر ہو گیا کہ تم نے مجھ کو شیطان سمجھا اس لیے لاحول پڑھی... اب یہ کتنا ہی سمجھاتے ہیں خوشامد کرتے ہیں وہ مانتا ہی نہیں بڑی دور تک ان کے پیچھے پیچھے چلا آخر کسی لگی میں نظر بچا کر گھس کر جلدی سے نکل گئے...

فائدہ: یہ حالت ہے ہماری دینداری کی... ایک گنوار نے حافظ جی کو بتالایا کہ جس رات آپ نے تراویح میں سورہ پیغمبر پڑھنی ہو مجھے پہلے خبر کر دینا اس رات میں تراویح نہ پڑھوں گا... حافظ جی بتانا بھول گئے دوسرے روز خبر کی تو گنوار کو بے حد فکر ہوئی کہ میں نے سورہ پیغمبر سن لی ہے میں مر جاؤں گا... اسی غم میں ہی موت آگئی...

شترنج کھیلنے والے کی حکایت

ایک شخص شترنج کھیل رہے تھے اور ان کا لڑکا یہاں پڑا ہوا تھا... اشاغل میں کسی نے آکر اطلاع کی کہ لڑکے کی حالت بہت خراب ہے کہنے لگے کہ اچھا آتے ہیں اور پھر شترنج میں مشغول ہو گئے... تھوڑی دیر میں پھر کسی نے آکر کہا کہ وہ مر رہا ہے کہنے لگے کہ اچھا آتے ہیں اور یہ کہہ کر پھر شترنج میں مشغول ہو گئے... اس کے بعد کسی نے کہا کہ لڑکا انتقال کر گیا ہے کہنے لگے کہ اچھا آتے ہیں... یہ سوال وجواب سب کچھ ہو گیا لیکن ان کو انٹھنے کی توفیق نہ ہوئی جب شترنج بازی ختم ہوئی تو آپ کی آنکھیں کھلیں اور ہوش آیا لیکن اب کیا ہو سکتا تھا... فرمائیے کہ جس کھیل کا انجام یہ ہواں کی اجازت کیے ہو سکتی ہے؟

فائدہ: یہی حالت آج کل ویسی آرٹیلی دیش کی ہے گھر گھر میں یہ یہاں کی پھیل گئی ہے لوگوں کی اس قدر مشغولیت دیکھنے میں نظر آئی ہے کہ شترنج کھیل سے بھی زیادہ ان کو دیکھنے کا عشق ہے... نئی نسل اب یہ سمجھے ہوئی ہے کہ ہم صرف دنیا میں اسی مقصد کے لیے آئے ہیں... ویسی آر کی کثرت سے ملک میں بے حیائی بے پر دگی زنا کی وباء کثرت سے پھیل گئی ہے...

حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی قدس سرہ فرماتے تھے کہ مجھے یہ تو امید نہیں کہ تم گناہ
چھوڑ دو گے... البتہ یہ ہے کہ گناہ کو گناہ سمجھ کر کرو بھی توبہ کی توفیق ہو جاوے گی...
انسوں ہے کہ اب بے حیائی کے کام کرنے والوں اور دیکھنے والوں کے دلوں میں گناہ
کا احساس ہی ختم ہو گیا ہے...

حضرت معروف کرخیؓ کے مرید کی حکایت

حضرت معروف کرخیؓ کی حکایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے عرض کیا کہ آپ کا
 فلاں مرید شراب خانہ میں مست پڑا ہے... حضرت کو غیبت کرنا اس کا برا معلوم ہوا اور
اس کو سزا دینا چاہا، زبان سے تو کچھ نہیں فرمایا، فرمایا کہ جاؤ اس کو کندھے پر اٹھا لاؤ، یہ
بہت چکرائے اور پچھتائے لیکن کیا کرتے پیر کا حکم تھا، شراب خانہ میں گئے اور اس کو
کندھے پر لارہے تھے اور لوگ کہتے تھے کہ بھائی ان صوفیوں کا بھی کچھ اعتبار نہیں،
دیکھو دنوں نے شراب پی رکھی ہے ایک کوتانشہ ہو گیا دوسرے کواب ہو گا... دنوں اپنا
عیب چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں ...

فائدہ: اس لیے حدیث شریف میں غیبت کرنے کو زنا سے اشد بتایا گیا
ہے... حضرت معروف کرخیؓ نے عملی طریقے سے غیبت سے بچنے کا اعلان کیا ہے...

لاچھی پیر کی حکایت

ایک جاہل پیر کسی جگہ اپنی مریدی کے یہاں ظہرے اس نے طعام کا سامان کیا
تو ایک دوسری مریدی آئی اس نے اصرار کیا کہ میرے یہاں کھانا کھا لیجئے... پہلی
مریدی نے کہا کہ تیرے یہاں کیسے کھا سکتے ہیں، ظہرے تو میرے یہاں... دنوں
میں خوب لڑائی ہونے لگی تو پیرزادے نے کہا کہ اس میں لڑائی کی کیا بات ہے آج
یہاں کھانے دو تمہارے یہاں پھر کھائیں گے تو اس نے کہا بہت اچھا مگر میں نے آج
مرغ پکایا تھا، مرغ کا نام سن کر تو پیر پھسل پڑے، پہلی سے کہنے لگے کہ بی پھر تمہارا ہی

کیا حرج ہے آج اسی کے یہاں کھانے دو تو پہلی مریدنی نے دوسری کو بڑی نخش بات کہی کہ جاتو پیر سے ایسا کام کرائے...

فائدہ: آج کل پیرزادگی تو یہ رہ گئی ہے کہ اگر میں تمہارے پاس آؤں تو کیا دو گے، اگر تم ہمارے پاس آؤں گے تو کیا لاوے گے... یاد رکھو! پیر اس شخص کو پکڑو جو شرع کا پابند کسی صاحب سلسلہ سے اجازت یافتہ ہو... بد عات اور رسومات سے پرہیز کرتا ہو اس کے پاس بیٹھنے سے دنیا کی محبت کم اور آخرت کی طرف رغبت زیادہ ہو...

مسجد کو چندہ لگانے والے کی حکایت

ایک شخص ہمیشہ چندہ وصول کر کے لاتے کہ مسجد میں لگاؤں گا... ان کے کسی واقف کا رپڑوںی نے کہا کہ کیوں جھوٹ بولا کرتے ہو تم مسجد کا چندہ خود کھا لیتے ہو مسجد میں کب لگاتے ہو کہنے لگا! لگاتا تو ہوں اب کے دکھادوں گا، جب چندہ لائے تو ان کو ساتھ لے گئے اور روپیہ کو مسجد میں خوب رگڑا، کہا دیکھوں گا یا نہیں؟

فائدہ: جیسے ایک شخص دودھ فروخت کرتا تھا اور قسم کھاتا تھا کہ دودھ میں پانی نہیں ملایا... ایک رپڑوںی شخص نے جھوٹ بولنے پر اعتراض کیا تو کہا دیکھو میں نے دودھ میں پانی نہیں ملایا، میں نے تو پانی میں دودھ ملایا ہے... یعنی پہلے برتن میں بھر دیا

اوپر دودھ ڈال دیا... (کلمۃ الحق ص ۱۷۹)

تحصیلدار کے تبادلہ کی عجیب حکایت

تحصیلدار رشتہ خور تھے مگر ان سے سب حکام خوش تھے اس لیے باوجود لوگوں کے شاکی ہونے کے ان کی بدلتی نہیں ہوتی تھی... ایک گنوار نے کہا کہ میں ان کی بدلتی کراؤں گا... وہ گنوار گلکش کے بنگلہ پر شکایت کرنے کے لیے پہنچا، گلکش نے پوچھا کہ کیوں آئے ہو، کہا میں یہ پوچھنے آیا ہوں کہ موروثی کے کہتے ہیں مجھے کسی نے ٹھیک نہیں بتایا... گلکش نے جواب دیا کہ ۱۲ برس تک جس زمین پر کاشت کار کا قبضہ رہے تو

زمیندار اس زمین کو کاشت کار سے چھڑانہیں سکتا... گنوار نے کہا کہ یہ خوب سنائی مجھے
یہ فکر ہو گیا کہ تحصیلدار کو گیارہ برس تو ہو گئے اگر ایک سال اور ہو گیا تو موروثی ہو جائے
گا پھر نہ تیرے باپو (باپ) سے جانہ میرے باپو (باپ) سے جا... بلکہ نہ یہ سن کر
تحقیقات کی تواقی رشوت لینا ثابت ہوا... پس ان کو تبدیل کر دیا...
بلکہ

فائدہ: رشوت کا گناہ معمولی نہیں، حقوق العباد میں داخل ہے تو یہ نہیں
معاف نہیں ہوتا بلکہ صاحب حق سے معاف کرنا پڑتا ہے یعنی جس سے رشوت لی
ہے اس کو واپس رقم کر دیں جن سے معاف کرنا ممکن ہو معاف کرائیں ورنہ تجھیش
سے اس کی قیمت تجویز کر کے کسی کو دے دو...

سیاح عورت کی ہوشیاری

ایک سیاح عورت لکھنؤ میں ایک بڑے بزار کی دکان پر آئی اور کپڑا دیکھنے کیلئے
نکلوایا اور اس کپڑے کو اپنی گاڑی پر رکھوا لیا اور بزار سے کہا کہ تم بھی گاڑی پر بیٹھ کر
ہمارے ساتھ چلو ہم یہ کپڑا اپنے صاحب کو دکھلا لیں وہ تم کو دام دے دیں گے ...
وہ بے چارہ گاڑی پر بیٹھ کر ساتھ چل دیا وہ عورت پہلے شفاخانہ میں سول
سرجن سے کہہ آئی تھی کہ ہمارے ایک ملازم کو جنون ہو گیا ہے اور وہ حالت جنون میں
یہ کہا کرتا ہے کہ دام لاو دام لاو میں اس کو لاتی ہوں آپ اس کا اعلان کریں ...
چنانچہ وہ عورت اس بزار کو لے کر اب شفاخانہ پہنچی اور رسول سرجن سے کچھ انگریزی
میں بات چیت کر کے اپنی گاڑی میں بیٹھی اور چل دی ... بزار بے چارہ یہ سمجھا کہ اس
نے ڈاکٹر سے دامون کی بابت کہہ دیا ہو گا ...

وہ تھوڑی دیر تو چپ بیٹھا رہا کہ اب دے دیں گے ... جب زیادہ دیر ہوئی تو خود
بے چارے نے کہا کہ ”دام لاو“ سول سرجن نے کہا کہ اچھا اچھا لٹھر و اس کو دوڑہ
جنون شروع ہو گیا چنانچہ اس نے اس بیچارہ بزار کو زبردستی پا گل خانہ بھجوادیا، گھر پر
عزیز واقارب نے یہ خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ عورت اس کو اپنے ساتھ لے کر

کہیں کو چل دی... اسی وجہ سے واپس نہیں ہوا، کچھ عرصہ بعد اتفاقاً کسی ضرورت سے اس بزاں کے محلہ کا یا کوئی اور جانے والا پاگل خانہ گیا تو اس بزاں نے اس کو اپنا سارا قصہ سنایا اور یہ کہا کہ میرے عزیز واقارب سے کہہ دینا کہ جلد مجھے آ کر اس مصیبت سے چھڑا دیں... تب اس شخص نے جا کر بزاں کے گھر کہا اور اس کے عزیز واقارب سول سرجن کے پاس گئے اور کہا کہ صاحب وہ شخص پاگل نہیں ہے بلکہ اس عورت نے چالاکی سے کپڑا اڑایا... تب اس بے چارہ بزاں کی پاگل خانہ سے رہائی ہوئی ...

فائدہ: مولانا روم فرماتے ہیں: لاجرم کیدزن اباشد عظیم... عورتوں کا مکر بلا کا ہوتا ہے... عورت کی چالاکی غصب کی ہوتی ہے... اللہ عقل کی عقولوں کو اچک لیتی ہے... شیخ سعدی فرماتے ہیں کہ عورت کو راز کبھی نہ دو چاہے تھماری بیوی ہی کیوں نہ ہو...

حضرت مرزا صاحبؒ کی بچوں سے محبت کی حکایت

فرمایا کہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت ہے کہ انہوں نے ایک مرید سے کہا کہ اپنے بچوں کو دکھلاؤ، ہم دیکھنا چاہتے ہیں وہ مرید پہلو ٹھی کرتے تھے اس وجہ سے کہ بچے شوخ ہوتے ہیں اور مرزا صاحب نازک مزاج تھے... آخر کار حضرت کے چند بار کے تقاضا پر ایک دن بچوں کو نہلا دھلا کر اور کپڑے پہنانا کر خوب ادب سکھایا کہ ادھر ادھر مت دیکھنا پست آواز سے بولنا... دہلی کے بچے تو ویسے ہی ہوشیار ہوتے ہیں اور پھر ان کو سکھایا گیا اس لیے وہ خوب ٹھیک ہو گئے تب وہ ان کو لے کر مرزا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے... مرزا صاحب نے ان بچوں کو چھیڑنا شروع کیا مگر وہ تو بندھے ہوئے تھے اس لیے ان پر اثر کچھ نہ ہوا اور بڑوں کی طرح تمیز و سلیقہ سے بیٹھے رہے... تب مرزا صاحب نے فرمایا کہ بچوں کو نہیں لائے، جواب دیا کہ حضرت لا یا تو ہوں فرمایا کہ یہ بچے ہیں... یہ تھمارے بھی باواہیں، بچے تو وہ ہوتے ہیں کوئی ہمارا عمامہ اتنا تھا کوئی کچھ کرتا...

فائدہ: حضرت والا نے فرمایا کہ اگرچہ مرزا صاحب بہت نازک مزاج تھے مگر بچوں سے کچھ تکلیف نہ ہوتی تھی... ناگواری تو جانے کی ہوتی ہے کہ بچوں کی جو کچھ نہیں جانتے۔

استاد اور بھینگے شاگرد کی حکایت

ایک دن استاد نے اپنے بھینگے شاگرد سے کہا کہ فلاں طاق میں ایک بوتل رکھی ہے اس کو اٹھالو... وہ جو پہنچا تو اس کو دنظر آئیں... (شاگرد) نے کہا استاد جی وہاں تو دو بوتلیں ہیں کون سی لاڈی... اس نے کہا اس کے احمد و دنیس ہیں ایک ہی ہے اس نے کہا وہاں تو دو صاف نظر آ رہی ہیں، استاد نے کہا اچھا ایک کوتوزدے اور دوسرا لے آ، اب جو اس نے ایک کوتوزاد دنوں غائب...

فائدہ: اس طرح جو شخص چار سلوں میں کسی ایک سلسلہ کی تنقیص کرے گا وہ ان چاروں ہی سے محروم رہ جائے گا... بعض لوگوں کو یہ مرض ہوتا ہے کہ ایک سلسلہ میں داخل ہوا اس کی رسوم کے ایسے پابند ہوئے کہ دوسرے سلسلہ کے طریق کا اختیار کرنا حرام سمجھ لیتے ہیں... خوب سمجھ کر جہر نقشبندیت کے منافی نہیں اور نہ ذکر خفی چشتیت کے منافی ہے... مقصود دنوں کا ایک ہے دنوں کو طالب کی استعداد کے موافق جو طریقہ مفید معلوم ہو وہی بتانا چاہیے... (زکوٰۃ نفس ص ۳۰)

چار آدمی کے سفر کرنے کی حکایت

چار آدمی سفر میں تھے... ایک فارسی ایک عرب، ایک ترک ایک روی... کسی نے ان کو ایک درہم دیا اور سب کا جی چاہا کہ انگور کھائیں، مگر فارسی نے کہا انگور کھاؤں گا اور عربی نے کہا کہ عنبر لاؤ، ایک نے کوزم کھا اور ایک نے استافیل کھانے کو کہا، ایک شخص وہاں سے گزر اجوج چار زبانیں جانتا تھا، اس نے ان کے سامنے انگور لا کر کھدیا تو چاروں کا اختلاف ختم ہو گیا...

فائدہ: اہل سنت کے چار امام برحق ہیں ان کا اختلاف فروعی مسائل کا وہ بھی ایک رحمت ہے کیونکہ مقصد سب کا ایک ہی ہے جس طرح کوئی حج کو پیدل جا رہا ہے کوئی بحری جہاز اور کوئی ہوائی جہاز کے ذریعے سب کا مقصد بیت اللہ شریف پہنچنا ہے... یہ اختلاف کفر، شرک یا بدعت کا نہیں ہے...

ایک گنوار کے سر میں درد تھا... ایک دوسرے گنوار نے کہا کہ آئیں تارا سر جھاڑ
دوں مجھے سر کے درد کی جھاڑ آتی ہے... وہ سر کھول کے اس کے سامنے بیٹھ گیا تو آپ
نے کل بال اللہ ہد پڑھ کر اس کے سر کو جھاڑا... (یہ قل هو اللہ احده کو بگاڑا تھا) تو وہ دوسرا
گنوار کہتا ہے جس کے سر میں درد تھا کہ جاسازے کے سازے تو تو ہائچ ہی ہو گیا،
سازے کے سازے یہ خرابی ہے سالے کی جو گالی کا لفظ ہے اور ہائچ خرابی ہے حافظ
کی... فائدہ: سو دیکھئے اس کے نزدیک کل بال اللہ ہد ہی سے آدمی حافظ ہو جاتا ہے جس
میں پوری قل هو اللہ احده بھی یاد ہونا شرط نہیں...
حریص ملامی اور عورت کی مزاحیہ حکایت

ایک عورت نے کھیر پکا کر رکابی میں ڈال کر کھدی اتفاق سے اس رکابی میں کتا
منہ ڈال گیا تو اس نے مٹی کی دوسری رکابی میں اسے نکال کر اپنے لڑکے کو دی کہ مسجد کے
ملاؤ دے آ، وہ ملامی کے پاس لا یا تو وہ بڑے خوش ہوئے فوراً ہاتھ مارنے لگے اور ادھر
ہی سے منہ مارا جدھر سے کتنے کھائی تھی، لڑکے نے کہا کہ ادھر سے نہ کھاؤ ادھر سے
کتنے کھائی ہوتی ہے، یہ سن کر ملامی جھلا گئے اور رکابی کو بہت دور پھینکا وہ پھوٹ گئی تو
پھر وہ لگانے لگا، مارے گی! ملامی نے کہا اب مٹی ہی کی تو تھی کہنے لگا:
اجی میری ماں میرے چھوٹے بھائی کو اس میں ہمگایا کرتی تھی یہ سن کر تو ملامی کو
تلی ہونے لگی کہ ظرف و مظروف دونوں ہی نور بھرے تھے...
فائدہ: آج کل ہماری حالت یہ ہے کہ اللہ نام کے لیے خراب سے خراب
چیزیں تجویز کی جاتی ہیں... پھر غصب یہ کہ مسجد کے ملانوں کے ساتھ خود ہی تو یہ بر تاؤ
کرتے ہیں اور خود ہی ان کو ذلیل سمجھتے ہیں... ارے بھائی جب تم اپنے آپ اچھے
سے اچھا کھاؤ اور ان کو کبھی نہ پوچھو اور جو پوچھو بھی تو ایسے وقت جب کہ تم خود نہ کھا سکو
تو بتاؤ وہ حریص ہوں گے یا نہیں؟ پھر تنخواہ ان کی ایسی قلیل مقرر کی جاتی ہے جس میں
روکھی روٹی بھی وہ نہیں کھا سکتے تو پھر وہ حریص نہ ہوں تو اور کیا ہوں (تفصیل الدین ص ۶۷)

اشعب طماع کی مزاجیہ حکایت

اشعب طماع کی حکایت ہے یہ معمولی شخص نہیں ہیں بلکہ معتبر علماء میں سے گزرے ہیں مگر بیچارے مجبور تھے طمع کے ہاتھوں ان کی طمع کی بہت سی حکایتیں مشہور ہیں... چنانچہ ایک بار انہیں بہت سے لڑکے چھپڑ چھاڑ رہے تھے جو آدمی کسی بات میں مشہور ہو جاتا ہے قاعدہ ہے کہ اسے لوگ چڑھا کرتے ہیں... انہوں نے لوٹوں نے کہا کہ میاں فلاں جگہ کھانا بٹ رہا ہے یونہی جھوٹ موت کہہ دیا، اپنا پیچھا چھڑایا، لوٹے دوڑ کر اس طرف کو جھپٹئے انہیں دوڑے ہوئے جاتا دیکھ کر آپ کیا دل میں کہتے ہیں کہ ابھی شاید بٹ ہی رہا ہو اور خود بھی پیچھے پیچھے دوڑنے لگے... حضرت کو طمع کے غلبے میں یہ یاد نہ رہا کہ میں نے ہی تو ان کو بھاگایا تھا...

فائدہ: حضرت، ہم ان پر تو ہستے ہیں لیکن ہم سب بتائیں ایسے ہی عدم تدبیر میں... ان کی طمع تو سب کو معلوم تھی، ہمارا عدم تدبیر کسی کو معلوم نہیں، ہمارے دھوکہ کا کسی کو پتہ نہیں وہ کیا عدم تدبیر ہے اور ہم کیونکر دھوکہ میں آ جاتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم اول تو لوگوں کو اپنے جھوٹے حالات اور وضع سے اپنا معتقد بناتے ہیں... جب لوگ معتقد ہو جاتے ہیں تو اب ان کے اعتقاد سے خود ہی استدلال کرتے ہیں کہ ہم کچھ تو ضرور ہوں گے جبھی تو لوگ اتنے معتقد ہیں ہمارے... اگر ہم کچھ نہ ہوتے تو کیا سارے کے سارے بیوقوف ہیں مگر ہم واقع میں کچھ نہ ہوتے تو اتنے سارے لوگ ہمارے کیوں معتقد ہو جاتے... معلوم ہوتا ہے کہ ہم ضرور کچھ ہو گئے ہیں اور یہ خبر نہیں احق الناس کو، ہم نے دھوکہ دے کر لوگوں کو اپنا معتقد بنایا ہے اگر ہم کوئی ترکیب نہ کرتے اور پھر بھی لوگوں کو غلطیوں میں اور تلبیس میں ڈالا... ہم نے تو سارا کارخانہ اور منصوبہ گانٹھا کر کی طرح لوگوں کو اپنا معتقد بنانا چاہیے اور جب لوگ معتقد ہو گئے تو اب ہم اس منصوبہ کو بھول گئے...

اصل مقصود اس حکایت کے نقل کرنے کا یہ ہے کہ مطلب اور محبت وہ چیز ہے کہ امید موہوم پر بھی طالب مسرو رہتا ہے...

اگرچہ دور افتادم بدیں امید خرسدم کہ شاید دستِ من بار و گر جانانِ من گیرد
”اگرچہ دور پڑا ہوں لیکن اس امید پر خوش ہوں کہ شاید ہمارا محبوب حقیقی از راہ
کرم ہمارا ہاتھ دوسرا بار پکڑ کر اپنی بارگاہ کی طرف جذب فرمائے (رمضان فی رمضان)

بدعت پر عمل کرنے کی ایک نائی کی مزاحیہ حکایت

ایک نائی کسی کا خط لے کر ایک قصبه میں گیا وہاں جا کر اس نے السلام علیکم کہا تو شیخ
زادوں نے اسے خوب پیٹا، اس نے پوچھا کہ حضور پھر کیا کہوں؟ لوگوں نے کہا کہ حضرت
سلامت کہا کرو اس کے بعد نماز جمعہ کا وقت آیا توجہ امام نے کہا کہ السلام علیکم ورحمة
الله تو اس نائی نے پکار کہا کہ حضرت سلامت ورحمة اللہ حضرت سلامت سلامت ورحمة اللہ... امام
نے اسے بلا کر پوچھا کہ یہ کیا حرکت ہے؟ اس نے کہا کہ حضرت میرا قصہ سن لیجئے بات یہ
ہے کہ میں نے یہاں کے رئیسوں کو السلام علیکم کہہ کر سلام کیا تو انہوں نے مجھے بہت مارا
اور کہا کہ حضرت سلامت کہنا چاہیے مجھے ڈر ہوا کہ اگر کہیں فرشتے بھی السلام علیکم سے خفا
ہو گئے تو ان میں ایک فرشتہ ملک الموت بھی ہے وہ تو میری جان ہی نکالیں گے اس لیے
میں نے نماز میں بھی حضرت سلامت ہی کہا اس پر امام صاحب نے وعظ میں ان رئیسوں
کی خبری کہ یہ کیا وابحیات ہے تم لوگوں کو طریق سنت سے منع کرتے ہو...“

فائدہ: مشاء اللہ اس کا محض تکبر ہے جنہیں قدرت ہوتی ہے ان کا تکبر زیادہ
ہو جاتا ہے اور جن کو قدرت نہیں ان کے بر تاؤ سے پتہ چل جاتا ہے کہ یہ اپنے کو بڑا
بنانا چاہتے ہیں... (مواعظ اشرفیہ)

چاہل گنوار کی مزاحیہ حکایت

ایک گنوار کا لڑکا کسی ملا کے پاس پڑھتا تھا... ایک دن وہ گنوار ملا جی سے کہنے لگا کہ
میرے بیٹے کو زیادہ نہ پڑھا دیجیو کہیں لوٹ پوٹ پکھر نہ ہو جاوے (کہیں پیغیر نہ ہو جائے)
فائدہ: تو جس طرح اس چاہل کا خیال تھا کہ زیادہ پڑھنے سے آدمی پیغیر
ہو جاتا ہے اسی طرح آج کل لوگوں کا خیال ہے کہ بس پانچ وقت کی نماز پڑھ لینے

سے آدمی جنید و شبی ہو جاتا ہے پھر اور کسی کام کی ضرورت نہیں رہتی...
 مثل مشہور ہے کہ اونٹ جب تک پھاڑ کے نیچے سے نہیں گزرتا اپنے آپ کو
 سب سے بڑا سمجھتا ہے ہماری حالت اس اونٹ کی سی ہو رہی ہے ایک تو خود ہم میں
 خناس سما رہا ہے اور اور پر سے لوگوں کی تعظیم نے ہمارا ناس کر دیا اب ہم اپنے آپ کو
 بہت بڑا سمجھنے لگے... یہاں تک کہ دماغ سڑا کہ حق تعالیٰ کے افعال و تصرفات میں
 عیب نکلتے ہیں اور اعتراض و شکوہ شکایت کرتے ہیں... گویا خدا نے ہماری مرضی کے
 خلاف کیوں کام کیا... (وعظات نبہ ص ۶)

ایک اعرابی کی کتبہ کیسا تحدی و سوتی کی مزاجیہ حکایت

ایک اعرابی کی حکایت ہے کہ اس کا کتاب سفر میں مرنے لگا وہ اس کے پاس بیٹھا
 رورہا تھا، لوگوں نے پوچھا کیا حال ہے کہا میر ارشیف بھوک سے مرتا ہے... سامنے ایک
 تمیل انتہا آیا کسی نے پوچھا کہ اس میں کیا ہے؟ کہنے لگا روئیاں تو پوچھا گیا کہ پھر
 رونے کی کیا بات ہے اس کو بھی کھلا دے نہ مرے گا، کہنے لگا کہ اتنی محبت نہیں کہ
 داموں کی چیز کھلا دیں اور آنسو تو مفت کے ہیں جتنے چاہوں بھا دوں...
فائدہ: یہی مثال ہمارے بعض بھائیوں کی ہے کہ ان پر اس مصیبت کا یہ اثر
 ہوتا ہے کہ تھوڑی دیر رو لیتے ہیں آنسوؤں میں کیا خرچ ہوتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ اعمال کی
 اصلاح کر لیں، آئندہ کے لیے گناہوں سے توبہ کر لیں، لوگوں کے حقوق دیدیں، تسلی
 کے نہیں کی طرح جہاں تھے وہیں ہیں...

گرجان طلبی مضاف تھے نیست در زر طلبی سخن دریں ست
 "اگر جان مانگو تو حاضر ہے اور اگر مال مانگو تو یہ بہت مشکل ہے" (وعظات نبہ ص ۷)

ایک ملاح کی مزاجیہ حکایت

ایک ملاح سے کسی نے پوچھا کہ تمہارے باپ کہاں مرے؟ کہا دریا میں اور
 ماں کہاں مری؟ کہا دریا میں، پھر کہا کہ تمہارے دادا کہاں مرے کہا دریا میں، کہا تم

بڑے بیوقوف ہو کہ پھر بھی دریا نہیں چھوڑتے ملاج نے پوچھا کہ حضرت آپ کے والد صاحب کہاں مرے کہا گھر میں، کہا دادا کہاں مرے وہ بھی گھر میں مرے اس نے کہا کہ آپ بھی بڑے بیوقوف ہیں کہ پھر اسی گھر میں رہتے ہیں ...

فائدہ: سبحان اللہ حقیقت میں خوب جواب دیا خشکی ہی میں کیا اطمینان ہے، مکان گرفٹے تو کیا ہو سکتا ہے، آگ لگ جائے تو کیا ہو سکتا ہے، حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم جو دریا سے نکلتے ہی پھر سرکشی کرنے لگے تو کیا اس سے اطمینان ہو گیا کہ ہم تم کو خشکی میں دھنسا نہیں سکتے یا ہم تند ہوا بھیج نہیں سکتے... اگر تم اس کو بعید سمجھتے ہو تو کیا ہم اس پر قادر نہیں ہیں کہ تم کو دوبارہ کسی ضرورت کی وجہ سے دریا میں لوٹا دیں کہ پھر سفر دریا کرو اور کشتی میں سوار ہو اور ہم تم کو غرق کر دیں... (التبہ ص ۱۹)

چندہ وصول کرنے والوں کی مزاحیہ حکایت

ایک جگہ مسجد زیر تعمیر تھی، سارا کام ہو گیا تھا صرف فرش باقی تھا تو ایک بزرگ داعظ نے عورتوں میں وعظ کہنا شروع کیا، اول تو مسجد بنانے کے فضائل بیان کیے پھر کہا اس وقت ایک مسجد زیر تعمیر تھی مگر وہ پوری ہو چکی جس کی قسمت میں جتنا ثواب تھا اتنا حصہ اس نے لے لیا مگر افسوس ہے کہ بیچاری عورتیں محروم رہ گئیں... یہ ان کی قسمت ہے یہ غریب گھروں میں بیٹھنے والی ہیں ان کو کیا خبر کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے کیا کیا دلوں تیں لٹ رہی ہیں... واقعی بہت افسوس ہوا کہ عورتیں اس ثواب میں شامل نہ ہو سکیں... جب داعظ نے دیکھا کہ عورتوں پر رنج و حرمت کا کافی اثر ہو چکا تو آپ فرماتے ہیں کہ اخاہ خوب یاد آیا میاں ابھی فرش توباقی ہی ہے اور مسجد میں اصل چیز فرش ہی تو ہے فرش ہی پر نماز ہوتی ہے درود یوار پر تھوڑا ہی پڑھی جاتی ہے ...

واقعی عورتیں بڑی خوش قسمت ہیں کہ اصل چیز انہی کے واسطے رہ گئی، اب نبیوں کو حصر لینے کا خوب موقع ہے اور اے یہ بیواؤ اگر فرش تم نے بنوادیا تو کیسا الطف کا واقعہ ہو گا کہ مرد اس پر نماز پڑھیں گے اور فرشتے ان کی نمازیں لے کر دربار الہی

میں جائیں گے تو یوں کہیں کہ لیجھے حضور بندوں کی نمازیں اور بندوں کی چاہی نمازیں... بس یہ کہنا تھا کہ پرده کے پیچھے سے چھٹا چھن کی آوازیں آنے لگیں، کسی نے پازیب اتار کر چھٹنکی کسی نے جھانور اور کسی نے بار وغیرہ... بندہ خدا نے ایک شاعرانہ جملہ میں ہزاروں روپے کا زیور لے لیا...

دوسری حکایت ایک واعظ کی ہے کہ ان کے وعظ میں ایک عورت نے اپنی ایک پازیب دی تو فرمانے لگے کہ ایک پاؤں توجنت میں گیا، ایک پاؤں دوزخ ہی میں رہا خیال تو کیجئے یہ کیسی ترکیبیں کرتے ہیں؟ اس بیچاری نے دوسری بھی دے دی... واعظ کو آگے نہیں سوچی ورنہ یوں کہنے لگتے کہ ہائے افسوس ٹانگیں توجنت میں گیں مگر اور پہلے جسم جنت کے باہر ہی رہا...

فائدہ: خیال تو کیجئے یہ کیسی ترکیبیں کرتے ہیں اور اگر کسی کو ترکیب ہی کرنا ہو تو اس کے لیے قرآن و حدیث کو کیوں آڑ بنا لایا جائے یہ تو بہت سخت بات ہے کہ ترکیبوں کے لیے قرآن و حدیث سے کام لیا جائے...

حافظاء خور دندی و خوش باش والے دام تزویر مکن چوں و گرائ قرآن را اگر ناجائز کام کرنا ہی ہے تو ناجائز طریقے سے کرو دین کو اس کے لیے ذریعے کیوں بناتے ہو... غرض واعظوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ اگر ان کو اپنا کوئی مطلب نکالنا ہوتا ہے تو عورتوں کو عذاب سے ڈراستے دھمکاتے ہیں اور ترکیبوں چالا کیوں سے جو کچھ ہو سکتا ہے ان سے وصول کر لیتے ہیں... مجھے تو یہ ترکیبیں پسند نہیں یہ تو پالیسی ہے شریعت نے ہم کو پالیسی کی تعلیم نہیں دی بلکہ حدود کے اندر رہنے کا حکم دیا ہے خواہ چندہ آئے یا نہ آئے... (مساہ السادات ۱۲۔۱۳)

عورتوں سے پرده کرانے والے پیر کی مزاحیہ حکایت

میں میں سناتے ہے ایک پیر صاحب ایسے تھے جو عورتوں کو زبردستی اپنے سامنے بلاستے اور کہتے تھے دیکھو جی تم ہم سے اس لیے مرید ہوئی ہوتا کہ قیامت میں تم کو

بختوا میں... سو جب ہم تم کو دیکھیں گے نہیں تو ہم قیامت میں کیسے پہچانیں گے اور سبے بختوا میں گے... ایک شخص نے اس کے جواب میں خوب کہا کہ قیامت میں تو مجھے انھیں گے اور تم نے یہاں اپنی مریدوں کو کپڑے پہنے دیکھا ہے تو وہاں تنگیوں کو کیسے پہچانو گے لہذا ان کو بالکل نہ گا کر کے دیکھنا چاہیے... بس پیر صاحب کو اس کا جواب پکھھنا آیا اور اپنا سامنہ لے کر رہ گئے...

فائدہ: آج کل پیروں کے یہاں یہ آفت ہے کہ خود عورتوں کو پردازہ کرنے پر مجبور کرتے ہیں... صاحبو! یہ پیری مریدی ہے یا رہنمی اور ڈاکہ ہے... پیر تو خدا کا مقرب بنانے کے لیے ہوتا ہے مگر ان کی حرکتیں خدا سے دور کرنے والی ہیں... یہ پیر خود خدا سے دور ہیں دوسرے کو کیا مقرب بنائیں گے... آج کل کے پیروں کو خداوند کے حقوق کی پرواہ ہے نہ بال بچوں کی نہ اعزاء کی بس اسی کا نام فقیری رکھ لیا ہے کہ تمام اہل حقوق کے حق ضائع کر کے پیر صاحب کے حقوق ادا کیے جائیں... یہ سب باقی اللہ کے رسول کے خلاف ہیں... یاد رکھو! جو شریعت کے خلاف کرے گا وہ پیر نہیں ہو سکتا... پیر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب ہوتا ہے کہ جو تعلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے اس کی بصیرت اور تجربہ کے ساتھ مریدوں تک پہنچاتا ہے تو جو شخص نیب کے خلاف عمل و تعلیم کرتا ہے تو اس کو نیب کا نائب کہنا کہاں درست وجائز ہے... یہ عجیب بات ہے کہ ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب اور کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عمل... (کسان انساءں ۲۲۔ ۲۳)

ساس کو حلال کرنیوالے مولوی کی مزاحیہ حکایت

حکایت ہے کہ کسی شخص نے ایک عورت سے شادی کی تھی پھر ساس پر دل آگیا تو ایک غیر مقلد عالم کے پاس گیا اور کہا مولوی صاحب کوئی صورت ایسی بھی ہے کہ ساس سے نکاح ہو جائے کہا ہاں! بتلا کیا دے گا؟ اس نے کچھ سود و سورو پے دینا چاہیے کہا اتنے میں یہ فتوی نہیں لکھ سکتا کچھ تو ہو... واقعی ایمان فروشی بھی کرے تو دنیا کچھ تو ہو...

غرض ہزار پر معاملہ طے ہوا اور فتویٰ لکھا گیا... وہ فتویٰ میں نے بھی دیکھا ہے اس میں لکھا تھا کہ ساس بیشک حرام ہے مگر دیکھنا یہ ہے کہ ساس کے کہتے ہیں... ساس کہتے ہیں منکوحة کی ماں کو اور منکوحة وہ ہے جس سے نکاح صحیح منعقد ہوا ہوا اور اس شخص کی عورت چونکہ جاہل ہے اور جاہل عورتوں کی زبان سے اکثر کلمات کفریہ نکل جاتے ہیں اس لیے ضرور ہے کہ اس کے منہ سے بھی کلمہ کفریہ لکلا ہو گا اور نکاح کے وقت اس کو کلمے پڑھائے نہیں گئے اس لیے یہ مرتد ہے اور مرتدہ کے ساتھ نکاح صحیح نہیں ہوتا... الہذا یہ عورت منکوحة نہیں ہے تو اس کی ماں ساس بھی نہیں... پس اس کی ماں کے ساتھ نکاح درست ہے... رہایہ کہ وہ منکوحة کی ماں نہیں تو منکوحة کی ماں تو ہے جس سے حرمت مصاہیرت ثابت ہو جاتی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ حرمت مصاہیرت کا مسئلہ ابو حنیفہ کا اجتہادی مسئلہ ہے جو ہم پر جوت نہیں...

فائدہ: حرمت مصاہیرت کو اس نے غیر مقلدوں کی مد میں اڑا دیا اور ساس کو منکوحة کی تکفیر سے اڑا دیا اور یہ سب تر کیبیں ہزار روپے نے سکھائیں... جب علماء میں بھی ایسے موجود ہیں تو بیچارے دنیادار وکلاء کا تو کام ہی پڑے بے لڑانا ان سے تو کوئی بات بھی بعد نہیں... (املاج ذات البین ص ۶)

ایک دین دار شخص کی کم فہمی کی مزاجیہ حکایت

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ وعظ میں ایک حکایت بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ تھانہ بھون میں ایک انگریز میرے پاس مسلمان ہونے کو آیا تھا... اتفاق سے میں اس وقت سفر میں تھا وہ بستی میں ایک صاحب کے یہاں ٹھہر گیا تو ایک اور مسلمان صاحب اس سے ملنے آئے اور پوچھا کہ آپ کس ارادہ سے آئے ہیں؟ کہا میں اسلام لانا چاہتا ہوں مگر مجھے چند شہرات ہیں جن کو فلاں شخص سے (میرا نام لیا) حل کرانا چاہتا ہوں... مسلمان صاحب کہتے ہیں کہ آپ مسلمان ہو کر کیا کریں گے؟ پس ایک بد معاش کا اور اضافہ ہو جائے گا... (نعوذ باللہ)

اس کے تو یہ معنی ہیں کہ (نعوذ باللہ) مسلمان سب کے سب بدمعاش ہیں اور جو کوئی اسلام لاتا ہے بدمعاشوں میں اضافہ کرتا ہے... یہ قول کسی رند کا نہیں بلکہ ایسے شخص کی زبان سے لکھا جن کی داڑھی بھی بڑی ہے...

فائدہ: وَاللَّهُ يَعْلَمُ رَبِّ الْأَنْوَافِ مَنْ أَنْوَافُهُ مَنْ أَنْوَافُهُ مَنْ أَنْوَافُهُ
تو نیکوں کی اور دل کی یہ حالت بس ان کی وہی حالت ہے کہ:

از برول چوں گور کافر پر حلل و اندرولوں قہر خدائے عزوجل

(اصلاح ذات اپین مص ۸)

آج کل کے محققین کے اجتہاد کرنے کی مزاجیہ حکایت

آج کل کے محققین اور مدققین کی حکایت ایسی ہے جیسے ایک شخص گلستان دیکھ کر اس کا محقق ہو گیا... اتفاق سے دو شخصوں میں اڑائی ہو گئی... ایک ان میں سے ان حضرت کے دوست تھے وہ پٹ بھی رہے تھے اور پیٹ بھی رہے تھے... آپ نے دیکھ کر دوست کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے... انجام یہ ہوا کہ ان کے دوست صاحب خوب پڑے اور اپنی اس حرکت پر بڑے خوش ہیں اور سمجھ رہے ہیں کہ ہم نے گلستان میں جو پڑھا تھا:

دوست آں باشد کہ گیر دوست دوست در پریشان حالی و درماندگی
آج اس پر عمل کرنے کا اچھا موقع ملا اور اپنے نزدیک دوست کا پورا حق ادا کر دیا
فائدہ: تو جیسے وہ گلستان کے محقق تھے ایسے ہی یہ لوگ آج کل قرآن و حدیث کے محقق ہیں...

ایک ان ہی میں سے ایک شخص کی حکایت ہے کہ انہوں نے امام مقیم کے ساتھ نماز پڑھی... جب امام دور کعت پڑھ چکا آپ دونوں طرف سلام پھیر کر بیٹھ گئے... امام نماز میں ہے اور مقتدی پہلے ہی فارغ ہو گیا... میں دیکھ کر سمجھا قیام سے کوئی عذر ہو گا جو بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں مگر میں نے دیکھا کہ ہر رکن میں بیٹھے ہی نظر آتے ہیں... اب میں سمجھا کہ آپ نے امام مقیم کے ساتھ بھی قصر کیا ہے نماز سے فارغ ہو کر میں نے ان

سے کہا کہ آپ نے پوری نماز کیوں نہیں پڑھی تو آپ فرماتے ہیں کہ میں مسافر ہوں...
 فائدہ: آج کل کے ایسے محقق ہیں جنہیں اتنی بھی خبر نہیں کہ اگر امام مقیم ہو تو
 مقتدی مسافر کو بھی چار رکعت پڑھنی چاہیے...

ایک بڑے لیڈر کی حکایت ہے وہ سفر میں تھے پانی ملانہیں تمیم کا ارادہ کیا مگر بھی
 کرتے ہوئے کسی کو دیکھا نہیں تھا... اجتہاد شروع کیا... تقدم تو اس جماعت کے لوازم
 سے ہے ہر بات میں سب سے پہلے ٹانگ اڑاتے ہیں... آپ نے کیا کیا کہ مٹی لے
 کر پہلے ہاتھ کو ملی پھر چلو میں مٹی لے کر منہ میں دی، غرض وضو کی طرح تمیم کیا...

فائدہ: افسوس ہے کہ ان لوگوں کو دین کی تو خبر نہیں اور پھر لیڈر ان کیا...
 قوم بنے ہیں... (احکام جام (۱۱))

مارکھانے میں مزہ آنے کی مزاحیہ حکایت

ایک شخص کی حکایت ہے کہ اس کی بیوی بہت حسین تھی مگر پھر بھی وہ کمخت ایک
 بازاری عورت پر عاشق تھا اس کی بیوی نے خیال کیا شاید وہ کچھ مجھ سے زیادہ حسین
 ہو گی جو میاں کو ادھر التفات ہے اور مجھ سے بے رخی ہے...

اتفاق سے ایک دن وہ بازاری عورت خود اس شخص کی بیٹھک میں آئی بیوی کو
 بڑی حیرت ہوئی کہ میاں کو اس کی کون سی ادا بھائی ہے وہ سوچ ہی رہی تھی کہ اتنے میں
 شوہر باہر سے آیا تو بازاری عورت نے صورت دیکھتے ہی چار جو تے لگائے کہ بھڑوئے
 تو اب تک کہاں تھا، ہم تو انتظار میں سوکھ گئے اور تیراپتہ ہی نہیں جوتے کھا کر میاں
 صاحب ہنسے اور اس کی خوشامدیں کرنے لگے... بیوی نے بھی یہ انداز دیکھے تو سمجھ گئی
 کہ اس مرد کو مارکھانے ہی میں مزہ آتا ہے... اب جو شام کو مرد گھر آیا تو بیوی نے بھی
 چار جو تے لگائے کہ نالائق اب تک کہاں تھا دن بھر سے تیراپتہ نہیں کہاں مارا مارا پھرتا
 ہے تو آپ ہنس کر فرماتے ہیں کہ بی بس تیرے اندر اسی کی کسر تھی اب میں کہیں نہ
 جاؤں گا اب تو گھر ہی میں دعوت موجود ہے...

فائدہ: حضرت جیسا عشق مجازی کی یہ کیفیت ہے کہ اس سے ذلت خوشنگوار و لذیذ معلوم ہوتی ہے تو عشق حقیقی کا کیا کہنا... مولا ناروم ارشاد فرماتے ہیں:

گوئے گفتگو بہرا داوے بود
عشق مولیٰ کے کم از لیا بود
ما اگر قلاش و گر دیوانہ ایم مست آں ساقی و آں پیانا ایم

جب کوئی کسی پر عاشق ہو جاتا ہے تو اس کو اپنی ذلت و رسائی میں مزرا آتا ہے... چنانچہ عاشق اس لیے اپنی عزت وغیرہ خوشی سے قربان کر دیتا ہے... پس اہل اللہ کو اگر غم آخرت لذیذ ہو جائے تو لوگوں کے سخت کلمات میں مزہ آنے لگے تو کیا تعجب ہے... اب اس مسئلہ میں کوئی شبہ نہیں رہا کہ جتنا دین کامل ہو گا اتنی ہی الفت و لطف زندگانی میں ترقی ہو گی... گوسامان زیادہ نہ ہو... (اصلاح ذات ایں میں ۲۵)

جاہل درویش کی مزاحیہ حکایت

ہمارے یہاں ایک رئیس تھے، قاضی امیر احمد وہ کہتے تھے کہ میں ایک دفعہ پیران کیلئے میں موجود تھا ان کو درویشوں نے پکارا "امر غے ادھر آ" ان کو خیال بھی نہ ہوا کہ مجھ کو کوئی پکارتا ہے... پھر پکارا امر غے ادھر آ... اس پر انہوں نے پچھے دیکھا کہ آخر یہ کس کو کہہ رہے ہیں تو وہ کہنے لگے کہ ابے ہم تجھہ ہی کو توبalar ہے ہیں... ان کو غصہ تو بہت آیا مگر ضبط کر کے تماشا دیکھنے پلے گئے کہ دیکھوں کیا بات ہے جب ان کے پاس پہنچ تو کہا بیٹھ جاؤ... دیکھ مرشد کا نکتہ سن... کہنے لگے کہ جب خدا نے بندوں سے احکام کا اقرار لیا تو درویش تھے اگلی صفحہ میں اور مولوی تھے... پچھلی صفحہ میں خدا نے (نوعہ باللہ) بھنگ بوزہ کا حکم دیا تھا چونکہ مولوی دور تھے بھنگ بوزہ کا نماز روزہ سن لیا اور درویشوں نے بھنگ بوزہ ہی سن لیا... اس لیے ہم اس میں مشغول ہو گئے اور وہ نماز روزہ میں مشغول ہو گئے اس کے بعد کہا جا مرشدوں کا یہ نکتہ یاد رکھنا بولنا مست...

فائدہ: یہ تصوف کے محققین ہیں ایسے ہی لوگوں نے ناس کر رکھا ہے، لوگوں کا بس یہ عوام الناس کا دیا ہوا منصب ہے کہ چند جاہل باہم جمع ہو گئے اور

کسی کو پیر بنالیا... ظاہر ہے کہ اس سے تو ایسے ہی جاہل پیر پیدا ہوں گے... حقیقی
پیر اس طرح تھوڑا ہی بنتا ہے... (احکام الجاہ م ۳۸)

دو جاہل ملنگوں کی مزاحیہ حکایت

حکایت ہے کہ ایک درویش نے مولوی فیض الحسن صاحب سے کہا کہ مولوی چار
میم کون سے ہیں؟ وہ اس مہمل بات کو سن کر خاموش ہو گئے... بقول شخصیکہ جواب
جاہل اس باشد خوشی ...

درویش نے کہا کہ نہیں بتلاتا تو چونہ مولویت کا اتار کر رکھ اس کو فقیر سے سن کہ کون
سے چار میم ہیں مولاً محمدؐ مکہ نہیں یہ ہیں... چار میم اور اس نکتہ کو یاد رکھو جو لیومت...
حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں کہ
ہمارے ماموں صاحب کہتے تھے کہ ایک فقیر نے ان سے کہا تھا کہ بتلا محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم کا مرتبہ سب سے بڑھا ہوا ہے یا رزق کا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کا مرتبہ سب سے بڑھا ہوا ہے... اس پر اس نے کہا بے پیر امعلوم ہوتا ہے اور سو نہ
 سر پر گھما کر (جیسے ان لوگوں کی عادت ہے) کہنے لگا دیکھ اذان میں ہے اشہد ان
 محمد ارسول اللہ اس میں ان پہلے ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بعد میں ان رزق
 کو کہتے ہیں اس لیے رزق کا مرتبہ بڑا ہے... (احکام الجاہ م ۳۶)

فائدہ:

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست پس بہر دستے بناید داد دست
 کئی لوگ ابلیس کی قسم کے انسان پیر بن جاتے ہیں اس لیے ہر ایک کے ہاتھ
 میں ہاتھ نہیں دینا چاہیے...

پادری اور گنوار کے مناظرہ کی مزاحیہ حکایت

ایک گنوار کی حکایت ہے کہ وہ بازار میں سے گزر رہا تھا... سڑک کے کنارے پر
 ایک پادری کو کہتے ہوئے سنا کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں... گنوار نے آگے

پڑھ کر کہا کہ تیرا خدا کتنی عمر کا ہے اس نے کہا کہ خدا کی کوئی ابتداء ہی نہیں، وہ آسمان زمین سے بھی پہلے موجود تھا اور ہمیشہ رہے گا... گنوار نے کہا کہ اتنی عمر میں تیرے خدا کے ایک ہی بیٹا ہوا، تیرے خدا سے تو میں ہی اچھا ہوں، اس وقت میری عمر پچاس سال سے اوپر ہے اور میرے نیک بچے ہو چکے ہیں اگر زندہ رہا تو اور بھی ہوں گے... اس جواب سے پادری لا جواب ہو گیا... لوگوں نے اسے دھرم کایا کہ یہ قوف خدا کی شان میں گستاخی کرتا ہے کہا میں اپنے خدا کو تھوڑا ہی کہتا ہوں اس کے خدا کو کہتا ہوں جس کا بیانیہ عیسیٰ علیہ السلام کو بناتا ہے... (املاج ذات ایں ص ۱۹)

نعمان خان اور عیسائی پادری کی مزاحیہ حکایت

نعمان خان ایک ان پڑھنخض تھے مگر اہل کتاب سے مناظرہ کا بہت شوق تھا... ایک رفعہ کوئی پادری کہہ رہا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام (سیدنا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہیں کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام اندھوں کو سوانح کرتے تھے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اندر ہے کو سوانح کا نہیں کیا... نعمان خان نے جواب دیا کہ لا اؤیہ تو میں کردوں... حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو بڑی چیز ہیں، وہ پادری خود یک چشم تھا کہنے لگا اچھا تم میری دونوں آنکھوں کو برابر کردو... اب آپ نے کہا نبی اور امتی میں کچھ تو فرق ہونا چاہیے نبی تو دوسری آنکھ کو بینا کر کے برابر کرتے مگر میں یہ کر سکتا ہوں کہ تند رست آنکھ کو بھی پھوڑ دوں اس سے دونوں برابر ہو جائیں گی اور اس کے بعد اس کی آنکھ میں انگلی دینے لگے کہ بولو پھوڑوں اس سے مجمع کو نہیں آگئی اور پادری کی تقریر کارنگ اکھڑ گیا اور یہ حضرت جیت گئے...

فائدہ: گوبات بے ڈھنگی تھی مگر آج کل مناظرہ میں اچھے رہتے ہیں کیونکہ آج کل جیتنے اور ہارنے کا مدار اس پر ہے کہ مجلس پر کسی کا اثر جنم جائے اور مقابل کا رنگ اکھڑ جائے چاہے بات معقول ہو یا نامعقول...

جس طرح نعمان خان نے اس پادری کی دونوں آنکھیں برابر کرنا چاہیں تھیں اسی طرح آج کل لوگ اہل حق اور اہل باطل میں یوں اتحاد کرنا چاہتے ہیں کہ اہل حق

بھی اپنی آنکھوں کو پھوڑنے سے لوگوں کے برابر ہو جائیں حالانکہ مقتضائے عقل یقیناً کہ کانوں کو یہ کہا جاتا کہ تم بھی اپنی ایک آنکھ بنوا کر سو انکھوں میں داخل ہو جاؤ... اگر نزاع و اختلاف مطلقاً مذموم ہے اور اہل حق کو بھی اہل باطل کے ساتھ اتحاد پر مجبور کیا جاسکتا ہے تو کیا (نعوذ باللہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل بھی موجب اختلاف شمار کیا جاسکتا ہے تو کیا (نعوذ باللہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل بھی موجب اختلاف شمار کیا جائے گا؟ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم توحید سے تمام عرب میں مل چل مجاہدی... اس دعویٰ کے اظہار سے پہلے مذہباً تمام اہل عرب متحد تھے مگر دعویٰ توحید کے بعد پھوٹ پڑ گئی مگر یہ اختلاف محمود تھا کہ کیونکہ ابطال باطل پر تھا معلوم ہوا کہ اختلاف مطلقاً مذموم ہے نہ اتفاق مطلقاً محمود ہے... (اصلاح ذات ایں ص ۲۰)

عورت کی تصنیف کردہ کتاب پر مصنفہ کا نام نہ لکھنے جانے کی مزاحیہ حکایت حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ دعاظ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک لڑکی کی تصنیف کردہ کتاب میرے پاس آئی جس کو میں نے پڑھا تو وہ بہت نافع معلوم ہوتی... اس میں کوئی نقصان کی بات نہ تھی مگر اخیر میں مصنفہ کا پورا نام اور پستہ لکھا ہوا تھا... فلاں فلاں محلہ کی رہنے والی... میں حیران ہوا کہ اگر تصدیق کرتا ہوں تو پورا پستہ لکھنے کے واسطے بھی سند ہو جائے گی کیونکہ نام اور پستہ وغیرہ سب لکھا ہوا ہے اور تصدیق نہ کرتا ہوں تو سوال ہو سکتا ہے کہ اس میں کون سی بات مضر ہو سکتی ہے جو تصدیق نہ کی... اس تردید میں تھا کہ ایک ترکیب سمجھ میں آئی وہ یہ کہ میں نے مصنفہ کا نام کاٹ کر یہ لکھ دیا "رائقہ اللہ کی ایک بندی" اور تفریظ میں لکھ دیا کہ یہ کتاب نہایت عمدہ ہے اور سب سے زیادہ خوبی اس میں یہ ہے کہ یہ ایک ایسی بی بی کی تصنیف ہے جو بڑی حیادار ہیں کہ انہوں نے اپنا نام بھی اس پر نہیں لکھا... یہ ترکیب نہایت اچھی رہی... اس واسطے کہ اگر وہ میری تصدیق اپنی کتاب پر چھاپیں گی تو اپنا نام نہیں لکھ سکتیں اور اگر اپنا نام لکھیں گی تو میری تصدیق نہیں چھاپ سکتیں، میرا پچھا چھوٹا...

فائدہ: میری سمجھ میں نہیں آتا کہ عورتوں کو اپنی تصنیف پر اپنا نام لکھنے سے کیا مقصود ہے؟ اگر ایک مفید مضمون دوسری عورتوں تک پہنچانا ہے تو اس کے لیے نام کی کیا ضرورت ہے... مضمون تو بغیر نام کے بھی بچنے سکتا ہے پھر نام کیوں لکھا جاتا ہے اس کی وجہ سوائے اس کے کیا ہو سکتی ہے کہ دوسروں سے تعلقات پیدا کرنے ہیں ...

ایک اور آفت نازل ہوئی کہ تعلیم یا فتنہ عورتیں اخبارات میں مضمایں دیتی ہیں اور ان میں اپنا نام میاں کا نام مع پورا پڑتے حتیٰ کہ محلہ کا نام اور گلی و مکان نمبر تک ہوتا ہے... یہ شاید اس واسطے کہ لوگوں کو ان سے خط و کتابت میں میل جوں میں وقت نہ ہو نہ معلوم ان کی غیرت کہاں گئی ...

ان بیبیوں نے حیاء کو بالکل ہی بالائے طاق رکھ دیا اور خدا جانے ان کے مردوں کی حیا کہاں گئی؟ انہوں نے اس کو کیونکر گوارا کیا؟

اول تو مردوں کو بھی کہتا ہوں کہ کتاب پر نام لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ مقصود خدمتِ خلق ہے ...

خدمت نام سے نہیں ہوتی نام لکھنے میں شہرت اور نفس پرستی کے کیا ہے مگر خیر مردوں کے لیے چند اس حرج بھی نہیں بلکہ اس میں ایک مصلحت بھی ہو سکتی ہے کہ مصنف کے ثقة یا غیر ثقة ہونے سے کتاب کا درجہ اور اس کی روایات کا درجہ متغیر ہو جاتا ہے مگر عورت کے لیے تو کسی طرح بھی نام لکھنا مناسب نہیں، عورت کو تو کوئی تعلق سوائے خاوند کے کسی سے بھی نہیں رکھنا چاہیے... اس کا نہ ہب تو یہ ہونا چاہیے:

دلار اے کہ داری دل دروبند و گر چشم از ہمہ عالم فرو بند

اگر تم محبوب رکھتے ہو تو دل کا تعلق اس سے رکھو اور اپنی نگاہ کو سارے عالم سے بند کرلو... بلکہ قرآن کریم کے اندر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ اجنبی مردوں کے ساتھ ایسا بر تاؤ کریں جس سے نفرت پائی جائے نہ کہ

گرو اور چیلہ کی مزاجیہ حکایت

حکایت ہے کہ ایک گرو اور ایک چیلہ جا رہے تھے ایک بستی پر گزر رہا جس کا نام ان نیا اور معلوم ہوا وہاں دیکھا کہ ہر چیز کا بھاؤ ایک ہے... دودھ بھی سولہ سیر کا اور بھی بھی سولہ سیر کا غلہ بھی سولہ سیر کا... گرو نے چیلہ سے کہا یہ جگہ رہنے کی نہیں یہ تو ان نیا اور نگر ہے یہاں انصاف کا نام نہیں ہر چیز کا ایک ہی بھاؤ ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ یہاں چھوٹے بڑے میں کچھ فرق نہیں... یہاں رہنے میں خطرہ کا اندر یہ ہے چیلہ نے کہا نہیں یہاں بھی بہت ستا ہے یہاں ضرور قیام کرو دودھ بھی خوب ملے گا، گرو نے کہا کہ نہیں مجھے خطرہ ہے چیلہ کھانی کر بہت موٹا ہو گیا کچھ عرصے بعد راجہ کے ایوان پر گزر رہا، جہاں ایک مقدمہ پیش تھا، مقدمہ یہ تھا کہ دو چور چوری کرنے پلے۔

ایک مکان میں نقب دیا پھر ایک چور نقب لگا کے اندر گھسا، دوسرا باہر تھا، نقب میں اوپر سے اینٹیں گر گئیں جس سے وہ چور مر گیا تو دوسرا چور مدعی تھا کہ اس کی اینٹوں سے مر امیر ادوسٹ، اس مکان والے کو مزا ہوئی چاہیے... راجہ نے مالک سے پوچھا ایسا کیوں بنایا اس نے کہا کہ یہ معمار کا فعل ہے، معمار کو بلا کر باز پرس ہوئی اس نے کہا گارا مزدور لاتا تھا وہ گارا پتا تھا جس سے تعمیر مضبوط نہ ہوئی، مزدور بلا یا گیا اس نے یہ کہا کہ یہ سقہ کا فعل ہے اس نے پانی زیادہ چھوڑ دیا، گارا پتا ہو گیا، سقہ کو بلا کر پوچھا، اس نے کہا اس وقت ایک مست ہاتھی بھاگا ہوا آتا تھا، میں بد حواس ہو گیا، پانی زیادہ آ گیا، فیل بان بلا یا گیا اس نے کہا میری خط انہیں ایک عورت میرے ہاتھی کے سامنے آ گئی اس کے زیور کی جھنکار سے میرا ہاتھی بدک گیا، اس عورت کو بلا یا گیا عورت نے کہا میری خط انہیں سنار کی خط ہے اس نے زیور میں با جا ڈال دیا، سنار کو بلا یا گیا سنار کے پاس کچھ معقول عذر نہ تھا وہ خاموش ہو گیا، اس غریب کو چانسی کا حکم ہو گیا... چانسی کا پھند اس کے گلے سے بڑا تھا، اطلاع کی گئی کہ اس کے گلے میں پھند انہیں آیا بڑا ہے، حکم ہوا اچھا سنار کو چھوڑ دو کسی موٹے آدمی کو چانسی دے دو وہاں سارے مجمع میں یہ

چیلا سب سے موٹا تھا، اس کو پھانسی کے واسطے لے گئے... چیلہ بڑا گھبرا یا اور گرو سے کہا مجھے بچاؤ، کہا میں نے نہ تجھ سے کہا تھا کہ یہ جگہ رہنے کی نہیں، دودھ کھی کھانے کا مزہ اور دیکھ کہا میری توبہ اب تو مجھے بچاؤ پھر ایسی مخالفت نہ کروں گا، گرو نے پھانسی والوں کو کہا اس کو چھوڑ دو مجھے پھانسی دے دو، چیلہ نے دیکھا کہ میری خاطر خود گرو پھانسی پر چڑھنے کو تیار ہو گیا، اس کے دل نے گوارہ نہ کیا کہ میں زندہ رہوں اور گرو کو میری وجہ سے پھانسی آئے اس نے کہا کہ ہرگز نہیں مجھے پھانسی دو...

گرو لہتا تھا مجھے پھانسی دو، اس کی اطلاع راجہ کو ہوتی اس نے گرو کو بلا یا اور پوچھا تم کس واسطے جھگڑ رہے ہو اس نے کہا حضور مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ گھڑی ایسی ہے کہ جو اس وقت پھانسی پائے گا سیدھا بیکٹھ جائے گا، اس لیے میں چاہتا ہوں کہ مجھے پھانسی مل جائے، راجہ نے کہا کہ اچھا یہ بات ہے تو بس، ہم کو پھانسی دے دو... چنانچہ راجہ کو پھانسی دے دی گئی اور سارا جھگڑا ہی ختم ہو گیا، گرو نے چیلہ سے کہا کہ بس اب یہاں سے چل دو یہ جگہ رہنے کے قابل نہیں ہے...

فائدہ: یہ حکایت یونہی ایک مشہور معلوم ہوتی ہے مگر اس میں بد نظری ہے انسانی کافوٹو خوب کھینچا گیا ہے تو آج کل لوگوں نے خدا تعالیٰ کو (نحوذ باللہ) ان نیا اونگر کا راجہ بھولیا ہے کہ نامناسب اور خلاف مصلحت کام کرتے ہیں اس مضمون کو آج کل یوں بیان کیا جاتا ہے کہ خدا کی ذات بڑی بے پرواہ ہے...

جس موقع پر یہ جملہ استعمال کیا جاتا ہے کفر کا سلسلہ ہے مگر یہ دیوبندی علماء کا حوصلہ ہے کہ ان پر کفر کا فتوی نہیں دیتے کیونکہ ان کو اس کفر ہونے کی خبر نہیں، نہ کفر کی نیت ہے صاحبو! خدا تعالیٰ کا بے پرواہنا بھی صحیح ہے مگر بے پرواہ کے دو معنی ہیں ایک احتیاج دوسرے توجہ اور رعایت... پس خدا تعالیٰ اس بے پرواہی کے تو ہیں کہ کسی کے محتاج نہیں اور اس معنی کے بے پرواہیں کہ کسی کی مصلحت کی رعایت نہیں کرتے بلکہ وہاں مراعات مصالح کا مل طور پر ہے مگر اس کی ضرورت نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے افعال کی تم کو مصلحت بھی

بتلائیں اور نہ ہم کو انتظار ہونا چاہیے ہمارا نہ ہب تو یہ ہے... (اکبر الاعمال ص ۱۱)

ہرچہ آں خرد کند شیریں بود

اکبر اور بیربل کی مزاحیہ حکایت

حکایت ہے کہ اکبر نے بیربل سے کہا کہ یہ مشہور ہے کہ تین نہیں بہت سخت ہیں، راج ہست، تریا ہست، بال ہست... یعنی بادشاہ کی ہست، عورت کی ہست اور بچوں کی ہست... تو ان میں بادشاہ اور عورت کی ضد کا سخت ہونا تو مسلم ہے کیونکہ وہ عاقل ہیں ممکن ہے کوئی ایسی ضد کریں جو پوری نہ ہو سکے مگر بچوں کی ضد کا پورا کرنا کیا مشکل ہے؟ بیربل نے کہا حضور سب سے زیادہ مشکل یہی ہے البتہ عاقل کے لیے آسان! اکبر نے کہا یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی... بیربل نے کہا اچھا ہم بچہ بنتے ہیں اور بچوں کی طرح ضد کرتے ہیں اور آپ ہماری ضد پوری کریں کہا بہت اچھا، اب بیربل رونے لگا، اُ اکبر نے کہا کیا ہے کیوں روتے ہو؟ کہا ہم تو ہاتھی لیں گے اکبر نے فیل خانے سے ایک ہاتھی منگوادیا کہ لودہ پھر رونے لگا کہا اب کیا چاہتے ہو؟ کہا ہم تو کھیا لیں گے اکبر نے ایک کھیا منگوادی وہ پھر رونے لگا، کہا اب کیا چاہتے ہو؟ کہا اس ہاتھی کو کھیا میں رکھ دؤ اب تو اکبر بہت گھبرا یا کہ یہ ضد کیونکہ پوری ہو، کہا واقعی میں سمجھ گیا کہ بالک ہست بہت سخت ہے مگر تم نے جو کہا تھا کہ عاقل کو آسان ہے تو عاقل یہاں کیا عقل چلائے گا... بیربل نے کہا حضور عاقل کو واقعی آسان ہے...

اکبر نے کہا اچھا اب ہم بچہ بنتے ہیں تم ہماری ضد پوری کرو چنانچہ اکبر نے بھی یہی سبق دھرا یا کیونکہ ان کو تو ایک ہی سبق یاد تھا پھر جب اکبر نے ہاتھی مانگا تو بیربل نے بازار سے مٹی کا نخسا سا ہاتھی منگوادیا اور جب کھیا مانگی تو بڑی سی کھیا منگوادی، جب ہاتھی کو کھیا میں رکھنے کو کہا اس نے آسانی سے رکھ دیا اور کہا حضور آپ نے جو بچہ کی ضد پر فیل خانہ سے ہاتھی منگوادیا یہ غلطی تھی، بچوں کے لیے انہی کے مذاق کا ہاتھی منگوادیا چاہیے... غرض مٹی کا ہاتھی بھی بچوں کے نزدیک ہاتھی ہی ہے...

نام اس کا بھی ہاتھی ہے مگر حقیقت میں ہاتھی نہیں...

فائدہ: جیسے مٹی کا ہاتھی بھی نام کا ہاتھی تو ہے مگر کام کا ہاتھی نہیں اس طرح ذکر میں دو درجے ہیں جو ذکر حقیقی ہے وہ اور ہے اور صورت ذکر اور ہے... ذکر حقیقی سارے معاصری سے بچنے کو اور تمام اوامر کے بجالانے کو تلزم ہے اور وہ بہت سہل و منحصر ہے... صورت ذکر توجہ و بیچنی نماز نہیں پڑتے، ان کو صورت ذکر حاصل ہے حقیقی ذکر حاصل نہیں... (اکبر الاعمال ص ۷۱)

ست اور کاہل دو احادی کی مزاجیہ حکایت

ایک حکایت مشہور ہے کہ دو احادی ایک جگہ رہتے تھے... دونوں میں باہم یہ عہد ہوا تھا کہ ایک دن ایک لیٹار ہے، دوسرا اس کی حفاظت کرے اور دوسرے دن دوسرا لیٹا رہے... پہلا اس کی حفاظت کرے... ایک دن ایک لیٹا ہوا تھا کہ ایک سوار پاس سے گزر را اس نے آواز دی میاں سوار یہاں آتا اس نے پاس آ کر کہا کیا ہے کہا میرے سینے پر جو بیر رکھا ہوا ہے یہ ذرا میرے منہ میں ڈال دے... سوار نے کہا کمخت میں گھوڑے سے اتروں تو ڈالوں تو خود اپنے ہاتھ سے نہ ڈال لے... کہا ابی! اب ہاتھ کون ہلانے اور منہ تک اسے کون لے جائے، سوار نے اس کے ساتھی سے جو بیٹھا ہوا تھا کہ تو ہی اس کے منہ میں ڈال دے...

وہ جھلا کر کہتا ہے جناب مجھ سے ایسی بات نہ کہئے گا آپ کو واقعہ معلوم نہیں کل میرے لیشنا کی باری تھی یہ بیٹھا ہوا تھا، میں نے جمائی لی اس وقت ایک کتا میرے منہ میں پیشاب کر گیا، اس کمخت نے اس کو ہٹایا تک نہیں، اب میں اس کو کیوں بیر کھلاوں... سوار نے دونوں پر لعنت بھیجی اور جمل دیا...

فائدہ: جیسے ان بیوقوفوں نے اپنی کاہلی سے ایک آسان کام کو مشکل بنالیا تھا ایسے ہی ہم لوگوں نے بھی آسان کو مشکل بنارکھا ہے، ہم لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ذا کروہ ہے جو بیوی بچوں کو چھوڑ دے، اچھے سامان کو راحت کے اسباب کو چھوڑ دے... یہ بالکل

غلط ہے البتہ غیر ضروری کام کے لیے اہتمام فکر کرنا یہ بے شک برا ہے کیونکہ خدا سے
غافل کرنے والا ہے... اگر بدلوں اہتمام کے حاصل ہو تو وہ برائیں... (اکبر الاعمال ص ۱۸)

ایک افسوں کی مزاحیہ حکایت

حکایت ہے کہ ایک افسوں کی ناک پر مکھی بیٹھی تھی وہ اڑاتا تھا اور وہ پھر آ کر بیٹھ جاتی۔ بعض مکھی پھر ہوتی ہے کہ بچک کر دیتی ہے۔ افسوں نے کیا تدبیر کی کہ استرہ لے کر ناک کاٹ ڈالی کہ جاؤ ہم نے اڑہ ہی نہیں رکھا اب کہاں بیٹھے گی مگر مکھی کے لیے اب پہلے سے بھی اڑہ بن گیا کیونکہ خون چون سے کوملا اور شاید اب پہلے سے زیادہ مکھیوں کا شکر جمع ہو گیا۔
فائدہ: سبھی حالات ان ذاکروں کی ہے کہ یوں بچوں کو چھوڑ کر خدا تو ان سے نہ ملاہاں یہ نقصان مزید ہوا کہ اپنی دنیا بھی بے حلاوت کر لی اور پریشانی بڑھاتی... جیسے ایک شخص نے روپیہ قرض لے کر مکان بنایا تھا ایک تو یہ جماعت کی پھر جب قرض خواہ نے تقاضا زائد کیا تو آپ نے غصہ میں آ کر مکان ہی گرا دیا کہ جاؤ ہم وہ مکان ہی نہیں رکھتے جو تمہاری رقم سے بنایا تھا... اس حرکت سے قرض تو بجسہ باقی رہا، ہاں ایک نقصان اور ہو گیا کہ مکان بھی نہ رہا... (ایضاً ص ۲۲)

ہندو طبیب اور بادشاہ کے لڑکے کی مزاحیہ حکایت

دیوبند کی حکایت ہے کہ شاہ دہلی کے شہزادے نے روزہ رکھا تھا، روزہ کشائی کی بڑی تقریب دھوم دھام سے کی جا رہی تھی کہ عصر کے وقت لڑکا پیاس سے بے تاب ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں تو روزہ توڑتا ہوں سب کو فکر ہوتی کہ اسکی تدبیر ہو کہ روزہ بھی رہے اور بچہ کو تکلیف بھی نہ رہے... اطباء کو جمع کیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ بادشاہ دیندار تھا... اگر آج کل کے نئی روشنی والوں کی طرح بے دین ہوتا تو کہہ دیتا کہ روزہ توڑ دؤ روزہ میں کیا رکھا ہے مگر اس نے روزہ کا احترام کیا... غرض اطباء نے تدبیریں سوچیں کی کی پچھے سمجھے میں نہ آیا... یہ ہندو طبیب بھی حاضر تھا اس نے کہا ایک تدبیر میری سمجھے میں آئی ہے اگر اجازت ہو تو عرض کروں اس کو اجازت دی گئی تو اس نے کہا جلدی سے

لیوں منگا لجئے اور بچوں سے کہا اس کے سامنے تراش کر چاٹیں اور چھتارہ لیتے جائیں... چنانچہ ایسا نہیں ہوا اور شہزادے کے منہ میں لعاب کا دریا بہنے لگا، میں نے علماء سے سنا ہے کہ لعاب نکلنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ شہزادہ اس لعاب کو نکلتا رہے گا اور پیاس بھجو جائے گی علماء نے اتفاق کیا اور اس طرح شہزادے کا روزہ پورا ہو گیا۔

فائدہ: صاحبو! غصب ہے کہ کھٹائی اور مٹھائی کے نام میں اثر ہو کہ نام لینے سے منہ میں پانی بھر آئے اور خدا کے نام میں اثر نہ ہو... (اکبر الاعمال ص ۲۵)

میلاد کرتے ہوئے پرانا کرتا پھاڑڑا لئے کی مزاحیہ حکایت

کانپور میں ایک صاحب نے آ کر ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اور عین بیان کے اندر پرانا کرتا پھاڑڑا اور گھر سے نیت ہی کر کے آئے تھے ویسے تو ان لوگوں نے نیا کرتا نہیں دینا ان سرسوں سے اس ترکیب ہی کیا تھوڑا صول کیا جائے... آخر گھر والوں کو شرم سے نیا کرتا بنا پڑا۔

فائدہ: یہ لوگ صاحب بطن ہیں صاحب باطن نہیں، عقل بڑی بھاری نعمت ہے مستی اور سکر وغیرہ کوئی کمال نہیں اسی لیے انہیاء علیہم السلام ایسا وجد جس میں اچھل کو دچاند اور عقل مغلوب ہو جاوے نہ ہوتا تھا مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ جن کو سکر و وجد ہوتا ہے وہ کچھ بھی نہیں مکار ہیں ہرگز نہیں اللہ تعالیٰ کے بندے سب یکساں نہیں سب کو مکار نہ سمجھتا چاہیے...

مکن عیب درویش حیران و مست کہ غرق است ازاں میزند پاؤست
حیران و مست درویش کی عیب جوئی مت کرو اس لیے کہ وہ محبوب کی محبت میں

غرق ہے اس وجہ سے ہاتھ پاؤں مارتا ہے... آگے اس کے حد بتاتے ہیں:

بہ تعلیم سرو گریاں برند چو طاقت نماند گریاں درند
کہ اول تو ضبط کر کے سر جھکا لیتے ہیں مگر جب طاقت نہ رہے اس وقت بے اختیار ہو کر گریاں پھاڑڑا لتے ہیں یہ نہیں کہ جان بو جھ کرایا کریں (وحدت الحب ص ۲۰)

ہر وقت بناو سنگھار فیشن دار کپڑوں کی فکر میں رہنے والوں کی مزاحیہ حکایت
 ایک شخص کچھری میں ملازم تھے وہ پرانے زمانہ سے سیدھے سادھے مسلمان
 تھے عمامہ جلدی باندھ لیا کرتے تھے تو وہ خراب بندھتا تھا اور جتنے کچھری والے
 تھے آئینہ سامنے رکھ کر کچھری میں باندھ کر آتے تھے تو ان کے عماں تو خوبصورت
 بندھے ہوتے تھے ایک مرتبہ حاکم نے کہا کہ غشی جی آپ کو عمامہ باندھنا نہیں آتا
 دیکھئے اور سب کیا خوبصورت عمامہ باندھ کر آتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ جناب یہ
 لوگ اپنی بیویوں سے بندھواتے ہوں گے میں خود باندھ لیتا ہوں اگر یقین نہ آئے تو
 سب سے کہئے کے عماں اتار کر پھر باندھیں اگر خراب باندھیں تو سمجھئے کہ یہ خود نہیں
 باندھتے... حاکم نے سب کے عماں کھلوا کر از سرنو باندھنے کا حکم دیا ان صاحب نے تو
 دیساں باندھا جیسا ہمیشہ باندھتے تھے اور لوگوں کا بہت خراب بندھا کیونکہ آئینہ تو
 سامنے تھا ہی نہیں حاکم نے کہا تم بیج کہتے ہو... واقعی یہ لوگ اپنی بیویوں سے بندھوا کر
 آتے ہیں سب لوگوں کو بڑی شرمندگی ہوئی...

فائدہ: غرض بعضے آدمی بناو سنگھار میں ہی کچھے رہتے ہیں جس کی وجہ سے بہت
 سے افکار لائق ہو جاتے ہیں کیونکہ اول تو اس کے لیے آدمی بہت چاہیے اس کی فکر پھر ا
 خود بھی ہر وقت کا جنجال غرض فکر ہی فکر ہے... خصوصاً بعضے آدمی وضع اور فیشن ہی کے فکر
 میں رہتے ہیں یہاں تک کہ بعض لوگوں کی حالت دیکھی گئی ہے کہ ہر کام کے لیے الگ
 لباس مقرر ہے کہانے کا الگ سواری کا الگ کچھری میں جانے کا الگ پاخانہ میں جانے
 کا الگ لباس کیا ہوا ایک وبال جان ہو گیا... ایک شخص کی یہ حالت تھی کہ جب کوئی پکارتا تو
 آئینہ دیکھ کر بناو سنگھار کر کے گھر سے باہر نکلتے تھے... افسوس یہ لوگ آزادی کا دعویٰ
 کرتے ہیں مگر آزادی کا نام ہی نام ہے ورنہ ان کو آزادی کہاں نصیب... یہ تو ہر وقت
 افکار کے شکنے میں جکڑے ہوئے ہیں آزادی اللہ کو ہے... (الدین الحلصی ص ۷۸)

ایک بزرگ کا گدھے پر پان کی پیک ڈالنے کی مزاحیہ حکایت

ایک بزرگ کی حکایت ہے کہ وہ ایک دن جا رہے تھے ہولی کا دن تھا، ہندو آپس میں ایک دوسرے پر رنگ ڈال رہے تھے، بازار میں ہرشے رنگیں نظر آتی تھی انہوں نے ایک گدھے کو دیکھا کہ اس پر رنگ نہیں ہے تو فس کر کہا تھے کسی نے نہیں رنگا، تمھارے کیمیں رنگ دوں اور پان کی پیک اس پر ڈال دی جب مر گئے تو کسی پر مکشوف ہوا کہ ان کی نسبت حکم ہوا کہ ان کو ہولی والوں میں لے جاؤ کیونکہ انہوں نے گدھے پر پان کی پیک ڈال کر ہولی والوں میں شرکت کی تھی ...

فائدہ: تو صاحبو! پان کی پیک ڈالنا چھوٹی بات نہیں اس میں توبہ بالکفار تھا جو بڑی بات ہے تو بعضی بات ظاہر میں چھوٹی سی معلوم ہوتی ہے ...

مگر اس کا نشانہ بڑا ہوتا ہے، عوام اس کو نہیں سمجھتے اس لیے خدا تعالیٰ کے معاملات میں بھی ایسے لوگوں سے سخت غلطی ہوتی ہے کہ بعض امور عظیمہ کو چھوٹا سمجھ کر اس پر دلیر ہو جاتے ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ خدا کی ذات بہت بھی بے پرواہ ہے... ان کے یہاں چھوٹی چھوٹی باتوں پر گرفت نہیں ہوتی... سو یہ سخت غلطی ہے جس کو تم چھوٹی سمجھتے ہو ممکن ہے کہ واقعی میں بہت بڑی ہو... (الدین الملاصص)

دیہاتی گنوار اور آزری مجسٹریٹ کی مزاحیہ حکایت

ایک صاحب رئیس دیہاتی گنوار جاں آزری مجسٹریٹ مقرر ہوئے، کام تو جانتے نہ تھے ایک دوسرے آزری مجسٹریٹ کے یہاں کام سکھنے پہنچے اتفاق سے جس وقت پہنچ تو دو درخواستیں پیش ہوئیں... اس میں پہلی منظور کرنے کے قابل تھی اور دوسری منظور کرنے کے قابل نہ تھی انہوں نے پہلی کو دیکھ کر کہا منظور اور دوسری کو دیکھ کر نامنظور کہا... بس آپ نے کہا یہی آزری مجسٹریٹ ہے تو یہ کیا مشکل ہے... آئے اور اجلاس کیا اور درخواستیں پیش ہوئیں، پہلی کو کہا منجور (منظور)، دوسری کو نامنجور (ناممنظور)، اس تمام درخواستوں پر منجور نامنجور کہتے رہے یہ آزری مجسٹریٹ تھے ...

فائدہ: جب ایسے ایسے جاہل سید القوم (قوم کے سردار) بنیں تو وہ رعایت مصالح کیا کریں گے اتفاق کیسے ہو گا، دوسروں کو اپنا ہمسر سمجھو، کمتر نہ سمجھو تو اتفاق ہو اور یہ تواضع سے ہو سکتا ہے اور تو اضع بزرگوں کی صحت سے ملتی ہے ...

قال را بگزار مردِ حال شو پیش مردے کاٹے پامال شو
قال کوچھوڑ وحال پیدا کرو یہ حال جب پیدا ہو گا کہ کسی مرد کامل کے پاؤں میں
جا کر پڑو... (الوقت ص ۲۰)

عارضی اور حقیقی تواضع کرنے کی مزاجیہ حکایت

حکایت ہے کہ ایک بیوی کو بادشاہ نے سکھلوایا تھا کہ اگر اس کے سر پر شمعدان رکھ دیا جاتا تو وہ خاموش بیٹھی رہتی تھی بادشاہ بہت خوش تھے کہ بیوی نے بالکل اپنی خصلت چھوڑ دی... وزیر نے کہا حضور اس سے اس کی خصلت نہیں چھوٹی بلکہ کوئی بات نہیں چیز آئی جس سے اس کی خصلت کا چھوٹا نیا نامہ چھوٹا نظاہر ہوتا... اس کے سامنے چوہا چھوڑ کر دیکھئے پھر دیکھیں یہ کیسے اس طرح بیٹھی رہتی ہے... چنانچہ اس کے سامنے چوہا چھوڑا گیا وہ شمعدان چھوڑ کر دوڑی چوہے کے پکڑنے کو...

فائدہ: اس تواضع کی بھی ایسی ہی مثال ہے جو کسی بزرگ تربیت اور صحت سے حاصل نہ کی جائے... مولانا رومی فرماتے ہیں کہ تمہاری تواضع کی ایسی ہی مثال ہے کہ گوبہر ہے کہ پانی کی تہہ میں بیٹھ جاتا ہے بظاہر نظر پانی نہایت صاف و شفاف نظر آتا ہے لیکن اگر ذرا بھی ہل جائے تو تمام گوبہر نظر ہو جائے...

دریائے فراواں نشو و تیرہ بُنگ عارف کو بر سجد شنگ آب است ہنوز یعنی بڑا اور یا پھر سے گدلا نہیں ہوتا جو عارف کو رنجیدہ ہو وہ ہنوز تھوڑے پانی کے مشابہ ہے کہ ذرا سی چیز کے پڑنے سے گدلا ہو جاتا ہے تو آپ کی تواضع مصنوعی تواضع ہے کہ ابھی اگر کوئی ذرا خلاف مرضی کوئی بات کہہ دے پھر دیکھئے آپ کیسا بھڑکتے ہیں... (الوقت ص ۲۰)

جاہل بے علم کی مزاحیہ حکایت

سہارن پور میں ایک جاہل آیا تھا اس کو ناز تھا کہ میں عالم ہوں چنانچہ جمعہ کی نماز کے بعد اس نے خود ہی اعلان کیا کہ بھائیو اواج (وعظ) ہوگی... آپ کی لیاقت کا حال تو لوگوں کو ان دونوں قطعوں تھی سے معلوم ہو گیا اگر تم اشادی کرنے کے لیے لوگ بیٹھے گئے کہ دیکھیں بھائی اواج کیسی ہوتی ہے... وعظ تو بہت سے مگر اواج کبھی نہ سنی تھی... تھوڑی دیر بعد واعظ صاحب مبر پر پہنچ اور تین مرتبہ لیش لیش پڑھ کر اس کی تفسیر بیان کی... اے محمد اے محمد (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اگر میں تجھے نہ پیدا کرتا تو نہ عرش کو پیدا کرتا نہ کری کونہ آسمان کونہ زمین کو... بھائیو آدمی اواج آج ہو گئی ہے... آدمی کل کو ہوگی... ہارے تھکے ہیں خرچ پاس نہیں کچھ ہماری مدد کرو... بس وعظ ختم ہوا...

اول تو اس نے لیں کوشین سے پڑھا پھر اس کی تفسیر کیسی خوبصورت کی... اس مجمع میں ایک ناپینا عالم بھی تھے جن کا نام مولانا سعید الدین تھا اور لوگ ان کے علم و فضل کے معتقد تھے... انہوں نے لوگوں سے فرمایا کہ ذرا ان مولانا کو میرے پاس لانا... چنانچہ لایا گیا... آپ نے فرمایا کہ ان کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دو... کہیں بھاگ نہ جائیں... غرض اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر دریافت فرمایا کہ مولانا آپ کی تحصیل کہاں تک ہے... تو واعظ صاحب فرماتے ہیں کہ ہماری تحصیل ہاپڑ... مولانا سعید الدین صاحب سمجھ گئے کہ بے چارہ پا گل جاہل ہے... اس کو تحصیل کے معنی بھی معلوم نہیں... پھر آپ نے پوچھا کہ پوچھتا ہوں کہ تم نے کہاں تک تعلیم حاصل کی ہے... کہنے لگا ہم نے پڑھا ہے ہر نی نامہ وفات نامہ، مجزہ آں رسول صلی اللہ علیہ وسلم سا پن نامہ اور تو کیا جانے اندھے... مولانا سعید الدین صاحب نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور لوگوں سے فرمایا کہ اس کو کچھ نہ کہو جانے دو بے چارہ معدود رہے...

رسومات مرگ پر کفن کا چادرہ لینے کی مزاحیہ حکایت

کیرانہ میں ایک شخص کا انتقال ہوا تو کفن کا چادرہ لوگوں نے قبرستان کے تکیدار کو نہ

دیا کسی دوسرے غریب کو دے دیا... وہ تکیر دار جھگڑنے لگا کہ یہ تو میرا حق ہے... لوگوں نے کہا بھائی ہمیشہ تم کو دیا جاتا ہے آج اس غریب کو دینے دو... تو وہ تکیر دار کیا کہتا ہے کہ واہ حضور خدا خدا کر کے تو یہ دن آتا ہے اسی میں آپ ہمارا حق دوسروں کو دیتے ہیں... لوگوں نے کہا مکجنت کیا تو اس دن کا متنبھی رہتا ہے کہ کوئی مرے تو تجھے کپڑا ملے جو یہ دن تیرے لیے خدا خدا کر کے آتا ہے... وہ بات بنانے لگا مگر دل کی بات زبان پر آئی گئی... اُ

فائدہ: میں تو کہا کرتا ہوں کہ جب محلہ میں کوئی رئیس یا ہمارا ہوتا ہے تو مسجد کے موذن تو اس کی صحت کی ہرگز دعا نہ کرتے ہوں گے... وہ تو یہ چاہتا ہو گا کہ اچھا ہے یہ مرے تو یہ دسویں چالیسویں کو فاتحہ کا کھانا خوب فراغت سے ملے گا کیونکہ خوشی میں ان کو کون پوچھتا ہے... ایسے ہی موقوع میں پوچھا جاتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ وہ ان موقوع کے منتظر ہیں گے... (تفصیل الدین ص ۶۷)

کم عقل انسان کا خاموش رہنا ہی بہتر ہے

حکایت نمبرا: امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک شاگرد سے فرمایا تھا کہ مجلس الاماء میں سب لوگ سوال کرتے ہیں، تم کچھ سوال نہیں کرتے ...

اس نے کہا ان شاء اللہ تعالیٰ اب سوال کیا کروں گا... چنانچہ ایک دن حضرت امام نے یہ مسئلہ بیان فرمایا کہ روزہ غروب کے ساتھ فوراً افظار کرنا چاہیے تو وہ طالب علم پوچھتے ہیں کہ حضرت اگر کسی دن غروب ہی نہ ہو تو، امام ابو یوسف نے فرمایا کہ بُس خاموش ہی رہیں آپ کو بولنے کی ضرورت نہیں... اُ

غیر شرعی رسومات کی مزاحیہ حکایت

بلند شہر میں ایک رئیس زادے کے باپ کا انتقال ہو گیا... ان کے اعزہ چاروں طرف سے جمع ہو گئے اور ایک بارات ہی آگئی... رئیس زادے نے سب کے لیے عمدہ کھانے پکوانے... جب کھانا چنا گیا تو اس نے مہمانوں سے کہا کہ مجھے کچھ عرض کرنا ہے... پہلے میری بات سن لیجئے پھر کھانا شروع کیجئے گا... سب لوگ ہاتھ روک کر بیٹھے

گئے... اس نے سب کو مخاطب کر کے کہا آپ حضرات کو معلوم ہے کہ اس وقت مجھ پر کیسا سانحہ گزرا ہے... اس وقت میرے والد ماجد کا سایہ میرے سر سے اٹھ گیا ہے اور سب جانتے ہیں کہ باپ کا سایہ اٹھ جانے سے کیا صدمہ ہوتا ہے تو کیا یہی انصاف ہے کہ مجھ پر تو یہ مصیبت گزرے اور تم آستین چڑھائے مرغ نکھانے کو تیار ہو گئے... کیوں صاحب یہی ہمدردی ہے بس مجھ کو جو کہنا تھا کہ چکا، اب کھانا شروع کیجئے... بھلا اب کون کھانا کھاتا جب سر پر جو تیاں پہلے ہی پڑ گئیں... سب لوگ دستر خوان سے اٹھ کھڑے ہوئے اور رئیس زادے نے غرباء کو بلا بھیجا کہ ٹھوکھا و تمہارے کھانے سے میرے باپ کی روح کو ثواب پہنچ گا اور یہ برادری کے کھاتے پیتے لوگ آستین چڑھا کر بیٹھ گئے ہیں ان کے کھانے سے ان کو کیا ثواب ملتا اور میری رقم بھی بر باد ہو جاتی... غرض غریبوں نے خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور دعا دیتے ہوئے چلے گئے... اس کے بعد برادری کے چند معزز لوگ اس طرف جا کر بیٹھے اور غمی کی رسوم میں مشورہ کرنے لگے... سب نے بالاتفاق یہ طے کیا کہ واقعی یہ رئیس بالکل عقل کے خلاف اور شریعت کے خلاف تو ہیں ہی ان سب کو یک لخت موقوف کر دینا چاہیے... کسی نے ان رئیس زادے سے کہا کہ میاں جب تم کو کھانا منظور نہ تھا تو پہلے ہی سے یہ بات کہہ دی ہوتی... اتنا انتظام ہی تم نے کیوں کیا تھا... اس نے جواب دیا کہ اگر میں یہ انتظام نہ کرتا اور کھانا تیار کرنے سے پہلے یہ بات کہتا لوگ یوں سمجھتے کہ اپنی بچت کے لیے یہ بات کی ہے... اب کسی کا یہ منہ نہیں رہا کہ مجھے یہ الزام دے سکے کیونکہ میں نے کھانے ایسے عمدہ تیار کر دیئے تھے...

ا... شیطان کو جتوں کے ساتھ پٹائی کرنے کی حکایت

ایک شخص جب جج کو گیا تو نکریاں مارتے وقت ایک لمبا جوتا لے کر ان تین پھروں میں سے ایک پتھر کو خوب پیٹ رہا تھا اور شیطان کو کہہ رہا تھا کہ کم بخت فلاں دن تو نے مجھ سے یہ گناہ کرایا تھا اور فلاں رات کو تو نے مجھے زنا میں بنتا کیا تھا اور چوری کرائی تھی... (مواعظ)

فائدہ: کوئی شخص اپنی کم علمی کی وجہ سے ہر گناہ کی ذمہ داری شیطان پر ہی ڈالتے ہیں حالانکہ تمام گناہ شیطان ہی نہیں کرتا نفس بھی برابر کا شریک ہے جس کو حضرت خواجہ عزیز الحسن مجدوب فرماتے ہیں:

شیطان نفس دفنوں ہیں دشمن تیرے مگر دشمن وہ دور کا ہے یہ دشمن قریب کا نفس و شیطان ہیں خیبر در بغل وار ہونے کو ہے اے غافل سنبھل

۲... شریں بچوں کی حکایت

ایک مرتبہ حضرت میاں جی (یہ بزرگ بچوں کو کلام پاک کی تعلیم دیا کرتے تھے) ان کے پاس پہاڑے آئے... ان کو خیال ہوا کہ کھلے رکھوں گا تو لڑکے کھا جائیں گے اس لیے بدھنے (یعنی لوٹا) میں بھر کر اس کامنہ آٹے سے بند کر دیا... ایک وقت جو میاں جی کہیں گئے تو لڑکوں نے مشورہ کر کے بدھنے (لوٹا) کی ٹوٹی میں سے پانی بھرا اور خوب شربت بنایا کر پیا...

فائدہ: جس طرح بچوں میں دو خصلتیں ہوتی ہیں شریپن اور بھولاپن... اسی طرح نفس شری بھی ہے اور بھولا بھی... اس کو بہلا پھسلا کر جو چاہو اس سے کام لے سکتے ہو... جیسے کسی بزرگ کا واقعہ ہے کہ اس کے نفس کو طوہ بہت مرغوب تھا تو اپنے نفس سے کہتے کہ دل رکعتیں پڑھ کر پھر حلوا کھایتا... دل رکعتیں پڑھ کر پھر حلوا کھادیتے... ہمارے حضرت حاجی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ نفس کو خوب کھلاو پلا اور پھر اس سے خوب کام لو...

مزدور خوش دل کند کار بیش

(تسہیل الموعظ من ۲۰۸)

۳... یک چشم شخص کی حکایت

ایک یک چشم شخص کی مشہور حکایت ہے کہ وہ دہلی گیا... سیر کے لیے چاندنی چوک میں نکلا... اتفاق سے آپ کی گردن مرثنا سکتی تھی... اس لیے جاتے وقت صرف ایک طرف کی دکانیں نظر آئیں... دوسری جانب کی نظر نہ آئیں... جب وہاں سے

و اپنے ہونے لگا تو دوسرا جانب کی نظر آئیں... ان کو دیکھ کر آپ فرماتے ہیں کہ دلی سے لوگ بھی ستم کے لوگ ہیں... ابھی دکانیں دا کیں جانب تھیں ابھی ہمارے لوٹنے سے پہلے ان کو باہمیں جانب اٹھا کر رکھ دیا...

فائدہ: اس طرح ہمارے بھائیوں نے بھی شریعت کو صرف ایک طرف سے دیکھا ہے... اس لیے وہ اپنے کو دوسروں کی تہذیب میں محتاج سمجھتے ہیں ورنہ اگر پورے طور سے دیکھتے تو شریعت میں وہ اعلیٰ درجہ کی تہذیب ہے کہ دنیا میں کسی قوم کے اندر بھی اسکی تہذیب نہیں... (تسهیل الموعظ من ۱۹۹)

۲۔ مٹی کے سونا ہو جانے کی حکایت

کانپور میں دو آدمیوں نے کہیں سن لیا تھا کہ شب برأت میں جو دعا مانگی جاوے قبول ہوتی ہے... چنانچہ دونوں ایک مٹی کا ڈھیلا لے کر بیٹھے اور اس پر ایک رومال ڈال دیا اور دعا مانگنی شروع کی کہ یا اللہ! یہ مٹی سونا ہو جاوے... تمام رات دعا کرتے رہے جوں جوں صحیح ہوتی تھی شوق بڑھتا جاتا... بمشکل صحیح پکڑی اور جلدی سے کھولا دیکھیں تو وہی مٹی... ساری آرزویں خاک ہو گئیں اور دل مر گیا کہ شب قدر بھی خالی گئی... طرح طرح کے شیطانی خیال آئے کہ دعا کو دیے بھی سنا کرتے تھے کہ قبول ہوتی ہے اور آج تو شب قدر تھی... اسی فکر میں بیٹھے تھے خیریت ہوئی کہ بندہ خدا ایک درزی پہنچ گیا جو علم والوں کی صحبت پائے ہوئے تھا... ان سے پوچھا کیسے ست ہو... انہوں نے سارا قصہ بیان کیا... اس نے کہا بھائی شکر کرو اس میں کچھ حکمت ہوگی... ایک ذرا سی بات تو مجھ کو معلوم ہوتی ہے کہ اللہ میاں تمہارے بد خواہ نہیں... اگر وہ سونے کا لکھتا تو تم دونوں میں لڑائی تو ابھی ہوتی پھر جانے کہاں تک طول کھنچتا ممکن ہے ڈھیلا کسی تیرستے کا ہو جاتا... دونوں کی تسکین ہو گئی...

فائدہ: غرض یہ ہے کہ موبہوم سونے کے لیے تو اتنی محنت کی کہ کہیں سونے کا گھر انظر پڑ جائے تو جانے کیا ہو... آج کل سب نے یاد کر لیا ہے اتفاق اتفاق یہ خبر

نہیں کہ اتفاق کیسے ہوتا ہے... اتفاق ہوتا ہے خواہش نفسانی روکنے سے... غرض ساری
براہیوں کی جڑ خواہش نفسانی ہے اور یہی روکنے کی چیز ہے (عقل حاضری کا خوف ص ۹۷)

۵... عشق مجازی میں بمتلا ہونے والے کی حکایت

ایک شخص کی حکایت ہے (یہ بزرگ ہیں پہلے حالت ایسی ہی تھی بعد میں بزرگ
ہوئے) وہ یہ کہ ایک عورت سے عشق تھا... بڑی آرزوؤں کے بعد ایک دن شام کو کہیں بات
کرنے کا موقع مل گیا اور صورت یہ تھی کہ کھڑکی کے نیچے بات کرنے کھڑے ہوئے تھے
ایسے ہوئے کہ تمام رات گزر گئی... جب موذن نے صبح کی اذان دی تو کیا کہتے ہیں بھلے
ماں تجھے بھی آج ہی عشا کی اذان سویرے کہنی رہ گئی تھی... کسی نے کہا جتاب خبر بھی ہے صبح
ہو گئی... منہ پھیر کر دیکھا تو واقعی صبح تھی... دل پر اثر ہوا بہت اثر ہوا... (تسهیل الماعظ)

فائدہ: جب عشق مجازی کا یہ حال ہے تو حقیقی عشق کی حالت کا کیا پوچھنا...
جن اللہ والوں کو عشق حقیقی کی دولت ملی ہے ان پر اعتراض حماتت کی دلیل ہے...

۶... ایک لاپچی ہندو کی حکایت

ایک لڑائی میں بہت آدمی مارے گئے تھے... اس میدان میں ہزاروں مردے
پڑے ہوئے تھے... ایک صاحب ان میں ایسے بھی پڑے تھے کہ وہ مرے تو نہ تھے مگر زخم
ایسے لگے تھے کہ اٹھنیں سکتے تھے... اتفاق سے ہندو شکر پاس سے ہو کر گزرا... انہوں
نے آواز دی کہ بھائی ذرا سنتے جاؤ تمہارے کام کی بات ہے... بنیے نے تھوڑی دور
کھڑے ہو کر پوچھا کیا ہے... کہا میں تو اب مر ہی جاؤں گا میری کمر میں ایک ہمیانی
(بٹوا) ہے اسے تم کھول لو تمہارے ہی کام آجائے گی... کہیں ایسا نہ ہو اور کسی کے ہاتھ پڑ
جاوے... بنیے لاپچی ہوتے ہیں یہ آگے بڑھے جب خوب قریب پہنچ گئے تو اس زخمی
نے پورے زور سے ان کی ٹانگ میں تکوار ماری کہ ہڈی ٹوٹ گئی... انہوں نے کہا کم
بخت تو نے یہ کیا کام کیا... کہا ہمیانی کہاں سے آئی... کوئی ہمیانی بھی کمر سے باندھ کے
لڑائی میں آتا ہے... ہم اس میدان میں رات کو اکیلے پڑے رہتے دوسرا یت کے لیے

شمہیں بھی بلا لیا تو وہ بنیا کیا کہتا ہے کہ اوت کا اوت نہ آپ چلنے نہ اور کو چلنے دے...
 فائدہ: یہی حال ہے ان اعتراض کرنے والوں کا کہ نہ خود چلیں نہ اور کو چلنے دیں... بعض لوگوں کی تو یہاں تک عادت ہے کہ خواہ مخواہ اعتراض کیا کرتے ہیں... خود کوئی ٹھیک تدبیر نہیں بتلاتے اور دوسروں کی تدبیر سے جو کام ہواں میں عیب چھانٹتے ہیں... ان کی حالت مندرجہ ذیل حکایت سے خوب معلوم ہوگی جن کو عقل دی گئی ہے وہ زے عیب پر نظر نہیں کرتے جہاں عیب و ہنر دونوں پاتے ہیں... ہنر کی طرف دیکھتے ہیں اور عیب کو چھپا دیتے ہیں یاد رکھیں کہ (قرآن کے حقوق ص ۷۷)

بہروپیا کی مزاجیہ حکایت

جب عالم گیر بادشاہ ہوئے تو شاہی قاعدہ کے موافق ہر ایک کو انعام دیا... بہروپیا بھی آئے لیکن عالم گیر ایک مولوی آدمی تھے اس لیے ان کو دینا ناجائز سمجھا مگر صاف منع بھی نہ کر سکے... اس لیے مناسب سمجھا کہ کسی عمدہ حیلہ سے ان کو ٹھال دیا جاوے... ایک بہروپیا آیا، عالم گیر نے کہا کہ جب ایسی شکل میں آؤ گے کہ ہم تمہیں پہچان نہ سکیں... اس وقت انعام دیں گے وہ طرح طرح کی شکلیں بدلتے آنے لگے مگر عالم گیر نے پہچان لیا لیکن جب ملک دکن کے فتح کرنے کے لیے عالم گیر نے سفر کیا تو عالم گیر کا سفر میں یہ طریقہ تھا کہ راستے میں جس صاحب کمال کو سنتے تھے اس سے جا کر ملتے تھے... ایک مقام پر سننا کہ یہاں ایک درویش بڑے باکمال ہیں... اول وزیر کو ملنے کے لیے بھیجا... وزیر نے ہر طرح ان کو جانچا وہ ہربات میں پورے اترے... آکر عالم گیر سے بہت تعریف کی اور کہا کہ ان کو تکلیف دینا بے ادبی ہے...

آپ خود تشریف لے جا کر ان سے ملیے... عالم گیر خود گئے اور مل کر بہت خوش ہوئے اور رخصت ہوتے وقت ایک توڑا اثر فیوں کا پیش کیا... درویش نے لات ماری اور کہا کہ مجھ کو بھی اپنی طرح دنیا دار سمجھتا ہے... عالم گیر پر اس کا بہت اثر ہوا اور اس توڑا کو اٹھالیا اور اسے لے کر چلے... راہ میں وزیر تک اس درویش کا ذکر رہا... جب لشکر

میں پہنچ تو سامنے سے دیکھا کہ وہ بزرگ بھی تشریف لارہے ہیں اور بادشاہ کو جھک کر سلام کیا اور انعام مانگا... عالم کی رحیمتوتی میں ہو گئے اور غور کر کے پیچا نا تو وہ بہر و پیجا تھا... پس اس کو کچھ انعام دیا اور یہ پوچھا کہ میں نے مان لیا کہ تو بہت بڑا ہوشیار ہے مگر یہ بتلا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ اس وقت بہت سارو پیغمبرینا تو نے قبول نہ کیا اور اب اس سے بہت کم روپیہ بھی خوشی لے لیا... اس نے کہا جو نقل میں نے کی تھی وہ لینا اس نقل کے خلاف تھا اس لیے نہیں لیا...

فائدہ: تو صاحبو! ہم لوگ تو اس نقال سے بھی گئے گز رے ہیں... ہم سے تو نقل بھی دین کی نہیں ہوتی... (تسہیل الموعظ جلد اول)

شah ابوالمعائی اور شah بھیکؒ کی حکایت

شah بھیکؒ صاحب اور شah ابوالمعائی کی حکایت ہے کہ شah ابوالمعائی کسی بات پر شah بھیکؒ صاحب سے خفا ہو گئے اور انہیں علیحدہ کر دیا... یہ جنگلوں میں روتے پھرتے تھے... برسات آئی حضرت کامکان گر پڑا... بی بی صحبہ نے فرمایا ایک تو آدمی تھا وہ سب کام کر لیتا تھا آپ نے اسی کو نکال دیا... حضرت نے فرمایا میں نے ہی نکالا ہے تم بلا لو... میں تم کو منع نہیں کرتا... بی بی صحبہ نے شah بھیک صاحبؒ کو بلا بھیجا ان کی تو عید آگئی سنتے ہی آموجود ہوئے... بی بی صحبہ نے مکان کی حالت دکھلائی وہ فوراً جنگل پہنچے اور لکڑی مٹی جمع کر کے مرمت میں لگ گئے یہاں تک کہ سارا دن مکان بھیک شاک کر کے چوکس کر دیا اور چھت پر مٹی کو نہ لگے... اتنے میں حضرت ابوالمعائی صاحب گھر میں تشریف لائے اور کھانا کھانے بیٹھ گئے اور چھت پر سے مٹی کو نہ کی آوازن کر مہربانی کا جوش آیا اور اٹھ کر صحن میں آئے اور ان کو نکل کر اروٹی کا دکھلایا کہ لو وہ وہیں سے کو دپڑے حضرتؒ نے القہ ان کے منہ میں دیا اور یہندہ سے لگا لیا... بس سارا کام ایک لمحہ میں بن گیا...

فائدہ: حضرت حکیم الامت قدس سرہ فرماتے ہیں کہ لمحہ بھی غفلت مت کرنا و خاص طور پر رمضان شریف میں تو جاگ کر عبادت کرو... ان کی رحمت پر نظر کریں تو

ایک دم بھی ادھر سے غفلت نہ کریں اور بے فکر نہ ہوں کیونکہ خدا جانے کس وقت اللہ تعالیٰ مہربانی سے ہم پر توجہ کریں پھر اگر اس وقت ہم ان سے بے فکر ہوئے اور دنیا میں ہمارا خیال ہو تو کسی خرابی کی بات ہو گی... اس وقت افسوس کر کے کہو گے کہ بڑی خوش قسمتی سے (رمضان شریف) کا موقع ملا تھا... پھر وہ ہماری غلطی سے جاتا رہا، میاں وہاں تو جس کا کام بھی بنائے ایک لمحہ میں بن گیا... ان کی ایک لمحہ کی مہربانی ہمارے لیے بہت ہے مگر بہت دن اس لیے لگ رہتے ہیں کہ ہمیں خبر نہیں کہ کس لمحہ میں مہربانی کی نگاہ پڑے گی... (تبیہل الموعود علیہ ۲۰۲)

غفلت چھوڑنے کا سبق اس حکایت سے ملتا ہے... (جامع)

بہر غفلت یہ تیری ہستی نہیں دیکھ جنت اس قدر سستی نہیں
رہ گزر دنیا ہے یہ بستی نہیں جائے عیش و عشرت و مستی نہیں

ایک چور کا بادشاہ کی لڑکی پر عاشق ہو جانا

ایک چور بادشاہ کی لڑکی پر عاشق ہو گیا تھا... ایک روزی چوری کرنے کے ارادہ سے بادشاہ کے یہاں گیا... وہاں بادشاہ اور بیگم میں اسی لڑکی کی شادی کی نسبت بات ہو رہی تھی... وہ بادشاہ کو کہہ رہا تھا کہ میں تو اس کی شادی عابدو زاہد پر ہیز گار سے کروں گا یہ چور صاحب چوری تو بھول گئے اور بہت غنیمت جانا کہ آج خوب کام بننا... وہاں سے آ کر ایک مسجد میں جائیٹھے اور دن رات عبادت کرنا شروع کر دی... اس کا شہرہ ہو گیا کہ ایک بڑے عابد صاحب تشریف لائے ہیں ...

ادھر بادشاہ نے آدمی مقرر کر کھے تھے چنانچہ خبر ملی کہ ایک عابد صاحب فلانی مسجد میں قیام رکھتے ہیں ان سے زیادہ متمنی و عابد کوئی نظر نہیں آتا... بادشاہ نے خاص وزیروں کو ان کے پاس پیغام دے کر بھیجا اور یہاں کام ہو چکا تھا... انہوں نے توجہ بھی نہ کی، وزیر نے نہایت ادب سے پیغام بادشاہی سنایا، انہوں نے کہا اصل میں نیت تو میری بری تھی مگر حق تعالیٰ نے اپنا فضل کیا... اب مجھے نہ آپ کی بیٹی کی ضرورت ہے نہ

آپ کے لاڈ شکر کی بس تشریف لے جائیے اور میرا وقت ضائع نہ کیجئے...
 فائدہ: اطاعت ایسی چیز ہے کہ بعض وقت گواں میں اچھی غرض نہ ہو مگر
 انجام کارائی سے درست ہو جاتا ہے... کسی بزرگ سے کسی نے کہا دیکھئے صاحب
 فلاں شخص دکھاوے کا ذکر کرتا ہے... بزرگ نے کہا کہ تو تو دکھاوے کا بھی نہیں کرتا
 وہ دکھاوے کا ذکر کرتا تو ہے کبھی نہ کبھی ذکر میں جگہ کرہی لے گا اور تجھ سے کیا امید
 ہے... (حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر علی) فرماتے تھے کہ عبادت اول ریا ہوتی
 ہے... چند روز میں عادت ہو جاتی ہے پھر عبادت میں اخلاص پیدا ہو جاتا ہے...!

حضرت خواجہ مجددؒ فرماتے ہیں:

وہ ریا جس پر تھے زاہد طعنہ زن	پہلے عادت پھر عبادت ہو گئی
دے گئی ان کو شکر رنجی مزا	درد میں پیدا حلاوت ہو گئی

(تسہیل الموعظ جلد اول ص ۵۹)

ایک دیہاتی کاریل میں سفر کرنا

ایک دیہاتی نے ریل کا سفر کیا اور ایک من بورا اپنے ساتھ لیا، جب اٹیشن پر
 پہنچا تو ریلوے ملازموں نے نکٹ کے ساتھ اساب کی بلٹی بھی مانگی، اس نے بلٹی کی جگہ
 بھی اپنے اسی نکٹ کی طرف اشارہ کیا... ریلوے ملازم نے اس کو سمجھانے کے لیے کہا
 کہ تمہارا اساب پندرہ سیر سے زیادہ ہے اور پندرہ سیر سے زیادہ اساب بغیر محصول
 دیے نہیں لے جاسکتے کیونکہ ریلوے قانون یہی ہے اس لیے ایک بلٹی اس اساب کی
 بھی ہونی چاہیے... یہ سن کر وہ دیہاتی کہتا ہے کہ پندرہ سیر سے یہ خالص وزن مراد
 نہیں ہے بلکہ اتنا وزن مراد ہے جس کو ایک آدمی اٹھا سکے اور چونکہ ہندوستانی لوگ
 پندرہ سیر ہی اٹھا سکتے ہیں اس لیے خالص وزن لکھ دیا ہے اور ہم ایک من اٹھا سکتے ہیں
 اس لیے ہمارے لیے ایک من کا وہی قانون ہو گا جو تمہارے پندرہ سیر کے لیے ہے...
 فائدہ: خیریہ حکایت تو لطیفہ ہے لیکن ہم کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہیے

اور دیکھنا چاہیے کہ کیا وہ ملک کلکٹر اس دیہاتی کے جواب کو مان لے گا، ہرگز نہیں بلکہ اس کا ہاتھ پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دے گا تو جیسا اس دیہاتی نے قانون کا غلط مطلب نکالا اور اس کو بدلنا چاہا اس طرح قرآن کا غلط مطلب نکالتے ہیں اور زور دے کر کہا جاتا ہے کہ قرآن کا یہی مطلب ہے حالانکہ وہ مطلب نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھایا نہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سمجھایا نہ خدا تعالیٰ نے، پھر وہ مطلب کیسے تھیک ہو سکتا ہے... صاحبو! وہ مطلب ایسا ہی ہوتا ہے جیسے اس دیہاتی نے قانون کا مطلب بیان کیا تھا... (تحمیل الموعظ جلد اول ص ۲۵۷)

بیوقوف عالم کی حکایت

ایک رئیس صاحب نے داڑھی منڈار کھی تھی... ایک عالم نے ان پر اعتراض کیا... اس سے اس رئیس پر بہت اثر پڑا، اتفاق سے مجمع میں ایک دوسرے صاحب بھی بیٹھے تھے اور یہ بھی مولوی کہلاتے تھے، آپ فرماتے ہیں کہ داڑھی ہرگز نہ رکھنی چاہیے کیونکہ اس میں جوئیں پڑ جاتی ہیں اور وہ زنا کرتی ہیں...

فائدہ: فرمائیے اس رئیس کی نظر میں کیا وقعت اور عزت ان مولوی صاحب کی رہی ہوگی اور زیادہ سبب ان بری باتوں کا یہ ہے کہ اکثر گھشی خاندان کے لوگ عربی پڑھتے ہیں اس وجہ سے مولوی ہو کر بھی بری عادتیں ان میں باقی رہتی ہیں (تحمیل الموعظ ص ۲۷)

علامہ تفتازانی کی حکایت

علامہ تفتازانی ایک بڑے بھاری عالم تھے ان کا قصہ لکھا ہے کہ جب امیر تیمور لنگ بادشاہ کے دربار میں آئے تو امیر تیمور چونکہ لنگڑا تھا اس وجہ سے پیر پھیلائے بیٹھا ہوا تھا، آپ نے بھی پیر پھیلائیے... امیر تیمور کو برا معلوم ہوا اور کہا کہ مجھے تو عذر ہے کہ میرے پیر میں لنگ (لنگڑا پن) ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے بھی عذر ہے کہ مجھ میں لنگ آتی ہے یعنی اس سے کہ بادشاہ تو پیر پھیلائے بیٹھے اور میں پیر سکیڑ کر بیٹھوں...

فائدہ: پس عالم تو وہ ہے جس کو علم میں کمال حاصل ہوا اور کمال کا اثر ہے بے

پرواہونا جس میں کمال ہو گا وہ ضرور بے پرواہ ہو گا... دیکھئے بڑھی راج لواہار جب اپنے کام میں کاری گر ہو جاتے ہیں اور کمال حاصل ہو جاتا ہے تو کیسے بے پرواہ ہو جاتے ہیں تو علم کیا ان ذیل کاموں کے برابر بھی اثر نہیں رکھتا... ضرور رکھتا ہے اور تینی بات ہے کہ جس میں بے پرواہ نہیں ہے اس کے کمال میں کی ہے (تسہیل الموعظ جلد اول)

ایک کم سمجھ طالب علم کی حکایت

ریاست رام پور سے ایک طالب علم نے میرے پاس (مراد حضرت حکیم الامت قدس سرہ ہیں) خط بھیجا کہ مجھ کو فلاں شبہ ہے اس کے لیے کوئی دعا بتلا دیجئے... میں نے لکھا کہ لا حول پڑھا کرو چند روز کے بعد وہ مجھ سے ملے اور پھر شکایت کی... میں نے پوچھا اس سے پہلے میں نے کیا بتلا یا تھا کہنے لگا لا حول پڑھنے کو بتلا یا تھا، سو میں پڑھتا ہوں... اتفاقیہ بات میں نے دریافت کیا کہ کس طرح پڑھا کرتے ہو کہنے لگے کہ یوں پڑھا کرتا ہوں لا حول لا حول ...

فائدہ: جیسے یہ طالب علم لا حول پڑھنے کے یہ معنی سمجھے ہیں کہ صرف لا حول کو پڑھ لیا جائے حالانکہ لا حول تو ایک پورے لکھ کا نام ہے یعنی "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" اس طرح ان لوگوں نے (مراد وہ لوگ ہیں جو رسول پر ایمان لانے کو ضروری نہیں سمجھتے) لا الہ الا اللہ پڑھنے کے معنی یہ سمجھے کہ صرف لا الہ الا اللہ ہی پڑھا جاوے حالانکہ لا الہ الا اللہ سے وہی مراد ہے جس کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہو جس کی دلیل وہ حدیثیں ہیں جن میں پورا لکھہ مذکور ہے... چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ہے الایمان شہادت ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

ترجمہ: ایمان یہ ہے کہ گوائی دینا اس بات کی سوائے اللہ کے اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور گوائی دینا اس بات کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں... پس اس حدیث سے صاف معلوم ہو گیا کہ محمد رسول اللہ مانا ضروری ہے... اس کے بغیر مسلمان نہیں ہو سکتا... (تسہیل الموعظ جلد اول ص ۲۹۱)

غمی کی غیرشرع رسومات کرنے والوں کی حکایت

قصہ کیرانہ کے رہنے والے ایک حکیم صاحب فرماتے تھے کہ میرے پاس ایک گوجر آیا اس کا باپ بیمار ہوا تھا، کہنے لگا کہ حکیم صاحب جس طرح ہو سکے اب کی مرتبہ اس کو اچھا ہی کر دیجئے کیونکہ قحط بہت ہوا ہے اگر بڑھا مر گیا تو مرنے کا ایسا غم نہیں مگر چاول بہت مہنگے ہیں... (غیرشرع رسومات کو کس طرح پورا کروں گا) ان کو کس طرح کھلاؤں گا...

فائدہ: دین میں شیخی نہیں ہے لیکن ہم لوگوں نے خود غیرشرعی رسومات داخل کر کے شریعت کو مشکل بنادیا ہے جیسے مرگ کی رسومات، تیجہ، نواں، چالیسوائیں وغیرہ کی شریعت میں کچھ اصل نہیں... اپنی طرف سے بنائی ہوئی باتیں ہیں... مالی کمزوری کی وجہ سے جب ان غیرشرعی رسوم پر عمل نہیں ہوتا تو شریعت پر الزام لگاتے ہیں کہ شریعت پر چلنام مشکل ہے...
بے علم احمد انگریز کی حکایت

میرے بھائی (مراد حضرت حکیم الامت قدس سرہ کے بھائی ہیں) ریل میں سوار تھے ایک تفسیر کی کتاب ان کے ہاتھ میں تھی ایک صاحب بہادر بھی اسی درجہ میں سوار تھے، بھائی سے کہنے لگے کہ اس کتاب کو دیکھ سکتا ہوں... انہوں نے کہا دیکھئے! آپ نے رومال سے تفسیر کو اٹھا کر دیکھا تو اول الر لکلا... صاحب بہادر نے بہت دیر تک اس کو سوچا جب سمجھ میں نہ آیا تو بھائی سے پوچھتے ہیں یہ کیا ہے آلو بھائی نے تفسیر ہاتھ سے لے لی اور کہا کہ یہ آپ کے دیکھنے کی نہیں ہے...

فائدہ: بعض لوگ قرآن پڑھنے کو ضروری خیال نہیں کرتے، کہتے ہیں قرآن پڑھنے کی ضرورت نہیں... حضرت حکیم الامت قدس سرہ فرماتے ہیں اگر ان لوگوں کی رائے قبول کر لی جاوے کہ قرآن پڑھنے کی ضرورت نہیں تو یہی روز بددیکھنا پڑے گا کہ آپ بھی اس انگریز کی طرح ال رکو آلو پڑھنے لگیں گے... میں قسمیہ کہتا ہوں

کہ جب تک کسی پڑھے ہوئے سے قرآن نہ پڑھا جائے... اس وقت تک ممکن ہی نہیں
کہ اگر یا اس کے مثل دوسرے الفاظ صحیح پڑھ لئے جائی (تسهیل الموعظ ۳۲۱)

امیر کو مفلس بنادینے کی حکایت

قصہ بکھرہ وہاں ایک ریس تھے جنہیں مالدار ہوئے زیادہ زمانہ گزرا تھا انہوں
نے اپنے لڑکے کی شادی کی برادری کے لوگوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ یہ موقع
بہت اچھا ہے یہ شخص بہت بڑھ گیا ہے... اس کو اپنے جیسا مفلس بنانا چاہیے چنانچہ دو
چار آدمیوں نے اتفاق کر کے ان کو یہ رائے دی اس شادی میں طائفہ کو ضرور بلانا
چاہیے اور کہا کہ میاں کیا روز روز یہ موقع آتا ہے چنانچہ طائفہ کو بلا یا گیا... نتیجہ یہ ہوا
کہ جو کچھ کما کر جمع کیا تھا سب کھو کر بیٹھ رہے برادری نے جب دیکھا کہ یہ بھی ہماری
طرح کنگال ہو گیا ہے تو بہت خوش ہوئے ...

فائدہ: واقعی آج کل لوگوں کی وہ حالت ہے کہ کسی کو اچھی حالت میں دیکھنا
نہیں سکتے... کسی کبڑے سے کسی نے پوچھا تھا کہ تیری کیا آرزو ہے اس نے کہا میری
آرزو یہ ہے کہ یہ سب لوگ کبڑے ہو جائیں تاکہ میں بھی ان کو دیکھ کر ہنسوں...
(شادی بیاہ وغیرہ میں انسان) جتنا بھی زیادہ خرچ کرتا ہے... برادری زیادہ عیب
نکلتی ہے اور ظاہر میں ہمدردی بھی کرتی ہے تو دل میں اس کے گماز نے اور نقصان
پہنچانے کی فکر ہوتی ہے... (تسهیل الموعظ ۳۲۵)

بی بی تمیزہ کی مزاحیہ حکایت

ایک آوارہ عورت تھی بی بی تمیزہ اس کو کسی بزرگ نے نماز کا پابند کر دیا تھا اور وضو
بھی سکھلا دی وہ سمجھتے تھے کہ نماز کی بدلت یہ بد کاری بھی چھوڑ دے گی پانچ چھ ماہ کے
بعد جوان بزرگ کو دوبارہ ادھر آنے کا اتفاق ہوا تو پوچھا بی بی نماز پڑھا کرتی ہوئی کہنے
لگی جی ہاں انہوں نے کہا وضو بھی کیا کرتی ہو کہنے لگی آپ غصہ کے تو گئے تھے، بس
اسی وضو سے نماز پڑھ لیتی ہوں...

فائدہ: تو جیسے اس بی بی تمیزہ کا وضو تھا کہ وہ نہ سونے سے نوٹا تھا
نہ بد کاری سے ایسی ہی آج کل کی بزرگی بھی ہے کہ کسی طرح ٹوٹی ہی نہیں
بس عوام بزرگی اسی کو سمجھتے ہیں کہ ظاہری حالت کو درست کر لیں رہا باطن
اس کی جو حالت بھی ہو پر انہیں... (تسہیل الموعظ ۲۹۶ ص)

حضرت بہلوںؒ کی حکایت

حضرت بہلوںؒ سے ایک شخص نے پوچھا کہ آپ کا کیا مزاج ہے، کہنے لگے
اس شخص کے مزاج کی کیا کیفیت پوچھتے ہو کہ دنیا کا ہر کام اس کی خواہش کے موافق
ہوتا ہے، کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے فرمایا اس لیے کہ دنیا کا کوئی کام خدا کی خواہش کے
خلاف نہیں ہوتا اور میں نے اپنی خواہش کو بالکل خدا کی خواہش میں قتا کر دیا تو میری
خواہش کے خلاف کوئی کام نہیں ہوتا کیونکہ جو کام خدا کی خواہش کے موافق ہو گا وہ
میری خواہش کے موافق ہو گا...

فائدہ: پس راحت و اطمینان کا راز یہ ہے کہ اپنا ہر کام (اللہ والوں) نے حق
تعالیٰ کو سونپ دیا ہے اپنی کوئی رائے نہیں لگاتے اس لیے جو کچھ ہوتا ہے اس سے ان کو
تکلیف نہیں ہوتی... (تسہیل الموعظ ۵۰۵ ص)

شیخ چلی کی مزاحیہ حکایت

شیخ چلی مزدوری پر تیل کا گھڑا سر پر اٹھائے لیے جا رہا تھا اپنے ذہن میں یہ خیال
پکار رہا تھا کہ یہ تیل کا گھڑا جو مزدوری پر لے جا رہا ہوں اس کو پہنچا کر مجھے پیسے ملیں گے
ان پیسوں سے یوں مالدار ہو جاؤں گا...

پہلے مرغی لوں گا، پھر بچے نکال کر ان کو فروخت کر کے بکری خرید کر پھر بھیں لوں
گا، پھر بیاہ کر لوں گا، پھر خوب اولاد ہو گی وہ مجھ سے پیسے مانگے گی میں کہوں گا ہشت
اس کہنے سے آپ کا سر ہل گیا اور گھڑا اگر گیا... ماں ک بہت جھلایا سخت ناراض ہوا تو
آپ کہتے ہیں کہ تیرا ایک گھڑا ہی گیا میرا تو سارا کنبہ بر باد ہو گیا...

فائدہ: صاحبو! اس حکایت پر تو ہم ہستے ہیں مگر درحقیقت ہم خود اپنے اوپر ہستے ہیں کیونکہ ہم سب اسی بلا میں پھنسے ہوئے ہیں کہ ہر وقت یہ دھن لگایا کرتے ہیں کہ اس روپیہ سے یوں تجارت ہو گی اتنا فرع ان میں ہو گا یوں ہم بینک میں روپیہ داخل کریں گے اور یہ تجربہ کی بات ہے کہ ہر تمنا پوری ہوتی نہیں اخیر میں شیخ چلی کی طرح ہر شخص کا گھر اپھوٹ جاتا ہے ...

ہر وقت بغل میں کتار کھنے والے احمق شخص کی حکایت

ایک صاحب کتاب بغل میں دبائے بیٹھے تھے کسی نے کہا اس میں کیا مصلحت ہے کہنے لگا تاکہ موت کا فرشتہ پاس نہ آئے کیونکہ فرشتے کتے سے بھاگتے ہیں ... انہوں نے کہا کہ یہ تو کوئی بات نہیں، آخر دنیا میں کتے بھی تو مرتے ہیں فرشتہ ان کی جان نکالتا ہے وہی تمہاری بھی نکالے گا ...

فائدہ: حدیث میں ہے کہ جہاں کتا ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے لیکن عزرا ائل علیہ السلام کے متعلق گمان کرنا کہ وہ بھی نہ آئیں گے حماقت ہے ...

اللہ والوں کو غلطی سے متنبہ کرنے کی حکایت

مولانا اسماعیل شہیدؒ کے پیر ایک دن صبح کی نماز میں بوجہ شادی ہونے کے ذریعی سے پہنچ تو ان کے مرید مولوی عبدالحی صاحب نماز کے بعد وعظ فرمائے بیٹھ گئے اس میں یہ بھی کہا کہ بعض لوگوں کا یہ حال ہے کہ جور و کی بغل میں پڑے رہتے ہیں اور تکبیر اولیٰ قضا ہو جاتی ہے ... جناب سید صاحب نے نہایت شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ اب ایسا نہیں ہو گا ...

فائدہ: اہل حق کی بھی پہچان ہوتی ہے کہ یہ لوں کو بھی شریعت کی بات بتلوادے مگر ادب کو نہ چھوڑے ... مولوی عبدالحی صاحب کی نصیحت کا گویہ طرز ظاہر میں ادب کے خلاف تھا مگر اس طرز سے کہنے کی اس لیے جرأت کی تھی کہ ان کو معلوم تھا کہ سید صاحب کو برانہ معلوم ہو گا بلکہ خوش ہوں گے ان کو خوش کرنے کو بے ادب اختیار کی ... (تسیل الموعظہ ۵۲۵)

یقین کیسا تھا عمل کرنے والے جاہل شخص کی حکایت

ایک مولوی صاحب وعظ میں بسم اللہ کی فضیلتیں بیان فرمائے تھے کہ بسم اللہ پڑھ کر جو کام کریں وہ پورا ہو جاتا ہے... ایک جاہل گنوار نے سنا اور کہا کہ یہ ترکیب تو اچھی ہاتھ آئی مجھے ہر روز کشی کے پسے دینے پڑتے ہیں اب سے بسم اللہ کہہ کر پار اتر جایا کریں گے... روز مرہ پسے تو نہ دینا پڑیں گے... چنانچہ مذکون وہ اسی طرح آتا جاتا رہا، اتفاق سے ایک روز مولوی صاحب کی دعوت کی اور گھر لے جانے کے واسطے ان کو ساتھ لیا... راستے میں وہی دریا ملا... مولوی صاحب بولے کہ کیسے آؤں، اس نے کہا کہ بسم اللہ پڑھ کر آ جائیے میں تو ہمیشہ بسم اللہ ہی پڑھ کر اتر جاتا ہوں، مولوی صاحب کی تو ہمت نہ ہوئی مگر اس نے ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ ان کو بھی پار اتا رہا...
 فائدہ: یہ یقین ہی کی قوت تھی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے یہ کام آسان کر دیا... اسی وجہ سے بعض بزرگ تعویذ دیتے وقت کہہ دیتے ہیں کہ اس کو کھولنا مت ورنہ اثر نہیں ہوگا... وجہ اس کی بھی ہے کہ دھول کر دیکھنے سے وہی معمولی کلمہ سمجھ کر دیکھنے والے کا عقیدہ کمزور ہو جاتا ہے... (تسهیل الموعظ)

ایک غیر مقلد اور نواب صدقیق حسن کی حکایت

نواب صدقیق حسن صاحب کے بیٹے کی ایک حکایت یاد آئی کہ ایک روز بھوپال میں وہ مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے اور ایک غیر مقلدان کے پاس کھڑے ہوئے تھے یہ خیال کر کے کہ صاحب زادے صاحب بہت خوش ہوں گے اس نے زور سے آمیں کہی، صاحب زادے صاحب نے بعد نماز کے ان سے کہا کہ آپ سے مجھے کام ہے ذرا مجھ سے مل کر جائیے گا... وہ خوشی خوشی انتظار میں بیٹھ گئے کہ دیکھئے کیا انعام ملتا ہے... تھوڑی دیر میں صاحب زادے صاحب مسجد کے باہر تشریف لائے اور وہ صاحب سامنے آئے کہ حضور کیا ارشاد تھا، صاحب زادے صاحب نے ان کے ایک دھول زور سے جائی اور فرمایا کہ زور سے آمیں کہنا تو ضرور حدیث شریف

میں آیا ہے مگر یہ بتلا کر آئیں کی اذان کس حدیث میں آئی ہے جو تو نے اس زور سے
کہی کہ پاس والے بھی گھبرا لیتھے معلوم ہوتا ہے صرف مخالفت بھڑکانے کے لیے ایسا
کرتے ہوئے اس لیے یہ مزادی گئی ہے...

فائدہ: حضرات ہماری سب ہی حالتیں بگھر رہی ہیں ہر چیز میں زیادتی یا کسی
ہو رہی ہے عوام کی شکایات کیا کریں... (تسہیل الموعود ص ۵۲۱ ج ۱)

غیب کی باتیں معلوم ہو جانے والے شخص کی مزاجیہ حکایت :

کسی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہ دعا کرنا چاہی کہ مجھے کل کی بات معلوم
ہو جایا کرے کہ میری تقدیر میں کیا ہے... موسیٰ علیہ السلام نے اس کو نصیحت کی کہ اس کو
جانے دے اس خیال میں نہ پڑا اس نے نصیحت نہ مانی اور اصرار کیا... انہوں نے دعا
کر دی اور وہ قبول ہو گئی... چنانچہ اس کو معلوم ہوا کہ کل کو میرا گھوڑا امر جائے گا اس نے
فوراً بازار میں جا کر نیچ ڈالا اور بہت خوش ہوا پھر معلوم ہوا کہ کل کو میرا غلام مر جائے گا
وہ اس کو بھی نیچ آیا اور بہت خوش ہوا پھر معلوم ہوا کہ کل کو میں مر جاؤں گا... اب بہت
پریشان ہوا اور موسیٰ علیہ السلام سے جا کر عرض کیا کہ کیا کروں، وہی آئی کہ اس سے کہہ
دو کہ تجھ کو منع کیا تھا کہ اس خیال میں نہ پڑ کہ کل کی بات معلوم ہو جایا کرے تو نے نہ مانا
آخر تو نے اس کا نتیجہ دیکھا اصل یہ ہے کہ تیرے گھر پر ایک بلا آنے والی تھی ہم نے
چاہا جانور پر پڑ جائے تو نے اس کو جدا کر دیا، ہم نے چاہا کہ غلام پر پڑ جائے تو نے اس
کو بھی جدا کر دیا اب تو ہی رہ گیا... اگر تجھ کو پہلے سے آئندہ کی خبر نہ ہوا کرتی تو گھوڑا
اور غلام کیوں بیچا جاتا اور تو موت کے منہ میں کیوں پڑتا...

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اپنی مصلحت انسان نہیں سمجھتا... دیکھئے اس شخص
کو کل کی بات معلوم کر لینے سے کیسی پریشانی اٹھانا پڑی۔ (تسہیل الموعود ص ۵۲۷ ج ۱)

لیلیِ مجنوں کی مزاجیہ حکایت

مجنوں کی حکایت ہے کہ وہ جنگل میں اکیلا بیٹھا ہوا زمین پر انگلیوں سے کچھ لکھ رہا

تھا... ایک شخص کا اس طرف سے گزر ہوا تو اس نے پوچھا کہ میاں مجنوں یہ کیا کر رہے ہو
پھر کس کے پاس لکھ رہے ہو کہا لیلیٰ کے نام کی مشق کر رہا ہوں تاکہ دل کو کچھ تسلی ہو...
فائدہ: پس جب مجنوں کا لیلیٰ کے عشق میں یہ حال تھا تو مولیٰ کا عشق لیلیٰ
کے عشق سے بھی کم ہے... افسوس ہے کہ یہ لوگ عشق میں مجنوں سے بھی کم ہیں وہ تو
لیلیٰ کے نام کی مشق ہی کو بڑا مقصود سمجھ رہا ہے مگر یہ لوگ دوسری چیزوں کی تلاش میں
ہیں... (تسہیل المواقف ص ۱۵۵)

دو بھائیوں کی مزاحیہ حکایت

ایک شخص جب کہیں جاتا تھا تو اپنے اس باب کو بڑے پیر صاحب کے پرد کر جاتا
تھا... ایک مرتبہ اس کے بھائی نے اللہ کے پرد کر دیا، اتفاق سے اس روز چوری ہو گئی
جب وہ آیا تو اس نے کہا کہ تو نے ان کے ناخن پرد کیا وہ تو ادھر کا ادھر کیا ہی کرتے
ہیں اور پھر ان سے تو کوئی باز پرس نہیں کر سکتا، بڑے پیر صاحب کے پرد کرتے تو وہ
خدا کی باز پرس کے خیال سے اچھی طرح حفاظت کرتے ...

فائدہ: الغرض یہ سب باقی اس وجہ سے ہیں کہ خدا سے تعلق کم ہے اس تعلق
کو بڑھاؤ اور یہ بڑھتا ہے علم و عمل اور اصلاح سے غرض طریق تو یہ ہے مگر اب تو
خداۓ تعالیٰ سے ایسی بے تعلقی ہے کہ گویا ان کے ہاتھ کوئی کام ہی نہیں سمجھتے... بہت
سے بعد عقیدہ تو یہاں تک بڑھ گئے ہیں خدا کی پناہ... (موازن حقوق و فرائض ص ۵۱۲)

کم فہم طالب علم کی مزاحیہ حکایت

ایک طالب علم تھے کتنا بیس پڑھ کر اپنے گھر چلے تو استاد سے پوچھا کہ حضرت یہ تو
آپ جانتے ہیں کہ مجھے آتا جاتا خاک بھی نہیں مگر وہاں لوگ عالم سمجھ کر مسائل پوچھیں
گے تو کیا کروں گا، استاد تھے بڑے ذہین انہوں نے کہا کہ ہر سوال کے جواب میں یہ کہہ
دیا کرنا کہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے اور واقع میں کوئی مسئلہ مشکل سے ایسا ہو گا جس میں
اختلاف نہ ہو سوائے عقائد تو حیدور سالت وغیرہ تو ہر بات کا یہی جواب دے دینا کہ اس

میں اختلاف ہے تھوڑے ہی دنوں میں لوگوں میں ان کی ہبیت بیٹھ گئی کہ بڑا عالم قبھر ہے
بڑا وسیع انظر ہے مگر فوق کل ذی علم علیم... کوئی صاحب پر کھے گئے کہ اس نے سب کو بنارکھا
ہے (یعنی دھوکہ دے رکھا ہے) اس شخص نے آکر کہا مولانا مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے
انہوں نے کہا فرمائیے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس میں آپ کی کیا
تحقیق ہے، کہنے لگے اس میں اختلاف ہے بس آپ کی قلعی کھل گئی...
۱۷

معقولی طالب علم کی حکایت

کسی معقولی طالب علم سے مسئلہ پوچھا کہ گلہری کنوں میں گر پڑی ہے پاک
کرنے کے لیے کتنے ڈول نکالے جاویں... یہ بے چارے نزی معقولی جانتے تھے فقہ
کی خبر نہ تھی اب آپ نے اپنا جہل چھپانے کے لیے اس سے پوچھا کہ گلہری جو گری
ہے دو حال سے خالی نہیں یا خود گری یا کسی نے گراوی... پھر اگر خود گری ہے تو دو حال
سے خالی نہیں ہے، دوڑ کے گری یا آہستہ اگر کسی نے گرائی ہے تو دو حال سے خالی نہیں یا
آدمی نے گرائی یا جانور نے اور ہر ایک کا جدا حکم ہے تو اب بتاؤ کیا صورت ہے سائل
نے پریشان ہو کر کہا صاحب اس کی خبر نہیں کہنے لگے پھر کیا جواب دیں...
۱۸

فائدہ: اور یہ جھوٹ بولا کہ ہرشق کا جدا حکم ہے... جدا حکم کیا ہوتا سب کا حکم
ایک ہی ہے وہ بے چارہ گھبرا کے چل دیا ان کی منطق کا کیا جواب دیتا تو یہ محس
تر کیسیں ہیں اور یہ بھی بعضوں کو آتی ہیں اور بعضوں کو نہیں آتیں وہ کیا کرے گا کہ
غلط سلط مسئلہ بتا دے گا... (الدعاۃ الی اللہ ص ۲۰)

توکل کی حقیقت نہ سمجھنے والے بیوقوف کی حکایت

ایک شخص نے کسی واعظ سے سن لیا کہ سب کو خدادیتا ہے خدا ہی پر توکل اور بھروسہ
رکھنا چاہیے... بس یہ سن کر جنگل میں جا بیٹھے اب ہم بھی توکل کریں گے کیا خوب سمجھے
توکل کو اب ایک وقت گزراد و سرا وقت گزر اکھیں کھانے کا پتہ نہیں... وہاں ایک کنوں
بھی تھا اتفاقاً ایک مسافر آیا، کنوں پر بیٹھا اور سڑک کی طرف منہ کر کے بیٹھا ان کی

طرف منہ بھی نہیں کیا اور کھایا پیا چلتا بنا... دوسرا آیا وہ بھی کھانی کریے جاوہ جا... اب جب کئی وقت گزر گئے اور انہیں بھوک کی تاب نہ رہی تو سوچا کیا کروں، آخر ایک اور مسافر آ کے بیٹھا اور وہ بھی کھانی کر چلنے کو ہوا تو ان متوكل نے کھنکھارا اس نے منه پھیر کر دیکھا تو بے حد پریشان صورت اس کو ترس آیا اور روٹیاں حوالہ کیں... اب یہ کھا کے مولوی صاحب کے پاس پہنچا اور کہنے لگے کہ آپ نے وعظ میں توکل کے متعلق جو کچھ بیان کیا وہ بہت صحیک ہے مگر اس میں ایک بات چھوڑ دی وہ یہ کھنکھارنا بھی پڑتا ہے...

فائدہ: تو یہ کیسا وعظ ہے کہ ایک بات کہی اور ایک بات چھوڑ دی جس سے عمل کرنے والے کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا تو حضرت پہلے امتحان تو دیجئے پھر شرہ دیکھئے یہ دشواریاں تو امتحان کی ہیں جب امتحان میں کامیاب ہو گئے تو پھر انعام لو...

کروں گا جمع میں ناکام تدبیر و توکل کو
بس اب جوڑوں گا میں تقدیر سے تدبیر کے نکٹے

عطر فروش لڑکی کی مزاجیہ حکایت

کسی عطر فروش کی لڑکی چڑے رنگنے والوں میں بیا ہی گئی ایک دن اتفاق سے ساس بھو میں لڑائی ہوئی، ساس نے کہا کہ ایسی ست اور کامل بھو سے پالا پڑا ہے کہ یہ گئے پر سے بھی نہیں بلتی... (یعنی اتنی ست ہے کہ اگر پاخانہ کرنے لگ جائے تو وہیں رہ جاتی ہے، بھونے کہاواہ مجھے کامل نہ کہنا میں نے تو اتنا بڑا کام کیا ہے کہ آج تک تم میں سے کسی سے بھی نہ ہو سکا...) ساس نے کہا کہ کون سا کام کیا؟ بھونے کہا کہ میرے آنے سے تمہارے گھر کی ساری بدبو جاتی رہی ورنہ پہلے گھر کیسا سڑا ہوا تھا، یعنی اس کا دماغ بھی اس بدبو کا عادی ہو گیا تو یہ سمجھیں کہ بدبو جاتی رہی...

فائدہ: تو ایسے ہی ہم ہیں کہ غیر خدمت کو خدمت سمجھ رہے ہیں ورنہ کیا ہماری خدمت... اس طرح حق تعالیٰ کی عبادت کو آپ بڑی خدمت سمجھتے ہیں اگر غور کیا جائے تو خود ہماری وہ خدمت ہی پسند کے قابل نہیں... دیکھ لجھے ہمارا کوئی روزہ اور کوئی نماز بھی

مکروہات سے خالی ہے پھر جو آپ کا یہ نماز روزہ انہوں نے لے لیا تو ان کا احسان ہے... اس حکایت میں اپنی خدمت پر نازنہ کرنے کا سبق ملتا ہے (الدعاۃ الی اللہ ص ۳۲)

بادشاہ اور بیوقوف بدوسی کی حکایت

ایک مرتبہ عرب میں قحط پڑا اور پانی سک بالکل خشک ہو گیا... ایک بدوسی تھا اول تو وہ یوں بھی معاش نہ رکھتا تھا پھر اس پر قحط کی وجہ سے اور بھی تنگی میں بستلا ہو گیا اس کی بیوی نے کہا آخر گھر میں کب تک بیٹھو گے کہیں نکلو کچھ کماو... اس نے کہا جب مجھ کو کوئی ہنر نہیں آتا تو کہاں جاؤں اور جا کر کیا کروں گا... بیوی نے کہا خلیفہ بغداد کے پاس جاؤ اور حاجت پیش کرو اور حاجت کے لیے کسی ہنر کی ضرورت نہیں اس نے کہا یہ تھیک ہے مگر خلیفہ کے پاس جانے کے لیے کچھ تخفہ چاہیے سو تخفہ کیا لے جاؤں کہنے لگی یہ گاؤں میں جوتا لاب خشک ہو گیا ہے اور ایک گھنٹے میں کچھ پانی رہ گیا ہے بس اس کا پانی لے جاؤ... بھلا ایسا پانی خلیفہ کو کہاں نصیب... وہ یہ بھتی تھی کہ بغداد میں بھی ہمارے گاؤں کی طرح پانی نہ رہا ہو گا... سچ کہا واقعی خلیفہ کو ایسا سڑا ہوا پانی کیوں ملنے لگا...

غرض وہ پانی اس نے ایک گھنٹے میں بھرا یہ سر پر کر کر سیدھا بغداد خلیفہ کی طرف روانہ ہوا... جب وہاں پہنچا تو خلیفہ تک پہنچا دیا گیا سر پر سڑے ہوئے پانی کا گھنٹا جس کا بیوی نے خوب اچھی طرح منہ بند بھی کر دیا تھا اور جاتے ہی گھنٹا خلیفہ کے تخت پر رکھ دیا... خلیفہ نے پوچھا یہ کیا ہے کہنے لگا ہداء ماء الجنۃ یہ جنت کا پانی ہے خلیفہ نے حکم دیا کھلوٹ کھولا گیا تو سارا دربار گندے پانی کی بدبو سے سڑ گیا مگر خلیفہ ایسا کریم انسان تھا کہ ناک بھوٹ بھی نہیں چڑھائی... خلیفہ کی تہذیب کے اثر سے سارا دربار خاموش رہا... خلیفہ نے خدمت گار کو حکم دیا کہ لے جاؤ اسے ہمارے خاص خزانہ میں رکھو اور ان کا گھنٹا خالی کر کے اشرافیوں سے بھر دو اور ان کی خوب خاطر مدارت کرو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا... جب رخصت کا وقت قریب آیا حکم ہوا کہ واپسی میں انہیں وجلہ کے راستہ سے ان کے گھر روانہ کر دو اشرافیوں سے گھنٹا بھرا جانا اول نک ییدل اللہ سیاتہم حسنات کا تو مصدق تھا ہی

مگر اس نے جو دجلہ دیکھا اور اس کے پانی کی لہریں اور سخنڈی ہواں کا لطف نظر آیا پھر تو اس پر گھڑوں پانی پڑ گیا (یعنی دل میں بے حد شرم نہ ہوا) کہ جس کے قبضہ میں اتنا بڑا دریا ہے اس کے دربار میں میں نے یہ ہدیہ پیش کیا...

فائدہ: پس اسی طرح ہماری آپ کی عبادت ہے آپ جس وقت آخرت میں خزاں اعمال انبیاء کے دیکھیں گے تو آپ کے اپنے اعمال پر نظر کر کے شرم آؤے گی... آج کل اکثر کی یہ حالت ہے کہ ذرا سا کام کیا اور اشتہاروں اور اخباروں میں اپنی مدح کے مضمون دوسروں کے نام سے چھپوار ہے ہیں... بہر حال ہم کیا اور ہماری خدمت ہی کیا، اول تو جو خدمت ہے وہ بھی واقع میں انہیں کی توفیق ہے (الدعاۃ الی اللہ ص ۲۹-۳۰)

ایک جنتلمنیں تعلیم یافتہ کی حکایت

ایک جنتلمنیں کی حکایت ہے کہ رمضان میں ایک دوست ان سے ملنے گئے تو دیکھا وہ بے تکلف ناشتا کر رہے، سگریٹ پی رہے ہیں، کہا کیا آپ رمضان میں ایسا کرتے ہیں، کہنے لگا رمضان کیا ہوتا ہے کہا ایک مہینہ کا نام ہے تو جنتلمنیں نے مہینوں کی کتنی شروع کی جنوری، فروری، مارچ، اپریل، مئی، جون، جولائی کہا ان میں تو رمضان کا نام کہیں بھی نہیں اور جو نمبر دو کے جنتلمنیں ہیں ان کے یہاں رمضان آتا تو ہے مگر بلائے بے درماں کی طرح آتا ہے کیونکہ وہ سارے سال تو مشغول رہتے ہیں، جنوری، فروری میں رمضان کی خبران کو ایک دم ہو جاتی ہے کہ آج رمضان آگیا تو وہ گھبرا کر کہتے ہیں کہ ابھی ابھی تو گیا تھا ابھی پھر آگیا...

فائدہ: صاحبو! مسلمانوں کو تو سُمُشی حساب میں ایسا غلوٹہ چاہیے کہ سال بھر میں اسلامی مہینوں کی خبر نہ ہو... (اصحیل و احسان ص ۲۲)

سلیقہ سے خدمت نہ کرنے والے شخص کی حکایت

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ فرماتے ہیں ایک شخص مجھ کو پنچھا جھلتے تھے مگر جھلان جانتے نہ تھے کبھی سر میں مار دیا کبھی کان میں لگ گیا، کبھی

ٹوپی اڑا دی مگر چونکہ ان سے بے تکلفی نہ تھی لحاظ کے مارے میں نے کچھ نہ کہا اور اتنی دری صبر کیا وہ اپنے دل میں یہ سمجھتے ہوں گے کہ میں نے بڑا احسان کیا جو ان سے پنچھا جھلوایا... اب دیکھ لیجئے کہ واقع میں احسان کس کا زیادہ ہے حق تو یہ ہے کہ احسان میرا ہی ہے کہ ان کی خاطر میں نے تکلیف برداشت کر لی اور ناراضی ظاہر نہیں کی...

فائدہ: اسی طرح حق تعالیٰ کی عبادت کو آپ بڑی خدمت سمجھتے ہیں اگر غور کیا جائے تو خود ہماری خدمت ہی پسند کے قابل نہیں... دیکھ لیجئے ہمارا کوئی روزہ اور کوئی نماز بھی مکروہات سے خالی نہیں... پھر جو آپ کا یہ نماز روزہ انہوں نے لے لیا تو ان کا احسان ہوا کہ اس پر سزا نہیں دی تو ان کی عنایت تو بھول گئے اپنا احسان جتلانے لگے... (الدعاۃ علی اللہ ص ۲۲)

اما ملت کیلئے دوام اموں کے جھگڑے نے کی مزاحیہ حکایت

دو شخص عید گاہ کی امامت کے مدعا تھے دونوں جا کے مصلی پر کھڑے ہو گئے بعض مقتدی ایک کی طرف تھے اور بعض دوسرے کی طرف... گویا کچھ ان کے ووٹ دینے والے تھے اور کچھ ان کے غرض تمام صفوٰت میں دونوں کے معتقدین کا مجمع خلط ملط تھا ایک نے اللہ اکبر کہا تو دوسرے امام کے مقتدی یہ سمجھے کہ ہمارا امام کہہ رہا ہے اور جب دوسرے امام نے کہا اللہ اکبر تو پہلے کے مقتدی سمجھے ہمارا امام کہہ رہا ہے ...

غرض بڑی پریشانی ہر جزو میں رہی، قومہ رکوع سجدہ قعدہ سب میں یہی لطف رہا... ایک امام نے الحمد ختم کر لی تو اب دوسرے کا انتظار ہے کہ یہ سورت چھوٹی پڑھتا ہے یا بڑی اگر بڑی پڑھے گا تو میں چھوٹی شروع کر دوں گا کہ پہلے رکوع میں جاسکوں اور اگر چھوٹی سے چھوٹی شروع کرے گا تو میں جلدی جلدی ختم کر کے رکوع کر دوں گا... بہر حال اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک رکوع میں پہنچا تو دوسرے کے بعض مقتدی غلطی سے رکوع میں جھک گئے تو پاس والا اس کے کہنی مارتا ہے کہ یہ ہمارا امام نہیں ہے وہ بے چارہ پھر کھڑا ہو گیا...

فائدہ: جھگڑے کا کسی جگہ اگر امکان بھی نہ ہو تو بد خصلت انسان وہاں بھی جھگڑا پیدا کر لیتا ہے تو دیکھئے یہاں ان لوگوں نے نماز میں بھی جدال (جھگڑا) کھڑا کر لیا... (الدعاۃ الاللہ)

ایک ہوشیار باراتی کی حکایت

تحانہ بھون سے قصہ کیرانہ ضلع مظفر نگر ایک بارات گئی مگر طے شدہ تاریخ سے ایک روز بعد میں پہنچی، لڑکی والے بہت بگڑے کہ قرارداد کے خلاف کیا انتظام میں ابتری ہوئی کیا نقصان ہوا... یہ دیکھ کر باراتی گھبرا گئے، باراتیوں میں ایک ظریف بھی تھے وہ بولے کہ بھائی ہم تحانہ بھون سے تو اسی مقررہ دن یعنی بدھ کو چلے تھے لیکن یہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ آج بدھ نہیں جمعرات ہے، لڑکی والوں نے کہا کہ تحانہ بھون سے یہاں تک کارستہ چند گھنٹوں میں قطع ہو جاتا ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہاں سے بدھ کو چلے اور یہاں جمعرات کو پہنچ، ظریف صاحب نے فرمایا تو پھر زمین کا ہیر پھیر معلوم ہوتا ہے... ان لوگوں نے کہا اس کا کیا مطلب یہ ہو سکتا ہے... ظریف صاحب نے کہا کہ اگر آپ کو یقین نہیں آتا تو تحانہ بھون جا کر دریافت کر لیجئے وہاں ہر شخص آج بدھ تی بتائے گا، بس یہ صرف زمین ہی کا پھیر ہے یہ سن کر سب نہیں پڑے اور ناراضی ختم ہو گئی...

فائدہ: اس طرح شیطان اور نفس نے بھی ہم کو خواہشات نفسانی کے پھیر میں لگائے رکھا ہے باوجود کہ شیطان ازلی دشمن ہے پھر بھی انسان اس کے پھیر میں آ جاتا ہے اس کو اپنا دشمن نہیں جانتا... (جامع) (اسعد الابرار ص ۱۲)

ہچکیوں کے بند ہونے کی مزاجیہ حکایت

ایک طبیب کے پاس ایک شخص آیا کہ فلاں شخص ہچکیوں کا علاج کرتے کرتے تھک گیا ہے مگر ہچکیاں بند نہیں ہوتیں انہوں نے اس کو دیکھ کر بتایا کہ بھائی اب یہ مرضیں بچ گا نہیں، نسخہ وغیرہ لکھ کر کیا کروں کسی نے ان کی یہ رائے مرضیں تک پہنچا دی وہ فکر میں پڑ گیا اور نور ہچکی بند ہو گئی، طبیب کو اس کی اطلاع ہوئی، انہوں نے

کہا کہ اب اطمینان رکھوا چھا ہو گیا... مریض کو بھی اس کی اطلاع ہوئی اور فوراً ہچکیوں کا سلسلہ پھر شروع ہو گیا، طبیب کو دوبارہ اطلاع دی گئی انہوں نے کہا کہ میں نے مریض کی خاطر سے ایسا کہہ دیا تھا ورنہ حقیقتاً اس کے پختے کی کوئی امید نہیں... مریض کو پھر خبر ہوئی اور موت کا یقین آ گیا اور اس کے ساتھ ہی ہچکیاں بند ہو گئیں کیونکہ پھر طبیب نے امید کی بات نہیں کہی۔...

فائدہ: واقعی ہچکیوں کے دفع کرنے کی یہ آسان ترکیب بہت کارآمد بھی جاتی ہے کہ مریض کے خیال کو کسی دوسری طرف متوجہ کر دیا جائے اور کسی فکر میں مشغول کر دیا جائے اس ترکیب سے بھی فوراً بند ہو جاتی ہے... جوام میں یہ مشہور ہے کہ مریض سے کہتے ہیں کہ سوچو تم کو کون یاد کرتا ہے تو حقیقتاً یہ بھی اسی علاج (تبديل خیال) کا ایک جزو ہے ان باتوں سے آدمی دوسری طرف متوجہ ہو جاتا ہے (اسلام ابرار اس ۱۰۱)

حضرت سید حسنؒ اور ان کی اہمیت کی حکایت

سید حسنؒ صاحب کو یہ کمال حاصل تھا کہ وہ بیداری ہی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرادیتے تھے مگر یہ بزرگ زیارت کرنے کے لیے دو ہزار روپیہ نقد لیتے تھے جو اس قدر روپیہ چیش کرتا ہی اس دولت عظیٰ سے مشرف ہوتا تھا وہ اس رقم میں سے اپنے لیے کچھ بھی نہیں رکھتے تھے بلکہ سب فقراء و مساکین کو تقسیم کر دیا کرتے تھے... ایک مرتبہ ان کی بیوی نے کہا کہ مجھے بھی زیارت کرادو فرمایا اچھا دو ہزار روپے لاو آنہوں نے کہا کہ میرے پاس کہاں ہیں پہلے تم مجھ کو دے دو پھر میں تم کو دے دوں گی فرمایا نہیں اپنے ہی پاس سے دو کیونکہ بیوی کی تجویز کردہ صورت میں اصل مقصد یعنی مجاہدہ کیے ہوتا ان کے دل پر اس رقم کے دینے کا کچھ بھی اثر نہ ہوتا اور جب مجاہدہ نہ ہوتا تو تصفیہ (یعنی قلب کی صفائی جو مجاہدہ سے پیدا ہوتی ہے نہ ہوتی) اس طرح کشف کی قابلیت بھی پیدا نہیں ہوتی اس لیے انکار کر دیا، وہ بے چاری یہ صاف جواب سن کر بہت مغموم ہوئیں، پھر فرمایا کہ اچھا ہم تمہاری خاطر سے ایک صورت دو ہزار روپے کے قائم

مقام کئے دیتے ہیں تم نہاد ہو کر سرمہ مسی لگاؤ... اچھے کپڑے اور زیور پہنوا لکل دہن بن جاؤ وہ کہنے لگیں میں بوڑھی ہو کر یہ کام کیسے کروں اور دہن کیسے بنوں... اگر میں ایسا کروں تو غارت ہو جاؤں... غرض عورتوں کی عادت کے موافق اپنے آپ کو بہت کچھ برا بھلا کہا... سید حسن صاحب نے فرمایا کہ اس کے سوا کوئی صورت نہیں اگر زیارت مقصود ہے تو ایسا ہی کر قم جانو... شوق عجوب چیز ہے مجبوراً دہن بن کر بیٹھیں اور یہ باہر جا کر ان کے بھائی کو بلا لائے کہ دیکھو تمہاری بہن کو بڑھاپے میں کیا خط سو جھاہے دہن بن کر بیٹھی ہے وہ لا حول پڑھ کر چلے گئے... بس بیوی نے رونا شروع کر دیا حتیٰ کہ روتے روتے بیہوش ہو گئیں اس حالت میں ان کی طرف توجہ فرمائی اور زیارت کرادی...

فائدہ: اس واقعہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قم لینے سے مقصود صرف مجاہدہ تھا اور چونکہ بیوی میں مجاہدہ کی یہ صورت ناممکن تھی اس لیے ان سے رونے کا مجاہدہ کرایا...

ہر دلعزیز شخص کی مزا جیہے حکایت

ایک آدمی ہر دلعزیز تھا یعنی ہر شخص کو خوش رکھنا چاہتا تھا ایک مرتبہ دریا پر پہنچا دیکھا کہ دریا کے دونوں کناروں پر دو مخدوں شخص بیٹھے ہیں... رور ہے ہیں ایک اس طرف آنا چاہتا ہے دوسرا اس طرف جانا چاہتا تھا یہ شخص قریب والے کو کندھا پر بٹھا کر دریا میں اتر گیا، نیچ میں پہنچ کر خیال کیا کہ یہ تو آدمی دور آگیا اب دوسرے کا حق ہے اب اس بے چارے کو نیچ میں چھوڑا دوسرے کو لائے جب وہ نیچ تک پہنچا دیکھا کہ وہ پہلا ڈوب رہا ہے اب دوسرے کو چھوڑا اس کو بچانے آئے مگر وہ پہنچنے سے پہلے ہی ڈوب چکا تھا، اب دوسرے کو دیکھا کہ وہ ڈوب رہا ہے اس کو بچانے کو چلے وہ بھی ڈوب چکا تھا اس بزرگ نے دونوں کو ڈبو دیا اور پریشانی مفت میں اٹھائی (اسعد الابرار ص ۷۱)

فائدہ: ثابت ہوا کہ کسی کو نفع پہنچانے کے لیے عقل کی بھی ضرورت ہوتی ہے بے عقل آدمی اگر کسی کو فائدہ پہنچانا چاہے تو اپنی بے عقلی کے سبب نقصان پہنچادیتا ہے

دوسرے ساتھیوں سے خدمت کرانے والے رفیق کی حکایت

دور فیق سفر میں ہمراہ ہوئے، کہیں منزل پر ٹھہرے تو ایک رفیق نے کہا کہ بھائی کنوئیں سے پانی میں بھروں، لکڑی تم جنگل سے لے آؤ، اس نے کہا بھائی مجھ سے کچھ نہ ہو گا خیر اس نے خود بھی دونوں کام کر لیے اب کہا سالہ تم پیس لو کھانا میں پکالوں گا، کہنے لگا یہ بھی مجھ سے نہ ہو گا، اس نے یہ بھی کر لیا... اب جب کھانا پک گیا تو اس نے کہا اچھا آؤ کھاؤ کہنے لگے اب ہربات میں تمہاری کہاں تک مخالفت کروں لا اؤ کھالوں... ۲... ایک قصائی مر گیا تھا اس کی بیوی برادری کے سامنے اپنے خاوند کو یاد کر کے رونے لگی کہ ہائے اب اس کی دکان کون چلائے گا تو ایک صاحب بولے میں چلاوں گا، ہائے اس کے کپڑوں کو کون پہنے گا وہی بولا میں پہنوں گا، کہا اس کی چھریاں کون لے گا، وہ بولا میں لوں گا، اس نے کہا ہائے اس کا قرضہ کون ادا کرے گا تو کہنے لگا بلو بھی! اب کس کی باری سے کیا سب کام میں اکیلا ہی کروں (حقوق فرانس) (مواعظ ۷۶)

فائدہ: تو ایسے جنتلمن بھی چاہتے ہیں کہ سب کام تو مولوی کر لائیں اور یہ خالی حکومت کرنے بیٹھے رہیں... دیکھو سارا کام سرمایہ کا ہے اور سرمایہ جمع کرنا مولویوں کا کام نہیں، مولویوں کا کام وعظ کہنا ہے اور وہ سارا کام چندہ جمع کرنا پھر دونوں مل کر کام کریں گے کام تو اس طرح ہوتا ہے باقی باقی بنانا سب کو آتی ہیں...

میاں جی کی مزاحیہ حکایت

ایک گاؤں کا آدمی باہر جا کر چار پانچ سور و پیہ کا ملازم ہو گیا تھا اس کے گھر پر ایک میاں جی بچوں کو پڑھانے کو نوکر تھے وہی سارے گاؤں میں خط پڑھنا جانتے تھے اس شخص کا خط آیا کہ میں اتنے کا ملازم ہو گیا ہوں تو گھروں نے میاں جی کے پاس خط بھیج دیا کہ ذرا اس کو پڑھ دیکھا لکھا ہے میاں جی خط کو دیکھ کر رونے لگا تو خط لازمے والا اگبر اگیا کہا میاں جی خیر تو ہے کیا لکھا ہے کہا ایسی بات لکھی ہے جس پر مجھے روٹا چاہیے اس نے ذوڑ کر گھر میں خبر کی تو اس کی بیوی نے دروازہ پر بلکر پوچھا کیا بات ہے خیر تو ہے میاں جی

نے کہا بتلاؤں گا مگر تو بھی رو وہ بھی رونے لگی اتنے میں محلہ والے آگئے کہ یہ کیا معاملہ ہے میاں جی نے کہا تم بھی رو وہ بھی رونے لگے پھر پوچھا میاں جی آخر بتاؤ تو سبھی کیا لکھا ہے کوئی مر گیا ہے یا یمار ہو گیا ہے کہا نہیں اس میں لکھا ہے کہ میں پانچ سوروپے کا نوکر ہو گیا ہوں لوگوں نے کہا الاحول والاقوہ پھر رونے کی بات ہے یا خوشی کی ...

میاں جی نے کہا یہ رونے ہی کی بات ہے مجھے تو اس لیے رونا چاہیے کہ اب یہ مجھے اپنے بچوں کی تعلیم کے لیے نوکر کھے گا کسی انگریزی جانے والے ماسٹر کو بلاوے گا اور بیوی کو اس واسطے رونا چاہیے کہ اب وہ اس گاؤں کی عورت کو کیوں اپنے نکاح میں رکھے گا، بس اسے طلاق دے کر کوئی شہر کی تعلیم یافتہ عورت لائے گا اور گاؤں والوں کو اس لیے رونا چاہیے اب وہ سال بھر کے بعد آتے ہی اپنا گھر بہت عالی شان بنائے گا جن میں غریبوں کے مکانات جبراً معمولی داموں میں خرید خرید کر ملائے جائیں گے ... فائدہ: واقعی باتیں تو میاں جی نے معقول کہیں آج کل زیادہ مال و دولت حاصل کر کے لوگ یہی حرکتیں کرتے ہیں اس واسطے بھی لوگوں کو فکر ہوتی ہے کہ کسی طرح یہ ہم سے بڑھا ہوانہ ہو ... (مواعظ حقوق و فرائض نمبر ۲۷۶)

ایک واعظ کی مزاحیہ حکایت

قصہ بوزھانے میں ایک واعظ صاحب آئے تھے جو آٹھ آنے سے لے کر پانچ روپیہ تک کا واعظ کہتے تھے میں نے کہا کسی نے ان کے دونوں وعظ سنئے بھی ہیں کہ کیونکر یہ فرق ہوتا ہے؟ (میں سے مراد حضرت حکیم الامت مولانا تھانویؒ ہیں) ایک شخص نے کہا میں نے دونوں وعظ سنئے ہیں ایک بھٹیار نے ایک مرتبہ آٹھ آنے والا واعظ کرایا تھا تو بہت دھیمی آواز میں اور نہایت مختصر بیان میں ختم کر دیا نہ شعر پڑھنے روئے ... اس نے کہا مولوی جی تھوڑا سا اور کہہ دو تو کہتے ہیں کہ کیا تو آٹھ آنے میں جان لے گا اور جو پانچ روپیہ والا واعظ تھا اس میں خوب چلا چلا کر شعر پڑھنے اور روئے بھی ... فائدہ: غرض بغیر علم کے تقریر اور نظمیں سکھلانے کا یہ اثر ہوتا ہے ...

زیاں می کند مرد تفسیر داں
کہ علم و عمل می فروشد بناں
جو شخص تفسیر و حدیث نہیں جانتا اسے تحقیق ہی نہیں اگر اس حالت میں انہیں تقریر
سکھادی گئی یا نظریں یاد کر ادی گئیں تو پھر ان سے محنت نہیں ہو گی بلکہ مولود شریف اور
مرانج شریف پر نذر ان نے ٹھہرا ٹھہرا کر کمائیں گے اور کھائیں گے (حقوق فرانش م ۵۰۵)

ہرن کے ایک ہاتھ سے نکل جانے کی مزاجیہ حکایت

ایک شخص کی حکایت مشہور ہے کہ اس کو الفاظ کی آمد کم تھی اکثر باتوں کو اشارہ
سے بتلایا کرتا تھا... اتفاق سے ایک دن وہ ہرن گیارہ درہم کا خرید لایا کسی نے پوچھا
کتنے میں لائے تو عدد کے الفاظ تو یاد نہ رہے اپنے ہرن کا رسہ باعیں ہاتھ میں پکڑ کر
داعیں ہاتھ کی پانچ انگلیاں کھڑی کیں پھر منہ میں رسہ تھام کو پانچ انگلیاں وہ کھڑی
کیں اب ایک رہ گیا اس کے لیے زبان باہر نکال دی وہ ہرن بھاگ گیا...

فائدہ: واقعی غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وضع الفاظ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک رحمت
ہے اور بہت بڑا انعام ہے اگر دلالت لفظیہ نہ ہوتی تو مصیبت ہو جاتی (حقوق فرانش م ۳۷۲)

ایک شاعر کے شاگرد کی حکایت

وہی میں ایک لڑکا ایک شاعر سے شعر گوئی سیکھتا تھا... بھی بھی استاد اس کو اپنی
غزل یا قصیدہ لکھواتا اور یہ کہہ دیتا تھا کہ اس غزل کا فلاں شعر ایک ہزار روپے کا ہے
اس قصیدہ کا مطلع ایک لاکھ روپے کا ہے شاگرد بہت خوش ہوتا اور شوق سے استاد کے
اشعار لکھتا رہتا... ایک دن اس کی ماں نے کہا کہ اتنا بڑا ہو گیا ہے کیا کرتا ہے نہ کچھ کہاتا
ہے نہ کام کرتا ہے لڑکے نے کہا ماں جاں! تم بے فکر رہو میرے پاس بڑا خزانہ جمع
ہو گیا ہے استاد نے مجھے ایسے ایسے اشعار لکھوائے ہیں جن میں کوئی ایک ہزار روپے کا
ہے کوئی لاکھ روپے کا ہے ماں نے کہا اچھا ہم کو ہزار لاکھ کی تو ضرورت نہیں آج سالن
پکانے کے لیے ترکاری کی ضرورت ہے دوپیے کے آولادے لڑکے نے کہا یہ کون سی

بڑی بات ہے ابھی لاتا ہوں یہ کہہ کروہ بازار گیا اور کنجڑے سے دوپیسے کے آلو مانگے
اس نے پیسے مانگے آپ نے کھا پیسے تو نہیں ہیں ہم تم کوسرو پے کا ایک شعر دیتے ہیں
دکاندار ہنسنے لگا اور کھا جاؤ شعر تو شاعر وہ کو سناؤ ہمارے پاس تو پیسہ لاو گے تو آلو ملیں
گے... لڑکا بہت مالیوں ہوا اور غصہ میں بھرا ہوا استاد کے پاس پہنچا کہ مجھے اپنی بیاض
مجھے آپ کی شاگردی کی ضرورت نہیں آپ نے مجھے بہت دھوکا دیا کہ یہ شعر ہزار کا
ہے دو ہزار کا ہے لاکھ روپے کا ہے بازار میں تو دوپیسے میں قبول نہیں کرتا، استاد ہنسا اور
کہنے لگا صاحبزادے تم کون سے بازار میں گئے تھے ترکاری کی منڈی میں، استاد نے
کہا یہی تو تمہاری غلطی ہے وہ بازار اس کی قیمت دینے والا نہیں، اس کا بازار دوسرا ہے
اچھا آج بادشاہ کے ہاں مشاعرہ ہے بڑے بڑے شعرا، قصائد لکھ کر لے جائیں گے تم
ہمارا فلاں قصیدہ لے کر جاؤ اور کہہ دو میں نے یہ قصیدہ بنایا ہے پھر دیکھو اس کی قیمت کیا
ملتی ہے... چنانچہ لڑکا استاد کے کہنے سے دربار شاہی میں پہنچا...

بڑے بڑے شعرا کے مجمع میں ایک نو عمر بچے کو دیکھ کر بادشاہ نے دریافت کیا کہ
یہ بچہ کس لیے آیا ہے، لڑکے نے عرض کیا کہ حضور میں بھی ایک قصیدہ لکھ کر لایا ہوں جس
کو بارگاہ عالی میں پیش کرنا چاہتا ہوں... بادشاہ نے اجازت دی کہ بہت ہی اچھا پہلے تم
ہی اپنا قصیدہ سناؤ اس نے اپنا قصیدہ پڑھنا شروع کیا تو اس کی فصاحت و بلاغت سے
بادشاہ اور تمام درباری دنگ رہ گئے کہ یہ عمر اور یہ کلام جب ہر شعر پر خوب داخل چکی تو
بادشاہ نے دس ہزار روپیہ نقد اور بیش قیمت جوڑا اور ایک قیمتی گھوڑا مع ساز و سامان کے
انعام دیا... اب اس کی آنکھیں کھلیں کہ واقعی استاد سچا تھا تھا میری ہی نادانی تھی کہ ان
جو اہرات کو ترکاری کے بازار میں لے گیا... دیہاتی گنواران کی قدر کیا جانیں...

فائدہ: صاحبو! یہی مثال ان لوگوں کی ہے جو اپنی باطنی دولت اور علم و
معرفت کی قیمت دنیا کے بازار میں ڈھونڈتے ہیں اور جب اہل دنیا کے بازار میں ان
کے کمال کی قدر نہیں ہوتی تو دل گیر و نجیدہ ہونے لگتے ہیں... ارے ذراٹھہر و ایک

دوسرے بازار آنے والا ہے وہاں تمہارے اس جوہر کی قیمت ملے گی... صاحبو! یہ علم
معرفت واللہم واللہ وہ چیز ہے کہ
قیمت خود ہر دو عالم گفتہ نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز
مگر یہاں اس کی قیمت اس لیے ظاہر نہیں ہوتی کیہاں اس کا بازار نہیں (حقوق فرائض م ۵۷)

نصیحت نہ مانے والے بیوقوف امیر کی حکایت

مولانا نے مشنوی میں ایک حکایت لکھی ہے ایک بدوجی اونٹ پر سوار تھا، تجارت کا
مال لارہا تھا مگر اتنا بیوقوف تھا کہ ایک گون (یعنی تھیلا) خالی ہو گیا تو آپ نے وزن
پورا کرنے کے لیے اس کے مقابل دوسرے گون (تھیلا) کو بالوں سے بھر دیا۔ ایک
شخص نے راستے میں اس کی یہ حرکت دیکھ کر کہا میاں اونٹ کو وجہ سے کیوں مارتے ہو
ایک گون (تھیلا) کا سامان دونوں گونوں (دونوں تھیلوں) میں بھر لو، اونٹ کو راحت
ہو گی اور تمہاری منزل بھی جلد قطع ہو جائے گی یہ تدبیر سن کر آپ بہت خوش ہونے اور
تدبیر بتانے والے کا بہت شکریہ ادا کیا اور بالوں کو چھینک کر ایک گون کے سامان کو
دونوں گونوں میں تقسیم کر دیا اس کے بعد مشورہ دینے والے کے حال پر رحم کیا اس کو
پیادہ پا دیکھ کر اپنے ساتھ اونٹ پر سوار کیا مگر اس کی حالت دیکھ کر بہت افسوس ہوا کہ
پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے ہے جوتا بھی ثوٹا ہوا ہے بدوجی کو حیرت ہوئی کہ میں تو
بیوقوف اور مال دار اور یہ شخص اتنا عاقل اور تنگ دست...

پھر خیال ہوا کہ شاید سفر میں کپڑے ساتھ نہ ہوں گے گھر سے نکلے ہوئے کو
مدت زیادہ ہو گئی، اس واسطے یہ حال ہے اور اپنے گھر پر میری طرح بلکہ مجھ سے
بھی زیادہ مال دار ہو گا، دریافت کرنا چاہیے... چنانچہ گفتگو شروع ہوئی ادھر ادھر کی
باتیں کر کے بدوجی نے مسافر سے دریافت کیا کہ تمہاری مالی حالت کیسی ہے؟ کتنے
اونٹ ہیں کتنے گھوڑے ہیں نقد کتنا ہے... مسافر نے ہربات کا نقشی میں جواب دیا کہ
میرے پاس تو کچھ بھی نہیں، یہ سن کر بدوجی بولا، معلوم ہوتا ہے تیری عقل منحوس ہے کہ تجھے

کو افلas میں جتنا کر رکھا ہے، میں ایسے منہوس کو اپنے اوٹ پر بھلا نہیں چاہتا کہ کہیں وہ نخوست مجھ کو نہ لگ جائے یہ کہہ کر اوٹ پر سے اتار دیا، پھر کہنے لگا ایسے منہوس کی رائے پر عمل کرنا پسند نہیں کرتا کہیں تمہاری عقلی تدبیر میرے حق میں منہوس نہ ہو جائے مجھے میری حماقت ہی مبارک رہے... یہ کہہ کر دونوں گونوں کا سامان ایک ہی کر لیا اور دوسرے کو بالوں سے بھر کر رکھ لیا اور اوٹ پر سوار ہو گیا...

فائدہ: اسی کے متعلق شیخ سعدی فرماتے ہیں:

اگر روزی بدنش در فزو دے زنا وال تنگ تر روزی نبودے
بنا وال آنچنان روزی رساند کہ دانا اندر اس حیراں بماند
یعنی اگر عقل پر روزی کا مدار ہوتا تو بیوقوف تو بھوکوں مر جائیں مگر مشاہدہ یہ ہے کہ بعض دفعہ بلکہ زیادہ تر نادانوں کو اس قدر مال و دولت مل جاتا ہے کہ عقائد کو اس پر حیرت ہو جاتی ہے...

رضينا قسمة الجبار فيما لنا علم وللجهال مال
فإن المال يفتح عنقريب وإن العلم باق لا يزال
كـهـارـيـ لـيـعـلـمـ اـورـجاـهـوـلـوـ کـلـيـمـاـلـ کـهـالـ بـهـتـ جـلـ خـتمـ ہـوـجـانـے
وـالـیـشـےـ اـورـعـلـمـ بـھـیـ زـائـلـ نـہـ ہـوـگـاـ... (حقوق و فرائض ص ۲۹)

مولوی کا نفس بھی مولوی ہوتا ہے

میں زمانہ طالب علمی میں (مرا و حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی قدس سرہ ہیں) ایک بار میرٹھ گیا... وہ زمانہ نوچندی کے میلہ کا تھا، میرا بچپن تھا اس لیے میں بھی میلہ دیکھنے چلا گیا، جب میلہ سے واپس آیا تو حافظ عبدالکریم صاحب رئیس کے صاحبزادہ غلام مجی الدین مرحوم نے مجھ سے پوچھا کہ مولوی صاحب نوچندی کے میلہ میں جانا کیسا ہے میں نے کہا جائز نہیں ہے، ہاں اگر کوئی اس غرض سے جائے کہ اس کو فتویٰ دینے کے لیے تحقیق کی ضرورت ہے تاکہ عوام کے سامنے اس کے مفاسد

بیان کر سکے تو ایسے شخص کو جانا جائز ہے... صاحبزادہ صاحب بہت ہنسے اور کہنے لگے کہ مولوی گناہ بھی کرتے ہیں تو اس کو جائز کر لیتے ہیں مجھے اس تاویل کے بعد تاویل سے ایسی نفرت ہو گئی ہے کہ اس سے زیادہ نفرت کسی چیز سے بھی نہیں...
فائدہ: اور اس تاویل سے مراد وہ تاویل ہے جس سے اپنے نفس کی نفرت مقصود ہو... عارف شیرازی اسی کو فرماتے ہیں:

نام حلال شیخ بہ نام حرام ما
رسم کہ صرفہ یہ روز بارخ خواست
یعنی اندیشہ ہے کہیں قیامت میں ہمارا نام حرام شیخ کے نام حلال پر غالب نہ
آجائے کیونکہ ہم تو حرام کو حرام جانتے ہیں اور وہ حرام کو تاویل سے حلال بناؤ کر کھاتے
ہیں... (حقوق دفتر اپنے ص ۲۷۸)

نیک دل پٹھان اور بد مزاج شخص کی حکایت

کانپور کے ضلع میں ایک قصبہ ہے ”بارہ“ وہ پٹھانوں کی بستی ہے وہاں کے پٹھان بہت شریف ہیں مگر آخ تو رئیس ہیں کبھی کسی غیر کو کچھ کہہ لیتے ہیں...
ایک پٹھان نے کسی جولا ہے سے تمسخر اپوچھا کہ میاں جی کس حال میں ہو کھا خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہوں کہ خدا نے مجھ کو جولا ہا بنا دیا جس سے مجھ کو کوئی کچھ کہہ لیتا ہے کوئی دوچار ڈنڈے لگا دیتا ہے تو قیامت کے دن مجھے کسی کی نماز ملے گی کسی کے روز ملیں گے...

پٹھان نہیں بنایا اگر پٹھان ہوتا تو قیامت میں دوسرا لوگ میرے سب اعمال لے جاتے اور میں مفلس بن کر کھڑا رہ جاتا تو میں اس بات پر خدا تعالیٰ کا بہت شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے پٹھان نہیں بنایا...

یہ جواب سن کر کوئی دوسرا ہوتا تو نہ معلوم اس جولا ہے کی کیا گت بناتا مگر وہاں کے پٹھان شریف ہیں انہوں نے کچھ نہیں کہا نہ برا مانا... (مواعظ اشرفیہ)

ایک قاری کے شاگرد کی مزاحیہ حکایت

ایک قاری صاحب نے اپنے شاگردوں کو حکم کر کھاتھا کہ ہربات القراءات سے کیا کرو
 ایک دفعہ حقہ پیتے ہوئے قاری صاحب کے عمامہ پر چنگاری گر پڑی، شاگرد نے قاری
 صاحب کے سامنے کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ کر اعود باللہ من الشیطان الرجیم بسم
 اللہ الرحمن الرحیم القراءات کے ساتھ پڑھ کر نہایت ترثیل سے کہا جناب قاری
 صاحب جناب قاری صاحب آپ کے عمامہ شریف پر آگ کی ایک چنگاری گر پڑی ہے
 اور ہر جگہ خوب مذکینچا اتنی دیر میں عمامہ کئی انگلی جل گیا... (التعصیل والتحمیل ص ۲۸۰)

فائدہ: کئی قاریوں کو فن تجوید پر اس قدر ناز ہوتا ہے کہ عامی شخص کو وہ
 حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ...

ایک صوفی کی واصل بحق ہو جانے کی حکایت

ایک شخص ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر کہا کرتا تھا کہ اے اللہ! مجھے کھینچ، کسی
 ظریف نے سن لیا اس نے اس کے ساتھ دل گلی کی کہ اگلے دن انہیں سے اس
 درخت پر ایک رسی لے کر جائیں، جب رات کو وہ شخص آیا اور وہی دعا شروع کی کہ اے
 اللہ! مجھے کھینچ لے تو اس ظریف نے ولی زبان سے کہا کہ اے میرے بندے آج میں
 تجھے کھینچتا ہوں، یہ رسی اپنے گلے میں ڈال لے وہ بڑا خوش ہوا کہ اب مجھے معراج ہو گی
 رسی کا پھندا فوراً گلے میں ڈال لیا اور ظریف نے کھینچنا شروع کیا جب ایک بالشت
 زمین نے اٹھا اور پھنڈے سے گلا گھنٹے لگا تو فوراً کہتا ہے کہ اے اللہ! مجھے چھوڑ میں
 نہیں کھینچتا، اس نے رسی چھوڑ دی اور اس نے فوراً پھندا گلے سے نکال کر اپنے گھر کا
 رستہ لیا پھر ساری عمر اس درخت کے نیچے جانے کا نام نہیں لیا ...

ف: بس یہی حالت آج کل کے طالب علموں کی ہے کہ جب تک تکلیف نہ ہو
 حتیٰ کہ عمل میں بھی کچھ مشقت نہ ہو... اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت و عشق کا
 دعویٰ ہے اور جہاں کچھ تکلیف یا مشقت ہوئی سارا عشق رخصت ہوا ...

حالانکہ ان کو تو جان دینے کے لیے تیار رہنا چاہیے ...

ہمارے حضرت حاجی صاحب کا شعر ہے:

متاع جانِ جاناں دینے پر بھی سستی ہے

مگر اب سالک سالک نہیں ہونا چاہتے مالک ہونا چاہتے ہیں اس لیے سہولت

کے طالب ہیں ... (التحصیل والتبہل ص ۲۸۲)

قومِ لوط اور شیطان کی چال بازی کی مزاحیہ حکایت

شیطانِ لوط علیہ السلام کی قوم میں ایک شخص کے پاس خوبصورت لڑکے کی صورت بن کر باغ میں آیا کرتا تھا، انگور توڑ توڑ کر کھا جاتا... باغ والا اس کو دھمکاتا مارتا تھا مگر یہ بازنہ آتا تھا... ایک دن اس نے تنگ آ کر اس سے کہا کہ کم بخت تو نے میرے باغ کا یہ پیچھا کیوں لے لیا ہے سارے درخت بر باد کر دیئے تو مجھ سے کچھ روپے لے لے اور میرے باغ کا پیچھا چھوڑ دے... شیطان بصورت امرد نے کہا کہ میں اس طرح بازنہ آؤں گا اگر تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہارے درختوں کا ناس نہ کروں تو جوبات میں کہوں اس پر عمل کرو اس نے کہا وہ کیا بات ہے اب میں نے اس کو کہا کہ میرے ساتھ تو برا فعل کیا کر پھر میں تیرے باغ کو چھوڑ دوں گا... چنانچہ پہلی بار تو اس نے جبر او قہر اپنے باغ کے بچاؤ کے لیے یہ فعل کیا پھر خود اس کو مزہ پڑ گیا وہ اس کی خوشامدیں کرنے لگا تو روز آیا کہ اور جتنے انگور چاہے کھالیا کر پھر اس نے دوسرے آدمیوں کو اس کی اطلاع دی اور لوگ یہ فعل کرنے لگے پھر کیا تھا عام رواج ہو گیا اس کے بعد شیطان تو عاشر ہو گیا لوگوں نے لڑکوں کے ساتھ یہ فعل کرنا شروع کر دیا، خدا تعالیٰ کو یہ فعل بہت بھی ناگوار ہے چنانچہ لوٹ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اپنی قوم کو اس فعل سے روکو ورنہ سخت عذاب آئے گا، انہوں نے بہت سمجھایا مگر وہ بازنہ آئے آخر عذاب نازل ہوا اور سب کے سب تباہ ہو گئے ...

فائدہ: آج کل امداد کے ساتھ احتلاء، بہت زیادہ ہے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو شہوت بالرجال سے پاک و صاف ہیں مگر ان میں بھی نظر کے مرض میں اکثر بیٹلا ہیں

حالانکہ حدیث سے معلوم ہو چکا ہے کہ زنا آنکھ سے بھی ہوتا ہے... پس مردوں کو بنظر شہوت دیکھنا بھی حرام ہے اس میں بہت کم لوگ احتیاط کرتے ہیں... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات قسم کے گنہگاروں پر ساتوں آسمان کے فرشتے لعنت کرتے ہیں... یہ لعنت بھی اس کثرت سے ہوتی ہے کہ ملعون کوتباہ کرنے کے لیے کافی ہو جاتی ہے... سات قسم کے لوگوں میں سے اغلام کرنے والا ملعون ہے یہ آپ نے تین بار فرمایا... (ترمذی)

حضرت مولانا روم فرماتے ہیں:

عشق نبود عاقبت شنگے بود
جو شخص رنگ و روپ ظاہری پر ہوتا ہے اس کا انجام ذلت اور بدنامی اور رسولی ہے... بعض اکابر کا قول ہے کہ جس شخص کو حق تعالیٰ اپنے دربار سے نکالنا چاہتے ہیں اس کو محبت اماروں میں جلا کر دیتے ہیں... محبت فعل اختیاری نہیں مگر اس کے اسباب اختیاری ہیں یعنی ان کو دیکھنا ان سے اخلاق اکڑنا وغیرہ اختیاری امور پر پکڑ ہوتی ہے... حضرت خواجہ عزیز الحسن مجدد بے راش خوب صورت لڑکے کو خطاب کرتے ہیں:

خط نکلنے کو ہے اب اے شاہِ حسن کر لے کچھ دن حکمرانی اور ہے
آکے خط کر دنے گا پرہ دری کچھ دنوں کی لئن ترانی اور ہے
یعنی اے لڑکے تیرے چہرے پر ابھی داڑھی کا خط نکلنے والا ہے یہ خط آکے تیرے چہرے کے حسن کی سب پرہ دری کر دے گا... آگے فرماتے ہیں:

ظاہری حسن بتاں پہ نگاہِ عشق نہ جا یہ نار ہے نار ہے نور نہیں نور نہیں
حضرت عارف باللہ مولانا حاجی محمد شریف قدس سرہ فرماتے ہیں... حقیقی محبت کے لاائق اللہ علی کی ذات ہے اور دنیا سے رخصت ہو کر ان کے رو برو جانا ہے مگر وہ سوال کریں گے کہ حرام محبت کیوں کی تھی تو کیا جواب دیں گے اور کیا منہ دکھائیں گے

اور جو چیز مر کر گل سڑ جائے، کیڑے پڑ جائیں اسکی شکل بگڑ جائے کہ ہر کوئی نفرت کرنے لگے وہ محبت کے لائق کیسے ہو سکتی ہے...
۔۔۔

دنگا فساد کرانے میں شیطان کی عجیب چال

شیطان کو کسی نے کہا تھا کہ تو بڑا ملعون ہے، گناہ کرتا ہے اس نے کہا میں کیا گناہ کرتا ہوں میں تو ایک ذرا سی بات کرتا ہوں لوگ اس کو بڑھادیتے ہیں دیکھو میں تم کو تماشا دکھلاتا ہوں... ایک دکان پر پہنچا، ایک انگلی شیرہ کی بھر کر دیوار کو لگادی، اس پر ایک مکھی آبیٹھی، ایک چھپکی اس پر جھپٹی اس پر دکاندار کی بیلی دوڑی اس پر ایک خریدار کا جو کہ فوجی سوار تھا کتاب پکا، دکاندار نے اس کتے کے ایک لکڑی ماری، سوار کو غصہ آیا اس نے دکاندار کے ایک تلوار ماری، بازار والوں نے انتقام میں سوار کو قتل کر دا، فوج میں خبر ہوئی فوج والوں نے بازار کو گھیر کر قتل عام شروع کر دیا، بادشاہ وقت نے فوج سے ان ظالموں کو سزا میں قتل کر دیا، ایک گھنٹہ میں تمام شہر میں خون کے ندی نالے بہہ گئے، شیطان نے کہا دیکھا میں نے کیا کیا تھا اور لوگوں نے اس کو کہاں تک پہنچا دیا...
۔۔۔

فائدہ: اس طرح وہ لوگ جو افیون کا نشہ کرتے ہیں یہ بھی شیطان کا شیرہ ہے جب تک اپنے پاس روپیہ رہتا ہے اس کو خرید کر کھاتے ہیں جب وہ ختم ہو جاتا ہے تو امامت البيت نیچ کر چلاتے ہیں جب وہ بھی ختم ہو گیا تو یوں کا زیور پھر جائیداد اور گھر غرض سب اڑا دیتے ہیں ہر نشے کا انجمام برائے...
۔۔۔

افیون سے توبہ کرنے والے شخص کی حکایت

حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک گاؤں کا رہنے والا مرید ہونے کے لیے آیا... حضرت نے کلمات بیعت کے جن کا کہ حاصل معاصی سے توبہ ہے کہلا دیئے، جب توبہ کر لی تو کہتا ہے کہ مولوی جی افیم سے توبہ کرائی ہی نہیں... حضرت نے فرمایا مجھے کیا خبر کہ تو افیون کھاتا ہے، اچھا یہ بتلا کتنی کھاتا ہے جس قدر کھاتا ہو
۔۔۔

میرے ہاتھ پر کھدے مگر اس نے جیب میں سے افیون کی ڈبیہ نکال کر دور پھینکی کہ مولوی جی تو بہ ہی کر لی تو اب کیا کھاویں گے گھر گیا تو دست شروع ہوئے اس نے مولا نا سے کہلا بھیجا کہ حضرت دعا کچھوا چھا ہو جاؤں چند روز کے بعد تند رست ہو کر پھر آیا، دور و پیہے حضرت کی خدمت میں پیش کیے، حضرت نے بعد انکار کے اس کے اصرار سے قبول فرمائے... کہتا ہے حضرت جی یہ تو آپ نے پوچھا ہی نہیں کہ یہ روپے کیسے ہیں؟ کہا افیم کے ہیں پوچھا افیم کے کیسے کہنے لگا کہ میں دور و پیہے ماہوار کی افیون کھاتا تھا جب میں نے افیون چھوڑی تو میرا نفس بہت خوش ہوا کہ دور و پیہے بچیں گے میں نے

کہا میں تیرے لیے نہیں بچاؤں گا میں یہ دور و پیہے اپنے پیر کو دوں گا....

فائدہ: اس شخص کی قوت علمی و عملی پر غور فرمائیے کہ کس درجہ کی تھی قوت علمی تو فہم اس بات کا کہ نفس کے خلاف کرنا چاہیے اور عملی قوت یہ کہ ایک دم سے ایک مدت کی عادت کو جو سالہا سال کے مجاہدہ سے بھی چھوٹی نہیں چھوڑ دی... بہر حال یہ نفس کے حیلہ حوالے ہیں جب آدمی دل سے ہمت کرتا ہے اور قصد کرتا ہے کسی کام کے چھوڑنے کا تحقق تعالیٰ ضرور ادا کرتے ہیں...

حضرت شیخ احمد حضرویہ کی حکایت

حضرت شیخ احمد حضرویہ بہت مقر و پش تھے مگر آمدنی بہت تھی لوگ معتقد تھے نذر انے بہت آتے تھے اس لیے کوئی شخص قرض دینے سے انکار نہ کرتا تھا، جب وہ مر نے لگے تو سب لوگوں کو اپنے اپنے روپیہ کی فکر ہوئی اور انہوں نے گھر پر آ کر تقاضا شروع کیا کہ آپ تو مر رہے ہیں ہماری رقم کہاں ہے؟ آپ خاموش ہو کر منہ ڈھانک کر لیٹ گئے، فرمایا خدا پر نظر رکھوائے تھے میں ایک حلواںی کا لڑکا حلواںی پختا ہوا سامنے سے گزرا، آپ نے اسے بلا یا اور سارا حلوا خرید کر لوگوں کو کھلا دیا، لڑکے نے دام مانگے تو آپ نے فرمایا کہ بھائی یہ لوگ بھی اپنے دام مانگ رہے ہیں تو بھی ان کے ساتھ بیٹھ جائیں کر لڑکے نے رونا شروع کیا کہ ہائے مجھے تو میرا باب مارڈا لے لگا، لڑکے کے

رونے کو دیکھ کر سب لوگوں کو شیخ پر غصہ آیا کہ بھلا ان بزرگ کو مرتے مرتے بھی قرض کرنے کی کیا ضرورت تھی مگر ان کو کیا خبر تھی کہ انہوں نے قرض خواہوں کی ضرورت سے یہ کام کیا تھا... تھوڑی دیرینہ گز ری تھی کہ کسی امیر کا ایک خادم ایک سینی میں اشرفیاں لے کر حاضر ہوا اور حضرت شیخ سے عرض کیا کہ فلاں امیر نے یہ ہدیہ خدمت والا میں ارسال کیا ہے آپ نے اسے قبول فرمایا دیکھا تو بالکل قرض کے برابر تھا اسی وقت سب قرضہ ادا فرمادیا، اب تو لوگ بڑے معتقد ہوئے کہ واقعی مقبول بندے ہیں ...

کسی خادم نے عرض کیا کہ حضرت آپ نے حلواں کے لڑکے کو طواب بلا ضرورت کیوں خرید فرمایا تھا، اس سے تو بڑی ذلت ہو رہی تھی، فرمایا کہ یہ سارے قرض خواہ جب یہاں آ کر بیٹھئے میں نے دعا کی اے اللہ! میرا قرضہ مرنے سے پہلے اتنا دین ارشاد ہوا کہ ہمارے یہاں کچھ کمی نہیں مگر اس وقت کوئی رونے والا ہوتا چاہیے اور ان میں کوئی رونے والا نہیں ہے، میں نے یہ رونے کی ترکیب کی تھی ...

فائدہ: اسی کو مولانا روم فرماتے ہیں:

تانہ گرید کو دک حلوا فروش بحر بخشش نمی آید بجوش
تانہ گرید طفل کے چوشد لبیں تانہ گرید ابر کے خند و چمن
گر تو خواہی کز بلا جان و آخری جان خود در تضرع آوری
در تضرع باش تا شادان شوی گریہ کن تابے دہاں خندان شوی
ترجمہ: جب تک حلوا فروش لڑکا نہ رویا بخشش کا دریا جوش میں نہ آیا، جب تک بچہ

نہیں روتا میں کی چھاتیوں میں دودھ نہیں جوش مارتا... جب تک ابر نہ برسے چمن سر بزر نہیں ہوتا... اگر تم چاہتے ہو کہ بلا سے جان تمہاری چھوٹ جائے تو جان سے گریہ زاری کر دتا کہ تم کو خوشی حاصل ہو... گریہ کر دتا کہ وہاں ہنسنے والے ہو...

پشت پر شیر کی تصویر بنانے والے کی حکایت

ایک شخص ایک گوانے والے کے پاس گیا کہ میری پشت پر شیر کی تصویر

بنا دے... اس نے اپنا کام شروع کیا اور ایک جگہ سوئی کو لگایا اس نے آہ کی اور اس نے پوچھا کیا بنا رہے ہو، کہا منہ بنارہا ہوں، کہنے لگے یہ شیر کھاوے پیوے گا تھوڑا ہی جو اس کو منہ کی ضرورت ہے بس منہ کو رہنے دو، اس نے دوسری جگہ سوئی کی نوک کو چھوپا، آپ نے پھر آہ کی کہ اب کیا بنا رہے ہو کہا م بنارہا ہوں، کہنے لگا بعضے دم کئے بھی شیر ہوتے ہیں دم کی ضرورت نہیں کچھ اور بناؤ، اس کو رہنے دو اس نے تیسرا جگہ سوئی کو چھوپا، اس نے پھر آہ کی کہ اب کیا بنا رہے ہو آنکھیں بولا اس کو آنکھوں کی کیا ضرورت ہے، کوئی دیکھنا تھوڑا ہی رہ گیا ہے... اس نے چوتھی جگہ سوئی کو چھوپا، آپ نے پھر آہ کی کہ اب کیا بنا رہے ہو... کہا شکم کہنے لگا ارے بیوقوف اسے شکم کی کیا ضرورت ہے کچھ کھانا پینا تھوڑا ہی ہے تو مصور نے جلا کر سوئی پھینک دی اور کہنے لگا:

شیر بے گوش و سرو شکم کہ دید ایں چنیں شیرے خدا ہم نا فرید
شیر بے دم اور پیٹ کا کس نے دیکھا ہے ایسا شیر خدا نے بھی پیدا نہیں کیا جس کے نہ شکم ہونہ منہ نہ دم ہونہ آنکھیں... جب تجھ کو سوئی کی تکلیف پر صبر نہیں تو شیر کی تصویر ہی کیوں بناتا ہے... جا اپنا کام کر

چوں نداری طاقت سوزن زدن بس تو از شیر زیال کم دم بزن
یعنی جب تم میں سوئی چھینے کی طاقت نہیں ہے تو تم شیر ہونے کا دعویٰ مت کرو...
صاحب! اگر علم حقيقی اور علم نافع حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا تو یہی راستہ ہے یہی طریقہ ہے نشتہ اور زخم کھانے پڑیں گے...

یعنی اپنی طرف سے اس کے لیے آمادہ ہونا پڑے گا باقی اس کا میں اطمینان دلاتا ہوں کہ جب تم اپنی طرف سے ہر طرح ذلت اور رسوائی کے لیے آمادہ ہو جاؤ گے اللہ تبارک و تعالیٰ غیب سے تمہاری مدد فرمادیں گے...

امراء اور حکام کا اثر عوام پر زیادہ ہوتا ہے
ایک بزرگ بھوپال میں تھے... نواب صاحب کی بیگم ان کی زیارت کو آئیں...
...

جب بیگم صاحبہ واپس ہونے لگیں تو انہوں نے ان کی جوتیاں جھاڑ کر سیدھی کر دیں...
انہوں نے کہا تو بہ توبہ آپ نے بزرگ ہو کر مجھے گنہگار کو شرمندہ کیا... انہوں نے فرمایا تم
مجھ سے زیادہ بزرگ ہو... بیگم صاحبہ نے پوچھا کس طرح، انہوں نے کہا کہ میں مدت
سے کوشش کرتا ہوں کہ بیوہ عورتیں نکاح کر لیں مگر کچھ اثر نہیں ہوتا، تم ایک دفعہ اعلان
کرو تو پھر دیکھو کیا ہوتا ہے... چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بکثرت نکاح ہوتے...

فائدہ: سو یہ کا ہے کا اثر ہے امیری کا... غرض امراء حکام کا اثر علماء اور
فقراء سے بھی زیادہ ہوتا ہے میرے ایک دوست کہتے تھے کہ مردم شماری کے زمانہ
میں میں نے اپنے ایک ملنے والے سے کہا جو اسی کام پر تعینات ہے کہ بڑا ثواب
ہوگا اگر تم اس وقت میں ایک کام کر دو وہ یہ کہ جب کسی مسلمان کے یہاں مردم
شماری کرنے جاؤ تو جہاں اور خانہ پریاں کرتے ہو یہ بھی پوچھ لیا کرو کہ نمازی ہے
یا نہیں؟ انہوں نے ایسا ہی کیا...

حضرت صرف اسی پوچھنے کا یہ اثر ہوا کہ ہزاروں آدمی نمازی ہو گئے، جیسے
ایک صاحب سب اسپکٹر صاحب تھے، اپنے علاقہ میں جو بے نمازی ملتا جھوٹ
موٹ اس کا نام نوٹ بک میں لکھ لیتے، زبان سے کچھ نہ کہتے، اس کا یہ اثر تھا کہ تمام
علاقہ کے آدمی نمازی ہو گئے... (الظاہر ص ۷۷)

ایک گنوار جو لایا ہے کا قصہ ہے کہ اس کا لڑکا انگریزی پڑھتا تھا کسی نے پوچھا کہ
تمہارا لڑکا انگریزی پڑھتا ہے اب کتنی لیاقت ہو گئی؟ کہنے لگا کہ کھڑے کھڑے متنه
لگا ہے اب ذرا سی کسر راتی رہ گئی ہے!

فائدہ: بس کھڑے ہو کر متنه لگنا اس کے نزدیک بڑی لیاقت تھی کہ اس کے
بعد کامل لیاقت میں ذرا سی کسر رہ جاتی ہے...

شاید وہ کسر یہ ہو کہ کھڑا کھڑا مگنے بھی لگے... حقیقت یہ ہے کہ اوچھا آدمی ذرا سی

بات میں اترانے لگتا ہے کہ جوبات کسی درجہ میں قابل فخر نہیں ہوتی وہ اسی پر ناز کرنے لگتا ہے اور یہ ساری خرابی جہل کی ہے ان لوگوں کو اصلی کمالات کی خبر نہیں...
موروثی پیر کی حکایت

ایک حکایت یاد آئی کہ گوجر کے یہاں ایک میراثی پیر آیا... گوجر بولا کہ اب کے تو بہت دبلے ہو رہے ہو؟ پیر صاحب بولے تم نماز نہیں پڑھتے تمہارے بد لے میں پڑھتا ہوں، تم روزہ نہیں رکھتے میں ہی رکھتا ہوں، علی ہذا سب اعمال، پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ پل صراط پر جو کہ بال سے باریک اور تکوار سے تیز ہے تمہارے عوض چلانا پڑتا ہے تو کہاں تک دبلانہ ہوں...
گوجر بولا! بہت ہی کام کرنا پڑتا ہے جائیں نے فلاں کھیت تجھے دے دیا، پیر خوش ہوئے کہا کہ قبضہ کرادے وہ ساتھ چلا... دھانوں کی پتلی پتلی ڈولیں ہوتی ہیں ایک جگہ پیر صاحب پھسل کر گرفڑے گو جرنے ایک لات دی کہ تو پل صراط پر کیا چلتا ہوگا، جھوٹا ہے میں ایسے جھوٹے کو کھیت نہیں دیتا، اب وہ کھیت بھی چھین لیا اور چوٹ بھی لگی...

فائدہ: یہی حال آج کل جاہل پیروں کا ہے کہ خود تو خدا سے دور ہیں اور مریدوں کو بھی خدا سے دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں:

نہ خدا ہی ملانہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

(موعظ اشرفیہ)



حضرۃ مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور ان کا اندازِ مزاج

(مرتب: صوفی محمد راشد... ذیرہ اسماعیل خان)

اکابر اہل اللہ علوم و معارف کے ساتھ ساتھ اپنے متعلقین کی دلجوئی اور تفریح

طبع کی خاطر پچھوڑنے والے ارشادات فرماتے رہتے ہیں ...

ایسے ارشادات کا انتخاب حضرت اقدس شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے

افادات سے دیا جاتا ہے جس سے حضرت والا کا مخصوص ذوق مزاج جھلکتا

ہے اور ان ظریفانہ لطائف میں اصلاح کا پہلو بھی نمایاں ہے ...

رعایت لفظی سے بات میں بات اور مزاج پیدا کرنے کا حضرت والا کو اللہ تعالیٰ

نے ایک خاص ملکہ عطا فرمایا ہے جو حضرت والا کی خوش مزاجی و خوش طبعی کی دلیل ہے

زیر نظر ارشادات و واقعات میں یہی جھلک نمایاں ہے جن کا انتخاب حضرت والا

کے مطبوعہ ملفوظات و مواعظ سے کیا گیا ہے جن کا حوالہ ہر ملفوظ کے آخر میں درج ہے

اچار لاچار

جنوبی افریقہ سے ایک مہمان جو عالم اور مفتی بھی ہیں ایئر پورٹ سے

پہنچے... حضرت کے صاحبزادے حضرت مولانا مظہر صاحب نے فرمایا

کہ ان کا اچار کا بڑا کار و بار ہے اور پورے افریقہ میں ان کا اچار مشہور

ہے... حضرت والا نے مزاجاً فرمایا کہ پھر تو وہاں کوئی بھی لاچار نہ

ہو گا... (انعامات ربانی، ص: ۱۶۱)

گو نین... گو نین

بعض بزرگوں کو عوامِ الناس کی طرف سے گالیاں پڑنے پر فرمایا کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ بعضے بندوں سے گو نین بھج دیتے ہیں جس سے عجب و کبر کا میرا اُتر جاتا ہے اور اس گو نین سے دولت گو نین مل جاتی ہے... (حوالہ بالا، ص: ۱۱۱)

پیاں... پی

حضرت والا کے خاص احباب میں سے ایک صاحبِ صبح کی مجلس میں شرکت کے لیے آئے، ان کی قیص کی استثنوں پر لمبی لمبی پیاں بنی ہوئی تھیں۔ مرحوم فرمایا کہ آپ نے اتنی پیاں باندھی ہوتی ہیں لیکن آپ کی شرافت ہے کہ پھر بھی آپ لوگوں کو پی نہیں پڑھاتے۔ اسی طرح ایک صاحب نے کہا کہ میں شیپ ریکارڈز کا ندار کو داپس کرنے جا رہا ہوں کیونکہ یہ خراب ہے حالانکہ میڈیا ان جسم من لکھا ہوا ہے۔ مرحوم فرمایا کہ آپ اس دُکاندار سے کہہ دیں کہ اگر چہ یہ میڈیا جسم ہے لیکن ہمارا ان خوش نہیں ہے۔ (خوبی میں میں تھا) منظور... ناظر

کراچی میں ایک شخص آیا۔ میں نے پوچھا کہ کہاں رہتے ہو؟ کہا کہ منظور کا لونی میں رہتا ہوں، میں نے مزاحا کہا کہ دیکھو بھائی ناظر کا لونی میں نہ رہتا، چاہے کوئی تمہیں مفت کا پلاٹ دے دے، پھر اسی وقت میرا یہ شعر موزوں ہوا۔

آخر وہی اللہ کا منظور نظر ہے دُنیا کے حسینوں کا جو ناظر نہیں ہوتا

پل (Push) اور پیش (Pull)

فرمایا کہ لندن میں میں نے دیکھا کہ دروازوں پر کہیں Push لکھا ہوا ہے اور کہیں Pull... میں نے دوستوں سے کہا کہ حسینوں کو دکھا کر شیطان پہلے Pull کرتا ہے پھر پل پر چڑھا کر پیش کرتا ہے اور پل کے نیچے گردیدتا ہے... پھر آدمی پچھتا تا ہے کہ مجھے کہاں ذلت میں گرا دیا... (حوالہ بالا، ص: ۱۱۱)

ہینڈل...ہینڈل

فرمایا جنہوں نے حسینوں کے حسن کو ہینڈل کرنے کی کوشش کی، ان کے سر پر
ہینڈل پڑے ہیں... (حوالہ بالا)

پلیٹ اور پیٹ

فرمایا جینا اللہ پر مرنے کے لیے ہے... لیکن آج کل ہم نے اپنی زندگی کا مقصد یہ
بنا یا ہے کہ دستر خوان پر لے پلیٹ اور پیٹ میں سمیٹ اور فلیٹ میں لیٹ (حوالہ بالا، ۶۸)
نواب اور آبِ نو

فرمایا کہ نوابوں کو میں آبِ نودیتا ہوں کیونکہ وہ ”نُو“ آب ہو چکے ہیں... (No)
انگریزی کا ہے) اب تمہارے پاس پانی کھاں ہے ریاستیں ختم ہو گئیں... (حوالہ بالا)
جانور... جنوری

فرمایا کہ انگریزوں کو کافروں کو، اللہ تعالیٰ نے جانور فرمایا ہے
بلکہ جانور سے بدتر ”اوْلَئِكَ“ کالانعام بیل ہم اضل“ اسی لیے ان کے
سال کا آغاز جنوری سے ہوتا ہے... (حوالہ بالا، م: ۷۰)

ثیڈی... ریڈی

فرمایا جو صاحب نسبت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس پر نظر رکھتے ہیں کہ
میرا یہ صاحب نسبت بندہ کسی گناہ میں مبتلا نہ ہو جائے، کسی ثیڈی پر اس کا
نفس ریڈی نہ ہو جائے اور اس کا نور تقویٰ نہ چھن جائے... اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت
فرماتا ہے... (اللاف ربانی، م: ۱۶)

پڑے ہوئے... رکھے ہوئے

فرمایا پنجاب میں ایک صاحب نے کہا کہ دیکھو وہاں کتاب پڑی ہے، اس کو اٹھا
او، میں نے کہا پڑی ہے نہ کھو رکھی ہے کہو... کہنے لگے پڑی کہنے میں کیا حرج ہے... .

میں نے کہا حرج یہ ہے کہ اگر آپ کسی کے بیہاں مہمان ہوں اور میزبان کہہ دے کہ آج کل میزے بیہاں پڑے ہوئے ہیں... تو زور سے ہنسے اور کہابات سمجھ میں آگئی... (الاطاف ربانی، ص: ۵۹)

قلندر... بندر

فرمایا جن جاہل صوفیوں نے نفس کو جائز نعمتیں نہیں دیں اور تہائی اختیار کی، اللہ والوں کی صحبت میں نہ رہے، ان کے نفس نے ان کو ایسا چخا ہے کہ قلندر سے بندر ہو گئے... یعنی جانوروں کی طرح حرام حلال کی بھی تمیز نہ رہی...
اس لیے کہتا ہوں کہ سینے میں ہو عشق کا سمندر مگر احباب کے ساتھ رہومست
قلندر... پھر نہیں بنو گے، بندر ان شاء اللہ تعالیٰ... (حوالہ بالا، ص: ۹۱)

حسنہ... ہنسنا

فرمایا کہ جو قرضہ حسنہ مانگے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ نادہندگان میں سے ہے... کسی نے کہا کہ قرض حسنہ سے مراد ہے کہ قرض دہندا جب اپنا قرض مانگے تو قرض دارہنس دے... قرض حسنہ یعنی قرض ہنسنا... (حوالہ بالا، ص: ۹۳)

دو چار... چار

فرمایا ان لیلاؤں کو نہ دیکھو اللہ پر فدا ہو جاؤ... الہذا ایسے پورٹوں پر اور سڑکوں پر آنکھیں دو چار نہ کرو اور چار کی فکر نہ کرو... ایک بیوی پر ہی قناعت کرو (انفال ربانی، ص: ۱۲)
گردوہ... دل گرد

فرمایا کہ یہ حسین خود اپنی سلامتی اعضاء پر قادر نہیں... اگر ان کا گردوہ فیل ہو جائے تو کوئی حسین اپنا گردوہ ٹھیک نہیں کر سکتا... تو تم کیوں اپنا دل گردوہ ان پر خراب کرتے ہو... غیر اللہ سے جان چھڑا کر ہمہ وقت اللہ پر فدار ہنا اس کا نام استقامت ہے... (حوالہ بالا، ص: ۱۸)

ایکیڈنٹ...ڈنٹ

فرمایا بعض لوگ کہتے ہیں کہ دیکھنے میں کیا حرج ہے... لونہ لو دیکھ تو لو، لیکن اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ایمان والوں سے فرمادیں کہ اپنی نگاہیں نجی کر لیں کونکہ دیکھنے سے حسن اور عشق میں ایکیڈنٹ ہو جائے گا... جب ایکیڈنٹ ہو گا تو ایمان میں ڈنٹ آجائے گا... (حیاتِ دبائی، ج: ۲)

آپا... چھاپا

فرمایا حج و عمرہ کر کے حاجی صاحب جہاز پر بیٹھے ایرہ ہوش آئی تو اب اس کو دیکھ کر کہہ رہے ہیں آپا چاہئے تو لادو... نفس پہلے کہتا ہے کہ اس کو آپا کہوا آپا کہنے کے بعد چھاپا مارو یعنی گناہ کی حرام لذت حاصل کرو... (حوالہ بالا، ج: ۷)

پی اے... پیئے

فرمایا اللہ تعالیٰ ہمارے خاتم ہیں، ہماری کمزوریوں سے واقف ہیں کہ یہ عورتوں سے قریب رہے گا تو کب تک پچے گا... اگر عورت کوپی اے (P.A) رکھ لیا تو بغیر پھیے عی پھیے رہے گا... لہذا اسباب گناہ سے بچنے کے لیے تھوڑا سا ہمت سے کام لینا پڑے گا... (حوالہ بالا، ج: ۷)

قال، حال، ریال

فرمایا مولانا محمد احمد صاحب کا شعر ہے -

کسی کو آہ فریب کمال نے مارا میں کیا کہوں مجھے فکر مآل نے مارا
میں نے اس میں یہ ترجمم کر دی ہے -

کسی کو آہ فریب کمال نے مارا میں کہوں مجھے فکر ریال نے مارا
اتنی دور سے آئے لیکن حرم کی نمازیں جاری ہیں... یہ دھڑا دھڑ ریال گن
رہے ہیں... (تحلیلِ حکم، ج: ۲۶)

شیڈی... اسٹیڈی

فرمایا ایک شخص رات بھر تجد پڑھتا ہے لیکن جب صبح دکان پر گیا تو خریدنے والی جو شیڈی آئی اس نے اس شیڈی کی اسٹیڈی شروع کر دی یعنی بدنظری کرنے لگا اور اس کو کبھی آپ بنارہا ہے کبھی خالہ بنارہا ہے... یہ شخص ولی اللہ نہیں ہو سکتا، گناہوں سے نیکیوں کا سارا نور ختم ہو جاتا ہے... (حقوق النساء، ص: ۲۲)

بَا گَرْبَلَا... عَارِفٌ بِاللَّهِ

حسینوں کے چہرے کا جغرافیہ بگزرنے والا ہے جو ایسی بگزرنے والی صورتوں پر بگزرتا ہے اور مرتا ہے اور تباہ ہوتا ہے... یہ بَا گَرْبَلَا ہے، عارف باللہ نہیں (تحمیل معرفت، ص: ۹)

عبداللطیف... عبداللطیف

فرمایا ذکر میں لذت اور مزہ نہ ملنے سے جو اللہ کا ذکر نہیں کرتا وہ اللہ کا عاشق نہیں ہے... عبداللطیف نہیں ہے، یہ ظالم عبداللطیف ہے... مزہ کا غلام ہے، اللہ کا غلام کہاں... (فیضان محبت، ص: ۳۶)

کوفتہ... کوفت

فرمایا جو شخص گناہ نہیں چھوڑتا اللہ تعالیٰ اس کی زندگی تلخ کر دیتے ہیں... ہمیشہ پریشان رہتا ہے... کھاتا ہے کوفتہ لیکن دماغ میں کوفت گھسی ہوئی ہے... ہر وقت کوفت و پریشانی اور دل بے چیز رہتا ہے... (تقویٰ کے انعامات، ص: ۲۱)

سادھو... سوادھو

تقویٰ سے اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں عزت دیتا ہے یہاں تک کہ ہندو اور کافر بھی عزت کرتا ہے... کہتا ہے کہ بھائی یہ بڑا پر ہیز گار اور سادھو آدمی ہے اور جو حرام نظر ڈالتا ہے اس کو کہتا ہے کہ یہ سادھو نہیں سوادھو ہے یعنی سواد (مزہ) لیتا ہے حرام لذت لیتا ہے، ہندو بھی ایسے کو گالیاں دیتا ہے... (حوالہ بالا، ص: ۲۳)

پری... پریشانی

فرمایا: کتنی بھی حسین گزرے نظر کو بچا کر دیکھو اللہ کیا دیتا ہے اور نظر ڈالنے کے بعد پریشانی آئے گی... پری آئی اور پریشانی آئی... پری میں پریشانی موجود ہے... ہر وقت دل میں ظلمت اور اندر ہیرے معلوم ہوں گے... (محلی ذکر، ص: ۲۵)

ٹائیفیا سید... کوالیفا سید

بیچارے دنیا والوں کو فکر ہے... کوئی بچہ بیمار ہے... کسی کو ٹائیفیا سید ہے، کسی کو نزلہ ہے... کسی کو ٹائیفیا سید تو نہیں مگر کوالیفا سید بنانے کی فکر ہے... غرض طرح طرح کی فکریں ہیں... (حوالہ بالا، ص: ۲۱)

مرغا... مرغیاں

ایک صاحب نے کہا کہ کیا بات ہے کہ اللہ تعالیٰ مولویوں کے دستِ خوان پر مرغیاں خوب دیتا ہے؟ میں نے کہا کہ بچپن میں مدرسون میں ان کو مرغا بنایا گیا تو اللہ تعالیٰ کو رحم آ گیا کہ ہماری راہ میں تم مرغخ بنے اس لیے اب مرغیاں تمہاری طرف دوڑ کر آئیں گی... (تغیر وطن آخرت، ص: ۱۰)

ڈیر زائن... خزان

فرمایا: جو حسینوں کے مختلف ڈیر زائن کو اللہ کے لیے زیر ائم دے تو اللہ کے خزان اس پر برس جائیں گے اور اگر ان کے ڈیر زائن کو ریز ائم نہ کرو گے تو رامزائن ہو جاؤ گے... (حوالہ بالا، ص: ۲۷)

دہی بڑا... اللہ بڑا

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سال بھر میں ایک مہینہ ایسا مقرر کر دیا ہے کہ صبح سحری خوب کھاؤ اور پھر افطاری بھی سیر ہو کر کھاؤ... دہی بڑا کھاؤ لیکن جب تک اللہ بڑا ہے (یعنی اللہ اکبر) کی آواز نہ آ جائے دہی بڑا کھانا جائز نہیں، موزون کا انتظار کرو... جب اذان ہو پھر کھاؤ... (حوالہ بالا، ص: ۲۲)

میر نڈا... انڈا

فرمایا: بیویوں کو محبت سے رکھو، بھائی سے رکھو... ذرا ذرا سی بات میں ان پر سختی نہ کرو،
مٹھائی کھاؤ، میر نڈا اپلاؤ، انڈا اکھلاؤ، ڈنڈا مamt کھلاؤ، اسے معاف کر دو... (حوالہ بالا، ص: ۲۹)
کلے... کلے

فرمایا: جنگل میں شیر ناراض ہو جائے اور پھر وہ معاف کر دے تو آپ اس کا کتنا
شکریہ ادا کریں گے اور ایک آدمی مریض ہے لیٹا ہوا ہے اور وہ یہ کہے کہ جاؤ معاف
کر دیا، آپ اس کی کیا قدر کریں گے... اس لیے کہ معاف نہ بھی کرتا تو کیا بگاڑ سکتا تھا
اور محمد علیؑ کے معاف کر دے تو بڑی بات ہے ورنہ کلے پر ایک باسگ مارتادانت توڑ
ڈالتا... (حوالہ بالا، ص: ۱۵) یہ اس پر فرمایا کہ اللہ جیسے قادر مطلق کی معافی کی قدر کرنی
چاہیے... باوجود قدرت کے نزد انہ دینا کمال رحمت ہے...

غنیمت... مال غنیمت

(لندن پہنچے پر) فرمایا کہ آپ حضرات کی خدمت کو غنیمت سمجھ کر بلکہ مالی
غنیمت سمجھ کر میں پھر حاضر ہو گیا ہوں... دوستوں کی ملاقات کیا مالی غنیمت سے کم
ہے؟ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ جب سے مجھے یہ خبر ملی ہے کہ جنت میں
دوستوں کی ملاقات ہو گی تو مجھے جنت کا شوق بڑھ گیا... (نورہدایت، ص: ۸)

کنڈم... ریفرینڈم

فرمایا کہ یہ مت دیکھئے کہ حکیم الامت رحمۃ اللہ اور بڑے بڑے علماء اور
اولیناء تو چلے گئے آج کل کے مرشدین کنڈم ناقابل ریفرینڈم ہیں... ان
کے پاس جانے سے کیا ملے گا... دروازوں کو مت دیکھو، دروازوں کا
انتقال ہوتا رہتا ہے لیکن اللہ وہی زندہ حقیقی موجود ہے جو دروازوں کے
ذریعہ عطا فرماتا ہے... (حوالہ بالا، ص: ۱۲)

وائے... لائف

فرمایا کسی کی بہو، بیٹی اور کسی کی وائے کو دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے... میں ان سے کہتا ہوں کہ کیوں دیکھی کسی کی وائے کہ کھانی پڑی و پیسیم فائیو (نیندا اور دوا) اور خراب کر دی اپنی لائف... اپنی بیوی پر صبر کرو... اس سے بڑھ کر کوئی میلان نہیں (حوالہ بالا، ص: ۱۴)

اہل... اہلیہ

فرمایا: ایک صاحب نے میرے کہنے سے ڈاڑھی رکھ لی تو ایک دن ان کی بیوی نے کہا کہ میاں ہمیں بھی ڈعا میں یاد رکھنا تو انہوں نے پوچھا کہ اس سے پہلے کبھی آپ نے مجھ سے ڈعا کے لیے نہیں کہا... اس نے کہا کہ اس وقت آپ ڈعا کے اہل نہیں تھے... آپ ڈاڑھی نہ ہونے سے اہلیہ لگ رہے تھے... (حوالہ بالا، ص: ۲۵)

بندر... قلندر

(حفاظت نظر کے سلسلہ میں فرمایا) کہ اگر کسی کی عاشقی دیکھنی ہے تو ایسے پورٹ پر دیکھو، مار کیٹوں میں دیکھو وہاں پتہ چلے گا کہ یہ کیسا آدمی ہے، یہ بندر ہے یا قلندر ہے... (علامات اہل محبت، ص: ۲۵)

ٹٹ... ٹیٹ

فرمایا: ڈاڑھی منڈانے سے انسان بندر معلوم ہوتا ہے اور بیوی بھی اس سے ڈعا نہیں کرتی کہتی ہے کہ یہ تو ٹٹ فارٹیٹ ہے (اوے کابلہ) یعنی جیسی میں ہوں ویسے یہ ہے دونوں کے گال برابر ڈاڑھی رکھ لجھے، پھر بیوی کہئے گی کہ میاں ڈعا کرنا... (حوالہ بالا، ص: ۲۷)

گڑیا... بڑھیا

فرمایا: ان حسینوں کو خدا ہی کے حکم سے مت دیکھو، کچھ دن کے بعد یہ حسن بگز جاتا ہے... سولہ سال کی گڑیا کو جس نے دیکھا تھا اب اس کو جب ستر سال کی بڑھیا دیکھو گے تو بھاگ جاؤ گے... (عرفان محبت، ص: ۲۹)

مرا...مرا

ہندوستان کا ایک شاعر پاکستان آیا... ریل میں اس کی سیٹ کے ساتھ کانج کی
ایک لوٹ دیا آ کر بیٹھ گئی... اب وہ پریشان کہ کہاں سے یہ مصیبت آ گئی...
پوچھا کہ بی بی صاحبہ آپ کہاں جائیں گی... اس نے کہا میں مری جا رہی
ہوں... پھر اس نے پوچھا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں؟ کہا کہ میں مراجا جا رہا ہوں... بس
پھر کیا تھا وہاں سے اٹھ کر بھاگی... (فیضان حرم، ص: ۲۲)

مولیٰ... لیلی

فرمایا: جودل میں مولیٰ کو لاۓ گا وہ لیلی سے نظر بچائے گا کیونکہ جس نے لیلی
سے نظر کو بچایا اس نے مولیٰ کو دل میں پایا... (اللہ کے باوقابندے، ص: ۱۸)
لاشے... لاس

(مرنے کے بعد) دُنیا تو چھوٹ گئی اور مولیٰ کو بھی نہ پایا... ارے ظالمو! نہ لیلی کو
پایا نہ مولیٰ کو پایا... کس قدر خسارے اور لاس (Loss) میں گئے کیونکہ لاشے یعنی لاش
پر مر رہے تھے اور جو لاشے پر مرتا ہے وہ لاس میں آ جاتا ہے... (ص: ۲۰)

میک اپ... پک اپ

فرمایا: پی آئی اے کی ایر ہوش جب میک اپ کر لیتی ہے تو نفس میں پک اپ
(Pickup) ہوتا ہے...

لیکن یہ جب ریٹائر ہو جائیں تو جا کر ان کی خیریت پوچھو... اس کو دیکھ کر بھاگو
گے... (لذت ذکر، ص: ۲۰)

گڈا... بدھا

اسی طرح سولہ سال کے جس حسین پر مرتے ہیں وہی سولہ سال کا گڈا جب
سائٹھ برس کا بڑھا بن جائے گا تو پھر اس کو دیکھ کر کیوں بھاگتے ہو... (حوالہ بالا، ص: ۲۰)

اے سی... ایسی تیسی

فرمایا: روزہ میں تھوڑی سی مشقت ہے لیکن اس کا انعام بہت بڑا ہے جس کو دنیا میں بڑا انعام مل جائے تو بڑی سے بڑی مشقت اٹھانے کو تیار ہو جاتا ہے... مثلاً گرفتار شدید ہے لوچل رہی ہے اور حکومت نے اعلان کر دیا کہ جو اس وقت کیا ٹھیک تک پیدل جائے گا تو اس کو پچاس لاکھ کا پلاٹ ملے گا تو اس وقت کتنے لوگ اے سی میں بیٹھے ہوئے اے سی سے کہیں گے تیری ایسی تیسی... (تحفہ رمضان، ص: ۲)

روٹ... اخروٹ

مسائل سے علمی کے متعلق فرمایا کہ کوئی روڈ پر موڑنا کا لے اور ٹرینیک پولیس چالان کر دے اور یہ کہے کہ صاحب مجھے اس قانون کا پتہ نہیں تھا تو پولیس والا کہے گا کہ روڈ پر کیوں موڑنا کالا... پہلے قانون یکھوتب روڈ پر آؤ... اب روٹ پر آگئے تو اخروٹ پیش کرو چالان کا، تم تو بالکل رنگ روٹ معلوم ہوتے ہو... (ص: ۱۵)

ٹیچر... چیئر

فرمایا: نظر کی لعنت بہت خطرناک چیز ہے... دل کا قلبہ ہی بدل جاتا ہے... نماز میں کہے گامنہ میر اطرف کعبہ شریف کے مگر دل کے سامنے شیطان اسی حسین کافیچر رکھے گا... یہ شیطان بہت بڑا ٹیچر (استاد) ہے اور چیئر (دھوکہ باز) بھی ہے... (ص: ۲۰)

ڈاؤٹ... آؤٹ

فرمایا جب کسی کے سامنے اس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد کرنے پر قادر ہو اور اس کی مدد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی دُنیا و آخرت میں مدد فرمائیں گے... یعنی غیبت کرنے والے کا رد کرے کہ وہ ایسے آدمی نہیں ہیں... یہ نہیں کہ خاموشی سے سن لیا کہ ہاں یا را! مجھے تو بہت عرصہ سے یہی ڈاؤٹ (شک) تھا... آج تم نے تو بڑا راز آؤٹ (ظاہر) کر دیا... حالانکہ اس سے خبر نہیں کروہ خودناک آؤٹ... (راندہ درگاہ) ہو گیا... (ص: ۲۰)

کر کٹ... کوڑا کر کٹ

کانج کے طلبا سے فرمایا کہ دن بھر تو کر کٹ کھیلتے ہو۔ جب کوڑا کر کٹ (یعنی تھک کر بیکار ہو جانا) ہو گئے تو عشاء کی صرف ۹ رکعت پڑھلو۔ فرض، ۲ سنت اور تین وتر، سب نے کہا کہ ہم میں سے سو فیصد آج سے عشاء پڑھیں گے، ہمیں تو سترہ رکعات نے ڈرائی کھا تھا... (تقریر بخاری شریف، ص: ۱۱)

خوش قامت... استقامت

حافظتِ نظر کے سلسلے میں فرمایا کہ اللہ سے دعا بھی کرے کہ آپ میری مددا اور دشمنی کی خوش قامت کے سامنے میری استقامت متاثر نہ ہو (محبوب الہی بنے کا طریقہ، ص: ۱۱)
انسپکشن... نفیکشن

فرمایا: لیے قلب کی نگرانی کیجئے جس کو انگریزی میں انسپکشن (معاشرہ) کہتے ہیں... ہر وقت قلب کا انسپکشن کیجئے کہ دل میں کہیں غیر اللہ کا نفیکشن (برے اثرات) تو نہیں ہو رہا ہے... ہمارے قلب میں کوئی نمک حرام تو نہیں آ رہا ہے کہیں بدنظری تو نہیں ہو رہی ہے... نہ کوئی راہ پا جائے نہ کوئی غیر آ جائے... حريم دل کا احمد اپنے ہر دم پاس بال رہنا (توبہ کے آنسو، ص: ۱۵)

ہوا... ہوئی

فرمایا: ایک طالب علم نے مجھ سے کہا کہ میرے پیٹ میں ہوا بھری رہتی ہے... میں نے مزاحا کہا معلوم ہوتا ہے کہ تم نے ”ونھی النفس عن الهوى“ پر عمل نہیں کیا... ہوئی پر عمل کر لیا، اگر تم ہوئی (خواہشات) کو روکتے تو یہ ہوا پیدا نہ ہوتی... ہوئی سے مزہ لینے کی سزا میں تمہارے پیٹ میں ہوا گھس گئی... (خون تنہا کا انعام، ص: ۲۱)
حیض... حیض

فرمایا: جنوبی افریقہ، امریکہ اور برطانیہ میں جہاں بھی جاتا ہوں انگریزی کا

ایک لفظ کثرت سے استعمال ہوتا ہے She has, He has، میں نے مرا حاکہ کہ بتاؤ یہ مسجد میں کیا حیض چل رہا ہے تو انگریزی کا Has اور ہوتا ہے اردو کا حیض اور... (اصلی عیری مریدی، ص: ۲۰)

ٹیک... اور ٹیک

فرمایا: فانی سہاروں سے ٹیک نہ لگا دو رنہ شیطان اور ٹیک کرے گا... بس وہاں سے آنکھ بچا کر بھاگو... فقروا الی اللہ.. اللہ کی طرف دوڑو... (ص: ۳۶)

ڈپریشن... آپریشن

فرمایا: دین کی برکت سے انتشار وہی اور ڈپریشن سے بلا آپریشن محفوظ رہتا ہے... (مقام اولیاء صدیقین، ص: ۷)

حوالہ کتب... حوالہ قطب

ارشاد فرمایا کہ بزرگوں کی صحبت کائیہ فائدہ ہے کہ بزرگوں کی بات یاد آ جاتی ہے ہم حوالہ کتب سے زیادہ حوالہ قطب دیتے ہیں... ہم نے قطب اور بزرگوں کی صحبت زیادہ اٹھائی ہے اس لیے ہمارے پاس حوالہ کتب کم اور حوالہ قطب زیادہ ہے (ص: ۱۲)

ناشائستہ... بشائستہ

فرمایا: چھپ چھپ کر شیخ کی مرضی کے خلاف ناشائستہ حرکتیں نہ کرو رنہ شائستہ نہیں رہو گے... شیخ پر بھی اللہ ایک دن منکش ف کر دے گا کہ یہ مرے سوی کو ڈھونک دے دے ہے (ص: ۳۳)

فینگ... فائنگ

نفس کے داؤ پیچ سے باخبر رہنے کیلئے صحبت شیخ کی اہمیت پر فرمایا کہ گھر پر بادام کھانے والا اور روزش کرنے والا زیادہ موٹا ہو... اس میں بہت ہی فینگ یعنی موٹا پا ہو مگر جب اس کا مقابلہ اُستاد کے اکھاڑے میں پہلوانی سیکھنے والے سے ہو گا تو فائنگ (لڑائی) میں جیتے گا وہی جو کسی اُستاد کا تربیت یافتہ ہے... (علامات مقبولین، ص: ۱۶)

بس... دس

اختتامِ وعظ پر فرمایا بس اب دعا کر لیجئے... غالباً دس نجع گئے ہیں... بس دس پر
بس... دس پر قافیہ بھی بس کاملتا ہے... (ثبوت قیامت، ص: ۳۸)

پر چار

فرمایا بیوی کے ساتھ ایسے اخلاق سے پیش آئیے کہ وہ آپ کی داڑھی کا پر چار
کرے... پر چار کے معنی کیا ہیں... ہندی لفظ ہے یعنی چار پر... دو پر سے تو چڑیا اڑ جاتی
ہے اور چار پر سے کتنی تیز اڑے گی بس یہ ہے پر چار کی وجہ تسمیہ...

بیلنس

فرمایا ایک بزرگ کی دصیحتیں ہیں... ایک یہ کہ دنیا میں اتنی محنت کرو جتنا دنیا میں
رہنا ہے... دوسرے آخرت کیلئے اتنی محنت کرو جتنا آخرت میں تمہیں رہنا ہے...
دونوں زندگیوں کا بیلنس نکالو اور اگر بیلنس نہ نکالا اور آخرت کی زندگی کا خیال نہیں کیا
تو بیلنس میں لفظ نہیں بھی ہے کہ نہیں ہو جاؤ گے...

چپاتی

فرمایا چپاتی کا نام چپاتی کیوں ہے اور چپت کا نام چپت کیوں ہے چپاتی اور
چپت میں کیا مناسبت ہے...
چپاتی جب کرتی ہے تو چپ چپ کی آواز آتی ہے اور چپت میں بھی ایسی ہی آواز
آتی ہے... بس چپت سے چپاتی بن گئی...
ہلچل کیا ہے

جہاں ہل چل جائے... لوگ کہتے ہیں کہ بھی ہلچل مج گئی... ہلچل کے معنی ہیں
کہ جس زمین پر ہل چل جائے زمین کے ذرے ذرے بکھر جائیں... مٹی کے ذرے
ذرے بکھر جائیں...

سالا

فرمایا بیوی کے بھائی کو برادر نسبتی کہتے ہیں جس کو عام زبان میں سالا کہا جاتا ہے... لیکن میں سالا کہنے کو منع کرتا ہوں کیونکہ آج کل یہ لفظ گالیوں میں استعمال ہوتا ہے کہ ماروسالے کو... اس لئے بیوی کا بھائی کہہ دؤ برادر نسبتی کہہ دؤ برادر ان لا کہہ دؤ بچوں کا ماموں کہہ دواس کے مقابل بہت سے مہذب الفاظ ہیں ...

بیاہ

فرمایا بیاہ کے معنی کیا ہیں؟ بیاہ اصل میں تھا "بے آہ" کہ جو آہ آہ کر رہا تھا ہائے بیوی کب ملے گی... شادی کب ہو گی جب بیوی مل گئی تو آہ ختم ہو گئی اور وہ بے آہ ہو گیا...
چوکنا

فرمایا اللہ والے اللہ کی توفیق سے چوکنا رہتے ہیں... چوکنا معنی چاروں کونوں پر نظر کہتے ہیں کہ کس کونے سے بلا آہ رہی ہے جس کونے سے بلا آئے گی ان کو لا الہ الا بلاؤ بھگاتی رہے گی اور یہ اللہ کی طرف بھاگتے رہتے ہیں ...

پراٹھا

فرمایا یہاں ایک لفت کا حل بتاتا ہوں... پراٹھا کے معنی جانتے ہو؟ پراٹھا یعنی اس کے اندر آٹھ پر ہوتے ہیں ...

آٹھ پر اگر نہ ہوں تو اصلی پراٹھا نہیں ہے اور اس کو کھانے کے بعد آٹھ پر سے اڑاتا بھی ہے یعنی طاقت بھی زیادہ آجائی ہے ...

فاتحہ چہ سود

فرمایا کہتے ہیں مر گئے مردود فاتحہ نہ درود... حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ مر گئے مردود از فاتحہ چہ سود... یعنی جب تم سنت کے خلاف زندگی گزار کے مر گئے تو مردود ہو اور جب مردود ہو تو پھر فاتحہ درود سے تمہیں کیا فائدہ پہنچے گا...

پریشانی

فرمایا جو شخص پریوں (نامحمر مولوں) کو دیکھتا ہے... پریشانی میں بنتا ہو جاتا ہے کیونکہ پریشانی میں تو پری ہے ہی جب پری آئے گی تو شانی ساتھ لائے گی... شانی میں یا نسبتی ہے... یعنی پری کہتی ہے کہ میری شان پریشانی ہے...

صاحبزادہ

حضرت والا کے ایک خادم نے اپنے بیٹے کا تعارف کرایا کہ حضرت یہ میرا صاحبزادہ ہے فرمایا خود صاحبزادہ نہ کہئے ورنہ آپ نے اپنی زبان سے خود کو صاحب تسلیم کر لیا... اس لئے بزرگوں نے فرمایا کہ خادمزادہ کہو کہ میں خادم ہوں... یہ خادم کا بیٹا ہے... :-

دیگر اکابر کے لطائف

حضرت ڈاکٹر مولا نا عبد الحکیم عارفی رحمۃ اللہ علیہ کا مزاج

ہمارے مرشد و مرbiٰ حضرت ڈاکٹر صاحب عارفی قدس اللہ سرہ جن کی ایک ایک ادا سنت نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تھی... اس سلسہ میں بھی نباقی نبوی رکھتے تھے، آپ کی مجالس مبارکہ میں جہاں ظاہر و باطن کی اصلاح کا سامان ہوتا تھا، وہاں علم و معرفت، حکمت و دانائی کی کلیاں بھی چلکتی تھیں، مزاج و خوش طبعی کے سدابہار پھول بھی کھلتے تھے، آپ کا مزاج بڑا الطیف اور صداقت پر بنی ہوتا تھا... خود بھی ایسے مزاج کو پسند فرماتے تھے جو کذب و افتراء سے پاک ہوا اور تمسخر و استہزاء کا پہلو لیے ہوئے نہ ہو... :-

ایک مرتبہ ایک صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور موزوں کا ایک جوڑا بطور ہدیہ پیش کیا اور عرض کیا: "حضرت! یہ حقیر ساتھے پامال کر دینے کے قابل ہے..." آپ ان کا یہ جملہ سن کر بہت محظوظ ہوئے اور ان کے حسن تعبیر کو بہت پسند فرمایا... :-

ایک صاحب طباق میں شیرینی لائے اور عرض کیا کہ:
”حضرت! یہ کھویا ہے...“ اس پر آپ نے برجستہ فرمایا:
”کھویا تو تم نے ہے، ہم نے تو پایا ہے...“

اسی طرح ایک صاحب بادام لائے اور کہنے لگے کہ: ”حضرت! یہ بادام ہیں...“
آپ نے بے ساختہ فرمایا: ”ہمارے لیے توبے دام ہیں...“
 حاجی ظفر احمد تھانوی رحمہ اللہ جو حکیم الامت حضرت تھانوی قدس اللہ سرہ کے
مجازِ صحبت تھے... حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کی مجالس میں بھی پابندی سے حاضر
ہوتے تھے... حضرت کو ان سے قلبی تعلق بھی تھا اور بے تکلفی بھی، ایک مرتبہ دو شنبہ کی
مجلس میں دیر سے تشریف لائے، حضرت نے سوالیہ انداز میں فرمایا: ”بہت دیر سے
آئے؟“ انہوں نے جواب دیا: ”گھنٹوں میں تکلیف ہے چنانہیں جاتا...“
آپ نے کسی قدر مسکرا کر فرمایا: ”عذر لنگ ہے...“

ایک مرتبہ آپ کی مجلس میں کسی تقریب کے سلسلہ میں دن کا تعین زیر غور تھا، کسی
صاحب نے پیر کے دن کی تجویز پیش کی، حضرت مولانا مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ
نے حیرت سے دریافت کیا: ”پیر کا دن؟“ (مطلوب یہ تھا کہ پیر کا دن کیسے تعین کیا
جا سکتا ہے جبکہ اس دن تو حضرت کی ہفتہ واری خصوصی مجلس ہوتی ہے)

اس پر ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تصدیق فرمایا: ”ہاں بھی! پیر نہیں، پیر کا
دان تو پیر کا...“ ایک مرتبہ آپ نے مجلس میں اقبال کا یہ شعر پڑھا:

ہزاروں سال زگس اپنی بے نوری پر روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا
پھر فرمایا کہ: ”اس کا پہلا مصرعہ تو بہت اچھا ہے لیکن اس کا دوسرا مصرعہ ہمارے
ذوق کو نہیں بھاتا، یہاں ”مشکل“ کا کیا جوڑ ہے؟ اس لیے ہم نے اس مصرعہ میں کچھ
ترمیم کر دی ہے...“ پھر آپ نے شعر کو اس طرح پڑھا:

ہزاروں سال زگس اپنی بے نوری پر روتی ہے
کہیں (بڑی) مدت میں ہوتا ہے چمن میں دیدہ و رپیدا
خاندان کے بعض بے تکلف افراد نے آپ سے عرض کیا کہ:
”یہ جو لوگ آپ کو گھیر لیتے، ٹانگیں اور جسم وغیرہ دباتے ہیں، ہمیں تو یہ کچھ اچھا
نہیں لگتا...“ آپ نے ذرا توقف کے بعد مسکراتے ہوئے جواب دیا:
”کیا کریں بھائی؟ لوگ ہمیں دباتے ہیں اور ہم دب جاتے ہیں...“
”کسی نے آپ کو خط میں دوسرے القابات کے ساتھ ”شخی“ (میرے شخ!)
لکھا، آپ نے جواب میں لکھا: ”کیوں مجھے شخی بناتے ہو؟“ (ابلاغ عارفی نمبر)
ایک صاحب نے فرمائش کی میرے نومولود بچے کا نام اپنی پسند کا رکھ دیجئے...
حضرت نے تین چار نام بتائے مگر ان صاحب نے ہر نام پر کہا کہ اس نام کے بچے
خاندان میں اور بھی ہیں اس پر حضرت نے فرمایا: ”اچھا بھائی آپ کوئی نام رکھ دیں
میں اسے پسند کرلوں گا...“ (مس ۱۲۲ ابلاغ حضرت ڈاکٹر صاحب)

حضرت مفتی رشید احمد صاحب کا مزار

(۱) آپ کے مشتبین میں سے ایک مولوی صاحب کا نام ہارون الرشید ہے... آپ
نے ایک بار براہ محبت فرمایا: یہ میرا گھوڑا ہے ہارون کے معنی ”سرکش گھوڑا“ گھوڑا جتنا زیادہ
سرکش ہو مجھے اتنا ہی زیادہ پسند ہے... سواری میں بہت مزہ آتا ہے (انوار شیدج: مس ۳۳۸)

(۲) حضرت کے مشتبین میں سے ایک مولوی صاحب کا نام ”سلیمان“ ہے جو
بہت ذبلے پتلے ہیں، حضرت والا فرماتے ہیں: ”ان کا نام تو سلیمان ہے مگر میں
ہدہ ہدہ...“ (حوالہ بالا: مس ۳۳۲)

(۳) حضرت والاحفظان صحبت کا اہتمام رکھنے کی تائید کے لیے فرماتے ہیں: ”مٹھائی
زیادہ نہ کھایا کریں، مٹھائی کھانے سے انگیٹھی دھواں دیتے گلتی ہے...“ (حوالہ بالا: مس ۳۳۳)

مشائیر امت کے لطائف

عبدالحمید عدم اور پنڈت ہری چند اختر

دہلی کے ایک ہندوپاک مشاعرہ میں عبدالحمید عدم پنڈت ہری چند اختر کو دیکھتے ہی ان سے پٹ گئے اور پوچھنے لگے: پنڈت جی! آپ نے مجھے پہچانا؟ "میں عدم ہوں..." پنڈت ہری چند اختر عدم کا موٹا تازہ جسم دیکھتے ہوئے مسکرانے اور اپنی عادت کے موافق بولے: "اگر یہی ہے عدم تو وجود کیا ہو گا؟"

مولانا محمد علی جوہر اور شاعری "برادران علی"

ایک مرتبہ مولانا محمد علی جوہر سے کسی نے سوال کیا: "آپ تین بھائی ہیں اور تینوں شاعر ہیں... آپ کا تخلص تو جوہر ہے... آپ کے دوسرے بھائی ذوالفقار علی کا تخلص گوہر ہے لیکن مولانا شوکت علی کا تخلص کیا ہے؟"

مولانا محمد علی نے برجستہ جواب دیا: "شوہر" ... مولانا کا یہ جواب اس لحاظ سے برا معنی آفریں تھا کہ مولانا شوکت علی چار بیویوں کے شوہرن بھی تھے ...

نواب صدق حسین خاں اور ایک مولوی

والی بھوپال نواب شاہ جہاں نیگم کے شوہر نواب صدق حسین خاں کی خدمت میں ایک مولوی صاحب ملازمت کے امیدوار ہو کر آئے... نواب صاحب نے ان کا نام پوچھا تو وہ بولے: "محمد امداد الدین احمد قادری مجددی"

نواب صاحب مسکرا کر بولے: ”آپ کے نام میں تو ماشاء اللہ بہت دالیں ہیں...“
مولوی صاحب نے برجستہ کہا: ”اس کے باوجود کہیں وال نہیں گلتی...“ نواب صاحب اس
جواب سے بہت محتفوظ ہوئے اور مولوی صاحب کو اعظم کا عہدہ عطا فرمایا...“

مولانا محمد علی جوہر اور بلندی اور پستی کا منظر

رانا جنگ بہادر اور سید رئیس احمد جعفری کا بیان ہے کہ مولانا محمد علی جوہر کبھی اسمبلی
میں اپنے اخبار ”ہمدرد“ کے روپ رٹر کی حیثیت سے چلے جاتے تھے...“

ایک بار وہ اور پر کی گلیری میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نیچے سے ان کے ایک دوست
نے کہا: ”مولانا! جب یہاں تک آئے ہو تو دو قدم اور سمجھی، ہماری جماعت میں
با قاعدہ شریک ہو جاؤ...“ مولانا محمد علی نے جواب دیا: ”میں آپ کی جماعت میں کیسے
شریک ہو سکتا ہوں، میں تو اس بلندی سے آپ کی پستی کا منظر دیکھ رہا ہوں...“

ابونواس اور اصطلاحی الفاظ

عربی کے مشہور شاعر ابونواس کے پاس ایک مرتبہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا: ”ابو
نواس میں پورے عرب کا سفر کرنا چاہتا ہوں... تم مجھے ایک رُقْعَه لکھ کر دیدو جسے عرب
کے امیروں کو دکھلاؤں تاکہ وہ میری مدد کریں...“

ابونواس نے رُقْعَه لکھا اور اسے بند کر کے اس کے حوالے کر دیا... وہ چلا گیا...
تھوڑی دور جا کر اس نے لفافہ کھولا اور پڑھا تو اس میں لکھا تھا: ”یہ شخص مکار ہے...
میرے نام سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتا ہے، لہذا کوئی اس کی امداد نہ کرے...“

رُقْعَه پڑھتے ہی اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی اور وہ واپس ابونواس کے پاس
آیا اور غصہ سے یوں مخاطب ہوا: ”ابونواس! یہ کیا فریب کاری ہے؟“ ابونواس نے
جواب دیا: ”گھبرا تے کیوں ہو، یہ ہماری سوسائٹی کے اصطلاحی الفاظ ہیں جس کی امداد

مخصوص ہوتی ہے اسے ہم اسی قسم کے الفاظ لکھ کر دیتے ہیں...“ یہ سنتے ہی اس نے کہا: ”ابونواس! تم بڑے بے ایمان اور دعا باز ہو...“ ابونواس نے کہا: ”بھائی! مجھے میرے احسان کے بد لے میں تم گالیاں کیوں دیتے ہو؟“ اس نے برجستہ کہا: ”مگبرا تے کیوں ہو؟ یہ میری سوسائٹی کے اصطلاحی الفاظ ہیں جو شکریہ کے ہم معنی ہیں...“

شیر یڈن اور ان کی معذرت

برطانیہ کے مشہور طنز نگار شیر یڈن پارلیمنٹ کے ممبر تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا: ”اس آیوان کے آدمی ممبر گدھے ہیں... پارلیمنٹ کے ممبروں نے ان کے الفاظ پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا اور اعتراض کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ شیر یڈن اپنے الفاظ غیر مشروط طور پر واپس لیں... چنانچہ شیر یڈن اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے اور انہوں نے معذرت کرتے ہوئے کہا: ”آیوان کے آدمی ممبر گدھے نہیں ہیں...“

قاضی مطلب بن محمد کی بستر مرگ پر حاضر جوابی

مکہ معظمه کے ایک قاضی مطلب بن محمد نام کے ہوا کرتے تھے... ان کی بیوی کے پہلے چار شوہر مر چکے تھے... قاضی صاحب پانچواں شکار تھے... جب قاضی صاحب بستر مرگ پر پہنچ تو بیوی نے رونا دھونا مچایا اور کہنے لگی: ” بتاؤ! میں اب اپنی زندگی کہاں اور کیسے گزاروں گی؟“ قاضی صاحب کی رُگ ظرافت قریب الموت ہونے کے باوجود پھر کی اور انہوں نے فوراً جواب دیا: ”چھٹے بد نصیب کے ساتھ...“

شیخ سعدی اور ان کی بیوی

شیخ سعدی ایک بار سیاحت کے خط میں فلسطین کے بیابانوں میں پہنچ گئے... یہ صلیبی جنگوں کا زمانہ تھا... وہاں عیسائیوں نے انہیں پکڑ کر طرابلس الشرق کے علاقہ میں خندق کھودنے کے کام پر لگادیا... شیخ صبر و شکر سے یہ مشقت برداشت کرتے رہے کہ

مدت کے بعد حلب کا ایک معزز آدمی ادھر سے گزرنا... وہ شیخ کو جانتا تھا... ان کو اس حالت میں دیکھ کر بہت ملوں ہوا اور وہ دینار دے کر تید فرنگ سے چھڑا لیا اور اپنے ساتھ حلب لے گیا... نبھی نہیں بلکہ اس انسان نے اپنی ناکندا بیٹی کا نکاح شیخ سے سو دینار مہر موجل پر کر دیا مگر بیوی سخت بد مزانج اور زبان دراز نکلی... اس نے شیخ کا ناک میں دم کر دیا...

ایک دن اس نے شیخ کو طعنہ دیا: "تم وہی تو ہو جسے میرے باپ نے وہ دینار میں خریدا تھا... شیخ نے بر جستہ جواب دیا: "جی ہاں! میں وہی ہوں... آپ کے باپ نے مجھے وہ دینار میں خریدا تھا اور سو دینار میں آپ کے ہاتھ پنج ڈالا..."

عمر ولیث کا ایک غلام

ایران کے مشہور بادشاہ عمر ولیث کا ایک غلام موقع پا کر بھاگ گیا... لیکن بد قسمتی سے گرفتار ہوا اور حاضر دربار کیا گیا... بادشاہ کا وزیر کسی وجہ سے اس غلام سے بہت ناراض تھا... موقع غنیمت سمجھ کر اس نے بادشاہ کو مشورہ دیا کہ اس گستاخ کو فوراً قتل کر دینا چاہیے تا کہ دیگر غلام کبھی ایسی جرأت نہ کر سکیں...

غلام نے وزیر کی یہ بات سنی تو سمجھ گیا کہ ظالم وزیر دشمنی کی وجہ سے مجھے قتل کرانا چاہتا ہے... اس نے بہت ادب سے کہا: "حضور! یہ غلام بادشاہ سلامت کا نمک خوار ہے... بیشک مجھ سے ایک قصور ہوا ہے لیکن میرے دل سے آپ کی خیر خواہی اور محبت کم نہیں ہوتی... لہذا یہ عرض کرنے پر مجبور ہوں کہ مجھے قتل کرا کے حضور میرا خون نا حق اپنی گردن پر نہ لیں... ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن باز پرس ہو تو آپ جواب نہ دے سکیں... پھر اگر میرا قتل ہی مقصود ہے تو پہلے اس کا جواز پیدا کر لیں... بادشاہ نے سوال کیا: "وہ کیسے ہو سکتا ہے؟" غلام فوراً بولا کہ اگر حضور اجازت دیں تو میں اس وزیر کو قتل کر دوں... پھر اس گناہ میں بیشک آپ مجھے قتل کر سکتے ہیں... غلام کی بات سن کر بادشاہ کو بے ساختہ ہنسی آگئی اور اس نے وزیر کی طرف دیکھ کر پوچھا: "اب تیرا کیا

مشورہ ہے؟” وزیر نے خوف سے کانپتے ہوئے عرض کیا: ”حضور! اس فتنے کو اپنے بزرگوں کے صدقے میں آزادی کر دیں تو اچھا ہے...“

جوش ملیح آبادی اور بیگم جوش

ایک مرتبہ جوش ملیح آبادی اپنے گھر میں چند بے تکلف دوستوں سے اپنی محبوباؤں کا تذکرہ کر رہے تھے... یہ ذکر کرتے وہ اتنے جذباتی ہو گئے کہ ان کی آنکھیں نمناک ہو گئیں... اسی عالم میں اچانک ان کی بیگم کمرے میں داخل ہو گئیں اور جوش ملیح آبادی کو روٹے دیکھ کر ان سے اس کا سبب پوچھا... جوش صاحب بولے: ”کچھ نہیں بس ذرا ماں یاد آ گئیں تھیں...“

مصرعہ اٹھایا جائے یا شاعر

مشاعرہ ہو رہا تھا... ایک شاعر مائیک پر اپنا کلام سنارہ ہے تھے کہ اچانک لاڈڑ پسیکر خراب ہو گیا... شاعر کی آواز خاصی کمزور تھی... نحیف آواز کے پیش نظر منتظم مشاعرہ نے شاعروں سے مخاطب ہوتے کہا کہ: ”حضرات مصرعہ اٹھائے...“ مشاعرہ میں دلی کے سابق چیف کمشنز پر ساد بھی بیٹھے تھے... منتظم مشاعرہ کی بات سن کر بولے: ”کیوں صاحب! شاعر ہی کو کیوں نہ اٹھا دیا جائے؟“

امام ابو یوسف اور ان کی محفل کا ایک عجیب واقعہ

امام ابو یوسف کی محفل میں ایک شخص آتا تھا... وہ ہمیشہ صرف سنتا تھا خود کسی نہیں بولتا تھا... ایک بار امام ابو یوسف نے کہا: ”تم ہمیشہ چپ زتے ہو، کبھی تو بولا کرو...“ وہ کچھ جھگک کر بولا: ”بہت بہتر! ایک مسئلہ پوچھتا ہوں... بتائیے کہ روزے دار کو افطار کس وقت کرنی چاہیے؟“ امام ابو یوسف نے جواب دیا: ”جب سورج غروب ہو۔“

جائے...“ اس نے پھر دریافت کیا: ”اگر سورج آدھی رات تک نہ ڈوبے تو؟“ امام ابو یوسف مسکرائے اور بولے: ”تمہارا چپ رہنا ہی بہتر ہے...“

افغانستان کی نسٹری آف ریلوے اور پاکستان کی وزارت قانون ۱۹۷۸ء میں جب روس نے افغانستان پر حملہ کیا تو افغانستان کے بہت سے باشندے بھرت کر کے پاکستان آگئے... ان میں افغانستان کی سابق کابینہ کے وزراء بھی شامل تھے... پاکستان میں ایک پرلیس کانفرنس کے موقع پر وزراء کا تعارف کرایا گیا اور سابق وزراء کے ناموں کے ساتھ ان کے مجھے بھی بتائے جا رہے تھے... ایک سابق وزیر صاحب کے بارے میں بتایا گیا کہ یہ افغانستان کے سابق وزیر ریلوے تھے... ایک صحافی نے حیران ہو کر سوال کیا: ”افغانستان میں توریلوے کا نظام ہی نہیں ہے پھر بھلا وزیر ریلوے کا کیا کام ہے؟“ جواب ملا: ”ہم نے کبھی آپ سے پوچھا کہ آپ کے ملک میں وزارت قانون کیوں ہے؟“

سر عبد القادر اور طرزِ تناول

لندن میں پنڈت نہرو کے اعزاز میں دعوت کا اہتمام کیا گیا تھا، اس میں اور دوسرے معززین کے ساتھ ڈیوک آف ونڈسر اور سر عبد القادر بھی مدعو تھے... ڈیوک آف ونڈسر نے چھری اور کانٹے سے کھانا کھاتے ہوئے سر عبد القادر پر چوٹ کی: ”سر عبد القادر کیا تمہارے مسلمان اب بھی ہاتھوں سے کھانا کھاتے ہیں؟“ جی ہاں جناب! سر عبد القادر نے جواب دیا: ”بالکل اسی طرح جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کھایا کرتے تھے...“ ڈیوک آف ونڈسر جھینپ کر خاموش ہو گئے...

مسویٰ اور اس کے احترام کا ایک واقعہ

ایک بار مسویٰ کہیں جا رہا تھا... راستہ میں ایک چھوٹے سے قصے میں اس کی کار خراب ہو گئی اور اسے رُکنا پڑا... اس نے کارو بیں چھوڑی اور سینما ہال میں داخل ہو گیا... فلم

کے اختتام پر مسولینی کی تصویر دکھائی گئی اور وہاں کے تمام لوگ احتراماً کھڑے ہو گئے... لیکن مسولینی بیٹھا رہا... سینما ہال کا مالک بھاگا بھاگا آیا اور مسولینی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگا: ”ہمارے احساسات مسولینی کے بارے میں آپ جیسے ہی ہیں لیکن بہتر نی اسی میں ہے کہ چاہے منافقت کے ساتھ ہی سہی لیکن کھڑے آپ بھی ہو جائیں...“

نواب رامپور اور مرزا غالب

ایک دن نواب کلب علی خان والٹی رامپور یونیورسٹی گورنر سے ملنے بریلی چار ہے تھے... روانگی کے وقت چہاں اور بہت سے لوگ تھے۔ مرزا غالب بھی موجود تھے۔ مرزا غالب سے رخصت ہوتے ہوئے نواب صاحب نے کہا: ”اچھا مرزا صاحب خدا کو سونپا۔“ مرزا نے برجستہ کہا: ”حضور غصب کرتے ہیں...“ نواب صاحب نے پوچھا: ”کیوں“ مرزا بولی: ”خدا نے مجھے آپ کے پردہ کیا تھا۔ آپ پھر خدا کے پردہ کیے دے رہے ہیں...“

علامہ اقبال اور ان کی اصلاح سے معذوری

علامہ اقبال کے دوست نصراللہ خان کے ایک عزیز حلقہ شیطان میں جا شامل ہوئے یعنی دہریہ ہو گئے۔ نصراللہ خان انہیں لے کر علامہ اقبال کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یہ میرے عزیز خدا کو نہیں مانتے... آپ انہیں سمجھائیں اس پر علامہ اقبال مسکرائے اور فرمایا: ”جس کو اللہ نہ سمجھا کہ اس کو میں کیا سمجھاؤں گا...“

مجید لاہوری اور رشید ندوی کی ساتھ ایک رکشہ والے کا تجربہ

مجید لاہوری اور رشید اختر ندوی غیر معمولی فربہ اندام ایک ہی سائیکل رکشہ پر سوار تھے۔ رکشہ ڈرائیور ان دونوں ہاتھیوں کو بڑی مشکل سے ٹھیک رہا تھا اور پینے پینے ہوا جا رہا تھا۔ راستے میں پتوڑی کی ڈکان دیکھ کر مجید صاحب نے رکشہ رکھا اور پان لینے پلے گئے۔ اتفاق سے جب رشید اختر بھی رکشہ سے اُتر کر سڑک پر ٹھیکنے لگے تو

رکشہ ڈرائیور اس لمحہ کو غنیمت جان کر ایک دم خالی رکشہ لے کر بھاگ کھڑا ہوا... مجید صاحب نے اسے جاتے ہوئے دیکھا تو بلند آواز میں کہا: "ارے بھائی! کہاں جا رہے ہو؟ اپنے پیسے تو لیتے جاؤ..." رکشہ ڈرائیور نے اپنی گردن گھمائی اور ہانپتے ہوئے جواب دیا: "نہیں صاحب! زندگی رہی تو کسی اور سے کمالوں گا..."

شوکت تھانوی اور ملک الموت کی چپت

ایک دفعہ شوکت تھانوی سخت بیمار پڑے... یہاں تک کہ ان کے سر کے بال جھٹر گئے... احباب ان کی عیادت کو پہنچے اور بات چیت کے دوران ان کے سر کی طرف دیکھتے رہے... سب کو متوجہ دیکھ کر شوکت تھانوی بولے: "ملک الموت تشریف لائے تھے... میر پر ایک چپت رسید کر کے چلے گئے..."

پروفیسر پری شان خٹک اور ایک پٹھان ڈرائیور

کراچی پاکستان میں مقدورہ قومی زبان کا اجلاس ہو رہا تھا... گورنگ باؤی کے ممبر پروفیسر پری شان خٹک کو اس اجلاس میں شرکت کے لیے اسلام آباد سے آنا تھا... انہیں لینے کے لیے مقدورہ کی طرف سے ایر پورٹ پر ایک گاڑی بھیجنی گئی جس کا ڈرائیور ان پڑھ پٹھان تھا... وہ پری شان خٹک کے نام کی تختی اٹھائے بڑی دیرے سے انتظار کر رہا تھا... اتنے میں جہاز آ گیا... پری شان خٹک اترے اپنے نام کی تختی پڑھ کر اس کے پاس پہنچے اور بولے: "میں پری شان خٹک ہوں..." ڈرائیور نے غصہ سے جواب دیا: "او خوچہ! جاؤ اپنا کام کرو... ہم خود بہت پریشان ہے..."

جی ایم شاہی کا الیہ

اعداد و شمار کے ماہر جناب جی ایم شاہی نے ایک مرتبہ دوستوں کو بتایا کہ او سط درجے کا ہر آدمی روزانہ چھپس ہزار الفاظ بولتا ہے جبکہ او سط درجے کی عورت روزانہ

تمیں ہزار الفاظ بولتی ہے... پھر آہ بھر کر انہوں نے کہا: ”بُقْسُتِی سے شام کو جب دفتر سے میں اپنے گھر پہنچتا ہوں تو اپنے پچیس ہزار الفاظ استعمال کر چکا ہوتا ہوں جبکہ میری بیوی اپنے تمیں ہزار الفاظ بولنے کا آغاز کرتی ہے...“

ماستر الہ دین کی سائیکلوں کے نام اور بے چاری فلمی ادا کارائیں
ماستر الہ دین اپنی جوانی میں آغا حشر کے ایک تھیٹر میں کام کرتے تھے اور سخنے کا پارٹ ادا کرتے تھے... بلکہ تھے کے طوفان میں تھیٹر میں کسی زمانے میں ان کا طوٹی بولتا تھا... پاکستان بننے کے بعد ماستر صاحب لاہور چلے گئے... ابتداء میں انہیں فلموں میں نوکریا باب دادا کا کردار ملتا رہا... پھر جب پاکستانی فلم اسکرین سے باپ دادا اٹھتے گئے تو ماستر صاحب بھی بے کار ہو گئے... تسلیک آ کر ماستر صاحب نے سائیکلوں کی ڈکان کھول لی اور اپنے کرایے کی سائیکلوں کے نام فلمی ہیر و نئوں کے نام پر رکھ چھوڑے تھے... مثلاً کسی سائیکل کا نام ”مذوبالا“، تو کسی کا ”زگس“، کسی کو ”مینا کماری“ کے لقب سے نوازتے تو کوئی ”صیبحہ“ یا ”مسرت نذری“ تھی ...

جب کوئی گاہک آ کر کہتا کہ ماستر صاحب آدھے گھنٹے کے لیے مدھو بالاعنا نیت کر دیجئے تو وہ اس نام کی سائیکل دے دیتے... ایک بار ایک گاہک نے آ کر پوچھا: ”ماستر صاحب! آج ”صیبحہ نظر نہیں آ رہی ہے“ ماستر صاحب سر پکڑ کے بولے: ”کیا کہوں برخوردار! بشیر تسلیکل صیبحہ کو لے کر گیا ہے ابھی تک واپس نہیں لا لیا...“

خواجہ حسن نظامی اور ایک انگریز

ایک انگریز نے خواجہ حسن نظامی سے کہا: ”سارے انگریزوں کا رنگ ایک سا ہوتا ہے لیکن پتہ نہیں کیوں سارے ہندوستانیوں کا رنگ ایک سا نہیں ہوتا؟“ خواجہ حسن نظامی نے جواب دیا: ”گھوڑوں کے دنگ مختلف ہوتے ہیں لیکن سارے گھوڑوں کا رنگ ایک سا ہوتا ہے...“

ملانصیر الدین اور برتنوں کی اولاد و اموات

ایک دفعہ ملanchir al din کی ایک پڑوی کے یہاں دعوت تھی... وہ ملا سے کچھ برتن مانگ کر لے گیا... بعد میں اس نے برتن واپس کیے تو ملا کے برتنوں کے ساتھ ایک نخنا منا برتن بھی دیا... ملا بہت حیران ہوئے اور پوچھا: ”یہ کیا؟“ پڑوی کہنے لگا یہ عین قانون قدرت کے مطابق ہے... میں نے تمہارے برتنوں کا وہ بچہ دیا ہے جو اس وقت پیدا ہوا جب یہ برتن میرے یہاں تھے...“

کچھ دن بعد ملanchir al din اسی پڑوی سے کچھ برتن لے گئے اور پھر انہیں واپس نہیں کیے... پڑوی اپنے برتن واپس لینے آیا تو ملا نے غمزدہ لجھ میں کہا: ”وہ تو مر گئے“... پڑوی حیران ہو کر بولا: ”برتن مر گئے وہ کیسے؟“ ملا نے اطمینان سے جواب دیا: ”اگر برتنوں کے بچے پیدا ہو سکتے ہیں تو برتن مر بھی سکتے ہیں...“

میکنارا کی عقلمندی

میکناراڈنیش سر جن کے گلینک میں سر جری والی کری پر بیٹھ کر اپنے نوٹوں کا شمار کرنے لگے تو ڈاکٹر نے کہا: ”پیشگی ادا یا گکی کی ضرورت نہیں ہے جناب“ میں جانتا ہوں، ڈاکٹر میکنارا نے سنجیدگی سے کہا... مگر اس سے قبل کہ میں دانت لٹکنے سے پہلے ہی بے ہوش ہو جاؤں... اپنی رقم کا شمار کر لینا ضروری سمجھتا ہوں...“

سید ضمیر جعفری سے عقیق الرحمن کافن کارانہ تعارف

لاہور ٹیلی ویژن کے فنکاروں کی ایک تقریب میں مزاحیہ شاعر سید ضمیر جعفری کا فن کاروں سے تعارف کرایا جا رہا تھا... میزبان نے ایک شخص کا تعارف کرتے ہوئے کہا: ”یہ ہیں مشہور فنکارہ ثروت عقیق کے شوہر جناب عقیق الرحمن“ جعفری صاحب فوراً بولے: ”یوں کہئے نا کہ اتنی بڑی محفل میں یہ واحد صاحب ثروت ہیں...“

انا طول فرانس کی نصیحت

مشہور فرانسیسی ادیب انا طول فرانس نے اپنے ایک دوست کو جو اس سے مستعار کتاب مانگنے آیا تھا یہ نصیحت کی کہ اپنی کتاب کسی کو نہ دو... اگر دو تو واپسی کی امید نہ رکھو... دینے والا بے وقوف اور لے کر کتاب واپس کرنے والا اس سے زیادہ احمد ہوتا ہے... میرے کتب خانے میں جتنی کتابیں تھیں وہ میرے دوست لے گئے... اب تمہیں کتب خانے میں جتنی کتابیں نظر آ رہی ہیں وہ سب میرے دوستوں کی ہیں ...

مرزا غالب اور مہاراجہ رنجیت سنگھ

کہا جاتا ہے کہ ایک بار مرزا غالب اپنا کشکول شاعری لے کر شیر پنجاب مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دربار میں حاضر ہوئے تھے اور شیر پنجاب نے اپنے تمام درباری تک بندوں کو بلا کر مصرع طرح دی تھی: ”کھوون ج لخکد اکیاڑھوں بھلا، کیاڑھوں بھلا“ اس پر دوسرے درباری تک بندوں نے بھی مصرع لگائے تھے... لیکن شیر پنجاب نے انعام و اکرام مرزا غالب ہی کے کشکول میں ڈال دیا تھا کیوں کہ انہیں ان کا یہ مصرع بہت پسند آیا تھا: ”اس مجلس نامعقولاں سے لا حول ولا، لا حول ولا“

علامہ اقبال اور چودھری شہاب الدین

چودھری شہاب الدین لاہور کے میر ہوا کرتے تھے اور علامہ اقبال سے ان کے بڑے بے تکلفانہ تعلقات تھے... چودھری صاحب کارنگ (خدا معاف کرے) بالکل شب تاریک جیسا تھا... ایک دن علامہ اقبال کلب میں بیٹھے ہوئے تھے کہ چودھری صاحب بلیک سوٹ پہنچے ہوئے اندر داخل ہوتے نظر آئے تو علامہ اقبال نے برجستہ کہا: ”اخاہ چودھری صاحب! آپ برہنہ ہی تشریف لے آئے...“

امام غزالی کی حاضر جوابی

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ امام وقت تو تھے ہی لیکن ان کی بذلہ سنجی اور حاضر جوابی بھی مشہور تھی... ان کے پاس دور، دور سے سائل آیا کرتے تھے اور ان کی خوش گوئی و حاضر جوابی سے مطمئن بھی ہوتے تھے اور مخطوط بھی ...

ایک دفعہ کاذکر ہے کہ ایک کرچین سائل ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے بڑے الیہ انداز میں کربلا یہ معلیٰ کا تذکرہ کرتے ہوئے پوچھا: ”کربلا کے میدان میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسوں پر اتنے مظالم ڈھانے گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو آپ لوگوں کے مطابق محبوب الہی بھی ہیں، انہوں نے خالق کائنات کے دربار میں سفارش نہیں کی...“ امام غزالی رحمہ اللہ نے انتہائی سنجیدگی سے جواب دیا: سفارش تو بہت کی تھی لیکن اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا: ”اے نبی! تمہیں اپنے نواسوں کی پڑی ہے... یہاں لوگوں نے میرے بیٹے کو سوی پر چڑھا دیا...“ اشارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف تھا... کرچین سائل لا جواب ہو گیا اور واپس چلا گیا...

جارج واشنگٹن کا کلمہ اڑا

اُستاذ نے بچوں کو جارج واشنگٹن کے بچپن کا مشہور واقعہ سنا کر پوچھا: ”جب جارج واشنگٹن نے تھفہ میں ملے ہوئے کلمہ اڑے نے اپنے باپ کے باغ کے سارے درخت کاٹ ڈالے اور پھر اس کا اعتراف بھی کر لیا تو اس کے باپ نے اسے معاف کیوں نہیں کر دیا؟“ ایک گوشہ سے جواب آیا: ”کیونکہ وہ جانتا تھا کہ واشنگٹن کے پاس ایک نیا کلمہ اڑا ہے...“

تاج محمد آنسو اور ایک نقاب پوش ڈاکو

گولیمار کے بازار سے گزرتے ہوئے تاج محمد آنسو کی ایک نقاب پوش ڈاکو سے مدد بھیڑ ہو گئی... نقاب پوش نے ان کے ماتھے پر پستول رکھ کر کہا: ”تمہارے پاس جو کچھ

ہے میرے حوالے کر دو ورنہ تمہارا دماغ گولی سے اڑا دوں گا...” ”اڑا دو“ تاج محمد آنسو نے کہا: آج کے زمانے میں ہم دماغ کے بغیر زندہ رہ سکتے ہیں، رقم کے بغیر نہیں... ”

جوتے تیار ہیں

مولانا احمد الدین صاحب (موضع میاں علی) ضلع شیخوپورہ نے بتایا کہ ہم ایک دفعہ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ملتان حاضر ہوئے... وہاں ایک شخص کا ملتانی جوتا بہت پسند آیا... شاہ جی نے فرمایا ایسے جوتے بنانے والا ہمارے قریب ہی رہتا ہے... ہماری خواہش پر شاہ جی نے اسے بلوا بھیجا... ہم نے پاؤں کا مپ دے دیا... دوسرے دن جب واپس ہونے لگئے تو ہم نے عرض کیا شاہ جی! آج کل غالص گھنی ملنا دشوار ہے... ہم آپ کے لیے جب آئے تو کچھ گھر کا گھنی لیتے آئیں گے... شاہ صاحب نے منظور کر لیا... کچھ دنوں کے بعد شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کا خط ملا... عزیزم مولوی احمد دین... السلام علیکم و رحمۃ اللہ ”گھنی“ لے کر پہنچو، جوتے تیار ہیں... ”

حلال کو حلال میں ملا کر کھارہا ہوں

ایک دفعہ شاہ جی رحمۃ اللہ مولانا محمد علی جالندھری اور دیگر احباب دسترخوان پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے... مولانا محمد علی صاحب نے سویاں چائے میں ڈال کر کھانا شروع کر دیں... شاہ جی رحمۃ اللہ نے دیکھا تو مسکرا کر فرمایا: یہ آرائیں کچھ بھی بن جائیں مگر انہیں کھانے کا سلیقہ نہ آیا... مولانا نے ہنس کر فرمایا: شاہ جی! حلال میں حلال ملا کر کھارہا ہوں بھلا آپ کو کیوں کراہت آ رہی ہے؟ شاہ جی رحمۃ اللہ خاموش رہے... چند منٹ گزرے اور دیکھا کہ اب بتایا کچھ تھوڑا حصہ کھانے کا رہ گیا ہے... تو چپکے سے ان کی چائے اور سویوں میں سادہ پانی آئندیل دیا اور ہنس کر فرمایا لو میں نے تیرا حلال بھی شامل کر دیا، اب اور مزے سے کھاؤ... سب بُنی سے لوٹ پوٹ ہو گئے... ”

لحن داؤدی

ایک دفعہ مولانا محمد علی صاحب جالندھری سندھ کے طویل تبلیغی دورہ سے واپس آئے تو سفر کی تکان، طبیعت ناساز اور گلا خراب تھا... اسی حال میں شاہ جی رحمہ اللہ کے پاس آپنچھے... شاہ جی رحمہ اللہ خود بھی بیمار تھے... دونوں نے ایک دوسرے کی مزاج پرسی کی... شاہ جی رحمہ اللہ نے پوچھا، بھائی محمد کیا حال ہے؟

مولانا نے کہا شاہ جی! مسلسل سفر پھر روزانہ تقریریں بیمار ہو گیا ہوں، گلا بھی خراب ہو گیا ہے... شاہ جی رحمہ اللہ لیشے ہوئے تھے اُٹھ بیٹھے اور فرمایا: محمد علی خدا کا خوف کرتیرا گلا خراب ہو گیا... پہلے ہی کون سا لحن داؤدی تھا جواب تیرا خراب ہو گیا ہے... یہ سن کر ہم سب اور خود مولانا حکلکھلا کر ہنس پڑے اور ساری طبیعت کی افسردگی جاتی رہی...

روزہ نہ ٹوٹنے کا نسخہ

ایک مرتبہ ایک وکیل صاحب نے رمضان کے دنوں میں حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ علیہ سے مذاق کرتے ہوئے کہا... حضرات علماء تعبیر و تاویل میں یہ طویل رکھتے ہیں کوئی ایسا نسخہ تجویز فرمائیے کہ آدمی کھاتا پیتا رہے اور روزہ بھی نہ ٹوٹے... شاہ جی رحمہ اللہ نے فرمایا: سہل ہے کاغذ قلم لے کر لکھئے: ایسا مار و چاہیے جوان وکیل صاحب کو صحیح صادق سے مغرب تک جوتے مارتا جائے یہ جوتے کھاتے جائیں اور غصے کو پیتے جائیں... اسی طرح کھاتے پیتے جائیں روزہ بھی نہیں ٹوٹے گا... (چنان سالانامہ ص ۱۷)

ہمارا کام تو انگریزی ملازمت چھڑانا ہے

ایک مرتبہ ایک عقیدت مند حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ کہیں ملازمت کا امیدوار تھا... اس نے اپنی آمد کا مقصد عرض کیا اور ایک آفیسر کے نام سفارشی مکتوب کی خواہش ظاہر کی... حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ نے جواب ارشاد فرمایا:

بھائی! میں تو نوکریاں چھڑانے والا پیر ہوں، اگر ملازمت کے لیے کسی سفارش کی ضرورت ہو تو کسی سجادہ نشین یا کسی مخدوم یا کسی بڑے لیدر کے پاس جاؤ... ہماری آشنا نوازی کا یہ عالم ہے کہ اگر آپ کہیں ملازم ہوں اور آپ کے اعلیٰ افسر کو معلوم ہو جائے کہ یہ عطاء اللہ شاہ کا ملنے والا ہے تو فوراً آپ پر کوئی آفت ٹوٹ پڑے گی اور آپ ملازمت سے سبکدوش ہو کر آرام سے گھر میں بیٹھے ہوں گے... اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ میرا بھانجافونج میں بھرتی ہو گیا... میں اس کی والدہ سے ملنے گیا جو میری پھوپھی زاد بہن تھی... وہ اپنے بیٹے کے غم میں رو رہی تھی، میں نے اس سے کہا ویکھ بہن اگر تیرابیٹا ہفتے کے اندر واپس آجائے تو میرا کیا انعام؟ کچھ انعام طے پایا... میں نے اسی روز اس کو ایک خط لکھا (وہ اس وقت بنگال کی کسی چھاؤنی میں تھا) شاہ جی رحمہ اللہ نے تحریر فرمایا:

عزیزم! آپ ایک بڑی مناسب جگہ پہنچ گئے ہیں... اپنے کام کی رفتار سے مطلع کرتے رہنا... وغیرہ وغیرہ نیچے شاہ جی نے دستخط کیے... ”سید عطاء اللہ شاہ بخاری“ خط سنسر ہو کر اس یونٹ کے انگریز کرٹل کو ملا... اس نے فوراً میرے بھانجے کو بلایا اور پوچھا کون ہے عطاء اللہ شاہ بخاری؟ اس نے بتایا تو کرٹل نے اسے واپس جانے نہیں دیا بلکہ اس کا سامان وغیرہ منگوا کر فوراً ہی چھاؤنی سے نکل جانے کا حکم دے دیا... اس کے بعد سفارشی مکتوب لینے والے سے فرمایا... بھائی ہمارا نام تو اس کام کے لیے ہے کہ اگر کہیں ملازم ہو جاؤ تو پھر میری خدمات حاضر ہیں...

اے ہم نفساں! آتشم از من بگریزید ہر کس کہ شود ہمراہ ما شمن خویش ست

(چنان سالنامہ ص ۸۸... ۹۰)

درد لگا و خر

ایک مرتبہ شاہ جی حاجی مولا بخش سو مرد کے مکان پر فروکش تھے... نماز مغرب کے بعد درد میں مصروف تھے کہ مولانا عبدالجید سالک اور مجید لاہوری وہاں پہنچے

سالک صاحب نے شاہ جی رحمہ اللہ کو وظیفہ پڑھتے دیکھ کر یہ شعر پڑھا:
 بر زبان تسبیح و در دل گاؤ خر ایں چنیں تسبیح کے دار دا اثر
 شاہ صاحب جب ورد سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ”میں یقیناً تم دونوں کے خیال
 میں تھا (شاہ جی کا اشارہ گاؤ خر کی طرف تھا) ... (مردیں ۸)

امام کے اوصاف

پنڈی بھٹیاں سے ایک صاحب حضرت امیر شریعت کی خدمت میں ملتان حاضر
 ہوئے اور عرض کیا: شاہ جی ہمارے یہاں ایک جامع مسجد کے لیے عمدہ خطیب کی
 ضرورت ہے... شاہ جی نے فرمایا: عمدہ؟

اس نے عرض کیا: جی ہاں! شاہ جی نے دریافت فرمایا: ”آخر کیسا عمدہ؟“
 نووارد نے عرض کیا... شاہ جی خطیب مرغوب، بہت خوب ہو، حضرت امیر
 شریعت نے فرمایا: عالم بھی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ”جی ہاں!“ شاہ جی رحمہ اللہ نے
 فرمایا: فتوے کا کام بھی دے سکتا ہو؟ عرض کیا: ”جی ہاں!“ حضرت امیر شریعت نے
 دریافت فرمایا، با اخلاق بھی ہو؟ اس شخص نے عرض کیا، جی ہاں! شاہ جی نے فرمایا:
 ”بھائی پھر آپ کی مسجد کے لیے کسی نبی کی ضرورت ہے اور حقیقت یہ ہے کہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں کسی پیغمبر کے پیدا ہونے کا قائل نہیں ورنہ کہیں
 نہ کہیں سے ضرور ڈھونڈ لاتا... (باتیں ان کی یاد رہیں گی ص ۱۰۰)

یہجرت اور مرد کی آمد میں فرق

مرید کے ضلع شیخوپورہ کے سفر کے دوران ایک ذمہ دار پولیس افسر نے سوال کیا:
 ”شاہ جی! اجازت ہو تو ایک بات پوچھوں؟“ شاہ جی نے کہا ہاں بیٹا! کیوں نہیں،
 پولیس افسر نے کہا: ”دوسری جماعتوں کے سیاسی اور مذہبی رہنماء آئے ون مختلف
 شہروں میں آتے رہتے ہیں مگر حکومت کی طرف سے ہمیں کوئی ایسی ہدایت نہیں ملتی کہ

ہم اس کو واج (دیکھ بھال) کریں... لیکن جیسے ہی آپ کسی شہر میں پہنچتے ہیں، ایک دم سے تاریں ٹلنے لگتی ہیں، یہ کیوں؟“

شاہ جی نے برجستہ فرمایا: ”بھائی! جب کوئی بیجوڑا گھر میں آ جائے تو کوئی عورت اس سے پرده نہیں کرتی، مگر جیسے ہی کوئی مرد آ جائے تو تمام گھر میں پرده پرداز کا شور پچ جاتا ہے...“ اس پر متعلقہ افسر حیرت زدہ رہ گیا... (حیات امیر شریعت ص ۵۰۵)

دردواں دانت باقی رہ گیا

حافظ محمد یعقوب صاحب رحمہ اللہ حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کے نواسے سہاران پور تشریف لائے... حاجی مقبول احمد صاحب (جو حضرت سہاران پوری کے سالے تھے) کے دانت میں درد تھا... انہوں نے ان حافظ صاحب سے دانت نکالنے کے لیے کہا اور کہا کہ میں کتنا ہی روؤں، چلاؤں، منع کروں مگر تم نہ سننا دانت نکال ہی دینا... چنانچہ انہوں نے دانت نکالنا شروع کیا، یہ بہت روئے، چلائے اور کہا کہ یہ دانت نہیں دوسرا ہے مگر حافظ صاحب نے ایک نہ سنبھال کر دیا مگر غلط فہمی سے صحیح سالم دانت نکل گیا، دردواں باقی رہ گیا، درد بھی جوں کا توں، دوبارہ پھر دردواں کالا...

ساتھیوں کو دکھلاؤں گا

ایک محدث کی تحریر خراب تھی، لکھائی صاف نہیں تھی، ان کے ساتھی ان پر ہنستے، ان کا مذاق بناتے... ایک جگہ دیکھا کتا میں فروخت ہو رہی ہیں...
 قلمی نسخ تھے، ایک کتاب دیکھی جس کا خط بہت خراب تھا، اس کو کافی رقم دے کر خرید لیا کہ ساتھیوں کو دکھلاؤں گا کہ تم مجھ پر ہنستے ہو ایسے ایسے کتاب بھی موجود ہیں جن کا خط اتنا خراب ہے، مگر آ کر جو اس کو غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ انہیں کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب تھی...

حضرت سہارن پوری رحمہ اللہ کے ایک خادم

حضرت مولانا خلیل احمد سہارن پوری رحمہ اللہ کے ایک خادم تھے جن کی بیوی کا نام حمتی تھا جو حضرت کے گھر میں خدمت کرتی تھیں... ایک روز ان کے شوہر تلاوت کر رہے تھے... جب آیت "قال عذابی اصیب به من اشاء و رحمتی وسعت کل شيء" پر پہنچ تو بڑی شفقت سے بیوی کو پاس بلایا اور کہا کہ لوپی تمہارا نام قرآن پاک میں آیا ہے: "ورحمتی وسعت کل شيء"

کھٹل چور پھصر بہادر

مفتي محمود گنگوہی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کھٹل چور ہوتا ہے پہنچ سے کاشتا ہے اور دیکھ لیا جائے تو اتنی تیز بھاگتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ ایران جا کر سانس لے گا، ہاں پھصر بہادر ہوتا ہے... پہلے ہی آواز کر کے ہوشیار کر دیتا ہے کہ میں آ رہا ہوں...

تین دن میں حفظ قرآن

ہشام ابن کلبی کہتے ہیں کہ میں نے ایسی چیز یاد کی جو کسی نے یاد نہیں کی کہ قرآن پاک مکمل صرف تین دن میں حفظ کر لیا اور ایسی چیز بھولا جو کوئی نہیں بھولا کہ پہنچی لے کر اس ارادے سے بیٹھا کہ ایک مشت سے زائد ڈاڑھی کو کاٹ دوں مگر بجائے مشت کے پیچے سے کاشنے کے اوپر سے کاٹ ڈالی... (شامی ج ۵ ص ۲۶۱)

ملا دوپیازہ کا شیعہ سے اشاروں میں مناظرہ

جہانگیر کے زمانہ میں ایران سے کچھ شیعہ آئے اور بادشاہ کے یہاں قیام کیا... لوگوں کو مناظرہ کا چیلنج کیا مگر کوئی ان سے مناظرہ کرنے کے لیے تیار نہ ہوا، اس لیے کہ سب سوچتے تھے کہ یہ بادشاہ کے مہماں ہیں لیکن ملا دوپیازہ تیار ہو گیا... چنانچہ

مناظرہ کا وقت طے ہو گیا، یہ بھی طے ہو گیا کہ مناظرہ اشاروں میں ہو گا... سوال بھی اشاروں میں ہو گا، جواب بھی اشاروں میں ہو گا، جب مناظرہ کا وقت آیا تو ملا دوپیازہ نے بیک گز لٹھے کے تھان کا عمامہ باندھا اور بیس گز ہی شملہ چھوڑا جس کو لوگ پچھے سے اٹھائے ہوئے تھے اور ایک چوکور بھاری پھر جز دان میں رکھا کہ یہ کتاب اینٹ البر ہے... اگر حوالہ کی ضرورت پیش آئے تو اس سے حوالہ دیا جاسکے جب اسٹچ پر پہنچا تو اپنے جوتے اپنے سامنے اسٹچ پر ہی رکھ لیے ...

مخالف شیعہ نے یہ حال دیکھ کر کہا کہ تم نے یہ کیا بد تمیزی کی کہ جوتے شاہی اسٹچ پر ہی لے آئے، اس پر ملا دوپیازہ نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں شیعہ لوگ جوتا چور تھے، مجھے انذیریہ ہوا کہ کہیں آج ان کی ذریت میرا جوتا نہ چہا لے، اس لیے اٹھا کر اپنے سامنے رکھ لیے، شیعہ بولے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شیعہ تھے کہاں جوان پر تہمت لگا رہے ہواں پر ملا دوپیازہ نے جواب دیا کہ میں بھول گیا خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں وہ ایسا کرتے تھے، وہ بولے کہ اس زمانہ میں بھی شیعہ نہ تھے ...

ملا دوپیازہ بولا کہ ہاں اب یاد آیا خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں وہ جوتا چراتے تھے... انہوں نے کہا کہ اس وقت بھی شیعہ نہ تھے، تب ملا دوپیازہ نے کہا کہ مجھے غلطی ہو رہی ہے خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ضرور ایسا ہوتا تھا وہ بولے کہ اس وقت بھی شیعہ کہاں تھے، اس پر ملا دوپیازہ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بس جی سمجھ گئے جس مذہب کے ماننے والے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں نہ تھے اور نہ ہی اول کے تینوں خلفاء کے زمانہ میں تھے اس مذہب کا کیا حال ہو گا!! اس کے بعد مناظرہ اس طرح شروع ہوا کہ شیعہ نے ایک انگلی دکھائی ملا دوپیازہ نے دو انگلیاں دکھائیں... پھر شیعہ نے پانچوں انگلیاں دکھائیں، ملا دوپیازہ نے مشی بند کر کے دکھائی، پھر

شیعہ نے انڈا دکھایا تو ملا دوپیازہ نے پیاز دکھائیں، اس پر مناظرہ ختم ہو گیا... بعد میں شیعہ نے کہا کہ ملا دوپیازہ بہت بڑا مناظر معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ میں نے ایک انگلی دکھا کر اشارہ کیا کہ ایک اللہ کو ماننا ضروری ہے تو اس نے دو انگلیاں دکھا کر بتایا کہ صرف اللہ کو ماننا کافی نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننا بھی ضروری ہے ...

میں نے پھر پانچ انگلیاں دکھا کر پنجمین پاک (حضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت فاطمہ، حضرت علی، حضرت حسن، حضرت حسین رضی اللہ عنہم) کی طرف اشارہ کیا تو اس نے بند مٹھی دکھا کر اشارہ کیا کہ پانچوں مجمع ہیں... ایک دوسرے سے الگ نہیں اس کے بعد میں نے انڈا دکھا کر اشارہ کیا کہ آسان گول ہے انڈے کی طرح، تو اس نے پیاز دکھا کر بتایا کہ آسان ایک نہیں بلکہ پیاز کی طرح تہ بہتہ متعدد آسان ہیں اس کے بعد ملا دوپیازہ سے حقیقت معلوم کی گئی تو میں نے بتایا کہ جب شیعہ نے ایک انگلی دکھا کر اشارہ کیا کہ تیری ایک آنکھ پھوڑ دوں گا تو میں نے دو انگلی دکھا کر اشارہ کر دیا کہ میں تیری دونوں پھوڑ دوں گا اور جب اس نے پانچ انگلیاں یعنی چپت دکھایا تو میں نے بند مٹھی یعنی مکا دکھا دیا کہ تیرے پاس تو چپت ہے میں تیری خبر مکے سے لوں گا اور جب اس نے انڈا دکھایا تو میں نے پیاز دکھا کر بتایا کہ انڈا بغیر پیاز کے نہیں کھایا جاتا پیاز کے ساتھ کھایا جاتا ہے اور وہ میرے پاس ہے ...

فائدہ: بعض مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ مشکلم کی مراد کچھ ہوتی ہے اور مخاطب کچھ سمجھتا ہے، ملا دوپیازہ نامی شخص گزر ہے، ایسے ہی مشہور نہیں البتہ ایسے لوگ جو باشہوں کے زیادہ قریب ہوتے ہیں ان کی طرف غلط سلط قصے بہت منسوب کر دیے جاتے ہیں ...

شاہجہان کوششاہجہاں سے موسوم کرنے کی وجہ

ایک مرتبہ شاہجہان پر اعتراض آیا کہ وہ تو شاہ ہند ہے... اس کوششاہجہاں کیوں کہا جاتا ہے اس کے یہاں ایک نو عمر لڑکا تھا وہ بولا کہ میں جواب دوں گا وہ یہ کہ ہند کے

جتنے اعداد ہیں جہاں کے بھی اتنے ہی ہیں، ہند کے اعداد ان شے ہیں... اس طرح کہ جہاں کے پانچ نوں کے پچاس اور دال کے چار کل ان شے ہوئے جہاں کے بھی ان شے ہیں... اس طرح کہ جسم کے تین ہا کے پانچ الف کا ایک اور نوں کے پچاس کل ان شے ہو گئے... اس لیے اس کو شاہ ہند کے بجائے شاہ جہاں کہا جاتا ہے...

ملا دوازدہ کی تشریح

سہارن پور میں ایک مدرس تھے مولانا ثابت علی صاحب رحمہ اللہ ان سے جب کوئی طالب علم حاشیہ دیکھ کر سوال کرتا تو دریافت فرماتے کہ یہ بتلو اور حاشیہ کس کا ہے؟ ملا دوازدہ کا قول معتبر نہیں... جہاں پر حاشیہ ختم ہوا ہے وہاں پر بارہ کا نمبر لکھا ہوتا ہے اس کو ملا دوازدہ فرمایا کرتے تھے... یاد رہے کہ ۱۲ کا نمبر انہی کا مخفف نہیں بلکہ حد کا نمبر ہے جا کے آٹھ عدد اور دال کے چار کل بارہ ہوئے... اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں پہنچ کر بات اپنی حد کو پہنچ گئی...

مختلف زبانوں میں لکھنے سے سر میں درد

نزارت والوں کے واقعات بھی عجیب ہیں، ایک نواب صاحب زمیندار تھے، ان کے ملازم نے گاڑی کی اجرت کا حساب لا کر دکھایا جس کے اوپر لکھا تھا کرایہ آمد و رفت ریلوے اسٹیشن چار آنہ، اس کو دیکھ کر نواب صاحب کہنے لگے کہ ارے! یہ کس زبان میں لکھ کر لائے ہو، سر میں درد ہو گیا... کرایہ عربی، آمد و رفت فارسی، ریلوے اسٹیشن انگریزی، چار آنہ ہندی، ایک زبان میں لکھ کر لاؤ... تب ملازم گیا اور دوبارہ اس طرح لکھ کر لایا: بھاڑا آنا جانا اڑہ بھگ بھگ گاڑی ایک چونی...

جھوٹ کا پہاڑا

مفتوحی محمود گنگوہی فرماتے ہیں کہ دارالافاء میں حضرت مہتمم صاحب (قاری محمد طیب صاحب) تشریف لائے، ان کو جھوٹ کا پہاڑ اتنا یا بہت پسند کیا اور لکھ کر گھر لے

گئے کہ وہاں سناؤں گا... وہ یہ ہے: جھوٹ اکن جھوٹ، جھوٹ دونی مبالغہ، جھوٹ
تیابہانہ، جھوٹ چوک دھوکا، جھوٹ پنج سفید جھوٹ، جھوٹ چہنگ تہمت، جھوٹ سے
بہتان، جھوٹ اُٹھے غدر، جھوٹ نم فاق، جھوٹ دھام کفر

غیر مسلم کیلئے ایصال ثواب کی صورت

عرض... غیر مسلم صدر جمہوریہ کے مرنے پر لوگ تعزیت کے لیے جا رہے ہیں...
معلوم ہوا ہے کہ وہاں ایصال ثواب کے لیے کچھ پڑھنا بھی ہے اور مجھے پڑھنے کے
لیے تجویز کیا ہے، اب میں کیا کروں، ان سے تعلق تھا مجبور آجانا ہے...
مفتقی محمود و گنگوہی رحمہ اللہ کا ارشاد... آپ جائیے اور پڑھتے رہئے "وسیق
الذین کفروا الی جہنم زمرا... الخ" ان کو کیا معلوم اس کا ترجمہ کیا ہے؟

جیل کی عدت

حضرت مدفنی رحمہ اللہ جیل سے رہا ہوئے تو حضرت مولانا عبداللطیف صاحب
نااظم مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور کی قیام گاہ پر تشریف لائے... اندر ورنی حصہ میں بیٹھے
تھے گرمی کافی تھی اس کا احساس کر کے ارشاد فرمایا کہ اب ہم جیل میں تھوڑا ہی ہیں کہ اتنی
گرمی برداشت کریں باہر بیٹھنا چاہیے اس پر ناظم صاحب نے فرمایا جی ہاں! جیل میں تو
نہیں مگر عدالت تو ہے ہی لیعنی آپ ضمانت پر آئے ہیں مقدمات تو بھی باقی ہیں...

وہ نہیں بولی پھر

ایک صاحب ریل میں سفر کر رہے تھے، پان کھا کر کھڑکی میں سے پیک جھاڑی
وہ ہوا کے ذریعہ اڑ کر دوسری کھڑکی سے اندر ہی لوٹ آئی اور کسی عورت کے گال پر
آپڑی، وہ عورت بلوتی چلاتی ہوئی ان کے پاس آئی حال یہ کہ پیک اس کے گال
پر پڑی ہوئی ہے اور گالیاں دے رہی ہے، مولانا اپنا پان کاٹ کر ٹھیک کر رہے تھے،

جب وہ بول کر تھک گئی تب مولانا نے فرمایا آپ کا ہے کو خفا ہو رہی ہو، اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنا تھوکا ہوا چاٹ بھی سکتا ہوں، وہ نہیں بولی پھر...

سائنس کی ترقی

ایک سکھ سفر کی نیت سے گھر سے چلا، ریلوے اسٹیشن پہنچ کر دہلی کاٹکٹ لے لیا اور گاڑی میں اوپر کی سیٹ پر لیٹ گیا سو گیا، گاڑی صبح کو کسی اسٹیشن پر ٹھہری، کچھ لوگ چائے پانی وغیرہ کے لیے نیچے اترے، یہ بھی اتراء، وہاں ایک پل تھا، اس کے پار چلا گیا، واپس آنے میں اس کو اتنی دیر ہو گئی کہ اس کی ریل گاڑی چل گئی اور دوسری گاڑی بمبئی جانے والی اسی پلیٹ فارم پر لگ گئی، اس کو پتہ بھی نہیں چلا یہ سمجھا کہ وہی گاڑی ہے اس پر سوار ہو گیا اور اوپر والی سیٹ پر پہنچ گیا اور گاڑی چل دی، نیچے والی سیٹ پر بیٹھے شخص نے اس سے پوچھا سردار جی کہاں جا رہے ہو؟ اس نے کہا میں دہلی جا رہا ہوں، اس نے ان سے پوچھا آپ کہاں جا رہے ہیں؟ جواب دیا بمبئی جا رہا ہوں... اس پر سکھ نے کہا دیکھئے سائنس کی ترقی کی اوپر والی سیٹ دہلی جا رہی ہے اور نیچے والی بمبئی جا رہی ہے...

جگہ لینے کے لیے کہہ رہا ہے

دہلی کی جامع مسجد میں دو میواتی منبر کے سامنے نماز جمعہ کیلئے آ کر بیٹھے گئے... دوسری صفائحی لہر ہو گئی اتفاق سے ان میں سے ایک کی رتی خارج ہو گئی تو پیچے والے شخص نے اس سے کہا کہ وضو کر کے آ تیراوضنوت گیا تو اس کے ساتھی نے کہا تو بیٹھا رہ، یہ تو جگہ لینے کے لیے کہہ رہا ہے کہ تو وضو کر لیے جائے اور یہ تیری جگہ لے لے اور ایسے کہہ رہا ہے جیسے یہاں سب وضو سے ہی بیٹھے ہیں...

اس میں احیاء موتی کی تاثیر بھی ہے

دارالعلوم میں ایک پشاوری طالب علم کو ہندوستانی استاذ نے پیٹ دیا... استاذ تھا

ہندوستانی... طالب علم تھا پشاوری، اس لیے پشاوری طلباء طیش میں آگئے کہ ہندوستانی نے پشاوری کو کیسے مارا؟ آپس میں مشورہ کر کے اس طالب علم کے سر پر وغیرہ میں پٹی باندھ کر چار پائی پر لٹایا اور نور دہ کے سامنے لا کر رکھ دیا... حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتی رحمہ اللہ درک سے فارغ ہو کر وہاں سے گزر رہے تھے... پوچھا یہ کیا ہے؟ عرض کیا فلاں استاذ نے اس کو اتنا مارا کہ مرنے کے قریب ہو گیا ہے... مولانا الٹھی ساتھ رکھتے تھے... بس زور سے ایک ماری وہ انٹھ کر بھاگا... مولانا اس کے پیچے وہ آگئے... اس کے بعد مولانا نے فرمایا کہ اس لٹھی میں احیاء موتی (مردوں کو زندہ کرنے) کی تاشیز بھی ہے یعنی یہ غصائے موسوی بھی ہے اور عصائے عیسوی بھی ہے، یہ مقوی بھی ہے...

پانی کی قیمت

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک مرتبہ کسی میدان میں سخت پیاس لگی... ایک بدلوی مشک بھر کر پانی لیے جا رہے تھے... امام صاحب نے اس سے پانی مانگا تو اس نے کہا میں پانچ درہم میں پوری مشک کا پانی دوں گا... امام صاحب کو اس کی بے رحمی پر بہت غصہ آیا... مگر آپ نے خوشی خوشی پانچ درہم میں پوری مشک کا پانی اس سے خرید لیا... پھر آپ نے اس کو روغن زیتون ملا ہوا ستونیات فرمایا... وہ خوش ہو کر کھانے لگا اور خوب کھایا... مگر ایک توستو پھر روغن زیتون ملا ہوا... کھاتے ہی بدلوی پر پیاس کا غلبہ ہوا اور اس نے امام صاحب سے پانی مانگا تو آپ نے فرمایا کہ میں پانچ درہم میں ایک گلاں پانی دوں گا... لیتا ہو تو لوور نہ اپناراستہ پکڑو... بدلوی جب مارے پیاس کے، چج کرنے لگا تو مجبوراً پانچ درہم میں ایک گلاں لیا...

اسی طرح امام صاحب کی دانائی کی بدلت پانی کے ساتھ ساتھ ان کے پانچوں درہم واپس مل گئے اور بے رحم بدلوی کو عبرت آموز سبق بھی مل گیا... (ثرات الاولاق ج ۱ ص: ۱۷۸)

دیوان زم زم کے کنوئیں میں

حضرت مولانا عبدالرحمن جامی علیہ الرحمۃ کو کون نہیں جانتا کہ کمال علم و عمل کے ساتھ ساتھ میدان شاعری کے بھی بہت بڑے مشہور شہسوار تھے... ایک دن ایک اناڑی شاعر اپنا دیوان لے کر آپ کو اپنا کلام سنانے لگا... بڑی دیر تک وہ اپنی تک بندی کے اشعار سنانا کر آپ کی سمع خراشی کرتا رہا اور آپ ناگواری کے باوجود داس کی دل جوئی کے لیے خاموش بیٹھے رہے، پھر وہ کہنے لگا... حضور میں اس دیوان کو سفر حج میں بھی لے گیا تھا اور اس کو غلاف کعبہ میں پکھا دیر کھنے کے بعد مجر اسود سے بھی اس کو مس کر کے لایا ہوں، یہ سن کر حضرت جامی کا پیانہ صبر چھلک پڑا...

آپ نے نہایت سنجیدگی سے فرمایا کہ ایک کسر رہ گئی... کاش! تم نے اس کو زم زم شریف کے کنوئیں میں بھی غوطہ دے لیا ہوتا تو بڑا ہی اچھا ہوتا کہ یہ دھل دھلا کر بالکل صاف ہو جاتا... اناڑی شاعر مولانا جامی کا یہ تلخ جملہ اور زہر یا طنز کر بہت سبک ہوا اور منہ لٹکائے ہوئے وہاں سے روپکر ہو گیا... (مقدمہ یوسف زیجا)

جلدہ کا قاضی

قاضی یحیی بن ائمہ نے ایک شخص کو جلدہ شہر کا قاضی بنایا کر بھیجا... جب قاضی کو خبر ملی کہ امیر المؤمنین ہارون رشید جلدہ شریف لانے والے ہیں تو اس نے وہاں کے عوام و خواص کو بلا کر سمجھایا کہ جب امیر المؤمنین کا جلوس نکلے تو تم لوگ خوب چلا چلا کر کہنا کہ جلدہ کا قاضی بہت اچھا ہے...

جب امیر المؤمنین کا جلوس نکلا تو کوئی بھی نہیں گیا... یہ دیکھ کر قاضی صاحب خوب بڑا عمameہ باندھ کر اور داڑھی میں تیل کنگھی کر کے خود راستے پر جا کر کھڑے ہو گئے اور جب امیر المؤمنین اور قاضی القضاۃ امام ابو یوسف کی سواری گزری تو آپ

زور سے چلا چلا کر اعلان کرنے لگے کہ جبلہ کا قاضی بہت اچھا ہے... امام ابو یوسف اسے پہچان کر ہنسنے لگے... امیر المؤمنین نے ہنسنے کا سبب دریافت کیا تو امام ابو یوسف نے فرمایا کہ جبلہ کے قاضی کی تعریف کرنے والے خود ہی جبلہ کے قاضی ہیں... یہ سن کر امیر المؤمنین کو اس قدر بُشی آئی کہ گھوڑے کی رُکاب میں سے پاؤں الگ ہو گیا، پھر امیر المؤمنین نے اس حق قاضی کو معزول کر دیا... (مطہر فوج ص ۲۲۹)

منہ میں تھوک

ایک مہمل گو شاعر نے حضرت مولانا جامی علیہ الرحمہ کے پاس آ کر پہلے اپنی مہمل اور بے تکنی شاعری سے علامہ مددو ج کادما غ چاث ڈالا اور آپ اخلاق انصبر کے ساتھ اس کے اشعار سننے رہے، پھر اس نے فخریہ لجھے میں کہا کہ رات خواب میں حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت ہوئی اور انہوں نے میرے منہ میں اپنا العاب وہن ڈالا... حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہیں غلط فہمی ہوئی وہ تمہارے منہ پر تھوک کے کیلے آئے تھے تم نے منہ کھول دیا اور تھوک منہ میں جا پڑا... (علمی لائنس ص ۱۰۵)

حسنِ مَزَاج

ایک شخص بہت غریب تھا اس کے پاس کھانے کو کچھ نہ رہا... تو اپنی بیوی سے کہنے لگا... بچوں کو نہیاں بھیج دوا و تم اپنے میکے چلی جاؤ اور میرا اللہ مالک ہے... میں اپنے سر اال چلا جاؤں گا...

☆ شوہر نے چھوٹکھیاں ماریں اور بولا ان میں سے تین مذکرا اور تین موئنش تھیں.... بیوی نے حیران ہو کر پوچھا تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ شوہرنے کہا بہت آسانی سے، اس لئے کہ تین کھیاں کسر ڈر پیٹھیں اور تین آئینے پر...

لطیفہ

ایک مالدار و کیل نے وفات سے پہلے وصیت کی کہ میر اسارا مال میرے مرنے کے بعد پاگلوں میں تقسیم کر دیا جائے... کسی نے وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ میرے پاس جو کچھ ہے وہ مجھے پاگلوں ہی سے ملا ہے...

مطلوب یہ ہے کہ غصہ اور انتقام آدمی کو اندازا اور پاگل کر دیتا ہے اور وہ دوسروں کی ضد میں ایسے کام کرنے لگتا ہے جس کا خود اسے نقصان اٹھانا پڑتا ہے... یقیناً ایسی ہر کارروائی پاگل پن ہے...

جس ہے کہ جو شریعت کو چھوڑتا ہے اور انصاف کیلئے انگریز کے قانون کی مدلیت ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پاگلوں کی طرح کورٹ پچھری میں ذیل و رسو اکر دیتے ہیں... ایسا شخص حقیقت میں پاگل ہے...

ہمت افزال طیفہ

ایک بڑی خانقاہ کے برآمدے میں کئی عمر رسیدہ حضرات اپنی زندگیاں وقف کیے ہوئے تھے... کچھ عمر کا تقاضا اور کچھ عوارض کی وجہ کہ ان کا اٹھنا بیٹھنا مشکل تھا... اور وہ سہارے سے ہی اٹھتے بیٹھتے تھے... اور اس اپنی چار پائیوں پر لیٹے رہتے تھے....

ایک مرتبہ خانقاہ میں ایک پاگل شخص کو پکڑ کر لایا گیا... تاکہ بڑے حضرت صاحب سے دعا اور دم کرالیں... حضرت سے ملاقات دو تین گھنٹے بعد ہونی تھی تو لوگوں نے اس پاگل کو عمر رسیدہ حضرات کی رہائش کے قریب ایک کمرے میں بند کر دیا... وہ پاگل باہر نکلنے کے لیے دروازہ پیش تارہا...

خدا کا کرنا کہ کمرے میں ایک بڑا ڈنڈا رکھا تھا...
پاگل نے اس سے دروازہ پیشنا شروع کر دیا...

بالآخر اس نے دروازہ توڑ دیا... اور اس حالت میں باہر آیا کہ سخت غصے میں
تھا... اور وہ بڑا ذرا بھی اُس کے ہاتھ میں تھا...

برآمدے میں مقیم عمر رسیدہ حضرات نے جب اُسے دیکھا تو ان کی کیا حالت ہوئی؟
دیکھنے والوں نے دیکھا کہ وہ پرانے بوڑھے جو انہوں بیٹھنیں سکتے تھے خوف کے
مارے ایک دوسرے پر گرتے پڑتے... بھاگتے اور اچھلتے پھر رہے تھے

معلوم ہوا کہ ہمت اور جذبہ موجود ہوتا ہے جس سے کام نہیں لیا جاتا... آج دنیا
کے معاملے میں تو ہمت کر لی جاتی ہے لیکن دین میں غفلت ہو جاتی ہے... نماز کے
معاملے کو دیکھنے... معمولی تکلیف یا اپنی راحت کیلئے کرسی پر بیٹھ کر پڑھنی شروع کر دی

جاتی ہے... کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والا زمین پر سجدہ کرنے کا لطف کیا جانے؟
اس لیے اپنی ہمت کو جوان رکھیں اور علاج بھی جاری رکھیں..... با مر مجبوری کرسی
پر نماز پڑھنی پڑے تو نوابوں کی طرح نیک لگا کر نہیں...

بلکہ عاجزی سے بیٹھا جائے کہ دیکھنے والے کو پتہ چلے کہ یہ احکم المکین کے دربار
میں سجدہ ریز ہونے کے لیے آیا ہے... اللہ تعالیٰ ہم سب کی ہمتوں کو جوان رکھے آمین

مسکرائے

• استاد (شاگرد سے) نیم گرم پانی لے آؤ... ایک شاگرد آدمی گھنٹے کے
بعد خالی ہاتھ واپس آگیا... استاد: پانی کیوں نہیں لائے؟ شاگرد: نیم کا درخت
نظر نہیں آیا... پانی کیسے لاتا؟

• ☆ ایک فقیر نے قریب سے گزرتے ایک شخص کو دیکھ کر صد الگائی:

”اندھے فقیر کو ایک روپیہ دیتا جا...“

اس شخص نے فقیر کو دیکھتے ہوئے کہا: ”روپیہ تو میں دے دوں...
مگر اس کا کیا ثبوت ہے کہ تم واقعی اندھے ہو؟“

فقیر نے ایک درخت کی طرف انگلی کرتے ہوئے کہا:
 ”وہ سامنے آم کا درخت تمہیں نظر آ رہا ہے؟“
 اس شخص نے جواب دیا: ”ہاں نظر آ رہا ہے...“
 امتحانی پرچے میں سوال تھا: ”چیلنج کے کہتے ہیں؟“
 ایک لڑکے نے سارا پرچہ خالی چھوڑ دیا اور آخری صفحے پر لکھ دیا: ”اب نمبر
 دے کر دکھائیں... یہ ہے چیلنج!“

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے لطائف خلو اور غلو

فرمایا کہ کسی سعی و کوشش سے اور اپنی اصلاح کی فکر سے منع نہیں کرتا ہاں غلو سے منع کرتا
 ہوں نہ تو خلو ہونہ غلو ہو (یعنی شریعت کے مقابلہ میں مقاومت نفس کر کے درع اختیار کرے)

آرام اور حرام

فرمایا کہ ہم لوگوں کا ایسا ناپاک نفس ہے کہ بغیر آرام کے ہم حق تعالیٰ سے محبت
 نہیں ہوتی ہے اس لئے ہمیشہ یہ کرنا چاہئے کہ آرام سے رہیں لیکن حرام سے ڈریں...
 اب پیروں نے تو آرام کو چھوڑ دیا اور حرام سے نہ بچایا...
 پھر فرمایا کہ میرے یہاں تو وہ آوے جس کو ہر وقت اپنے اوپر آرے چلانے
 ہوں... قدم قدم پر یہ خیال ہو کہ یہ کام جائز ہے یا ناجائز...

جوار اور جوar

ایک قاری صاحب کا خط آیا ہے کہ اگر حضرت کے قرب و جوار میں کوئی
 ملازمت مل جائے تو مناسب ہے... فرمایا کہ قرب و جوار میں یہاں تو جوار... ملے گی
 اور وہ چاہتے ہیں کہ پرانے ملیں...

چراغ سحری اور چراغ شام

فرمایا کسی بڑھے نے ایک جوان بزرگ کے سامنے کہا کہ ہم تو چراغ سحری ہیں... انہوں نے خوب جواب دیا... کہ حضرت آپ نے ساری رات جل تو لیا ہم تو چراغ شام ہیں... ایک جھونکے میں ختم... ایک رات بھی جلنے نہ پائے...

ضاد کیسے پڑھیں

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایک شخص نے پوچھا کہ حضرت! ضاد کو کس طرح پڑھنا چاہیے؟ آپ نے سائل کی کم علمی کے پیش نظر فرمایا کہ ویسے ہی پڑھنا چاہیے جیسے لکھا ہوا ہے...

اس برکت کو کہیں اور منتقل کر دیں

ایک شہر کے لوگوں نے مامون کے سامنے شہر کے والی کی شکایت کی... مامون نے انہیں جھٹلایا اور کہا کہ مجھے اس کے متعلق یہ بات تحقیق سے معلوم ہوئی ہے کہ وہ بہت عادل ہے اور اپنی رعیت پر احسان کرتا ہے... شکایت کرنے والے لوگوں کو شرم آئی کہ مامون کی بات رد کریں چنانچہ ان میں سے ایک بوڑھا آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا... اے امیر المؤمنین اس عادل والی نے پانچ سال تک خوب عدل و انصاف کر لیا ہے اب آپ اسے کسی اور شہر بھیجیں تاکہ دوسرے لوگ بھی اس کے عدل و انصاف سے مستفید ہو سکیں اور آپ کو زیادہ سے زیادہ دعا میں ملیں... مامون نہیں پڑے اور شرمندہ ہوئے اور والی کو اس شہر سے ہٹانے کا حکم دیا...

اچھی عورت

کسی نے ایک اعرابی یعنی دیہاتی سے سوال کیا کہ عورتوں میں سب سے افضل

کون ہے؟ اُس نے جواب دیا جو کھڑی ہو تو عورتوں میں دراز قد ہو... بیٹھے تو ان میں بڑی لگے... بولنے میں بچی ہو... اور غصے کے وقت بردار ہو... جب نہیں تو صرف مسکرائے... جب کوئی چیز بنائے تو خوب بنائے وہ اپنے خاوند کی فرمانبردار اور اپنے کھر میں زیادہ رہنے والی ہو... اپنی قوم میں معزز ہو مگر خود کو کم تر سمجھے... محبت کرنے والی اور اولادیں والی ہو... اور اس کا ہر معاملہ قابل ستائش ہو...

جس کا باپ تو ہے، وہ تسلیم ہی ہے

منصور نے زیاد بن عبد اللہ کو لکھا کہ وہ خزانے کا تمام مال بیواؤں، نایبیناؤں اور تسلیموں میں تقسیم کروے... یہ تقسیم شروع ہوئی تو ایک غافل شخص جس کا نام ابو زیاد انبیٰ تھا اس نے آکر کہا کہ اللہ تیرا بھلا کرے... میرا نام قواعد میں لکھ دیں تو زیاد نے کہا اللہ تجھے معاف کروے قواعد تو ان عورتوں کو کہتے ہیں جو خاوندوں سے الگ کھروں میں بیٹھی ہوئی ہوئی ہیں... تو اس آدمی نے کہا پھر میرا نام نایبیناؤں میں لکھ دیں سے زیاد نے حکم دیا کہ اس کا نام نایبیناؤں میں لکھ دیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ول کے اندھوں کو بھی نایبینا کہا ہے...

بخل

ایک بخلیل آدمی نے کھر خریدا اور اس میں منتقل ہو گیا... پہلے ہی دن ایک فقیر نے اس کا دروازہ کھلنکھلایا تو اس نے کہا... یَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْكَ (اللَّهُمَّ هِيَ كَشَادِيَّ دَرَے) تھوڑی دیر بعد دوسرا فقیر آگیا تو بخلیل نے کہا... "إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتَّيْنِ" (بے شک اللہ تعالیٰ روزی دینے والا اور مضبوط قوت والا ہے) تھوڑی دیر بعد تیسرا فقیر آگیا تو بخلیل نے اس سے کہا کہ "وَاللَّهُ يَوْزُفُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ" ... (اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے)

پھر بخلیل اپنی بیٹی کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا اس محلہ میں مانگنے والے کس

قد رزیا دہ ہیں؟ بیٹی نے جواب دیا کہ اے میرے والد اگر آپ کے عطا ہے کرنے کا
یہی انداز رہا تو پھر ہمیں اس کی پرواہ نہیں...

لارڈ برکن ہیڈ اور ان کی وکالت

لارڈ برکن ہیڈ ابھی نوجوان بیرون شعبی تھے کہ ایک دن عدالت میں نجح مخالف پارٹی
کی کھلم کھلا حمایت کر رہا تھا انہوں نے احتجاج کیا تو نجح نے ڈانٹ پلائی اور گرم گفتاری
ہو گئی، نجح نے طیش میں آ کر کہا: ”میاں! صاحبزادے تم بہت بد تیز ہو“ لارڈ برکن کی قوت
برداشت جواب دے گئی اور انہوں نے برجستہ جواب دیا: ”درachiL ہم دونوں بد تیز
ہیں... فرق صرف اتنا ہے کہ آپ پختہ ہو چکے ہیں اور میں مشق کر رہا ہوں“...

جارج برناڈشا اور چمڑش

جارج برناڈشا بہت دبلے پتلے اور فقاد چمڑش بہت موٹے تھے...
ایک بار چمڑش نے برناڈشا سے کہا: ”کہ“ اگر کوئی آپ کو دیکھ لے تو یہ سمجھے گا کہ
انگستان میں قحط پڑا ہوا ہے“..... برناڈشا نے مسکرا کر جواب دیا: ”اور آپ کو دیکھنے
کے بعد قحط کی اصل وجہ بھی سمجھ میں آ جائے گی“...

ابراهیم جلیس اور عوامی عدالت کی حالت زار

ابراهیم جلیس مرحوم کے ہفت روزہ ”عوامی عدالت“ کی حالت بے حد خراب
تھی... ہر شہر سے زیادہ تر کا پیاس واپس آ جاتی تھیں... ایک دن جلیس صاحب کو است
کرنے والے ایک خوشامدی مدیر نے انہیں خوش کرنے کیلئے کہا:
”جلیس صاحب! پرچہ کا معیار روز بروز بلند ہوتا جا رہا ہے“... جلیس صاحب
نے واپسی کے بنڈلوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے برجستہ کیا: ”جی ہاں! ان پر چوں
کا مینار بھی روز بروز بلند تر ہوتا جا رہا ہے“...

ترکی بہ ترکی

جاحظ نے اپنی سوانح حیات میں لکھا ہے کہ میں ایک بار بصرہ کی ایک مشہور شاہراہ سے گزر رہا تھا... میں نے جو توں کی ایک شاندار دکان دیکھی...
میں اس کے اندر چلا گیا اور ایک خوبصورت جوتا پسند کیا اور صاحب دکان سے اس کی قیمت دریافت کی... جواب ملا ”دوس درهم“ یہ بہت زیادہ تھے...
اس لئے مجھے غصہ آگیا میں نے کہا ”اگر یہ میں اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر جو گائے قربان کی تھی اس کی کھال کا بھی بنا ہوا ہوتا تب بھی میں اس کیلئے ایک درهم سے زیادہ ادا نہ کرتا“... دکاندار نے یہ سنا اور جیسے کچھ سوچتے سوچتے چونک اٹھا میری طرف نظر میں اٹھائیں اور کہا ”اگر تمہارے پاس اصحاب کہف والے درهم ہوتے تب بھی میں تمہیں یہ جوتا ایک درهم میں نہ دیتا“...

شریف اور شریفے

علی گڑھ کی ایک تقریب میں لوگ کھانے کے بعد شریفے کھارے ہے تھے اس تقریب میں مولانا محمد علی جو ہر بھی شریک تھے... مولانا نے شریفے کھانے کے بعد اسکے بیچ آنگن میں پھینکنے شروع کر دیئے تو لوگوں نے کہا...
مولانا صاحب یہ کیا کر رہے ہیں سارے آنگن میں شریفے اگ آئیں گے...

مولانا نہ س کر بولے... اچھا ہے علی گڑھ میں دیے بھی شریفوں کی کمی ہے...

چاپلوسی کی برکت

ایک مرتبہ طلباءِ حدیث سے فرمایا یہ جو آپ دارالحدیث دیکھتے ہیں... دارالعلوم دیکھتے ہیں درس گاہیں اور طلبہ کو دیکھتے ہیں یہ حضرت شیخ العرب واجم مولانا حسین احمد

مدنی رحمہ اللہ کی خدمت اور چاپلوسی کی برکت ہے... میں اپنے اساتذہ کی خدمت کرتا تھا... اللہ تعالیٰ نے مجھ سے جتنا کارخیر لیا یہ سب خدمت کی برکت ہے...

ایک دلچسپ لطیفہ

ایک بادشاہ تھا اس نے اعلان کیا کہ جو ہمارے ہاتھی کو زلا دے اس کو ہم بہت انعام دیں گے بڑے بڑے مصیبت زدہ آئے اور کان میں کہا کہ میرا بیٹا مر گیا، کسی نے کہا کہ میری تجارت لاس (Loss) جا رہی ہے اور کسی نے کہا کہ میری بیوی کو کینسر ہو گیا لیکن کسی کی مصیبت سن کر ہاتھی بالکل نہیں رویا... مگر ایک مولا نا صاحب نے جب اس کے کان میں کچھ کہا تو ہاتھی زار و قطار رو نے لگا... لوگوں نے کہا مولا نا صاحب آپ نے اس کے کان میں کیا کہہ دیا... کہا کہ میں نے اسے اپنی تنخواہ بتا دی... بس اتنی تھوڑی سی تنخواہ کا سُن کر ہاتھی بھی رو نے لگا کہ بے چارے کا کیسے گزارہ ہوتا ہو گا... ہاتھی تو روپڑا مگر کمیٹی والوں کے آنسو نہیں نکلتے، اللدان کے دل میں بھی رحم ڈال دے...

مچھروں کا یقینی خاتمه

کراچی میں ایک علاقہ ہے لا لوکھیت... وہاں ایک پٹھان نے دیکھا کہ ایک آدمی مچھر کی دو انچ رہا تھا اور ایک گھنٹہ میں سورپے کمالیے... اس نے سوچا کہ ہم دن بھر بلاک ڈھوتے ہیں، خون پسینہ بہاتے ہیں تو سارے دن میں دس روپے ملتے ہیں لہذا چلو، ہم بھی قسمت آزمائیں... اس نے راکھ کی پچاس پڑیاں بننا کر تھیلے میں رکھ لیں اور کہا کہ یہ پڑیا مچھروں کی دوڑے، ایک مچھر نہیں رہ سکتا... دوروپے کی ایک پڑیا ہے مچھروں سے نجات دلانے والی... وہیں ایک لکھنؤ کے آدمی شیر و انی پہنے بٹن لگائے ہوئے کھڑے تھے... وہ بھی پٹھان کے چکر میں آگئے اور دروپے کی پڑیا لے لی... جب مجمع ختم ہو گیا تو لکھنؤ والے صاحب کو خیال آیا کہ میں نے اس کا طریقہ استعمال تو پوچھا، نہیں، وہ دوڑے اور پٹھان کو پکڑ کر پوچھا کہ اس کی ترکیب استعمال تو بتا دو کہ کیا ہے... اس نے کہا کہ تم اتنا بھی نہیں

جانتا، عجب بے دوقف آدمی ہو... ارے مجھ کرو پکڑو، پھر اس کا منہ کھولو، ایسا ما فک (موافق) کھولو... جب منہ کھول دے تو پڑیا اس کے منہ میں ڈال دو... پھر بھی اگر نہ مرے تو ہمارے پاس لاو، ہم مارے گا، ہم ذمہ لیتا ہے... ایسے ہی حرام کا دور و پیہ ہم تھوڑی لیتا ہے...

ایک سبق آموز واقعہ

مولانا روم رحمہ اللہ نے سلطان محمود غزنوی رحمہ اللہ کا واقعہ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ سلطان شاہی لباس اتار کر عامہ باس میں گشت کیلئے نکلے... راستہ میں چوروں کا ایک گروہ ملا جسے دیکھ کر بادشاہ نے کہا کہ میں بھی تم میں سے ایک ہوں... پس چوروں نے انہیں بھی اپنے ساتھ ملا لیا پھر بادشاہی مشورہ ہوا اور ہر چور اپنا اپنا ہنر بیان کرنے لگا۔ ایک بولا کہیرے کا نوں میں یہ خاصیت ہے کہ میں کتنے کی آواز کو سمجھ لیتا ہوں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے دوسرا بولا کہ میں رات کے اندر ہیرے میں جس شخص کو دیکھ لوں دن کو بھی اس کو پہچان لیتا ہوں... تیسرا بولا میں اپنے ہاتھوں سے مضبوط دیوار میں سوراخ کر لیتا ہوں... چوتھے نے کہا میں سونگھ کر بتا دیتا ہوں کہ زمین میں کس جگہ خزانہ محفوظ ہے... پانچویں نے کہا میں بلند وال محل میں اپنے پنجوں کے زور سے کند کو محل کے کنگره میں مضبوط لگا لیتا ہوں اور اس طرح محل میں داخل ہو جاتا ہوں... ایک چور نے بادشاہ سے پوچھا کہ آپ کے اندر کیا ہنر ہے؟ بادشاہ نے کہا کہ میری دارشی میں یہ خاصیت ہے کہ وہ پھاٹ کی سرزناپنے والے مجرم کو اشارہ کر کے چھڑا لتی ہے...

الغرض سب چور شاہی محل میں چوری کی نیت سے چلے سب نے اپنا اپنا ہنر آزمایا اور چوری کامال آپس میں تقسیم کر لیا... بادشاہ نے ہر ایک کا حلیہ پہچان لیا اور خود شاہی محل میں واپس آگیا... بادشاہ نے اگلے دن عدالت میں تمام ماجرا سننا کر ساہیوں کو حکم دیا کہ سب کو گرفتار کرلو اور قتل کی سزا سنادو... جب سب چور بیڑیاں پہنے حاضر ہوئے تو ہر ایک خوف سے کاپنے لگا لیکن وہ چور جوان دھیرے میں دیکھ کر دن میں پہچان لیا کرتا وہ مطمئن تھا... اس پر خوف کے ساتھ امید کے آثار بھی نمایاں تھے... بادشاہ نے حکم دیا کہ ان سب کو جلا دوں کے پرد کر کے سولی دیدی جائے... یہ سنتے ہی اس شخص

نے عرض کیا کہ حضور ہم میں سے ہر ایک مجرم نے اپنے مجرمانہ ہنر کی تکمیل کر لی ہے اب خروانہ ہنر کا حسب وعدہ ظہور فرمایا جائے میں نے آپ کو پیچان لیا لہذا اپنی راٹھی ہلا دیجئے تاکہ ہم سب اپنے جرم کی سزا سے نجات حاصل کر لیں ہمارے ہنروں نے ہمیں سولی تک پہنچا دیا اب صرف آپ کا ہنر ہمیں نجات دے سکتا ہے ...

سلطان محمود مسکریا اللہ رکنہنے تمام میں سے ہر شخص کے کمال ہنر نے تمہاری گرفتوں کو قبر میں بنتا کر دیا۔ بجز اس شخص کے کہیے سلطان کا عارف تھا اور اس کی نظر نے رات کی خلمت میں ہمیں دیکھ لیا تھا پہلی اس نگاہ سلطان شناس کے صدقے میں تم سب کو رہا کرتا ہوں ... مجھے اس پیچانے والی آنکھ سے شرم آتی ہے کہ میں اپنی راٹھی کا ہنر ظاہرنہ کروں ... مولا نار و مرحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس واقعہ سے سبق ملتا ہے کہ سلطان حقیقی (اللہ تعالیٰ) جہاں کہیں بھی جرم کا اڑکاب کیا جائے وہ ساتھ ہوتے ہیں اگرچہ کسی مصلحت پر فواؤسز انہوں دیں ... اس واقعہ سے دوسرا اہم سبق یہ ملتا ہے کہ قیامت میں کوئی ہنر کام نہیں دے گا بلکہ وہ تمام ہنر جو جرم کے اڑکاب میں معاون ہوں گے وہ چندوں کے ہنروں کی طرح ہلاکت اور بر باری کا سبب بنیں گے ... البتہ صرف ایک شخص کا ہنر کام آیا اور اس کی برکت سے دوسروں کو بھی نجات ملی ... یعنی سلطان نگاہ شناس، اسی طرح اگر اس دنیا کے خلمت کرے میں ہمیں بھی خداشناہی اور معرفت خداوندی حاصل ہو جائے تو وہ ہمیں بھی الور ہمارے ساتھیوں کو ہلاکت و عذاب سے بچا سکتی ہے ...

جمهوریت پسند یمیلی

ایک دوست نے دوسرے سے پوچھا، سناؤ تمہاری گھریلو زندگی کسی گزر رہی ہے؟ دوسرے دوست نے کہا: دراصل ہم جمہوریت پسند ہیں پریشانی سے بچنے کیلئے ہم نے مختلف شعبے آپس میں تقسیم کر لئے ہیں ... میری بیوی وزیر خزانہ ہے، ساس وزیر جنگ، سر کے پاس امور خارجہ ہیں، سالی وزیر اطلاعات و نشریات جب کہ میرے سالے وزیر داخلہ ہیں ... یہ کہ پہلے دوست نے کہا اس کا مطلب ہے تم خود وزیر اعظم ہو ... دوسرے نے نفی میں سر ہلا کیا اور بولا ... نہیں میں غریب عوام ہوں ...

وفادار ساتھی (لطیفہ)

ایک آدمی نے اخبار میں اشتہار شائع کروایا کہ مجھے اپنے لئے ایسے ساتھی کی ضرورت ہے جس کا حسب نب خالص ہو جو وفادار ہو اور متحمل مزاج اور خدمت گزاری میں لاثانی ہو۔ خوبصورت ہونا ضروری نہیں مگر محنت سے بھی نہ گھبرائے اور روکھی سوکھی کھا کر خدا کا شکر ادا کرے... ذات فرقہ کی بھی کوئی قید نہیں ہے... دوسرے دن ایک گدھا اسکے مکان کے سامنے کھڑا تھا اسکی گردن میں محنتی لٹک رہی تھی جس پر لکھا تھا... میں آپ کا اشتہار پڑھ کر جناب کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں...
.....

لطیفہ... اولاد کی نافرمانی

عجی نامی شخص پر اسی (۸۰) سال کی عمر میں شادی کا شوق سوار ہوا... کسی نے اس عمر میں اس شوق کی وجہ دریافت کی تو جواب دیا کہ اس زمانے کی اولاد بڑی نافرمان ہوتی ہے، میں چاہتا ہوں کہ انہیں داعش تیبی دے جاؤں، اس سے پہلے کہ وہ میری نافرمانی کر کے مجھے رسوا کریں... (کتابوں کی درسگاہ میں)

الحمد لله آج سورحد ۱۹ ربیع الاول ۱۴۳۸ھ

بر طابق ۱۹ دسمبر 2016ء کو کتاب بذریعہ کی تالیف و ترتیب مکمل ہوئی

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل محبت اور کامل اطاعت نصیب فرمائے،
اور جملہ قارئین کو تمام دینی احکامات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور اس کتاب کو تمام خواتین حضرات کی علی... عملی... اور اخلاقی اصلاح و تربیت کا ذریعہ بنائیں۔ آمين

علیہ تو کلت والیہ انبی

بندہ محمد الحق ملتانی غفرلہ (مرجب کتاب بذریعہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ